پہلے تمہیں مری تھے تمہیں دلربا بھی ہمن

جسکو [illegible]

بابو گنگا پرساد صاحب ورما نے ایک انگریزی
ناول مائی فرسٹ اینڈ لاسٹ لو مصنفہ
مسٹر گرے مشہور نامی گرامی ناول سے
اردو میں ترجمہ کیا



لکھنؤ

جی پی ورما و برادران پریس میں طبع ہوا

خلاصۂ ناول

سنہ غدر میں ایک پادری صاحب میرٹھ میں تھے ان کی دو خوبصورت اور حسین لڑکیاں اور ایک پرکالۂ آتش بھتیجی تھی۔ بڑی کا جسکا نام لینا تھا ولایت ہی میں سے ہو رہا تھا ایک کپتان سے منگنی ہو گئی تھی۔ مگر کورٹ شپ ہی میں کپتان صاحب ہندوستان چلے آ گئے۔ اور ایک دوسرے جوان رشید کرنل [illegible] کرنل پر نظر عنایت ہوئی۔ کرنل صاحب مشہور شخص تھے۔ اتفاق کی بات انکو ہندوستان آتے ہی ایک مالدار بیوہ مل گئی۔ لینا نے دہلی آتے ہی کچھ تو شرم اور کچھ کرنل کی بیوفائی کے باعث شادی سے بالکل انکار کر دیا۔

دوسری کا نام کیٹ تھا۔ یہ ایک لفٹنٹ فوج ملن پر عاشق تھی۔ تیسری سنہلے بالوں والی پولی ابھی الھڑ تھی۔ اور عاشقی اور معشوقی کے جھگڑے میں نہ پھنسی تھی۔ پادری صاحب کے دہلی آتے ہی کپتان ہرور بھی تبدیل ہو آیا۔ اور کرنل ڈکن کی بیوفائی کے باعث اپنی کامیابی میں پھر کوشش کر کے لینا پر پھر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ یہ فکر ہو رہی تھی کہ یکایک میں کرنل ڈکن کی نئی دولہن بغاوت کا پہلا نشانہ ہوئی۔ اور یہ دو ہی مہینے کے بعد دہلی میں آ دھمکی۔ لینا نے ایک سی تو اپنی بیوفائی اور دوسرے اوسکے دغا اور فریب کے باعث شادی سے انکار کر دیا۔ کیٹ بالکل ثابت قدم اور مستقل تھی۔

ادہر تو یہ کارروائی ہو رہی تھی دوسری جانب شاہ دہلی کے دو بیٹے ان تینوں لڑکیوں پر عاشق ہوئے۔ شاہزادہ مرزا مغل نے تو لینا کو اور شاہزادہ مرزا ابوبکر نے مس پولی اور کیٹ کو پسند کیا اور طرح طرح کی فکریں انکو محل شاہی میں داخل کرنے کی سوچنے لگے۔ ایک جانب یہ عشق کی گھاتیں ہو رہی تھیں دوسرے طرف مفسدہ پرداز باغی شاہ دہلی سے دیوانخانہ میں خفیہ سازشیں انگریزوں کے نکالنے کی کرتے تھے۔ کیٹ کی شادی ملن سے ٹھہر گئی اور جیسے ہی رسم شادی گرجا میں ادا ہو چکی کہ میرٹھ سے باغیوں نے آ کر غدر کر دیا۔ اوس وقت کی بے مددگی پریشانی مصیبت کا بیان تو ناول سے ملے گا غریب بیکس و حرکت انگریزوں کے ہاتھ مظلوم [illegible] سپاہیوں کی سازش انگریزوں کی گھبراہٹ شہر میں ان کے ساتھ بدسلوکیاں۔ نانا دہلی سنگھ [illegible] راے و حافظ غلام محی الدین و عظیم اللہ خان کی شرارت وغیرہ کا حال ناول کے پلاٹ بتلاتے وقت لکھنے کی حاجت نہیں۔ ہم صرف اپنے صاحب قصہ کا کچھ حال بیان کرینگے۔

منجملہ قتل اور انگریزوں کے پادری کے خاندان پر بھی آفت و تباہی آئی۔ پادری صاحب تو زخمی ہو کر باغ مغل ہی میں قید ہوئے۔ وہی سنہلے بالوں والی پولی مرزا ابوبکر کے محل میں داخل ہوئی۔ کیٹ اپنے چند ہی منٹ کے شوہر سے جدا ہو کر تمام شب قلعہ دہلی کی بازاروں میں گھومتی گھومتی ایک تاجر پارسی کے یہاں [illegible] جہاں سے ایک جاہل ہندو سپاہی کے ہاتھ پڑی۔ لینا نے اپنے بہادر ایماندار عاشق صادق ہرور کے ساتھ سرہند کے جنگل میں جان بچائی۔ مرزا مغل ہو [illegible] تک مایوس تھا انکا تعاقب کرتا رہا۔ پادری صاحب تو کڑھ کڑھ کر مر گئے۔ غریب پولی کی ضد نے کہ عیاش شاہزادہ مرزا ابوبکر کی خواہش پوری نہیں کی جان لی۔ لینا کی ہرور سے نینی تال میں شادی ہوئی۔ انگریزی فوج دہلی واپس آئی۔ اور یہاں بدلا لیا۔ اول حصہ میں تو انگریزی کورٹ شپ تیس سال ادہر جانب کی انگریزی طرز معاشرت دلیسیوں کی خفیہ سازش ٹھگوں کا حال اونکی بنا بیان کی گئی ہے۔ دوسرا حصہ بغاوت کا ہے۔ تمام حال بغاوت کا بیان کر دیا ہے۔

دیباچہ مترجم

ے کتاب مین کسی دیباچہ کی ضرورت نہ تھی - اب اگر مین یہ چند سطور لکھتا ہون تو اول -
ے یہ عرض کرنا ہے کہ مین نے جہان کہین میرے خیال مین ضرورت معلوم ہوئی ایسے
ے کے ترجمہ سے محنت بچائی کہ جسکا ترجمہ ہندوستانیون کے موافق مذاق نہوتا —
یہ موقعون پر صفحے کے صفحے چھوڑ دئے گئے ہین - دوسرے مجھکو مولوی عبدالحلیم صاحب شرر
یر رسالہ دلگداز کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ جنھون نے کچھ حصہ کی قبل طبع ہونے
ے نظر ثانی کی تھی —

گنگا پرساد ورما —

دفتر اخبار ہندوستانی

۲۰ - دسمبر ۹۸ء

باب پہلا

جیک ہرور

"اُن۔ ٹِن تم یہ ہی کہتے ہو کہ اصل مین وہ رڈوکن کی چال مین مارڈالی گئی"

"جیک کرنل ابی گبی تیز بھگائے کنٹونمنٹ مین چلے جاتے تھے۔ پس اوسی وقت اون بدمعاشون نے گولی سے کام تمام کردیا۔ یہ واقعی حیرت کی بات ہی کہ کرنل بچ گئے اسلیئے کہ سپاہیون نے دونون طرف سے بندوقین سر کرنا شروع کردی تھین"

"افسوس بیچاری مینہ ہی بھر مین ایک لڑکے کی مان ہوتی حقیقت مین یہ بڑا دل دُکھانے والا واقعہ ہی"

"اسمین شک نہین کہ ان چربی کے کارتوسون سے جیسا کہ ان غلامون نے نام رکھا ہی بڑا خوفناک فساد ہوسکے معلوم ہوتا ہی۔ اور ابھی تو اس کمبخت واقعہ کی ابتدا ہی"

"ٹِن تم ٹھیک یوروپین ہو کہ شاہ دہلی سے لیکر کلکتہ کے ایک ادنی قلی تک سبکو غلام کہتے ہو"

گفتگو کرنے والے دو شخص تھے جان ٹرے ویلین ہرور عرف جیک ہرور سرکاری فوج پیدل کے کپتان اور اونکے مہمان رولی ٹامس مین بنگال نفرلیر کے لفٹننٹ تھے گرابہ دونون مشہور ہیں تاہم دہلی مین متعین تھے۔ اور دونون اسوقت برانڈی اور برف کے ذریعے مین بغاوت کے شروع ہونے کے آثار پر بحث کر رہے تھے۔ چرٹ کا ایک بکس بھی سامنے رکھا تھا اور پی کی گرم راتکے گھنٹے گذرتے جاتے تھے۔ اور کھڑکیون سے بنگلے کے چھوٹے باغ کی نارنگیون اور گلاب کی خوشبو ہوا کے جھونکون کے ساتھ آرہی تھی۔

دونون خوبصورت نوجوان انگریز اب کسیقدر ہندوستانی آب ہوا کے عادی ہوگئے تھے۔ اور عرصہ سے سخت گرمی برداشت کررہے تھے جو انگریزون کے خون کے حق مین نہایت مضر ہو۔ دونون سفید چھال کے کپڑے۔ ڈھیلے پاجامہ اور جیکٹ پہنے تھے۔ جسکو فقط بٹنون ہی سے ثابت ہوتا تھا کہ انکو فوج سے تعلق ہی۔

دونون پرانے دوست اور مدرسے کے یار تھے۔ بڑے گیند پھینکنے والے اور خوب کشتی کھیلنے والے ایٹن و کیمبرج کے تھے۔ لیکن جیک ہرور ہر دو مین دوسرے سے زیادہ اور قد مین لنبا اور مضبوط تھا۔ اوسکے چہرے پر مردانگی پائی جاتی تھی۔ اور اپنے دوست سے قوت مین زیادہ معلوم ہوتا تھا قد چھ فٹ کے قریب تھا۔ پیشانی سیاہ گتھے ہوئے گھونگروالے بال اور بدن سے سپاہیانہ خوبصورتی ظاہر ہوتی تھی۔

گھوڑے اور شراب کی خوب شناخت کرسکتا تھا۔ بلیرڈ کھیلنے مین نہایت زبردست تھا۔ شکار کے موقعون پر خوب مضبوط گھوڑے پر ایسا سیدھا سوار ہوتا تھا جسطرح شیر شکار پر جاتا ہی۔ ہودے پر سے شیر کو مار لیتا تھا۔ اور جنگلی سور کو بھالے مین چھید لیتا تھا۔ ان اوصاف کے اعتبار سے ہندوستان بھر مین بے مثل تھا۔ جہان جاتا ہر دل عزیز بنتا اس کام کے لیے ہمیشہ جیک ہی پسند کیا جاتا تھا۔ کہ شکار یا دعوت کی کوئی تجویز کرے۔ اول الذکر کو بس ایک عمدہ مرغ اور بس کھڑکیون کی صحبت کا شوق تھا۔ دسترخوان کا کام تولئے۔ رکابیون کا کام بھجو کے پتے کرسیون کا کام قفس اور گاڑی کے گدے دیتے تھے۔ اور سایہ دار مقام کوٹھی اور بنگلے کی جگہ پر تھے۔ غدر کہین چھو نہین گیا تھا۔ بنگال انگلسہر اور وہ سوسائٹی کا رکن تھا۔ چونکہ لیڈیون کا قحط تھا اسلیئے وہ اسقدر دلچسپی کا ذریعہ تھین۔ جہان تک کسی ایسے یوروپین کا خیال تک نہین پہنچ سکتا ہو جسے کبھی سیر و سیاحت کا اتفاق نہ ہوا ہو۔

جیک ہرور کا جسمین یہ خوبیان پائی جاتی تھین نام آرمی لسٹ مین پی ایس سی آر ہی حرفون کے ساتھ شائع ہوتا جسکا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اوسنے فوجی امتحان

...ن گیا ہے۔ وہ اپنے چوڑے سینہ پر جنگ ستلج اور گجرات کے
...لٹکائے رہتا تھا۔ چونکہ تیس سال کا ہو چکا تھا اس سبب
...ہ کہ موسم کے مضر اثرون سے وہ بہت عرصہ تک بچ سکا
...اپنے تئین کسیقدر ڈھلا ہوا خیال کرتا تھا۔

...کا دوست ٹولی ٹامس ملن جیک سے کسیقدر زیادہ البیلا
...لمبے ہلکے اور تھوڑے گلچھے تھے۔ جو ہوا مین اڑا کرتے
...اوسوقت بھی جب پارہ تھرمامیٹر ایکسو درجہ چڑھ جاتا
...وہ اپنی مونچھین باندھا کرتا تھا۔ اور ہمیشہ کاگ کی
...ٹوپی دیتا تھا جسکے گرد نیلا کپڑا لپٹا ہوتا۔ ملن نے
...ڑی دیر خاموش رہکر جتنی دیر مین سیاہ فام خدمتگار
...گلاس کو سوڈا واٹر اور برانڈی سے بھر دیا کہا "یان
...ہی کی بجہ مجھے بہت جلد فساد نظر آئیگا مین دیکھتا ہون
...طرفون بے تمیزی برابر بڑھتا جاتا ہے اور سیاہ ہو رہا ہے"
...رو ہید کے کوچ پر لیٹ گیا اور دونون ٹانگین کرسی کے
...دونون پر رکھ کر کہا "ملن پھر تو کہو مین قسم کھا کر کہتا
...ن کہ ابھی اچھی طرح نہین سمجھا"

...یا"
...یہ ہے ہارڈکن اور اسکی بیوی کا واقعہ"

...واقعہ بارکپور مین ہوا جو کلکتہ سے ۱۴ میل ہے۔ اگلے
...ہفتہ کی ۲۹۔ تاریخ کو جیسا کہ کپتان ڈگلس جو جنل دلی کے
...رو مین متعین مین مجھ سے بیان کرتے تھے کہ ۳۴ ویں
...دیسی فوج پیدل کا ایک سپاہی جس کمبخت کا نام منگل پانڈے
...بھنگ کے نشہ مین جسمین دھتورا ملا ہوا تھا بدمست
...بندوق بھر کر لین کے سامنے پھرنے لگا بیہودہ بکتا
...اور باغیانہ آواز سے کہتا تھا۔ ایڈجوٹنٹ اور
...سرجن میجر نے کوشش کی کہ گرفتار کرلین اور اوس سے
...ہتھیار چھین لین مگر دونون سخت زخمی ہوئے۔ حالانکہ
...ساری رجمنٹ خاموش کھڑی دیکھا کی اور بیشک ان
...حرکتون کو ناپسند کرتی تھی۔

اودھ کی فوج کے کرنل ہارڈکن گاڑی پر اپنی بیوی کو
پہلو مین بٹھائے کنٹونمنٹ مین چلے جاتے تھے کہ کسی
پل کے نیچے سے گولی سرکی اور اونکی بیوی کا کام تمام
ہوگیا۔ یہ گولی منگل پانڈے نے ماری تھی جسکا نام غالباً
آپ بڑی بہادری کے ساتھ یاد کرتے ہین"

"میرا خدمتگار ۳۴ پلٹن والی سپاہی کا بھائی
ہے۔ اوسکا نام فرخ پانڈے ہے"

"تو مین فرخ پانڈے کو ابھی نکالے دیتا ہون"

"آئین! اوسکے بھائی کے جرم کی علت مین۔ نہین نہین
ملن یہ بالکل ناانصافی ہوگی۔ خیر آگے بیان کرو۔
ہان پھر کیا ہوا؟"

"ہان ۱۹ اور ۳۴ پلٹن ایک ہلکی و بڑی توپخانہ و
تین دیسی فوجون کے سامنے جو جمع کر میدان مین
تھے منگل پانڈے کو مع اوس ہندوستانی افسر کے
جو اوسوقت پہرہ پر تھا بغیر کسی زیادہ ترک و احتشام
کے پھانسی دی گئی۔ اور سب پلٹنون سے جو بارکپور
مین تھین ہتیار لے لیے گئے۔ اونکی وردیان چھین
لی گئین اور نکال دیے گئے۔ اب یہ لوگ اپنے تئین
آگ کے شعلہ کیطرح بلندی مین پھیلاتے پھرتے
ہین فرنگیون کو گالیان دیتے ہین کہ وہ چربی کے
کارتوس سے ہمارا دھرم لینا چاہتے ہین جہان پہونچتے
ہین تمام سپاہیون مین بغاوت کا مادہ پیدا کرتے
ہین۔ اون عجیب و غریب چپاتیون کے تقسیم ہونے
سے اور اور طرح کی علامات سے جو ہر مقام پر ملتے ہین
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہم یورپین لوگون کے قدمون
کے نیچے ایک آتش فشان پہاڑ ہے"

جیک ہرود چونکہ ایک چرٹ دونون اونگلیون مین دبائے
بید کی آرام کرسی پر پڑا ہوا اوسی دھوئین کیطرف دیکھ رہا
تھا جو چکر کھا کر چھت کی طرف اوڑا جاتا تھا لہذا سنتے ہی

اوسنے کچھ جواب نہین دیا۔
تھوڑی دیر ٹھہر کر بولا "
"مین خیال کرتا ہون کہ رڈکن کی بیچاری بیوی مرگئی ہو
تو وہ پھر لیتا وسٹن کو شادی کا پیغام دیگا"
ملن نے کہا "میرے تو ذہن مین نہین آتا کہ اتنی بڑی گستاخی
اور بے شرمی کے بعد بھی وہ ایسا کرے۔ علاوہ اسکے
لیتا بھی اب اس امر کو پسند نکریگی"
رولی "اس بات کا زیادہ خیال نہ کرو مین بخوبی واقف
ہون کہ وہ رڈکن سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی
ہر کسی شخص کا قول ہی کہ یہ انسانی خلقت کا خاصہ ہی
کہ انسان اپنی بدنصیبی کے باعث کبھی دانشمندی کے
ساتھ عشق مین نہین مبتلا ہوتا"
ملن "مین تو عقلمند نہین ہون۔ اور نہ کبھی عقلمند ہونیکا
مین نے دعوی کیا۔ کیا رولی یہ کسیقدر نامناسب
نہین ہی کہ ہم تم جو اسکول کے ساتھی اور پرانے دوست
ہین دونون دو بہنون پر جو پادری وسٹن کی لڑکیان
ہین عاشق ہون"
"پھر بھی غنیمت ہی کہ ہم دونون دو پر عاشق ہوے۔
ایک ہی پر دونون فریفتہ ہوتے تو کتنی بڑی خرابی ہوتی
جہان تک مجھکو علاقہ ہی مین کہے دیتا ہون اس معاملہ
کو مجھسے زیادہ تعلق ہوتا اگر میرے ساتھ
اوس برتاو سے اچھا ہوتا جو لیتا نے کیا ہے"
"اور جب اوسنے رڈکن کو پسند کیا اور اوسی شخص نے
اوسکے ساتھ کھوٹائی کی"
رولی "یہ بہت برا شرمناک ماجرا تھا۔ اور اون اگلے
دنون مین دالیہ مین رڈکن کا خاتمہ کر دیتا مگر لیتا کا
کوئی بھائی مدد دینے کو نہ تھا۔ اور باپ پادری ہو کر
یہ کر نہین سکتا تھا"
"ہر چند حقیقت مین یہ بالکل خلاف عقل کارروائی
ہوتی کہ تم اس بات پر ایک شخص سے لڑتے کہ اوس نے
اوس لڑکی سے نہین شادی کی جسکو تم چاہتے تھے
اور اسطرح سے اپنی ہر ایک امید کو خاک مین ملادیتے"
"امید!" جیک نے ایک گہرا کش سگرٹ کا کھینچا اور
کی طرف دھوان چھوڑ کر کہا "مجھکو کبھی امید نہ تھی۔
اور رولی۔ مین ہمیشہ تمھاری اوس کامیابی پر حسد
کرتا رہا جو تمنے کیٹ کے ساتھ حاصل کی۔ اور اتنا
کہونگا کہ مجھکو لیتا کے ساتھ عشق ہی۔ مگر کیٹ دونون
بہنون مین زیادہ خوبرو لڑکی ہے"
ملن نے آہستہ سے کہا۔ "ان معاملہ تو سب ٹھیک ہو گیا
ہی مگر بوڑھا پادری ہماری ایک نہین سنتا جب تک
رجمنٹ مین مجھے کوئی عہدہ نہ مل لے۔ یا جب تک میرے
چچا جو محکمہ افیون مین نوکر ہین مجھے کچھ روپیہ نہ دیدین
عرصہ ہوا اور تمھین معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مثل پوستہ کے
پھول کے زرد ہو رہا ہی لیکن وہ بجاے اسکے کہ اپنے
بھتیجے کی شادی کو پسند کرین اپنا تحمل لپید کرتے ہین۔
اونکے مرنے پر البتہ مجھکو امید ہے ۳ ہزار سالانہ آمدنی
تو نوٹون اور دیگر امانتون سے ہی۔ خدانخواستہ تمھین
چاہتا کہ وہ مرجائین تاکہ مین کیٹ کو پاؤن"
اب دونون خاموش ہو گئے اونمین سے ایک نے گنگنانے لگا
اور نے کچھ سوچ کر کہا۔ "جب مین نے شروع مین لیتا
سے محبت بڑھانا شروع کی اور دلگی مذاق اور بےتکلفی
سے محبت زیادہ بڑھی۔ اور جب مین اوسکے ساتھ
ریشم اور سوئیون کے صندوق کو ترتیب دینے کی
کرون مین ہاتھ لگاتا مجھکو بہت کم شان و گمان تھا کہ
دنیا بھر کے مقامون کے بعد ہندوستان مین ان
تعلقات مین کمی ہوگی۔ یہان ایک نظر دن سے
گرے ہوے دیوانے عاشق کی طرح میرا خیال تھا
کہ وہ میری یا اوسکی بیوی ہوگی۔ حالانکہ وہ کسی کی

نہین ہوئی"
"جس زمانہ مین اوسنے تمھارے ساتھ شادی کرنے
سے انکار کیا - اور رڈگن کے ساتھ رہنا منظور
کی ہر کی اوس زمانہ مین کرنیل کو روپیہ کی سخت ضرورت
تھی - ایک کورٹ مارشل بھی ہونے والا تھا - اسوجہ
سے اوسنے ایک مالدار عورت صدر جج کی بیوہ سے شادی
کر لی - تاکہ اپنی تکلیفون سے بچ جاے - خود لیناؔ بھی
اس امر سے واقف تھی - اس سبب سے اوسنے بھی بعفو
معاف کر دیا"

پھر اوسنے کہا "اب وہ خوشی سے اوسکو پسند کرلیگا
اسلیئے کہ اب وہ دولتمند اور آزاد ہی - آزادی کہ ابر
خاوند پسند کرے - مگر دلی وہ سب سے پہلے
ہی میری معشوقہ تھی اور اب پچھلی ہوگی"

"جیک - زیادہ فضول بحث نکرو"

"ملن - مین تمھارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہون"

ملن نے ایک بے اعتباری کے ساتھ کہا "پہلی ا
حقیقت مین"

"جیک - خوبصورت ہندو لڑکی کی جو داستان
بیان کی گئی ہی اوسکی کچھ حقیقت بھی ہی یا نہین"

"غارت ہو وہ قصہ اور اوسکا بیان کرنے والا
دونون - اوس قصہ اور رڈگن کی چالاکیون کی بدولت
میرے ہاتھ سے اچھی لیناؔ نکل گئی - اب جو کچھ ہونیوالا
ہی - اگر اوسکے بعد بھی وہ تھوڑی سی ذلیل ہوئی
ہی تو رڈگن کے ساتھ شادی کرے کیونکہ اب وہ
بے جورو کا ہی"

ملن نے سر ہر کا قطع کلام کرکے کہا "نہین وہ
ہرگز ایسا نہ کریگی - لیناؔ بڑی شریف اور نیک
عورت ہے"

"کوئی چوہا بھی اسقدر اندھا نہین ہوتا جسقدر عشق
مین عورت اندھی ہو جاتی ہی"

"کیون جیک اوسکے بعد تم کماندر والی سے
جا کر پھنسے"

"بالکل بیہودہ - ملن تمسے ایسی گفتگو کیونکر کیجاتی ہی
آنا ایکیا تم اونکی غیر حاضری مین اونکی بیوی کے پاس
جب خود کرنیل کورٹ مارشل مین پھنسے ہوئے تھے نہین
گئے تھے - حالانکہ تم سے اونکی بیوی سے بالکل راہ و رسم
نہ تھی"

"اچھا مین خود کیسدن اوس داستان کو بیان کرونگا
اسلیئے کہ معلوم ہوتا ہی اوسی داستان نے لیناؔ کی نظرون
سے مجھے اور بھی گرا دیا ہی"

ملن نے ہنس کر کہا "ہان یہ تمھاری خوش قسمتی ہی کہ ایسے
بچپن مین پھنسے ہوئے"

"رولی کبھی تھے - اب مین بالکل نیا آدمی ہو گیا ہون
مین لیناؔ کو بالکل بھول نہین گیا ہون - ہان اتنا ہی کہ
اب صبر کرنا سیکھ گیا ہون - کیونکہ ہنوز وہ بیوی
اور کی نہین ہونے پائی تھی کہ قسمت فوج کے ساتھ
مجھکو لکھنؤ سے یہان لے آئی اور اوس پرانے
زخم پر ایک اور تازیانہ اوسکی موجودگی ہی نہین بلکہ
اوسکی آواز سے ہو سکتا"

"کبھی کبھی وہ تمھارا ذکر کرتی ہی اور نہایت مہربانی سے"

"خدا اسکی عوض مین اوسکو برکت دے"

"ہان لیکن اب"

"کل مین شہر کو جاؤنگا اور اپنی قسمت کو ایکبار
اور آزماؤنگا - اور ہمیشہ کے لیے اس معاملہ کا خاتمہ
کر دونگا - ہان تم سے اپنی دوستی کا ہمیشہ سے
روز ملاقات ہوتی ہی - کہین اون سے نہ کہدینا

".. جسطرح تمہاری خوشی ہو۔ اب مجھکو جانا چاہیئے
ایک گھونٹ برانڈی پی کر راستہ کاٹ لون۔ انگلستان
امید کرتا ہے۔ کہ اوسکا ہر ایک باشندہ اپنا فرض ادا کریگا
میرا کام یہ ہے کہ کشمیری دروازہ پر ہو، مین پلٹن کے
کسی آدمی کے ساتھ پہرہ پر ہون۔ ہان جاتے وقت
کھانا میرے ہی ساتھ کھانا۔ احمد خدمتگار رستر کا بریان خوب
پکاتا ہے۔ مین اگر پہرہ صوبہ دار کے سپرد کر سکا تو کوشش
کرونگا کہ چاے پینے کے وقت وسٹن کے گھر پہنچ جاؤن
یہ کون چلا رہا ہے کیا سپاہی ہے؟"

"نہیں۔ ایک وحشی بوڑھا فقیر۔ حافظ فلاح الدین
اسے میرے احاطہ کے پھاٹک کے باہر آدھا دھڑ زمین مین
گاڑے مسلمانون اور فرنگیون دونون سے خیرات مانگے جاتا ہے
دیوے پستول اپنے ساتھ گاڑی پر رکھ لو اور ٹوپی
کی طرف ہر وقت خیال رکھنا۔"

"شکریہ برانڈی کا ایک جام اور اوڑایا اور بس چڑیا
کی طرح یہان سے اوڑ گیا۔"

چلتے وقت جو باتین دونون مین ہوئین وہ مختلف
تھین۔ کچھ سوا اوس سیاہ گھوڑی کی نسبت گفتگو ہوئی
جو سون پور کی گھوڑدوڑ مین دوڑی تھی۔ یہانتک
کہ فرخ پانڈے نے جسکی نسبت ابھی تک خیال تھا کہ اپنے
بھائی منگل پانڈے کی قسمت سے بالکل آگاہ نہین ہے
حالانکہ اسکو درویش کی زبانی سب حال معلوم
ہو چکا تھا۔ آکر نہایت ادب سے کہا کہ "لن صاحب
کی گھبی پھاٹک پر کھڑی ہے۔ اور اونکا چغہ بھی اوس پر
رکھا ہوا ہے۔ باہر اوس بہت گر رہی ہے۔"

ایک لمحہ بھر کے بعد رولی لن چلا گیا اور ہیرو نے سنا
کہ وہ گاتا ہوا جا رہا ہے۔

دوسرا باب

ڈھلتے ہوے سال

ہیرو کا بنگلہ کنٹونمنٹ کے اور بنگلون کے مثل تھا جیسکے
گرد اگرد ۳ ایکڑ تک ہری گھاس تھی۔ اور احاطہ ناگھی
جنگھاڑ کے پتون سے گھرا ہوا تھا جسمین سے اکثر سانپ
اور بچھو نکل آیا کرتے تھے۔ بنگلا اینٹون کا بنا ہوا تھا اور اوسپر
چونے کی سفیدی پھری ہوئی تھی۔ ایک منزلہ تھا کئی برس
سے ایک کپتان کے بعد دوسرے کپتان کے قبضہ میں رہا
اور اب بھی بہت کچھ گذری حالت مین تھا۔ جیسا کہ ہندوستان
کی کنٹونمنٹ کے ہر ایک بنگلے ہوا کرتے ہین۔ سامنے
ایک برآمدہ تھا جہان سے ایک غریب کمبخت بالکل ننگا
دبلا پتلا آدمی نظر آتا تھا جسکی کالی صورت سے ثابت ہوتا
تھا کہ کالے سے کالے شاہ بلوت کے درخت سے تراش کر
بنایا گیا ہے۔ یہ کالا آدمی پنکھے کی رسی پکڑے ہوئے جو ہیرو
کے سونے کے کمرے کی دیوار سے ایک سوراخ مین ہو کے
باہر نکلی تھی پنکھا کھینچ رہا تھا۔ ہیرو کے بیٹھنے کا کمرہ بالکل
خراب ہو رہا تھا۔ کہین کہین مکڑی کا جالا تھا جیسا کہ
عموماً فوجی بنگلون مین ہوتا ہے میز پر سواے اوس پتیلے
کے جسپر سوڈا واٹر کی خالی بوتلین پڑی ہوئی تھین اور
کچھ نہ تھا۔ ان بوتلون مین شراب کی فقط ایک بوتل
رکھی تھی۔ اور ایک کاپور کا بنا ہوا چرٹ کا بکس کبھی کبھی
آنے جانے والے کے لیئے رکھا رہتا۔ علاوہ اسکے تھوڑی
سی پھٹی پرانی ریلوے کتب خانہ کی کتابین پڑی ہوئی
تھین۔ حالانکہ اب تک کسی ریلوے گاڑی کے پہیے
کی آواز بھی ان شمالی صوبون مین سواے الہ آباد کے
چند میل تک نہین آتی تھی اور بستر کے کونے پر جیک کی
خاص کتابین جو جنگ کے متعلق تھین پڑی ہوئی تھین
ایک کونے پر دو مصنوعی تلوارین پڑی ہوئی تھین
دوسری طرف ایک دونالی بندوق اور ایک سوئر کے
مارنے کا بھالا۔ بھالا کرا [illegible] بخار سے مر گیا تھا

اوسکی چند روغنی تصویرین کیلون سے دیوار مین لٹکی ہوئی تھین۔ اور گو اونکا رنگ اوتر گیا تھا اور مکھیون نے خراب کر ڈالا تھا۔ مگر اسپر بھی اون تصویرون سے انگلستان یاد آجاتا تھا جو یہان سے ۵ہزار میل کے فاصلہ پر تھا۔

میز کے قریب فوٹو کی تصویرون کا ایک البم پڑا ہوا تھا جسمین انگلینڈ اور کالج کے ساتھیون کی تصویرین تھین اور اونکی بھی تصویرین تھین جو اس آفتاب کی زمین پر بالکل خراب ہو گئی تھین۔

جیک کی خاص البم مین پرانے معشوقون کھوے ہوے اور چھوٹے ہوے دوستون اور اون ملاقاتیون کی جو اب دنیا سے گذر چکے تھے اور جنکی نسبت وہ کہا کرتا تھا کہ ہر ایک شخص کے دیکھنے اور غور کرنے کے قابل ہی یادگارین تھین۔

یہ تھوڑا سا اسباب عام طور پر فوجی جلاوطنون کے ہان ہوا کرتا تھا اور اسی اسباب کے بکس مین جیک ہرور نے اپنی مان کی دی ہوئی اور داغ کا عطیہ یعنی بائبل کو بھی رکھ لیا تھا۔ جو ہرور کے باپ نے عاشق ہوتے وقت اونکی مان کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔

اب وہ دونون برابر برابر تصویرون مین ایک انگریزی گرجا کے سامنے لیٹے ہوے ہین۔ جیک ہرور ایک بے پروا آدمی تھا۔ لیکن اسپر بھی یہ پہاڑ کی چڑھائیون اور جنیا اور گنگا کے قریب جنگلون مین گھنے درختون کی طرف دیکھتا تھا۔ اور کبھی اپنی طرف دیکھ کر کہتا کہ وہ بہت بوڑھا اور بہت ہی ناتوان معلوم ہوتا ہی۔

ہرور نے ہندوستان مین کسیقدر زیادہ فوجی ملازمت کی تھی لارڈ ھارڈنج کے سکھون کے مقابلہ اور لڑائی مین ایک سے زیادہ مرتبہ تمغے حاصل کیئے۔ گو ایسا بہادر تھا مگر غصہ بالکل نہ تھا اور اب اپنے تئین پورا سپاہی اور دنیا کا آدمی خیال کرتا تھا تاہم وہ اپنی آرام کرسی پر اپنے دوست کے چلے جانے کے بعد سوچتا رہا اور کھڑکی سے اون باغون پر غور سے دیکھتا رہا جنکے درختون سے نیلا آسمان نظر آتا تھا۔ کبھی کھڑکی کیطرح خیالات جاتے اور پرانی باتین جوش جوانی و عشق کی کہانیان یاد آتین اوسکی امیدین دل مین اوٹھتی اور بجھتی جسطرح سے بہار کے بعد گرمی آتی ہی اور گرمی کے بعد سردی ہوتی ہی۔ اوسکی زندگی مین کیسے کیسے عجیب و غریب تبادلے ہوتے۔

تھیکری نے لکھا ہی "ہزارون خیال ایک انسان کے دل مین پیدا ہوتے ہین جوتا وقتیکہ وہ قلم لیکر لکھنے کو نہیں بیٹھتا اوسکو نہین معلوم ہوتے اسواسطے دل اوسی کے واسطے ایک راز کی جگہ ہی اور جو اوسی کے ساتھ ہوتی ہی"۔

جیک نے آہ کھینچی اگرچہ نیند معلوم ہوتی تھی۔ اور حقہ کی ایک کش اور پنکھے نے اور بھی غنودگی طاری کر دی تھی مگر اوسکے خیالات انگلستان تک پہونچ گئے۔

اوسنے غور کرکے کہا "یہ بات کسقدر غضبناک معلوم ہوتی ہی۔ جب گذشتہ سالون پر نظر کیجاتی ہی جو ہمیشہ کے لیے گذر گئے۔ جو دائمی قیام کے آگے سمندر مین ایک قطرہ کے مثل مین مگر جاسے جو کچھ ہو لکن کے ملاقات سے ان خیالات نے اور بھی زور پکڑا۔ بارکپور کے بلوہ کی اون خبرون اور عشق کی اون باتون نے جب وہ لینا پر عاشق تھا اوسکے دل کو مسوس ڈالا۔ اور جیک ہرور نہایت ہی بے چین ہو گیا۔ اوسی عالم خیال مین اپنے ابتدائی جوش عشق اور لینا کے مکان مین مہمانی کے عالم مین اوس عشق کی ترقی اور پرانے گرجا مین ملاقاتین باغون مین سرخیون کے بستر اور سیب کے درخت کے نیچے خوش خوش گھنٹہ گذرانے مین گذرا۔

اتنے مین وہ وقت آگیا جب رڈکن اوسکا رقیب ہوا۔ اوسکے بعد فوج کا یاد آتی درہ خیبر کی مصیبتین افغانستان کی جنگ سیل کی خوبیان اور اوسکی فتح کامیابی سب ایک دوسرے کے بعد

یاد آتی تھین۔
اسکے بعد وہ جھگڑا یاد آیا اور وہ بد مزگی جب اسکے مقابلہ مین اسکا رقیب پسند کیا گیا اور جس سبب سے اوسکو انگلستان سے ہندوستان آنا پڑا۔ یہان ایک خط سے اوسکو اطلاع ہوئی کہ مس وسٹن کو دھوکا دیا گیا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس واقعہ پر اوسکو غصہ آیا لینا کی بیدردی سے اوسکو یہ بات اپنی کامیابی کی تو نہین معلوم ہوئی لیکن اصل مین لینا پر افسوس معلوم ہوا۔
اوسکے بعد ایک مرتبہ کلکتہ کی راہ مین لینا سے ملنے کا اتفاق ہوا پھر بدقسمتی سے اوسکے باپ بوڑھے پادری صاحب انڈلی کو بوجہ چند تکلیفون کے اپنے دوست بشپ کلکتہ کی معرفت سے دہلی مین ایک جگہ قبول کرنا پڑی۔
اب یہ سب ہندوستان ہی مین تھے اور روڈگن ایک بالکل آزاد اکیلا رہ گیا تھا اور وہ خود غرضانہ اور مجبورانہ اسباب جنکی وجہ سے اوسکو ایک کسیقدر سن رسیدہ بیوہ سے شادی کرنا پڑی اور رہ گئے ہرورکو ابھی تک اسبات مین شک نہ تھا کہ کرنیل لینا سے محبت کرتا ہے اور شاید خیال ہو کہ ابھی تک لینا پھنسا لیجانیکے قابل ہے۔ اس خیال پر اوسکو ذرا غصہ آیا اور حقہ کی نہال نکالکر بڑبڑا کے کہنے لگا "اب جہانتک بن پڑیگا مین روڈگن کو دوسرا موقع نہ دونگا۔ مین کل سوار ہو کے جاؤنگا اور ملاقات کرونگا اور پھر دوبارہ پیغام دونگا اسکے سوا وہ کیا کر سکتی ہے۔ کہ پہلی دفعہ کیطرح سے اس مرتبہ بھی انکار کر دے"
بڑے اشتیاق کے ساتھ پرانی ملاقات کی باتین یاد کیتی تھین اور ہوشیاری کے ساتھ سب آثار نشان۔ اشارے الفاظ عزت محبت اور عشق کی باتین اسوقت یاد کی جاتین جن سے ظاہر ہو کہ ہرور اب بھی اوس سے محبت کرتا ہے۔
انڈلی کے مزے اور لطف کے دنون مین ایک زمانہ تھا کہ جب ہرور کو کسیقدر شبہہ ہوتا تھا لیکن یہ شبہہ اس خیال سے مٹ جاتا کہ لینا سے ایسی حرکت ہرگز نہین ہوگی۔ مگر جب روڈگن آیا تو اس امر کی پوری تصدیق ہو گئی کہ وہ مفتون مزاج ہے۔ شک یقین کے مرتبہ کو پہونچ گیا مگر ابھی تک لینا وسٹن پر عاشق تھا اوس کو کبھی کبھی یہ خیال ہوتا کہ یہ کتنی بڑی کسر شان کی بات ہے۔ لیکن دل مین پھر کہتا کہ شان اور عشق کا بہت ساتھ ہوتا ہے۔
تو پھر کل خدا کرے کہ مجھے پولی کے دق کرنے سے جیسا کہ مین انڈلی مین کیا کرتا تھا کچھ زیادہ نصیب ہو۔ پولی لینا کی چھوٹی بہن تھی۔ غریب جبکہ چھ سال اور انگلستان مین پولی کو اپنے گھٹنون پر چڑھا لیا کرتا اور جھولا یا کرتا اور اوسکی نرم اور خوبصورت اونگلیون کی تعریف کیا کرتا تھا۔ یہ وہ بھول ہی گیا کہ اب پولی کی عمر ۱۶ برس کی ہے۔ سنہلے بال اور نیلی آنکھین ہین جنکی اسٹیشن بھر کے سپاہی تعریف کرتے ہین واللہ اب تو مین بوڑھا ہوتا جاتا ہون اور پولی قریب قریب عورت کے ہے اب مجھے سونا چاہیے۔ دیکھو فرخ پانڈے گھوڑی لاؤ" اوسکے ایک خدمتگار نے جو سفید پگڑی باندھے اور اچکن اور پاجامہ پہنے ہوئے تھا آکر کہا " ہان صاحب گھوڑی اور بچھونا طیار ہے" فرخ نے اوس گھوڑی سے پانچ منٹ تک ایک ایک کرکے سب ہی سے چھڑ لگائے۔ اس ٹٹو اور پرانے بچھونے پر جو ایک برابر اون لوگون کے کام آتا تھا جو فوج کے ساتھ ان شمالی صوبون مین سفر کرتے تھے۔ جبکہ ہرور نے شب کا باقی ماندہ حصہ لینا کے خیال مین صرف کیا۔
وہ کبھی کبھی بیچ مین دو ایک منٹ کے لیئے جاگ پڑتا تھا کہ پنکھا قلی کو ڈانٹے یا ڈوری کھینچکر جگائے جو بہت عرصے کے ساتھ بیدار اور پنکھا کہ سب آفتون سے بچنے [illegible]

سر رکھکر سو جاتا تھا۔

ہیرور کے بچھونے کے پاس اوسکی تلوار و شکاری گھوڑا بندھا رہتا تھا اسلیئے کہ مشہور بغاوت کے پہلے کوئی یوروپین شاذ و نادر ہندوستان مین بغیر کسی ہتیار کے سوتا تھا۔ ہمیشہ کھٹکا و خوف رہتا۔ جو چور اپنے ننگے بدن پر تیل لگائے ہوتے تھے اونکا اور جنگلی سوروں شیروں اور چار چار فٹ کے لمبے سانپوں اور اور بلاؤن کا کھٹکا لگا رہتا تھا۔ اور گھر کیون کا کھلا رہنا کسیقدر تشویش کے پیدا کرنے کا باعث تھا۔

بہت سے غریب گورے اپنی بیویون اور بچون کے ساتھ اوس رات گہری نیند مین سو رہے تھے۔ سب اس سے بیخبر تھے کہ سیکڑون اور ہزارون پوشیدہ عہد و پیمان کی چپاتیان انکے ہاتھ تقسیم ہوتی ہیں۔ ہندو وشنو کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے ساتپ ہندو مذہب و دیوتاؤن سے۔ اور مسلمان محمدؐ سے فرنگیون اور یورپین لوگون کے خون پینے کی دعائین مانگتے ہین۔ اونکو خبر نہ تھی کہ در بدر پھرنے والے فقیر چالاک ایلچی اور وہ سپاہی جن سے ہتیار چھین لیے گئے تھے یہ سب ہندوستان بھر مین چکر لگا رہے ہین۔ دیسی فوج کو بھڑکا رہے ہین۔ کہ بلوہ اور قتل عام کرے یہ معلوم ہی نہین کہ قریب کے سب بنگلون کی نسبت سوار گولہ انداز اور پیدل فوج کے سپاہی انمین کسی وحشت ناک معرکہ کی تجویز اور بندوبست اور مشورہ کر رہے ہین ہر ایک رجمنٹ کا ہر ایک سپاہی اپنے فرنگی افسر کو مار ڈالے۔ اور اوسکی بیویون اور لڑکیون کو مال غنیمت خیال کرے۔ او اسی کے ساتھ جیسا کہ وہ کہا کرتے ہین وے اپنے نمک کا حق ادا کرینگے۔"

تیسرا باب

کنٹونمنٹ

ہیرور نے ہمت باندھ کر اور کسرشان کے برچھیان کو دبا کر کے دل ٹھکانے کیا تا کہ صبح کو جسوقت مس ورسٹن سے ملاقات کا ارادہ تھا اوسکا ساتھ دنیا یہ سب خوشی نا امیدی اور آئندہ دبے لطفی ملاقات پر منحصر نہین۔ جو کچھ اسقدر عرصہ کے گذر جانے کے بعد اور جو اس درمیان مین ولایت سے رخصت ہونے کے بعد ہوا تھا اسپر اوسنے زیادہ غور نہین کیا تھا اسلیئے کہ اوسوقت وہ اوٹھکر غسلخانہ مین گیا جہان فرخ پانڈے نے گھڑون پانی ڈالنا شروع کیا کہ جسوقت مغربی دنیا کے لوگ معمولاً اپنے بچھونون پر جاتے ہین۔

فرخ کا پکایا ہوا مرغ کے گوشت کا ٹکڑا وہ کھا رہا تھا۔ کہ قریب کے بنگلون سے اوسکے لفٹنٹ سپاہی فرینک ٹمپیل اور ہیرک ڈویل اپنے اپنے قریب کے بنگلون سے نکل کے آئے کہ بارکپور والے کمبخت معاملہ پر کچھ گفتگو کرین۔ اور ان پانڈیون کے (یہ لفظ کل باغی سپاہیون کے واسطے انگریز استعمال کرتے تھے) مارنے کی قسم کھائین۔

ہیرور کے ساتھ شاید کم محبت یا زیادہ یقیناً بالکل محبت نہین لیکن ان لوگون نے فرخ پانڈے کے طیار کیے ہوسے کھانے پر خوب ہتہ مارے جسمین ادبالے ہوسے چاول۔ مکھن کچھ سبز ترکاریان مچھلی وغیرہ شامل تھی جبیک انکی نیاب نظر کرتا تو انکی بھوک پر خوامخواہ حسد کرتا تھا۔ یہ دونوں خوش مذاق اور جوان آدمی تھے۔ بہت خوبصورت اور پورے اس حال سے واقف۔

اگرچہ انکو معرکہ مین بہت بڑا حصہ لینا پڑا مگر انمین کوئی ایسی خاص بات نہ تھی۔ یہ دونون ہنس مکھ شریف اور بیسیوں افسرون کی طرح تھے جو ہماری فوج مین ہوا کرتے ہین۔

ڈویل نے کہا "کل رات تو بہت گرمی تھی"

ہیرور نے جواب دیا "لیکن ہندوستان مین تو یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے"

ٹمپیل "یہ مچھلی کیا جہاں سے آئی ہے۔ ؟"

"یہ مگمگ تمہارا زیادہ اور کہان سے آسکتی ہے ؟ - لیکن

کیون ؟"

ڈویل مزیدار خوب ہے -

ڈویل نے اس موقع پر آئرلینڈ کی ایک داستان چھیڑدی جسکو سبھون نے نہایت توجہ کے ساتھ سُنا -

ڈویل نے سرور سے پوچھا "کیا تمنے وسٹن کی بیٹیون کی نسبت کوئی آخری خبر سنی ہے ؟"

"خبر" چہرہ کی رنگت بدل گئی "نہین کوئی خبر نہین آئی "شاہزادہ ابوبکر کی نسبت جو شاہ دہلی کے بیٹے ہین"

"نہین - لیکن مین خیال کرتا ہون کہ انکا حال تو الف لیلی کے سوا اور کہین نپاؤ گے - آخر کہو تو کیا ماجرا ہے ؟"

"لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے ایک کشمیری شال ایک بجڑاؤ طوق یہ نہین معلوم کہ کیون مگر پادری وسٹن کے بیٹی کے پاس بھیجا ہے"

کسیقدر نخوت کے ساتھ "تم تو اس خبر کے ایک مستند ... ہوگے"

"... اسلئے"

صاف صاف یہ جواب دیا گیا تھا -

"یہ خوب ہوئی مجھے پادری کی بھتیجیون خصوصاً ... لولی سے ... ساتھ محبت ہے"

کسیقدر ظریفانہ کہا "یہ دہلی مین مشہور ہے کہ شاہزادہ مرزا مغل اور ابوبکر جب سوار ہوکے نکلتے ہین تو پادری صاحب کی جانب گھور کر جاتے ہین"

سرور نے برہم ہو کر کہا "گستاخ غلامون کا ایک گروہ ہے"

"لیکن اس سے تو کچھ مطلب نہین نکل سکتا"

"... نہین ... ہو سکتا - وہ دونون

کون تھے جو گاڑی کے ساتھ تھے"

"مین خیال کرتا ہون شاہزادے تھے - اور بابو بلی سنگھ جنکے غضبناک چہرہ کا اوپر سایہ رہتا ہے"

"نہین وہ خوبصورت لیڈیان کابلی گھوڑونپر سوار تھین"

"وہ دونون اسکاچ لڑکیان تھین جو یہان اپنے چچا جیمز لسلی کے پاس آئی تھین"

"وہان کوئی اور آدمی اونکے ساتھ نہ تھا"

"وہان فقط ڈکی ریورس ویسی ہے وین فوج بنگال کا تھا"

سرور نے دل مین شکریہ ادا کیا کہ وہ بے چور و الا روکن پھر یہان نہین ہوسکا ہے کیونکہ حسد اور تشویش کے باعث اوسکو خوف تھا کہ بغیر وقت کا انتظار کئے روکن جلد دہلی مین نظر آویگا - گو خوش وضعی اور جماعت سپاہ کے قاعدے نے اوسکو مجبور کر رکھا تھا کہ اپنی بیوی کے وفات کے بعد اپنی جلد دوسری جماعت ہو -

ہمیل نے کہا "انھون نے ہماری طرف اشارہ کیا"

"کس نے ؟ اون اسکاچ لڑکیون نے ؟"

"وہ خیال کرتی ہین کہ لینا وسٹن کسیقدر ڈھل گئی ہے"

"بالکل گپ بالکل گپ"

ڈویل نے کہا "بہتر ہے کہ لینا وسٹن اپنے قدرتی حسن و جمال مین کوئی اضافات شامل کرین"

"ہندوستان کے مقامون مین اور خصوصاً دہلی کے ایسے مقام مین جہان اگست کے مہینے مین گرمی ۹۸ اور سو درجہ تک پہونچ جاتی ہے لڑکیون کے گال شگفتہ نہین ہوتے"

خدا خدا کرکے گرم ہندوستان کے گرمیون کا دن ختم ہوگیا اب صبح کی پریڈ کا ذکر ختم ہوا - سرور اپنے بنگلہ پر آمدے مین لیٹا کرتا اور پاجامہ پہنے کبھی حقہ پیتا اور کبھی ایک ناول جسکو وہ دیکھ رہا تھا علیحدہ رکھ دیتا

اور رخصت [illegible] گیا۔

آخر کار دن کے ختم ہونے کا وقت آگیا اور اسنے نہا کر جلد
ایک قریب کے مس مین کھانا کھایا۔ ہوشیاری سے
کپڑے پہنے۔ گھوڑے کی تیاری کا حکم دیا جس حکم نے
بہشتی۔ سائیس۔ گھسیارہ اور بہت سے آدمیون کو
مستعد بنا دیا۔ کیونکہ ہندوستان مین کوئی شخص
سوائے ایک خاص کام کے دوسرا کام نہین کرتا۔
لیکن جس طرح سے مکانون کا دھوان بتلا دیتا ہے
کہ کس طرف کی ہوا ہے ویسے ہی آنے والے طوفان کے
اشارے ہرور کے چہرے سے بنگلے مین اسوقت پائے
جاتے تھے۔ دیسی ملازم اسقدر خاموش بیٹھے
ہوئے تھے دوسرے کے بعد حقہ پی پی کر دیر لگائی کہ گھوڑا
حکم دینے کے گھنٹہ بھر بعد دروازے پر آیا۔

"مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ اگر پھر مین حکم دونگا
تو تم لوگون کو کوڑے سے ہشیار کرونگا۔ دیکھو فرخ
اوس تلوار کی میان صاف کرو۔ بہت گرد جم گئی ہے"

"صاحب یہ میان چمڑے کا ہے اور شاید بیل کا چمڑا ہو"

"اگر ہو بھی تو کیا ہرج ہے"

"پاک جانور بے شک چھونے کے قابل نہین اور فرخ
پانڈے کی ذات بہت اچھی ہے۔"

"تیری ذات" جب کوئی سخت کلمہ زبان سے نکالنے والا
تھا کہ کچھ سمجھ کر رک گیا۔ اور میان خود اپنے رومال
سے صاف کر لیا۔

فرخ نے دبی زبان کہا "نیچ قوم ہے نہ"

آفتاب کی حدت سے بچنے کے لیے ہرور نے بڑی ٹوپی
دے لی جسکے کونون سے گلا اور کان ڈھک گئے۔
وہ عمدہ چست کپڑے پہنے اون عجیب غریب حالات
اور اشارات سے بالکل غیر آگاہ جو اوسکے تابعدار
ملازمین نے سوچ رکھے تھے جو ہر طرح سے قابل دیکھنے کے

پانڈے پیچھے تھے [illegible] بنگلے کے سفید پگڑی لیے چلا۔

ہرور کے احاطہ کے باہر ہی درویش حافظ فلاح الدین
ابھی تک موجود تھا۔ یہ اون چند پاگلون مگر ہوشیار مذہبی
فقیرون مین سے تھا کہ جو ہر حصہ ہندوستان مین پائے جاتے
ہین۔ نارنجی رنگ کی ایک میلی چادر اوسکی پوشاک تھی
اوسکے لمبے لمبے بال بالکل میلے اور پریشان تھے۔ چہرہ
اور ننگا سینہ زرد مٹی سے رنگا ہوا تھا۔ کمر کے گرد وہ معمولاً
ایک سانپ کمربند کیطرح لپیٹے رہتا تھا۔ اسوقت وہ
سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اور اس سانپ کی
آنکھیں اور منھ اوس فقیر کی داڑھی سے نظر آتا تھا
اپنا آدھا دھڑ زمین مین گاڑ کر وہ چند اون سست اور
ضعیف الاعتقاد آدمیون مین سے تھا۔ جو کسی بڑے
یا موضع کے قریب ایک ہفتہ رہا کرتے ہین اور اوسوقت
تک جانے سے انکار کرتے ہین جب تک کہ اونکو خوب اچھی
طرح سے روپیہ نہ ملجاے۔ اور یہ پیدا کرنے کے واسطے
خوف دلاتے ہین کہ اگر ہم مر گئے تو خون تم لوگون کی گردن
پر ہوگا۔ اس طریقہ سے یہ لوگ مسلمانون مین عزت اور
خوف پیدا کرتے تھے۔ لیکن بہت دن ہوے یہ معلوم ہوگیا
تھا کہ کنٹونمنٹ مین بھیک مانگنے کے علاوہ حافظ فلاح الدین
کی اور بھی کئی پوشیدہ اغراض ہین۔

ہرور کو آتے دیکھ کر اسنے بڑی زور سے کہا "صاحب
تاڑی اور بیئر شراب پلوا"

"مین نے تمکو اور سپاہیون کو ہر رات شور غل مچاتے
سنا ہے کسی وقت مین تمکو ٹھیک کرونگا"

"نہین صاحب تم نہین ٹھیک کر سکتے"

"بیشک اور ہم کیون نہین ٹھیک کر سکتے"

"کیونکہ زمانہ پر کوئی نہین قابض ہے۔ اور بخصوص تم
بہت ہی کم قابض ہو"

"اچھا تو پھر زمانہ کسکا ہے"

خدا کا اور اوسکے پیغمبر کا کیا یہ ہے جنھین قرآن مین لکھا ہے وہ پہنچین
اور اونھین کے نام پر مین تم سے بھیک مانگتا ہون"
"بڑا نا سمجھ بیوقوف پاگل ہے" یہ کہا اور ایک آنہ پیسے دیکر چپلنا
نظر آیا۔

جن لوگون کو دہلی مین متعین رہنے کا اتفاق ہوا ہو
اونکو یاد ہوگا کہ کنٹونمنٹ کسیقدر اونچی زمین پر شہر سے
تین چار میل فاصلہ پر ہے۔ شہر وہان سے نظر آتا تھا کہ
جیسے جمنا کے داہنے کنارے سے کیطرف دبا ہوا پھیلا ہو
اسکے گرد پختہ مضبوط دیوارین تھین اور مینار آسمان سے
باتین کرتی تھین۔ شاہجہان کی بڑی بھاری مسجد ایک
میل مربع مین بنی ہے۔ خاندان مغلیہ کا محل جسمین بہت سے
مینار ہین۔ پرانے شہر کی ٹوٹی پھوٹی عمارتین۔ ہمایون کا
مقبرہ قطب کا مینار جو ڈھائی سو فٹ اونچا ہے۔ یہ سب
غروب آفتاب کے وقت سنہرے رنگ کے نظر آرہے تھے۔

گھوڑا جیسے ہی کنٹونمنٹ کے باہر ہوا ہرور نے خیال کیا وہ
دیکھو لینیا کا مکان ہے۔ برانشہ ولایت کے مکان سے
کسقدر فرق ہے۔ اب زمانہ حالت وقت سب ہی چیزین
بدل گئین۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "اس زندگی کے حقائق
ناول کے حالات سے کہین بڑھکر ہین"

انگریزی سوسائٹی کے قواعد کے موافق ایک ناکامیاب
عاشق اپنی معشوقہ کے مکان پر خصوص کئی سال کے بعد
شاید ہی جائے۔ مگر یہان ایسے حالات پیدا ہوئے کہ بیٹن
اور ہرور کو ملنا پڑا۔ ہرور ہمیشہ لینیا وستن سے محبت
کرتا رہا۔ اور اب تو وہ شمالی صوبون مین متعین ہی تھا
حالت معاملہ بالکل جدا تھی۔ اب اوسکی خواہشین اور خیالات
پھر از سر نو لینیا کیجانب اسطرح سے متوجہ ہوئے جسطرح
ایک ہندو پاک دریائے گنگ۔ یا ایک مسلمان مکہ معظمہ
کی جانب نظر کرتا ہے۔

۲۸ ء ۳ ۴ ۵ ۳ ۲ دن دیسی فوج پیدل کے مکانات

دیکھنے کے قابل تھے۔ ان سپاہیون کے رہنے کے مکان
چھپر پڑے تھے۔ داہنے اور بائین جانب صوبہ دار اور
میجر وان اور دیسی افسرون کے بنگلے تھے۔ اور ہر ایک کے
ساتھ ہر ایک سپاہی کے لیئے ایک زنانہ مکان تھا جسکے اندر
نہ کوئی افسر نہ کوئی دوست جا سکتا تھا۔ ان لائینون
مین ہر ایک رجمنٹ کا بازار تھا جہان چاول بیچنے والے
صابون بیچنے والے حقہ تنباکو بیچنے والے۔ پتنگ فروش
بازیگر فقیر اور طرح طرح کے پیشہ والے اور خریدار
وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔

برگیڈ اپنی شام کی قواعد کرکے واپس آئی تھی سپاہی
اپنے سرخ کوٹون اور پتلونون وغیرہ کو اتار رہے
تھے جنسے اونکو نفرت تھی۔ تاکہ کھانا پکانے وغیرہ
مین مصروف ہون۔

ہرور جو آگے بڑھتا گیا اوسکو نہایت دردناکی
سے یہ معلوم ہوا کہ لوگ حسب دستور جسطرح افسرونکو
سلام کیا کرتے ہین اوسطرح اوسکو سلام نہین کرتے ہین
جب یہ بالو کے میدان سے گذر رہا تھا کہ جو دہلی اور چھاونی
کے درمیان ہے تو اوسکو معلوم ہوا کہ بہت گرد اوڑ رہی
ہے اور بہت سی چکدار تلوارین نظر آرہی ہین۔ اوسکے
بعد معلوم ہوا کہ یہ دہلی کے بادشاہ کے بیٹے شاہزادہ
مرزا مغل اور انکے بھائی ابوبکر آرہے ہین اور اونکے
ساتھ بہت سے سوار ہین۔ یہ دونون ایک ولایتی گاڑی
پر سوار تھے۔ اور بہت قیمتی کپڑے پہنے ہوئے تھے
ہاتھون مین برچھے۔ تلوارین۔ بندوقین اور ڈھالین
تھین۔ اونکے گرد اور خصوصاً آگے دیسی اور نصف
ننگے بدن والے ہندوستانیون کا غول تھا۔ جو
دعائین دیتے اور گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑے
جاتے تھے۔ اس عجیب مجمع کے درمیان مین کپتان میکلسن
کمشنر کے ... سوچ رہے تھے وہ ایک سپاہی کے گھوڑے [illegible]

پہاڑ پر بوبی سنگ شاہ دہلی کے دیسی فوج کا کمانیر اور
جو ایک مسلمان بہت وحشی اور غضبناک صورت کا تھا
ہرور نے اپنے گھوڑے کی باگ روک لی اور شاہزادوں کو
سلام کیا۔ جسکے جواب میں اونھوں نے بھی خوب توجہ
سے سلام کیا۔ شاہزادوں کی آنکھیں سیاہ بدن کا
رنگ بالکل تانبا ایسا تھا۔ مونچھ موٹے چہرے کی چھوٹی
سی چھوٹی تھیں۔ تو بہاں کسیقدر گاڑھی تھیں جنپر
سفید مریے لگے ہوئے تھے قیمتی شالوں میں جواہرات ٹکے
ہوئے تھے اور بہت سے ہیرے اور اور قیمتی جواہرات اونکی
تلواروں اور بندوقوں کے کندوں پر جڑے تھے واونکی
پیشوں قیمت ڈھالیں لٹکتی تھیں۔
کپتان ڈگلس نے گھوڑے کو موڑ کر کہا۔ "ہرور کمان
[illegible]
دو ان پادری ڈسٹن کے پاس میں خیال کرتا ہوں کہ
تم اون سے واقف ہو گئے"
ڈگلس نے مسکرا کہا "دیکھو ہوشیار رہنا ہرور اون کی
بیٹیاں بڑی خوبصورت ہیں۔ اور یہاں ہندوستان
میں [illegible] گرمی وہ درجہ تک پہونچ جاتی ہے۔ جلد تو
شادی کر لینے میں کسیقدر گھبراتا ہوں"
"[illegible] نہیں کہ مجھکو ہندوستان میں کتنی [illegible] ہوئی
ہے۔ ہم سب ایک ساتھ فیروز شاہ اور ستلج میں رہے تھے
اور شمالی جنگ میں جو کچھ تجربہ مجھے ہوا ہے اوسکی بنا پر
میں کہہ سکتا ہوں کہ مرد ہمیشہ کامیاب رہتا ہی لیکن ہرور
ذرا سوچ سمجھ کے ورنہ تم پھنس جاؤ گے۔ جو شخص پادری
کی لڑکی کو دیکھتا ہی دام میں پھنس جاتا ہے"
"درحقیقت میں وہ ایسی ہی دلفریب اور دلربا ہیں کہ
اسیطرح وہ اکثر لوگوں سے انکار کر چکی ہے۔ تین سال
ہوئے جب سے وہ یہاں آئی ہیں۔ ہر درجہ کے فوجی
افسران اور سولین لوگوں کے پیغاموں کا کو کسی طرح خ
نہیں ہونے لگا آتا"
"بہت اچھا مجھے کچھ خوف نہیں میں نے سنا ہی کہ پادری
ڈسٹن کی لڑکیاں جب شام کو ہوا کھانے نکلتی ہیں تو
بالکل ایک تماشا ہو جاتا ہی۔ بہت سے سویلین سنی سرخ
کوٹ پہنے ہمراہ ہوتے ہیں۔ یہ تماشا تو ان دہلی کے
شاہزادوں کی سواری سے بھی کہیں بڑھ گیا۔ اچھا تسلیم
میں دیکھتا ہوں وہ حوصلہ مند سپاہی بابو بلی سنگھ صبر
ہو ہو کر تمہاری طرف دیکھتا جاتا ہی"
دونوں مسکرا کر رخصت ہوئے۔

چوتھا باب

پادری ڈسٹن کی لڑکیاں

"ہرور پیام پر پیام آنے کی خبر بالکل ایک فوجی آدمیوں کی
گپ ہی اور اگر سچ بھی ہو تو اس سے کیا مجھکو تو ناپسند
کیا تھا اور لڑکی نے دوسرے سے شادی کر لی"
ڈگلس جیسے ہی شاہزادگان دہلی کے پیچھے روانہ ہوا ہرور
دل میں کہنے لگا "یہ کیونکر اس راز سے واقف ہو سکتا ہی!"
ان خیالات نے اسقدر اوسکے دل کو گھیر لیا کہ کشمیری دروازے
پر وہ ملن سے ملنا بھی بھول گیا۔ اور جسطرح کوئی نیند
میں غافل ہو اسی طرح وہ شہر کی گلیوں اور آباد سڑکوں
سے گذرا اور چاندنی چوک ہوتا ہوا پادری ڈسٹن کے
مکان پر پہونچا جو ایک پرفضا اور فرحت افزا باغ میں
جمنا کنارے واقع تھا۔
ہرور مکان کو خوب اچھی طرح سے پہچانتا تھا۔ اگرچہ
اوسکو دہلی میں آئے ابھی بہت زمانہ نہیں گذرا تھا
مگر ہرور بلاناغہ سوار ہو کر اس امید میں کہ لیلا یا اوس
خاندان کے کسی آدمی کا دیدار نصیب ہو جائے سیر کرنے
جایا کرتا تھا۔
یہ مکان بالکل ایک بادشاہی محل معلوم ہوتا تھا۔

بہت سی بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں دیواروں اور ستونوں پر
سفیدی پھری ہوئی تھی۔ ایک بڑا عالیشان برآمدہ تھا
اور اوسمین سبز چکین دھوپ کے روکنے کے لیے پڑی ہوئی
تھیں۔ کارنس کے قریب کھنبھوں میں بہت سی لوہے کی
سلاخیں لگی ہوئی تھیں کہ جنپر اسوقت چڑیاں بیٹھی تھیں۔
ہیرور نے اپنا کارڈ جس صاحبان کے حوالہ کیا تھا اوسنے کہا
"صاحب اور تینوں مس صاحبہ گھر ہی پر ہیں"
"میرے اس کارڈ کا کیا اثر ہوگا۔ !"

کپتان جان ٹی ہیرور

کارنس ہچ یادگان حضور ملکہ معظمہ

ہیرور نے اپنے تئین ایک عالی شان کمرے مین بیٹھا دیکھکر
دل مین سوچنا شروع کیا" دیکھوں لیبا کے والد
پہلے ملاقات کرتے ہین یا وہ خود آتی ہے تو یہ پسند
کرونگا کہ پادری صاحب آئین۔ کیونکہ بیچارہ بوڑھا
پادری اصل مین مجھسے محبت کرتا ہے"
انسان کے دل کی کچھ عجیب خاصیت ہے کہ جب بہت
تشویش کیحالت مین ہوتا ہے ذرہ ذرہ سی باتین یاد
آجاتی ہین۔ کاغذ۔ فرش۔ اور چیزون پر غور کرنے
لگتا ہے۔ یہ ایک عالیشان کمرہ تھا۔ دیوارون مین
تصویرین لگی ہوئی تھین۔ ان تصویرون کے بیچ
مین شیشہ کی بریکٹین تھین۔ جنپر پنکھے کی ہوا سے بجھنے
کی غرض سے لیمپ رکھے جاتے تھے۔ جو اوپر برابر کھنچتا
رہتا تھا۔ قالین تو نہ تھے مگر اول درجہ کی اور موجودہ
فیشن کی چٹائیان بچھی ہوئی تھین۔ سامنے کی سنگ مرمر
کی میزون پر چینی کے بہت سے کھلونے اور ہندو دیوتاؤن
کی مورتین رکھی ہوئی تھین۔ یہ ایسا مذاق تھا جو
مسلمان خدمتگار اور آیا کو سخت ناگوار تھا۔
ہیرور نے کارنس کو گھڑی کو دیکھا اور اس کھٹکے مین
غور سے دیکھنے لگا کہ کہین روٹکن کا نام نہ نکل آوے
لیکن تا پانہ لگا مینر پر چند ناولیں پڑی تھین جو خود
انگلستان مین وہی تھین اور جنین ابھی تک لہو سکا
لکھا ہوا تھا۔
ان ناولون کو لیبا نے احتیاط سے رکھا تھا۔ کیونکہ ایسی
کتابین مشکل سے ہاتھ آتی تھین۔
اگرچہ باوجود ان ایشیائی تکلفات کے لیبا کو کوئی
شبین ملتا تھا مگر پھر بھی ایک لیڈی کو ملاقات کی غرض
ایک کمرہ ضرور رکھنا ہوتا تھا جسمین وہ انگلستان
ہندوستان مین آئی ہوئی چیزین لوگون کو دکھلاتی
تھی وہ چیزین اسطرح شمالی ہند مین آتی تھین کہ کلکتہ
سے الہ آباد تک بذریعہ دخان کش اور الہ آباد سے ریل
یکایک ایک ریشمی پردہ جو دروازہ کا کام دیا کرتا تھا
کھلا۔ اور جیک ہیرور اور لیبا دونون کے چار آنکھیں
ہوئین۔ لیبا کے ایک ہاتھ مین کارڈ اور دوسرے مین
ریشمی رومال تھا۔
استیاز جیک کا کلیجہ ہونٹھوں کیطرح کھنچا چلا آ
مگر بڑے استقلال سے اوسنے دل کو سنبھالا اور لیبا ہی
کی طرح خود بھی خاموش رہا۔
ماڈلی لیبا وسٹن کے قد کی درازی خوب مناسبت
اعتدال کے ساتھ تھی۔ سر سے پاؤن تک سفید اطلس
پہنے ہوئے تھی۔ بدن مین کوئی زیور نہ تھا۔ جتنے
ہاتھوں مین ایک چھلا تک نہ تھا۔ یہ اطلس کی پوشاک
بہت قیمتی تھی اور لیبا کے خوبصورت شانون
اور بازوؤن کے پاس نہایت نزاکت کے ساتھ قطع
ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ لیبا کا چہرہ زرد۔ بدن نازک
اور سیدھا آنکھیں اور پلکیں سیاہ تھین اور اون
بہت ہی نزاکت اور نرمی ظاہر ہوتی تھی۔ گھنے بال
جو قریب قریب بالکل کالے تھے۔ اور سکے پیارے پیارے
اور گورے گورے گالونکے نیچے تک لٹک رہے تھے۔

لینا کی ماں اُسکے بچپن ہی میں انتقال کرگئی تھیں اس
سبب سے مجبوراً اوسکو ان بڑی اور چھوٹی بہنوں کی خبرگیری
کرنا پڑتی تھی۔ چونکہ باپ کے اور نیز انتظام خانگی
لڑکپن ہی سے کرتی رہی تھی۔ اسلیئے اپنے سن کے اعتبار سے
دنیاداری کچھ زیادہ دیکھ لی تھی۔ اس لحاظ سے
سیتا اور [illegible] زمانہ کے جب ہرور کو وہ اپنی صحبت میں
[illegible] تھی اب زیادہ خاموش اور سنجیدہ تھی۔ اب
[illegible] کا اندر ہی اندر تھرانے والا دل کہتا تھا کہ اوسنے
انگلستان میں پانچ سال ہوئے اسکے ساتھ نہایت ہی
بُری کا برتاؤ کیا تھا۔ اور جسکی نسبت اوسکو ملن اور
دوریوں سے معلوم ہوگیا تھا کہ اب تک اوس سے
محبت کرتا ہے۔ لینا سامنے کھڑی تھی۔ لیکن اگر کوئی غور
[illegible] جیک ہرور سے اچھا تاڑ جانے والا اور بشرہ شناس
[illegible] تو فوراً سمجھ جاتا کہ اوسکی پیاری ہرن کی سی آنکھوں
سے کچھ ایسے آثار پائے جاتے ہیں جنسے پریشانی مہربانی
اور [illegible] مختلف طرح کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ لینا نے اپنے
دونوں ہاتھ بڑھا کر کہا۔
"کپتان ہرور آپنے بڑی مہربانی کی۔ ایسی مہربانی
آپ ہی کے لائق تھی۔ ہم لوگوں کو ڈھونڈھکر ملانا
[illegible] آپسے ملکر ہمکو بڑی خوشی نصیب ہوئی۔"
ہرور ذرا جھجکا اور چند معمولی جملے جواب میں زبان سے
ادا کیا۔ اور فقط تھوڑی دیر تک اوسکے ہاتھوں کو اپنے
ہاتھوں میں لیئے رہا۔ اوس زمانہ میں اور اس زمانہ
میں بہت فرق تھا۔
لینا پوچھنے لگی "آپکو دہلی میں آئے کتنا عرصہ ہوگیا"
"دو ہفتہ۔ ہم لوگ آگرہ سے ریل پر آئے ہیں"
"پورے دو ہفتہ ہوگئے"
"پھر ہی کیسی آج کل ہوا عمدہ سی چل رہی ہے۔ اس سبب سے
[illegible]

"اور روز شام کو بھی آپ اسیطرح ہوا عمدہ میں پھنسے رہے؟"
"ہاں! یہ مس ینگلے اور بلیرڈ بڑی دلفریب چیزیں ہیں"
"مگر نہیں معلوم آگرہ سے یہاں میں کیوں بھیجا گیا؟"
"شاید یہی ضرورت ہوگی کہ یہاں کی فوج کی طاقت اور زیادہ
ہو جاوے۔ خصوصاً جب فساد ہو۔ سب سے بڑا اسلحہ خانہ
یہیں ہے۔ مجھے آج شام کو آپ سے ملاقات کرنے کی
مہلت ملی۔"
دونوں مونڈھوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔
تھوڑی دیر کے بعد لینا نے پنکھیا ہاتھ میں اوٹھائی اور
کہا "ہندوستان میں یہ بہت ہی اچھی رسم ہے کہ اجنبی اور
نئے مسافر خاص شہر والوں سے ملاقات کرتے ہیں۔
اگرچہ مجھے خوف ہے کہ ریل جاری ہوگئی تو یہ بات نہ رہیگی"
"مس ولسن میں اس سبب سے نہیں آیا ہوں کہ میں نے
اپنے تئیں اجنبی خیال کیا ہو۔ بلکہ ایک پُرانا دوست"
"اجنبی! نہیں میں ایسا نہیں خیال کرتا ہوں۔
عزیز از جان ہرور۔ اچھے اور میرے پُرانے اور محبتی
دوستکے بیٹے!" یہ خوشگوار آواز کسی اجنبی کی نہ تھی
بلکہ ایسے شخص کی آواز تھی جس سے ہرور مانوس تھا۔
اوس شخص نے اپنا ایک ہاتھ ہرور کے کندھے پر اور دوسرا
داہنے ہاتھ کی جانب بڑھایا۔ پلٹ کے دیکھا تو ڈاکٹر ولسن
تھے۔ یہ ایک شریف خوش مزاج اور سیدھے سادھے پادری
تھے۔ بے شک انکو انگلستان سے دہلی میں اس جگہ
آنے سے سخت تکلیف ہوئی تھی۔ اور جن انتظامات کو
وہ سوچے ہوئے تھے اونکا سارا سلسلہ جاتا رہا تھا۔
جس انتظام کی بدولت ٹائمز کی جگہ اونکو اب بنگال ہرکارا
اخبار دیکھنے کو ملتا تھا۔
اونکے بال برف کے مثل سفید تھے۔ مگر اونکی چمکتی ہوئی روشن
آنکھیں کیٹ اور ہولی کی آنکھوں کی طرح صاف تھیں

ان لڑکیون نے فوراً آکر ہیرور سے خیر مقدم کہا۔ دونون
بہت خوبصورت لڑکیان تھین۔
جیک نے کہا "پولی تم اسقدر بڑھ گئین ہا"
"ہیرور پیارے جیک ہیرور! جنسے انڈلی مین ہم لوگ
کسقدر محبت کرتے تھے! مین نے عرصہ سے تمکو نہین
دیکھا تھا! تم لینا کو کسقدر چاہتے تھے! لینا کیا ہی
خفا ہوئی تھین جب مین نے جھاڑی کے نیچے بوسہ لیتے
تمھین پکڑ لیا تھا!" پولی "پادری وسٹن صاحب نے
ڈانٹ بتلائی کیونکہ اس تذکرہ کو کسی نے بھی نہین پسند کیا"
پولی نے اوٹھکر ہیرور کے بوسہ لیا۔ اور کہا "پیارے
جیک ہیرور! کیسی خوشی حاصل ہوئی وہ دن مین کبھی
نہ بھولونگی جب گھر مین اور پیارے انگلستان مین بیٹھا کے
کندھون پر سوار ہوا کرتی تھی"
پولی اور بھی کچھ کہہ جاتی اگر چاے اور کافی کے طیار ہونیکی
اطلاع نہ دیجاتی اور یکایک اندھیرا نہ ہو جاتا خدمتگار
نے لیمپ روشن کئے اور پنکھا چلنے لگا۔
"کپتان ہیرور مین پھر تمھارے آنے کا شکریہ ادا کرتا ہون
خدا آپکو صحیح وسلامت رکھے! مجھکو اس بات سے یکایک
مسرت حاصل ہوئی کہ تمکو کپتان کہکے پکارتا ہون کیونکہ
جسوقت پہلے مجھکو تم سے ملاقات کی خوشی حاصل ہوئی تھی
اوسوقت تم فقط ایک سپاہی ہی تھے۔ یہ بے شک ایک
غیر مترقبہ خوشی ہے"
لینا نے اس خیال سے کہ اوسکو بھی کچھ کہنے کا موقع ملے
کہا "آپ ہندوستان کو کیسا پسند کرتے ہین؟"
ہیرور نے جواب دیا "آپ بھول گئین؟ مین ہندوستان کو
اوس زمانہ سے پہلے بھی بخوبی جانتا تھا جب مجھکو آپسے
ملنے کی مسرت حاصل ہوئی تھی"
کیٹ "تمھین یہ بھی یاد ہے کہ پہلے آتے وقت جیسے ہی
کلکتہ مین داخل ہوئے تھے تمھین دیکھا تھا"

اور یہان لمحہ ہی ہیرور کے واسطے۔ تو مین [illegible] سمجھے
یاد ہوگا اور ان دونون شخصون [illegible]
صبح کو توپ کے چھوٹتے ہی ہر شخص جاگ اوٹھتا ہے۔ اور
خواہ پا پیادہ یا گاڑی پر سوار ہوکر سیر کرنے کو نکلتا ہے
اور ایک دوسرے کو سلام کرتا جاتا ہے۔ یہ امر یورپین
لوگون کو عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے"
پولی ایک خوبصورت اور شوخ لڑکی تھی۔ اوسکی
آنکھین نیلی اور بال سنہرے تھے۔ ہیرور اتبک
اوسکو وہی پولی خیال کرتا تھا۔ جو اوسکی جیب مین
کانٹے ڈال دیا کرتی۔ یا کوٹ مین البین لگا دیا کرتی
[illegible] اور لینا اور اوسکو دق کیا کرتی تھی۔
اوسکے نرم اور نازک گالون سے ہندوستان کے
آفتاب نے پھولون کی سی سرخی تو لی ہی لی تھی
مگر طرہ یہ کہ ایرش کی لڑکی ایسی زرد اور رنگت
مین ہوا ہوا ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی کیٹ اور
لینا۔ کیٹ تو ۲۰ برس کی تھی۔ اور لینا جو عمر مین
پانچ برس اور زیادہ تھی۔ لیکن پولی کے بچپن اور الھڑپن
کی حرکتون سے اوسکے باپ کو بڑی خوشی حاصل ہوتی
اور وہ اوس سے محبت بھی بہت کرتے تھے۔
پولی نے ہیرور کا ہاتھ اپنے دونون ہاتھون مین آہستہ سے
دبا کر کہا "مین تمکو اپنے مکان مین دیکھکر بہت خوش
ہوئی اسلئے کہ تم ملین کے دوست ہو۔ اور تمہارا [illegible]
کی باتون سے تو بڑی خوشی ہوئی"
ہیرور جب بات کرتا تھا اوسکا دل دھڑکنے لگتا تھا
اور چاہتا تھا کہ کیٹ کو گلے سے لگائے۔
اوس تلخی اور پریشانی کا صدمہ جو اوس زمانہ مین
ہیرور کے دل مین ہوا تھا جب پہلی مرتبہ لینا نے اوسکے
ساتھ بیوفائی کی تھی۔ اور اوسکے مقابلہ مین رقیب کو
پسند کیا تھا اوسے اوسوقت شاید اوسکے دل مین

زیادہ تشویش پیدا کر دی تھی لیکن اُسپر بھی وہ لینا کی
حالت پر افسوس کرتا۔ اور اوس شخص سے دو چند نفرت
کرتا جس نے لینا کو رنج پہونچایا۔
اور اب اس کمرے مین خوب روشنی ہو گئی تھی۔ اگرچہ
لینا ہررور کے بغل ہی مین بیٹھی ہوئی تھی۔ اور یہ
اوسکی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ مگر معمولی باتون
کے وقت بھی اپنے اون خیالون کو جو لینا کی صحبت
کے اگلے زمانہ کی طرف کھچے جاتے تھے نہ روک سکا۔
کیا یہ وہ ہی سیاہ بال ہین۔ یہ ہی چھوٹی گوری نازک
اونگلیان ہین جنسے محبت کرتا تھا؟ - یہ وہ ہی ہونٹھ
ہین جنپر وہ جوش سرور سے بوسے دیتا تھا؟ - کیا یہ
وہ ہی آنکھین ہین جو رقیب کے گذر ہونے سے پہلے گھنٹون
اوسی کیطرف ٹکٹکی لگائے رہتی تھین؟ -
[illegible] دل مین اپنے رقیب کو وہ کسقدر گالیان دیتا تھا! -
[illegible] دونون بہادر یہ پہلو بیٹھے [illegible] خالی رہے ہین اور [illegible]
ممیجے ساتھ کے متعلق کہ جسکی نسبت کوئی شخص نہ تھا کہ جو ذکر نہ
کرتا ہو گفتگو کر رہے تھے ہوشیار خدمتگار خاموشی کے ساتھ ایک پیالہ ہاتھ مین لکڑی کا [illegible]
لیے اودھر اودھر آتا جاتا تھا۔
لینا اپنی حالت سے خوب واقف تھی اسوجہ سے مجبورا
چپکی بیٹھی تھی۔ مگر اسکے زیادہ چپ رہنے سے ہررور نے
دل مین خیال کیا کہ فقط پادری وسٹن۔ کیٹ۔ پولی
اور ڈولی ہی نے دل سے اوسکا خیر مقدم کیا۔ ڈولی ایک
یتیم لڑکی تھی۔ لینا کی چچیری بہن تھی۔ گھر بھر مین
وہی ایک بچہ اور سب سے چھوٹی عمر
چھ برس کی تھی۔ اور ہمیشہ اپنی دائی سے اسبات پر
خفا رہتی کہ وہ زبردستی سر شام ہی اوسکو
سولا رکھتی ہے۔
اثنائے کلام مین کرنل ڈوکن کا بالکل ذکر نہین آیا اور
خصوصا اوسوقت مین جب اونکا نام ہر ایک شخص کی زبان
پر جاری تھا۔ اور اونکا ذکر ہونا ابھی نہیں مناسب
خیال کیا جاتا تھا۔ کشمیری دروازہ سے رولی بلین
آگیا۔ اور اوسکے ساتھ ڈوکی ریورس بھی جو بنگال
رسالہ مین متعین تھا اور اون دنون رخصت پر
دہلی آیا تھا۔ وہ پولی کا چچیرا بھائی۔ اور بہت
حسین اور شکیل لڑکا تھا۔ وہ اپنے تئین اورون سے
زیادہ تجربہ کار خیال کرتا۔ اپنے سرخ کوٹ پر بہت ہی
نازان تھا۔ اوس کوٹ کے ذریعہ سے وہ پہلی مرتبہ
کلکتہ کی سوسائٹی مین داخل ہوا تھا۔ اور وہ خوبصورت
اور خوش جمال مسین بھی آگئین جو ابھی حال مین [illegible]
پی۔ او کمپنی کے جہاز سے بمبئی مین داخل ہوئی تھین۔
جو ملین کے تھمنے کے موافق شوہرون کی تلاش مین
وہین آگئی تھین محل سے کھانا فقط کرنل ڈگلس آرہے گئے۔
[illegible] اسلیے کہ اونکے آنے
کے باعث باتین ختم ہونے لگین۔ ہررور وہ دل
ڈلی کہو تمہارا کیا حال ہے [illegible] کیا خوب! [illegible]

پانچوان باب
کیونکر شام گذری

ضعیف العمر پادری وسٹن کو ہررور کے ساتھ خاص
محبت تھی۔ اور اونھون نے دوستانہ طور پر اوسکے
معاملات کی طرف دل سے متوجہ ہوکر پوچھا۔
"تم اپنے وقت کو کیونکر صرف کرتے ہو؟ کہان کہان
ملازمت کا تعلق رہا؟ - اور جب اگلی دفعہ عزیزون
کی طرح ہم تم ملے تھے۔ جس سے دونون دل مین سمجھ
گئے کہ اوس زمانہ سے مطلب ہی جب لینا نے اوسکی
رقابت مین ڈوکن کو پسند کیا تھا۔ اونکے بعد کہان کہان

تعلق رہا ہو"

لیکن ان دونون سے کسقدر الگ رہی اور
اپنے تئین دوسرے مہمانون کیطرف متوجہ کرتی تھی
مگر شریر جان گیا اور نیتا کی آستین پکڑ کر کھینچنے لگا
کہ ذرا لیٹا جاؤ اون سے باتین کرو – یہ تو بڑی خراب بات
ہے کہ [illegible] تم ایسا برتاؤ کرتی ہو [illegible]
[illegible] ہو جاؤ [illegible] اگر مجھے [illegible] اس لئے
[illegible] شادی سے [illegible] ہو گئی ہو"
[illegible] جھلا کر جواب دیا "ڈکی رہو [illegible] چپ رہو
تم ان الفاظ کے ساتھ مجھسے کیونکر خطاب کرنے کی
جرات کرتے ہو"

ادھر ہربرٹ اس مشکل مین تھا کہ اپنی مرضی کے خلاف
دونون اسکاچ لڑکیون کے ساتھ ورق گردانی کرتا تھا
جنھون نے انگریزی اور اسکاچ گیتون کے سوا فرینچ
اور جرمن کے گیت بھی شروع کئے مگر سب سے صاف
معلوم ہوتا تھا کہ اونھون نے یہ گیت اپنی دائیون
سے سیکھ رکھے تھے۔

پادری صاحب ایک من چلے فیاض اور شریف مزاج
آدمی تھے۔ اور بلحاظ اپنی خیرات کے تمام [illegible]
انڈلی بھر مین مشہور تھے – ہر صبح کو جب اونکے کھانیکا
وقت آتا تھا اوسوقت اونکی میز پر تھوڑا سا روپیہ
رکھدیا جاتا تھا۔ تاکہ شہر کی گلیون مین سیر کرتے وقت
اوس روپیہ کو اپنے ہاتھ سے وہ خیرات کرین۔ اور
جو روپیہ بچ جاتا تھا اوسکو وہ غربا کے اوس صندوق
مین جو گرجا گھر مین تھا ڈالدیا کرتے تھے"

پادری صاحب کے دل مین چونکہ نہایت ہی جالی جو سلگی
تھی اور چونکہ وہ بڑے ہی فراخ دل فیاض شخص تھے
اسلیئے اونکو اس بات مین کچھ عیب نہین معلوم ہوتا تھا
کہ بقر عید مین بٹنے کی دو بھیڑان دہلی کے شریر اور مفسد
مسلمانون کو تحفہ کے طور پر دیا کرین تاکہ وہ لوگ اون سے
راضی رہین۔ گو اوسکے قرب و جوار کے بہت سے واعظ
پادری اور لوگ پادری صاحب کی اس فیاضی کے
سخت مخالف تھے۔

کسی بارے مین گفتگو چھڑ گئی تھی۔ ہربرٹ نے اس غرض سے
کہ وہ گفتگو تمام ہو پوچھا "ہان صاحب کیا آپ کا
خیال ہو کہ [illegible] مین ہندوستان مین [illegible] والا
[illegible] سلسلہ شروع ہوا ہوگا"

پادری صاحب نے اپنی سونے کی عینک ہوشیاری سے اوتار
اور ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئے اور سفید داڑھی کو ہلا کر
مجھے تو ایسا ہی خوف ہے۔ خالص انگریز ہمیشہ اوس بات سے
نفرت کرتے ہین جس سے وہ واقف نہین ہوتے۔
یہان تو یہ حال ہے کہ مذہب رسوم تاریخ اور فی الحال
ہندو مسلمان اور مرہٹے بھی یہ سب عمدہ شکار بنا لیے گئے
ہین۔ یہ بڑی خوفناک غلطی ہے کہ انکے ساتھ حقارت کا برتاؤ
کیا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے اہل ملک کا خیال ہے کہ یہانکے
سپاہی اور فوج پانون سے روندی جاتی ہے۔ اب وہ
لوگ اپنی طاقت کو بخوبی سمجھنے لگے۔ اور اون کے دلمین
یہ بات جم گئی ہے کہ ہم لوگ بالکل بچے ہین۔ ایک ذرہ
کپڑا آنک بدلا لیتا ہے۔ [illegible] مغرور [illegible] اور جاہل اوجڈ
سپاہی ہے۔ ولایت مین خالی دلیلین اور حقارت آمیز
قہقہے اس سبب سے خلاف سمجھی جاتی ہین کہ وہان ایک باسلیقہ
اور باقاعدہ پولس متعین ہے۔ مگر یہان وہ باتین خوفناک
ہین اسلیئے کہ یہ ہندوستانی لوگ ہین۔ جہان ان کے
خون کو یکبیک جوش آگیا تو سمجھ لو کہ جنگلی جانورون
اور بھیڑیون وغیرہ کیطرح ہرگز تمیز نہین رکھنے والے ہین"
ڈکی نے پوچھا "مگر یہ ذات کا بکھیڑا کیونکر پیدا ہو گیا؟
وہ مجھکو اپنی زندگی بھر مین ابھی تک معلوم ہی نہین ہوا
لیکن اب جانتا ہون کہ جہان کسی نے چمڑے کی چیز [illegible]

اپنی کمر مین باندھی فوراً اپنی ذات سے جاتا رہتا ہوگا۔
تاہم اس بات کا وہ کبھی خیال بھی نہین کرتے۔"
پادری صاحب نے کہا "شروع سال مین چھوٹی ذات کے
ایک شخص نے جو شاید بے دھرم تھا ایک گولہ انداز برہمن
سے پانی پینے کے لئے اوسکا لوٹا مانگا برہمن نے حقارت
سے جواب دیا" تمہین مین ہرگز نہ دونگا"
مزدور نے کہا کیون نہین۔ اور خصوصاً جب مجھے پیاس
لگی ہے"
برہمن نے جواب دیا" صرف اس سبب سے کہ تمہارے
چھونے سے لوٹا خراب ہو جاویگا۔ اور میرے کام کا
نرہیگا"
مزدور نے کہا" دیکھو ہم لوگ آجکل اپنی ذات کی کسقدر احتیاط
کرتے ہین اگرچہ ولایت کے بنے ہوئے کارتوسونکو
جنکو ولایت کی رانی اپنے سورون اور بھینسون
اور ناپاک جانورون کی چربی سے بناتی ہین دانتون
سے کاٹنے مین کچھ عذر نہین کرتے"
"اصید رکلین برہمنون کو غلہ اور ترکاریون کے
سوا کوئی چیز نہ کھانا چاہیے۔ جس چیز مین کبھی جان
رہ چکی ہو اوسمین ہاتھ اور زبان نہ لگانا چاہیے
وہ شخص غصہ اور شرم کے مارے پسینہ پسینہ اور اون
خیالات سے پریشان ہوکر جو اوسکے دل مین بھرے ہوئے
تھے اوس اسلحہ خانہ مین گیا جو دمدمہ کی چھاونی مین
کلکتہ سے ۸ میل پر ہے اور سارے برہمنون سے کہ جو
برہماجی کے سچے بیٹے ہین کہتا جاتا تھا کہ نئی بندوقونکو
کام مین نہ لاؤ ان کارتوسونکو پھینکدو جنپر ہندو
مسلمانون کے مذہب خراب کرنے کے لیئے ناپاک
جانورون کی چربی لگائی گئی ہے۔
اس خوفناک بہتان پر لوگون نے فوراً یقین کر لیا اور
ہر ایک رجمنٹ کے مفسدہ پرداز فقیر اور ملا جو چھاونیونکے

بازارون مین رہا کرتے تھے اپنی اپنی طرف سے پرانی پیشینگوئی
بیان کرنے لگے جسمین بیان کیا گیا تھا کہ جنگ پلاسی
کے ایکسو برس بعد انگریزی راج کا خاتمہ ہو جائیگا۔
اور کہنے لگے وہ زمانہ اب قریب آگیا۔ اور یہ کہکر فساد
برپا کرنے لگے۔ چربی لگے کارتوسون کی یہ خاص تاریخ
ہے۔ ویسی شاہزادے اور معزول راجا اپنی خودغرضانہ
اغراض کے پوری کرنے کے لئے اس موقع کو مناسب
سمجھتے تھے اور پنشن خوار شاہ دہلی نے حکم دیا کہ اوسکے
لوگ مسجدون اور عبادت گاہون مین اوس غم اور
صدمہ کے ظاہر کرنے کے لئے جو مذہب اسلام کے نقصان
سے اونکو پہونچا ہے ایک گیت گائین۔
ایک تو یہ اور دوسرے ٹکیون کے تقسیم ہونے کے
معاملہ کا خیال کرکے میرے دل مین وہ خوف پیدا ہو جاتا
ہے جسکو مین نے بہرر پر ظاہر کیا کہ "وہ مصیبتین جو
ہم لوگون پر ہندوستان مین نازل ہونیوالی ہین وہ اب
شروع ہوا چاہتی ہین"
"شاہزادگان دہلی کے تعلقات تو دوستانہ ہین۔
افواہ ہے کہ مرزا مغل یا ابوبکر نے مس وسٹن کے لئے
کچھ عمدہ تحفہ بھیجے ہین"
اتنا سنا تھا کہ لینا کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا۔ "ہان حقیقت
مین وہ طوق بہت ہی خوبصورت ہے۔ اگرچہ وہ تحفہ
شاہ دہلی نے بھیجا ہے مگر اوسکا قبول کرنا مناسب
نہ تھا۔ لیکن قبول کرنے سے انکار کیا جاتا تو وہ بہت
رنجیدہ ہو جاتے اور اس سبب سے یہ گپ مشہور ہوگی"
ریورس بولا" میری سمجھ مین نہین آیا کہ ان شیطانون
مین سے کسکی آنکھ میری مس بہن پر لگی ہوئی ہے۔
وہ جب آتے ہین تو علی بابا کیطرح چالیس ٹھگ
اونکے ساتھ ہوتے ہین اوسوقت اونکی گاڑی تک
کوئی نہین پہونچ سکتا۔ اوس روز گھنٹہ بھر وہ

گھوڑون پر سوار ہے۔ مگر واقعی اوس ناچ سے کے
مقابلہ مین یہ کچھ بھی نہین ہی۔ جب یہ گرکیان کا پنجرہ
گئی تھین وہان ٹھور کا نانا صاحب اپنے ہاتھی وغیرہ
یون ہی حاضر کیا کرتا تھا۔ اور پولی کے سنبھلون ہاتھون
کے واسطے تو اوسنے پولی کو ایک خوبصورت انگوٹھی
دی تھی "

پولی میٹھی شکستیا اچھل رہی تھی۔ یہ سُنکر بولی " ڈکی
اگرچہ تم اسقدر بیہودہ ہو۔ مگر اسپر بھی مین تم سے
محبت کرتی ہون "

اس جملے پر سب حاضرین نے قہقہہ لگایا۔ اور ڈکی
بھی خوش ہوگیا۔ دہلی کے شاہزادون کی نسبت
اوسنے جو کچھ کہا اوسپر بھی سب لوگ ہنس رہے تھے۔
کیٹ بولی " دیکھو تو اس لڑکی کی زبان کیسی چلتی ہی "
ہرور بول اوٹھا " اسکی زبان کو یونھین چلنے دو۔
اصل تو یون ہی کہ کم سِنی کا زمانہ خوشی کا زمانہ ہوتا ہی "
کیٹ " کپتان ہرور کیون تم ابھی بوڑھے نہین ہوے ہو "
" پہلے کی بہ نسبت تو بوڑھا ہون۔ پیاری کیٹ اوس
زمانہ مین ۲۰ برس کا تھا اور اب ۳۰ برس کا ہون "
پادری وسٹن نے کہا " ڈکی کو اپنی کتابون کی طرف توجہ
کرنا چاہیے اور ابھی انھین بہت کچھ پڑھنا باقی ہی "
ڈکی " مین خیال کرتا ہون کہ اصل مین یہ میری طرف
خطاب ہی۔ لیکن سپاہی آدمی کو اپنی پلٹن کے قواعد
کے سوا اور کیا سیکھنا چاہیے "

لینا نے بات کاٹ کر کہا " کیون ڈکی یہ کیون ؟ ۔
تمھاری تو اوس فرانسیسی افسر کی مثل ہو گئی جو کہتا تھا
کہ نہ تو فوجی اخبار کے سوا کسی اخبار کو جاری ہونا
چاہیے۔ اور نہ فوجی افسرون کی فہرست کے سوا کسی
فہرست کو دنیا مین چھپنا چاہیے "

فرانسیسی افسر بیشک عقلمند تھا۔ کتابین اوسوقت تک

ہین جبتک تم خوش ہو کتابون کی مین بھی بہت دنون
تک سیر کرتا رہا ہون مجھے سپاہی کاغذ اور قلم کی کیا ضرورت
ہی؟ عشقیہ خطوط لکھنے یا رعورتون کے رقعون کا جواب
دینے یا گارڈ کی رپورٹ لکھنے کے سوا مجھے کاغذ اور قلم
کی کیا ضرورت ؟ ۔

پادری وسٹن " تم شاہجہان کے حال سے واقف ہو؟ "
ڈکی " شاہجہان ! نہین جی وہ کون شیطان تھا؟ "
ڈاکٹر وسٹن نے تعجب سے اپنا ہاتھ اوٹھایا۔ اور بولی
کہنے لگی " ڈکی ریو... اس بیہودہ گفتگو پر تمکو شرمانا
چاہیے۔ اوسنے ہی دہلی اوسوقت آباد کی تھی جس زمانہ
مین چارلس اول انگلستان کا بادشاہ تھا "

" ہان ہان ! تم ابھی نئی نئی اسکول سے آئی ہو
تمھین تو معلوم ہوا ہی چاہیے "

پادری وسٹن " بلکہ زیادہ تر تمھارے مطلب کی بات
یہ ہی کہ تاریخ مین لکھا ہی کسی سپاہی کو ایک خوبصورت
لڑکی ملی جو کوئی شاہزادی تھی۔ یہ خبر رفتہ رفتہ بادشاہ
کے کانون تک پہونچی۔ لیکن دشواری یہ تھی کہ شاہزادی
اوس سپاہی ہی کو پسند کرتی تھی "

" کیون پولی ؟ کیا اوس شاہزادی کی پسند اچھی
نہ تھی ؟ "

" اگرچہ مقدمہ دائر ہوگیا۔ مگر اس بات کا ثبوت
نہ تھا کہ وہ لڑکی شاہزادی ہی۔ آخر بادشاہ کو مقدمہ
ملتوی کرنا پڑا اور فیصلہ دوسری تاریخ پر اوٹھا رکھا گیا۔
اوسوقت اتفاقاً بادشاہ کو روشنائی کی ضرورت ہوئی
بادشاہ نے قلمدان اوس لڑکی کے حوالہ کیا۔ لڑکی نے
عقلمندی سے بڑی خوبی اور عمدگی کے ساتھ روشنائی
بنا دی۔ یہ دیکھکر شاہجہان کو اوس لڑکی پر بڑا غصہ آیا
اور کہا تمنے مجھکو دھوکا دیا۔ مجھے یقین ہو گیا تم ضرور
کسی بادشاہ کی بیٹی ہو اسلیے کہ سپاہیون اور غلامون کو

روشنائی سے کیا تعلق"
رات زیادہ آگئی تھی شیمپین اور سوڈا واٹر کو برف
وغیرہ مین ٹھنڈا کر کے سب نے پیا۔ اب وقت آگیا کہ ہرور
اپنے گھوڑے کے کسے جانے کا حکم دے۔ ملن نے کہا مین
تھوڑی دور تک تمھارے ساتھ کنٹونمنٹ کیطرف جاؤنگا"
آسمان صاف تھا۔ اوس بڑے پنکھے کے علاوہ جو سرون پر
چل رہا تھا۔ آشم علی خدمتگار نے فرنگی لیمون سیرپ اور
پیرس کی دوکان کا [illegible] لاکر کمرے مین چھڑک دیا تھا۔
جس سے اور بھی خنکی پیدا ہوگئی تھی۔ ہرور جیسے ہی روانہ
ہونے کیلئے اوٹھا اوسکا دل دھڑکنے لگا۔ اوسنے لینا سے
پیار آنکھیں کر کے ولیمن کہا "یہ مناسب نہین ہے کہ
اسوقت یہان اگلے تعلقات کا ذکر کیا جاوے اسلیے
جسطرح بن پڑے تھوڑی مدت تک کے لیے وہ تجویز
ابھی ملتوی رہے تو اچھا ہے"
ہرور اپنی ٹوپی ہاتھ مین لئے مس وسٹن کے پاس گیا
اور کہا "تمھارے پاپا نے ازراہ شفقت مجھسے فرمایا ہے
کہ جب فرصت ہوا کرے اونکی ملاقات کے لیے یہان
حاضر ہوا کرون"
لینا نے اپنی نظر ایک چینی کے کھلونے کیطرف پھیر کر جواب
دیا۔ "کپتان ہرور تمھاری ملاقات سے ہم سب خوش ہونگے
میرے پاس ایک عجیب نقشہ ہے جسکا شاید عجیب غریب تمہین بھی اچھا لگیگا"
"نقشہ ہے؟"
"ہان مس وسٹن نقشہ! اگر تم اوسکو پسند کرو"
"تمھارے عطیہ کا شکریہ۔ اوس سے مین بہت خوش
ہونگی۔ لیکن۔ وہ نقشہ ہے کاہے کا ہے"
"وہی چھوٹا نقشہ جو مین نے تھروپ انڈیمی مین بنایا
تھا۔ تمھین تو یاد ہوگا"
"خوب"
اس گفتگو کے ساتھ لینا کے چہرہ کا رنگ اوڑا جاتا تھا
لیکن اوسکی باتون مین ذرا بھی لکنت نہین محسوس ہوتی تھی
حالانکہ جیک کے منھ سے رُک رُک کر آواز نکلتی تھی۔
"اب جب مجھکو تمھاری ملاقات نصیب ہوگی تو اوس تصویر
کو کل لیتا آؤن گا"
"شکریہ"
"اچھا خدا حافظ"
"کپتان ہرور خدا حافظ۔ سلام"
ہرور نے فقط لینا کے ہاتھ چھوئے۔ یہ اوسکو یاد نہین رہا
کہ وہ پادری صاحب اور اونکی دونون لڑکیون سے بولی اور
وسٹن سے کیونکر بولا۔ مگر اپنی عادت کے موافق وہ اپنے
گھوڑے کی [illegible] اور زمین کی طرف نگاہ دوڑانے لگا۔
اتنے مین دیکھا کہ آپورس اور ملن اپنے اپنے گھوڑون
کے پاس کھڑے ہین۔
جیسے ہی کہ یہ سب گھوڑون پر سوار ہوے۔ یہ آہٹ کی
کھڑکی کھلی اور وہان سے چاندنی مین چمکتے سنہرے
بال دکھائی دیے اور ان سبکو دیکھکر اپنے ہاتھ چومنے
لگی۔ اور سب کو سلام کیا۔

چھٹا باب

لینا تنہائی مین

ہرور کی اتفاقیہ اور ایسی ملاقات کے باعث جسکی
ذرا بھی امید نہ تھی۔ لینا اور کیٹ مین بہت گفتگو ہوئی
اور رات کے وقت پادری صاحب کو بھی اس امر پر غور
کرنے کا موقع ملا۔
نیک پادری صاحب یہ بات دیکھکر خوش ہوئے کہ
کپتان ہرور کے خیالات اوسکے خاندان اور شاید
خاصتہ لینا کیطرف اب بھی ویسے ہی ہین جیسے وہ چاہتے
تھے۔ اسلیے کہ جیک اونکے ایک بہت پرانے دوست کا
بیٹا تھا۔ اسوجہ سے پادری صاحب دل وجان سے سمجھتے

کہ کارنش سپیل فوج کا کپتان اونکا داماد بنے۔

معاملات شادی مین کبھی اونھون نے لینا پر دباو نہین ڈالا جسکے سبب سے وہ افسوس ہی کرتے تھے۔ وہ لینا کی راے کو عجیب اور خود اوسکو کسیقدر متلون مزاج خیال کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ لینا جب سے ہندوستان مین آئی ہے۔ اوسوقت سے بہت اچھے اچھے پیغامون کو نامنظور کر چکی ہے۔ لیکن لینا نے نامنظور کرتے وقت کبھی پادری صاحب سے دریافت نہین کیا۔ اسلئے کہ اس قسم کے معاملات مین اونھون نے اپنی لڑکیون کو خود مختار بنا دیا تھا لڑکیون کے چال چلن پر اونکو پورا اعتبار تھا مگر کرنل کے قریب ہی سے شک نے اونکو صدمہ پہونچایا تھا۔

اور یہ صدمہ بھی بہت کچھ لوگون کو ہوا تھا۔ یہ بات خوب اچھی طرح رواج پا گئی تھی کہ کرنل کا نام شہر بھر مین ایک ایسا لفظ تھا جسکا زبان پر لانا ہر ایک کو ممنوع تھا۔ پادری صاحب اور مینڈ کیٹ نے تجربہ کر لیا تھا کہ اگر کبھی کرنل کا نام کسی کی زبان سے نکل گیا تو گویا لینا کے دل کو ٹھیس لگی۔

بارہ بج گئے تھے۔ آدھی رات ہو چکی تھی۔ اور ہر یورپین مقیم دہلی گہری نیند مین تھا۔ کیونکہ ایسی گرمی۔ حبس۔ تھکن۔ اور روتے دھوتے والے بچے شور کرنے والے گیدڑون نے اونکو سونے کی اجازت دی تھی۔

ہربرٹ اور ملن کے چلے جانے کے بعد لینا دیر تک اپنے کمرے مین اکیلی بیٹھی رہی۔ رات کی طرف آنکھین جاتی تھین اور خیالات مین غرق۔ اوسکے عاشق کی اوسوقت کی آواز اور آنکھون نے تمام پچھلی باتین یاد دلا دین۔ اسطرح کہ گویا اب وہ باتین بالکل نظر سے دور تھین۔ ایک کھلی ہوئی کھڑکی سے وہ چاندنی کی عجیب غریب خوبصورتی کو دیکھتی کہ جہان سے فاصلہ پر جمنا کے کنارے کے گنبد مقبرے ہمایون کا مقبرہ۔ اور قطب کا لمبا مینار جسکو ایک بادشاہ نے چھ سو سال اوسطرف اپنے عہد حکومت مین طیار کرایا تھا نظر پڑا۔ گنبدون اور کھنڈر میناروں کا سایہ عجیب لطف پیدا کر رہا تھا۔ ایکطرف تو گویا سر تا پا چاندنی سے منڈھا روشن اور دوسری طرف بالکل گہرے تاریک معلوم ہوتے تھے یہ سمان نہایت ہی موثر تھا۔

جگنو ادھر اودھر اوڑتے تھے۔ گلاب اور لیمون کی خوشبو اوس کھڑکی تک جہان وہ بیٹھی ہوئی تھی پہونچتی تھی کیونکہ اوس کھڑکی کے نیچے کسی شاہزادی کا ایک خوبصورت باغ تھا۔

اس باغ مین ولایت کے باغون کے خلاف کسی کسی وقت شاہ بلوط اور پیپل کے درختون سے جو جمنا کے کنارے واقع تھے گیدڑون کی آواز آ جاتی تھی نیچے کے چبوترے پر کچھ سفید چڑیان بیٹھی تھین جنکی برہمن بہت عزت کرتے ہین۔ یہ چڑیان چھوٹے سانپون اور بچھوؤن کے خوف سے پریشان ہو کر اپنا سر پرون مین دابے تھین۔ لینا کو نظر آئی دیا کہ پاؤ میل تک چاندنی مین کنٹونمنٹ مین جا بجا یون ہی سی ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی ہے۔ اور دیکھا کہ اون عالیشان محلون مین بھی روشنی ہے جہان اوس زمانہ سے مشہور خاندان مغلیہ تیموریہ کے موجودہ رکن بظاہر اسباب بالکل سنسان تاریکی مین رہنا پسند کرتے تھے۔ جب سے کہ لارڈ ولزلی نے سندھیا کی طاقت توڑ کر دہلی شاہ عالم کے رہنے کے لیے دے دی تھی۔ لینا کو معلوم تھا کہ انھی روشنیون اور خیمون کیطرف کپتان ہربرٹ چلا جاتا ہے۔ یہ تو اوسے معلوم تھا کہ جیک پھر آئیگا۔ مگر اس بات کا البتہ خیال کرتی تھی کہ جلدی آئیگا کہ نہین۔

اسوجہ سے نہین کہ جیک کے جلد ہی آنیکی وہ آرزومند
تھی۔ تاہم اسمین شک نہین کہ اسمین کسیقدر بیکلی تھی
اگرچہ گذشتہ ہفتون کو سوائے اوسکے اور رڈکن کے
کوئی نہین جانتا تھا کہ وہ اوسکی ملاقات کے لیے آئے
رڈکن کے نسبت تو یہ خیال تھا کہ کم سے کم وہ آ
سوسائٹی مین کبھی اون باتون کا ذکر بھی نہین کر سکتا
یا تو جیک کی دوستی کی وجہ سے یا اسوجہ سے کہ وہ
اوسکے صاف مردانہ اور فیاضی چال چلن کی قدر
کرتی تھی۔ اور نیز اس خیال سے کہ وہ ابھی تک اوسے
چاہتا ہے۔ لینا نے دل مین کہا۔ شاید ایسا ہو کہ
اب دوبارہ وہ ملاقات کرنے کو نہ آئے۔ لیکن اگر ہرور
اوس سے ملنے کے بعد بھی دلی سے اپنی فوج کے خاص
قیام کو چلا جاتا تو ضرور لینا کو ناامیدی ہوتی۔
اوسنے خود بخود کہا۔ "وہ ابھی تک مجھسے محبت کرتا ہے
غریب! ابھی تک غریب قید ہے"
یہ ممکن نہ تھا کہ اس خیال سے وہ خوش نہوتی۔ مگر
اسکے ساتھ ہی یہ بھی تھا کہ اوسنے اپنے تئین شرمسار
بھی خیال کیا کیونکہ ہرور کے ساتھ بڑی بے شرمی کا
برتاؤ ہوا تھا۔ اور بخصوص یہ امر اوسوقت اور بھی
زیادہ سخت معلوم ہوا۔ جب رڈکن کی وہ حرکت
یاد آئی کہ لینا سے ہرور کے ساتھ وعدہ خلافی کرا کر
خود کسی اور عورت سے فقط دولت کے لالچ مین شادی
کر لی۔
اوسنے چمکتے ہوے موتی کے سے چھوٹے چھوٹے دانت دکھا کر
دلمین کہا۔ "رڈکن! اب وہ نہین جانتا کہ جس شخص کے
ساتھ اب اوسے نفرت ہے۔ کسی زمانہ مین اوسی کے ساتھ
بمقابلہ اس نفرت کے زیادہ محبت کرتی تھی۔ اور یقین ہے
کہ اس بات کو اگر ہرور سنتا تو ہرگز خوش نہوتا"
"اگر عشق نے میرے دل مین پھر جوش کیا تو اپنی
اور اوسکی دونون کی کسرشان سمجھ کر اوسکے ساتھ شادی
نہ کرونگی۔ اسلیئے یہی مناسب ہوگا کہ وہ یہان نہ آئے"
لینا نے یہ جملہ ہزارون بار اپنے دلمین کہا اور ارادہ
کیا کہ ہرور کی کمپنی جبتک دلی مین ہے اوسوقت تک
ہر طرح مین کوشش کرونگی کہ ہرور سے ملاقات نہو
راستہ مین فقط ایکبار پچھلے سال کلکتہ مین ملاقات کا
اتفاق ہوا تھا اور وہ بھی بہت سے اجنبی لوگونکے سامنے
لیکن وہ بخوبی جانتی تھی کہ ہرور خواہ مخواہ آویگا اوسکا
دل اوس سے یہی کہتا تھا۔ اوسنے تھرو سپانڈ کے
گرجے وگانون اور پھاٹک کا نقشہ دینے کا وعدہ
کیا ہے جہان دھوپ گھڑی لگی ہے۔ اور یہ دونون
ملا کرتے تھے۔ وہ واقف تھی کہ اس تحفہ سے ہرور کا کیا مطلب
ہے یا تو اگلی باتون کا یاد دلانا یا اون باتون پر شرم دلانا
غور کرنے سے یہ بات اوسے عجیب معلوم ہوئی کہ اگر رڈکن
اوسکے بیچ مین پھاندیرا ہوتا تو اس کو پانچ برس ہوئے
ہوتے کہ وہ جیک ہرور کی بیاہتا بیوی ہوئی ہوتی۔ اب اوسنے
اپنے خیالات کو تولنا شروع کیا۔ اوسکو جیک کے
ساتھ عشق بے شک تھا اور جس جوش و خروش کے
ساتھ جوان لڑکیان لوگون سے محبت کیا کرتی ہین
اوسی طرح یہ رڈکن کے آنے سے پہلے محبت کرتی تھی۔
مگر رڈکن نے اپنے امیرانہ اور دنیاداری اور چال کی ملائمت
سے جس سبب سے کہ لوگ اورون کے عشق پر کامیاب
ہوجایا کرتے ہین اوسکو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ اب
اوسکو ایک فرانسیسی کے خیالات کا ایک سلسلہ یاد آیا
جسکو رڈکن اکثر بیان کیا کرتا تھا۔ "ہم محبت کرین
اور خیال کرین کہ ہم سچے طور پر محبت کرتے ہین۔ مگر
اسپر بھی دوسرے کو دیکھین جس پر پوری طاقت
کے ساتھ محبت کرتے ہین گویا دونون کی ضرورت
ہے کہ عمدہ اور اعلی درجہ کی محبت ہو جاسے"

اس امر کا تذکرہ کرکے وہ چاہتی تھی کہ ہربرٹ کے دل کو
پاش پاش کرے۔ گویا ابھی تک اوسکا دل ٹوٹ نہین
چکا تھا۔ کیونکہ یہ رڈکن کو بھی معلوم تھا کہ ہربرٹ ابھی
تک لینا کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

اب لینا کو یقین ہو گیا کہ مین نے بہت ہی بدسلوکی
کی تھی۔ اور اوس بدسلوکی کی واجبی سزا بھی مجھے ملگئی
اور اب مین ہرگز ایسے لائق اور مستقل مزاج عاشق کے
قابل نہین ہون۔ اور عاشق بھی کون جسنے باوجود جدائی
امتداد زمانہ کے ابھی تک اپنے عشق کو کم نہین کیا۔
لیکن یہ یقین بالکل بیکار تھا۔ اسلیے کہ اب جیک کے
ساتھ ہرگز شادی نہ کرونگی۔ چاہے ہربرٹ سو بار درخواست
کرے۔

اتفاقاً اوسکے دل مین اپنی ذلت کا یہ خیال گذرا کیسا ہو
اگر معلوم ہو جاے کہ ہربرٹ کا محبت کرنا اب بالکل ایک
خیال ہی خیال ہے اور بالکل ایک گمان ہے۔ کیسا ہو اگر
اوسکو یقین ہو چکی ہون کہ میری محبت کا خیال اوسکے
دل سے نکل گیا ہو اور کوئی اور معشوقہ اوسکو مل گئی ہو
کیسا ہو اگر اوسکے دل اور آنکھون سے میری صورت
مٹ گئی ہو اور اوسنے کسی اور عورت سے شادی کا
وعدہ کر لیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو یہ خیالات سواے
اسکے کہ مثل پانی مین چاند کے عکس ہونے کے اور
کیا وقعت رکھین گے۔؟

ہربرٹ نے بے شک آج بہت سی چیزین ایسی دیکھین
جنکا ذکر نہین مناسب ہے۔ لیکن آج کوئی ضروری
بات نہین کہی۔ کیا رڈکن پھر ہم لوگون سے ملنے کو
آئیگا۔؟ ولسن کہا امید ہے کہ شاید اب وہ ملاقات
کی جرأت بھی نہین کر سکتا۔ اور اگر پھر بھی وہ ولسن ورڈی
کہ رڈکن یہان ہوا تو اوسکا اثر میرے اوپر بہت ہوگا
اور شاید مین پھر اوسکے اوپر فریفتہ کر دی جاؤن اور
محبت رکھنے پر مجبور ہو جاؤن۔ اسکے بعد اس ...
خیالی کے سبب سے وہ رونے لگی اور تھوڑی دیر ...
بعد اپنی آیا صفیا کو بلایا کہ سونے کے قبل وہ اوسکے
بال درست کر دے۔

ساتوان باب

چاندنی رات

باوجود تمام بے نصیبیون اور خرابیون کے ...
دل مین کہنے لگا جب سے مین ہندوستان آیا
ہون یہ رات سب راتون سے زیادہ لطف اور مزے
کی تھی اس رات کی یاد کو مین کسے چمکتے ہوے نشان کی طرح
زندگی بھر اپنے دل مین رکھونگا۔ اور گھوڑے کی لگام
ڈھیلی کرکے یہی اوسنے ملن سے بھی کہا اوس مقام ...
یہ سب آہستہ آہستہ چاندنی رات مین کنٹونمنٹ کیجانب
چلے جہان سے ڈکی یہ کہکر اوس سے رخصت ہوا۔ کہ
مین چاندنی چوک کے ایک ہوٹل مین ٹھہرا ہون
اور بہت ہی خوش ہونگا اگر کسی روز شام کو اوس
ہوٹل مین کوئی میری ملاقات کو آوے۔"

ملن "ڈکی سلام خدا حافظ۔ کل صبح مین پادری
صاحب کی لڑکیون کے ساتھ ہی کھانا کھاؤنگا۔ تم کچھ
کھوگے؟" ڈکی نے جو اوس وقت شامپین کے نشہ
مین مست ہو رہا تھا۔ جواب دیا "ملن تم بڑے خوش قسمت
ہو لیکن دیکھو مجھے پولی کا نام لیکر چھیڑا نہ کرو۔ جب وہ لوگ
مین اسکول مین پڑھتا تھا اون دنون ناسٹروان او...
پروفیسرون سے چھپکر مین ایک ناول دیکھا کرتا تھا
اوس ناول مین لکھا تھا "جب کوئی شخص چاہے اپنی
چچیری بہن کے بوسے لے اسمین کچھ مضائقہ نہین ہے
کسی غیر کی بہن کا بوسہ لینے سے یہ کہین اچھا ہے۔ اور
اوسکے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے افعال جیسے چچیری بہن کا

کمر مین یا کندھے پر ہاتھ ڈالنا اور اوسکے ساتھ کھیل کے
دل خوش کرنا یہ سب باتین بوسہ لینے سے کم درجہ
کی ہین"

ہیرورنے ہنس کر کہا "تو تو کی یقین ہے کہ اپنے پرانے
محبت کو فقط میولینا ہی کے ساتھ محدود رکھوگے"

"جبکہ میرا اور تیرا منشا نہین ہے۔ اور اگر تم کل
باد [illegible] کی طرف کیون ست خطرات کیا جاتے ہو تو کسی
زبردست گھوڑے پر سوار ہو کر آنا"

"کیون"

"اسلیئے کہ اونکے ساتھ سولہین لوگون کا ایک
مجمع رہتا ہے۔ اور خاک جو اڑا کرتی ہے اوسمین وردی
بالکل خراب ہو جاتی ہے۔ اچھا یہ چاندنی چوک آگیا
رخصت سلام"

ملن لعد ہیرورنے خدا خدا کرکے لڑکی کی بکواس سے
نجات پائی۔

اوس رات کو ہیرو ر لینا کی بغل مین بایرن کی کتاب
کی ورق گردانی کو ٹھہرا ہوا تھا۔ اوسکی نگاہ اپنی
پیاری کے سر پر پڑی تھی۔

ور نازک اور چھوٹے کانون سفید اونٹھون اور گال ودوم
شانون کیطرف اوسنے اوسی طرح سے دیکھا تھا جسطرح
وہ اگلے زمانہ مین دیکھا کرتا تھا۔ اسکے بعد اسنے
وہ دل گداز آواز سنی تھی۔

جبکہ ہیرورنے شام کو گویا اپنے گذشتہ عشق
ور محبت کے زمانہ مین زندگی بسر کی تھی آخر آپ ہی آپ
ما "لیکن پھر یہ سب ہین کس کام کی" ملن نے
وچھا "آج تم کشمیری دروازے پر نہایت ٹھہرے
لیا کوئی جام زیادہ تو نہین پی گئے؟"

"نہین اوسکا تو مجھے بالکل خیال نہین رہا"

"بالکل لینا کے خیال مین غرق رہے ہوگے"

"ہان یہ صحیح ہے۔ لینا کے خوش کرنے کے واسطے مین
ہر کام کرنے کو طیار ہون۔ صبح سے کنارہ کشی کر سکتا ہون
بلکہ [illegible] تک کر [illegible] ہون [illegible]
سب پچھلی باتین یاد آگئین"

"کیونکہ تمہیں لینا کو وہ باتین یاد آ گئین ہین"

خواب اوسوقت اچھے معلوم ہوتے ہین جب عشق کا نشہ
ہوتا ہے جسطرح کوئی جوان آدمی پہلے [illegible]
اور [illegible] یہ خیال [illegible]
کی ہوی اوسکے ساتھ محبت کرلی [illegible]
صاف گو شخص کی اسی طرح جو کسی ایسی چھچھوری پر عاشق
ہو۔ لڑکی کے ایسے ور منگو اور چالاک آدمی کے ساتھ
محبت کرتی ہے۔ خواہ وہ اوس سے وفا کرے یا نکرے"

ملن نے ہنس کر جواب دیا "تمہارے ساتھ چاہے وہ
محبت نہ کرے لیکن مجھکو خیال ہے کہ اوسنے لڑکپن کا ہر ایک
خیال دل سے مٹا دیا ہے"

"خدا کرے میرا بھی یہی خیال ہو جاوے"

"تم کوشش کرو اور بہت مضبوط رکھو مین جانتا ہون
کہ کیٹ اور سب گھر بھر تمہاری طرف ہے۔ جبکہ شاید اب
ہم تم خرلعت ہو سکین گے"

"کام کاجی آدمی کو ہمیشہ سوسائٹی نہین اچھی معلوم
ہوتی ہے۔ لیکن ملن لینا کے ساتھ اپنے تعلقات دیکھنے
کے بعد مجھے دیکھکر خوش ہوتا ہون کہ کیٹ تم سے محبت
اور مہربانی ہی کے ساتھ پیش آتی ہے"

"کیٹ کے ساتھ تو میری شادی اب تک کب کی
ہو گئی ہوتی۔ لیکن مجھکو ایک بنک کے قرضون کا
ادا کرنا ہے۔ اور اوسکے سوا تین ہزار روپیہ آگرہ
مین دینا ہے" "اگر تمکو سونپور کے بازی مین کامیابی
نہوئی تو؟"

"تو مجھکو اون چند بدمعاش پارسیون سے معاملہ کرنا پڑے گا"

سو برس کے بعد بھی وہی ہوگا جواب ہی اور جیسا ریورنڈ
بیان کرتا ہی کہ جس وقت تم خوش ہوا او سو قت تک
کوئی مشکل نہین - میرا ارادہ تھا کہ کسی مالدار یوریشین کے
ساتھ اپنی شادی کر لون - یہ بات میری مالی حالت کے
مناسب بھی تھی مگر جیسے ہی کہ کیٹ سے چار آنکھین ہوئین
مجھے معلوم ہوا کہ کہین دنیا کا خاتمہ ہی نہین گو مجھکو اپنے
چچا کرنل شنک کی بدولت جو محکمہ افیون مین ملازم ہین -
گری آباد کی کلکٹری کا عہدہ ملتا تھا مگر مین نے بیوقوفی کر کے
خود اوسکے قبول کرنے سے انکار کر دیا "

"ابھی تو تمھین ترقی کے لیے مدت تک انتظار کرنا پڑیگا "

"مجھکو امید ہی کہ میری اور کیٹ کی شاید قسمت ہی نہین "

"مجھکو ایک کمپنی ۲۰ برس کی عمر مین مل گئی معمولی
قیمت سے ۳ سو پونڈ زیادہ دینے پڑے - اب ہم لوگ
ملتان مین کمان کرنے والے ہین " "یہ تو میرے
پسند نہین "

ملن اب رخصت ہوا کہ اپنے پہرے کشمیری دروازہ
پر جاوے اسلیے کہ اوسکے دوست کرنل ریلی کے روند
کرنیکا بھی وقت تھا ہیرور اپنے خیالات مین ڈوبا ہوا
آگے بڑھا - اور کسی قسم کے خوف کے دل مین خیال
کیا کہ ہر چہار طرف فساد کی افواہین اوڑ رہی ہین
اور بہت کم ایسے بشر ہین جو بغیر پستول کے گھر سے
باہر نکلتے ہون -

دہلی کی عملداری مین ابھی تک کوئی حرکت ایسی
نہین ہوئی تھی اور دہلی کی سڑکین قریب قریب
لندن کی سڑکون کیطرح سے محفوظ و مامون ہتی
ہین - اگرچہ پرانے لوگ جو زندہ ہین وہ اس شہر
کی نسبت کہتے ہین کہ اسمین بھیڑیے ٹھگ ڈاکو اور ٹھگی
کرنے والے مرد اور عورتین بھرے ہوئے تھے - جو
مسافرون کے گلون مین پھندا ڈالکر پکڑ لیتے تھے -
اور اکثر حسین اور خوبصورت عورتون کو سڑکون پر
بٹھا دیتے جو اونپر ڈال گھوڑے ہوسکے روتی چلتی تھین
ناوان مسافر جو رحمدلی سے کچھ حسن و جمال پر
فریفتہ ہوکر اون عورتون کو گھوڑون پر بٹھا لیا کرتے
تھے اور جیسے ہی کہ اونکو سوار کرا کے آگے بڑھتے
عورتین گلے مین پھندا ڈالدیتی تھین مرد کے واسطے
اور لوگ ادہر اودہر ہر وقت مستعد رہا کرتے تھے
ان سڑکون کا اگلے زمانہ مین یہ حال تھا جسکو سپاہی
لوگ اب رویا کرتے تھے -

کئی افسرون نے بڑھ کر گورنمنٹ کے پھاٹک پر پہرہ
کو روکا جہان ایک جمعدار کی ماتحتی مین ایک گارڈ
متعین تھا -

ایک افسر نے جسے ہیرور پہچان گیا تھا کہ کرنل ریلی ہین
ہیرور سے کہا "کل آپ ہمارے ہی ساتھ کھانا کھائیگا "
"مین بہت خوشی کے ساتھ حاضر ہونگا - لیکن لینا
سے دوبارہ ملاقات کرنیکا خیال آگیا -

"لیکن دیکن کچھ نہین آپکو آنا چاہیئے - کوئی بھی آدمی
ہرگز خیال نہین کرسکتا کہ اوسکو تنہا اپنے بنگلہ مین
کھانا کھانا چاہیئے - کل میرے یہان مہمانون کی ہی
معمولی دعوت ہی جو مین ہفتہ وار کیا کرتا ہون -
مس ٹمپل ریورنڈ اور بھی اکثر لوگ آئینگے مین
آپکا نام بھی خانسامان سے بتا دونگا - بس جیسے ہی
نقارہ کی آواز سنئیے چلے آئیے " "آپکی دعوت کا شکریہ
ادا کرتا ہون - مگر ہان کرنل صاحب آپ مجھے معاف فرمائیگا
اگر مین زیادہ دیر تک ٹھہر نہ سکون "

"مین خود زیادہ نہ ٹھہرونگا - مجھے بھی ۵ بجے صبح بریگیڈ کو
جانا ہی - اور کل ولایت کو ڈاک جاویگی "

جیسے ہی ہیرور بنگلہ مین داخل ہوا - اوسکو تعجب معلوم
ہوا کہ سب اندھیرا پڑا ہی - اور کوئی شخص بھی نہین ہی

شمع روشن کرنے کے واسطے آدمی کو آواز دی - لیکن
کسی نے بھی جواب نہین دیا۔ "کوئی ہے کوئی ہے"
کسی طرف سے جواب نہ ملا - دیاسلائی کھینچکر روشنی کی
تو معلوم ہوا کہ اگر مین حقہ پیتا چاہونگا تو خود چلم بھرنی
ہوگی اور اگر سونا چاہونگا تو مجھے خود ہی چوری بانٹنا
پڑیگی - کیونکہ مختی فرخ پانڈے کا اسوقت کہین پتا
نہ تھا - نہ کسی طرف سائیس نظر آتا ہے - اور نہ بہشتی
دکھائی دیتا ہے - یہ تو ظاہر ہی تھا کہ سب نوکر بے اجازت
اور رخصت لئے غائب تھے - مگر دیکھا تو پنکھا قلی صاحب
بھی ندارد - - یہ ایک عجیب ماجرا تھا -
سرور نے خود بخود اپنے دل مین کہا "یہ عجیب بات ہے
یہ کمبخت کیسے کیسے کرنے والے ہین - اگرچہ یہ نہین معلوم
ہوسکتا کہ کیا کر سکتے ہین"
اور تو اور غل مچانے والا حافظ فلاح الدین بھی
پھاٹک پر نہ تھا سوائے اون گرگون کے جنہین
وہ اپنا میان دفن کئے رہتا تھا اوسکا کوئی نشان
نہین معلوم ہوتا تھا آگے چلا ہم بتا دینگے کہ رات کو یہ
سب لوگ کہان گئے ہوئے تھے -
خدا کی قسم یہ کمبخت کالے شیطان جسوقت آوینگے
اوسوقت مین اونکو خوب ناچ نچاؤنگا - اب سونے سے
کیا فائدہ دو ہی گھنٹے بعد مجھے پریڈ پر جانا ہوگا"

آٹھوان باب

۵۵ وین فوج پیدل کا کھانا

لائق سرور کی یہ دھمکی کہ "اون کالے شیطانونکی
سانٹے سے خبر لونگا" صبح تک بالکل ذہن سے اوتر
گئی - خدمتگار نے صبح کو اوسے میز پر پاؤن پھیلائے
اور بیدکی آرام کرسی پر پڑا ہوا پایا - اگرچہ صبح کی نوبت
بج چکی تھی و انتون مین ایک چرٹ دبا ہوا اور چائے کی
پیالی پاس اور دوسری میز پر آگرے کی ایک سنگی طشتری
مین چرٹ کا ایک بنڈل پڑا ہوا تھا -
جھٹ پٹ آنکھین ملتا اور کہنیون کو کھجلاتا ہوا اوٹھا اور
کہا کہ یہ تو بڑے غضب کی نوکری ہے توپ دغے اوٹھو
۸ بجے شام کو پھر پریڈ پر جاؤ بعد اوسکے دیکھو کمپنیون
مین فساد - عدالتین دیکھو - ہسپتال معائنہ کرو
اور شام دنیا بھر کی چیزین دیکھو - خدا خدا کرکے
شام ہوئی - اور سرور کے ارادون نے کئی دفعہ پلٹا
کھایا کہ آیا مجھے خود بھی پادری صاحب کے مکان پر جانا
چاہئے یا دعوت کا انتظار کرنا مناسب ہے - یا پادری
صاحب ہی کو یہان آنے دینا چاہئے - کرنل ایلی کی
دعوت نے بیشک اوسے وہان جانے سے روکا اور اوسنے
خیال کیا کہ دوسرے روز بھی مین نہین جاسکتا
اسلئے کہ کل مجھے بلیئرڈ کھیلنا ہے - دعوت کا وقت
سرور کی نظرون کے سامنے سے بالکل خواب کی طرح
گذر گیا - اگر لینا کے ساتھ نصیب ہوتا تو وہ اپنے
بنگلہ پر تنہا ہی کھانا پسند کرتا - کیونکہ ایک شخص جب
کسی کی محبت مین مبتلا ہو خصوصاً جب وہ نا امیدی
کی حالت مین ہو وہ بہت ہی کم لوگون کا ساتھ
دینے کے قابل ہے - اور سوسائٹی مین زیادہ شریک
ہونے کے قابل تو کسی طرح نہین ہے - مگر یلین کے
سوا اور کسی شخص کو اوسکا شبہہ بھی نہین ہوسکتا تھا -
دعوت مین ایک بہت بڑی جماعت موجود تھی کرنل
ریلی میر مجلس تھے - اور ریورس ملن ڈوائل اور کپتان
ڈگلس اور ولنگٹن وغیرہ شریک تھے - اس صحبت
مین اون پوشیدہ قول و قرار والی چپاتیون کا بھی تذکرہ
ذکر آیا - یہ ایک قسم کے اشارے کا کام دیتی تھین جنکو
انگریز اور اسکاچ سپاہی بغاوت کی ایک علامت
خیال کرتے تھے حاضرین مین اکثر لوگ ایسے تھے جو زور زور سے

باتین کرتے تھے خصوصًا وہ آدمیون کو سپاہیون کی
وفاداری پر بالکل اعتماد تھا اونکو یقین تھا کہ دیسی کی
فوج ہرگز بغاوت نہ کریگی۔ اور مقامات مین چاہے
جو کچھ ہو۔ یہ باتین ہر دو اور یورپین لوگون کو بیشک
پسند تھین۔ اس روز ملکہ معظمہ کی سالگرہ تھی اور دنیا
کے کسی حصہ مین ملکہ معظمہ کی رعایا اوس سے زیادہ وفادار
نہین ہے جسقدر ہندوستان کی رعایا ہے۔ کرنل صاحب نے
جام تندرستی تجویز کیا تھا۔ اور ہر ایک شخص نے ہر ایک
قسم کی شراب شامپین سے لیکر گھروٹی بیر تک پی ڈالی
تھی۔ اسلئے کہ ہندوستان مین مہمانون کے مذاق اور
اونکی طبیعتین جداگانہ ہونے کے باعث اور نیز موسم
اور آب وہوا کے لحاظ سے میز پر کئی قسمون کی شراب رکھی
ہوتی ہے برآمدے مین بلیٹ نغمہ سرائی کر رہا تھا اور کمرہ
کے اندر بہت ہی زیادہ گرمی تھی کھڑکیون پٹکے پردے
اوٹھاوے تھے اسلئے کہ گرمی زیادہ تھی اور چپراسی
برابر اندر رہتے تھے۔ کسی تھیٹر کسی ناچ یا کسی ٹورنمنٹ
کی خبر بھی نہ تھی کہ اوسکے متعلق حاضرین جلسہ بحث
کرتے۔ اوس صحبت مین فقط مقامی گھوڑدوڑ شیر و سور کا شکار
اور اسی قسم کی اور بہت سی باتین ہوتی تھین۔ سب
یہی تذکرے ہو رہے تھے۔ کچھ کچھ گپ بھی اوڑ رہی تھی
باتین ہوتی تھین کہ دیکھو گورنر جنرل کے ناچ مین
کیٹ کسطرح ملن کے ساتھ ناچی تھی اور اسی طرح
اپنی ہونیوالی شادی کو عام طور پر ظاہر کیا تھا اسلئے
کہ اوس زمانہ مین جب ہندوستان مین زیادہ رخصت
نہین ملتی تھی یہ دستور ہو گیا تھا کہ لیڈی ایک
شام کو ایکبار سے زیادہ کسی مرد کے ساتھ نہین ناچتی
تھی سواے اوس حالت کے جب معلوم ہو گیا ہو کہ
باہم دونون کی شادی ہونے والی ہے۔ غالبًا یہ
دستور اس سبب سے مروج ہو گیا ہوگا کہ شاید مشرق مین
انگلش لیڈیون کا قحط تھا۔

ہرورت نے کہا "یہ تو کلکتہ کی گپ سی معلوم ہوتی ہے جسکو
اکثر لوگ اوڑایا کرتے ہین"۔
دنیا اور بھی جیک چینتھم کا حال ہے۔ ہان رسالہ کے
اوس بوڑھے کمانیر کا حال تو بیان کرو"۔
قبل اسکے کہ ہرورت ڈویل کو اوس چھپی ہوئی چوٹ کا
جواب دے کرنل صاحب نے مس کیتھی وسٹن کا جام
صحت تجویز کیا جسکے جواب مین ملن کو کسیقدر پریشانی ہوئی
ڈویل نے کہا "کیون ملن تم وہان جانے والے ہو۔
شاعر فلانہ یہ لکھتا ہے "انسان آگ ہے اور عورت
پرال۔ اور شیطان ان دونون کو ملا دیتا ہے"۔ اسپر
سبنے قہقہہ لگایا۔ اور ملن نے اس قہقہہ مین ایک
جام پیا"۔

ڈویل نے بڑی خوش آوازی کے ساتھ کہا "ہندوستان
روے زمین پر سب ملکون سے عمدہ ملک ہے۔ غریب کے
لئے نہایت ہی عمدہ ہے۔ دنیا بھر مین سب سے اچھا ہے
مین خوب واقف ہون کہ یہان بہت سے لوگ بادشاہون
کیطرح زندگی بسر کرتے ہین۔ اور سوا
خنکی کے کم ہونے کے یہان زندگی کے سب لطف
اوٹھاتے ہین اور وہ بھی اوس تنخواہ اور بھتے پر
جسپر انگلستان مین بھوکون مرین"۔
کرنل ریلی نے کہا "بعض حالات کے لحاظ سے یہ
سچ ہے۔ مگر مسٹر ڈویل اس ملک مین خرابیان بھی
ہین۔ وہ بہت ٹھیک ہے جو ایک شریف بیان کرتا
ہے کہ ہندوستان انگلستان سے اتنے فاصلہ پر ہے
کہ کسی شخص کو یہ بھی خیال نہین ہوتا کہ وہان کیا
ہو رہا ہے۔ سواے اون لوگون کے جنکو کوئی مالی
تعلق ہے۔ اور اونکو بھی اوس وقت تک پروا نہین
رہ سکتی جب تک کہ سود برابر پائے جائین"۔

ا مر بغیر کسی قسم کے تعلق خاطر اور بے صبری کے
تھا کہ ان زور و شور کے نعرہ ہائے خوشی کو برابر
سنتا رہا اس لیئے کہ کھانے کی میز پر ایک ذرا قہقہہ
بھی بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب کسی کو سوائے
شی اور ہنسی کے کچھ سوجھتا ہی نہین۔ ان قہقہون کی
وازین قریب کے بنگلون مین وہ لوگ بھی سُن رہے تھے
بکو بخار آتا تھا۔ وبیمار بہین بھر رہے تھے۔ اسلیئے کہ ہندوستان
بن زندگی بھر ہمیشہ بخار ہی رہتا ہے۔ اور وہ موت
یادہ دور نہین ہوتی۔ بعض اوقات ہرور کو یہ سب گپ
ت بُری معلوم ہوتی تھی۔ جو کسی اور وقت شاید
پ ہوتی وہ اسقدر از خود رفتہ تھا کہ کرنل
پی نے اوسکے ہاتھ سے ٹکٹ لے لی اور آدھی رات تک
تہ پایئے اور حضرت کو خبر تک نہ ہوئی۔
ہرور خاموشی سے اوسوقت جو اُنکا جیب اوس نے
یہان ڈگلس کرنل سے یہ کہتے سُنا۔ "چونکہ اودھ کی
وج کے کرنل پرٹکٹ کو اوس حادثہ کی وجہ سے بارکپور
چھا نہین معلوم ہوتا لہذا وہ شمالی حصہ ملک مین
بھیجے جانے والے ہین یا تو الہ آباد بھیجے جاینگے
دہلی کو۔ لیکن زیادہ یقین دہلی ہی مین بھیجے جانیکا
ے۔ اسلیئے کہ خود کرنل صاحب کو یہان آنیکی خواہش بھی ہے"
اس افواہ نے ہرور کو ہوشیار کر دیا۔ اوسنے
یک گلاس شامپین پی جسمین فرخ پانڈے نے
ھوڑی سی برف بھی ڈالدی تھی اور پھر ذرا ہوش
حواس درست کر۔ اور آدمی بنکے اپنی عادت کے
وافق لوگون کی صحبت مین ہونے کا ارادہ کیا۔
ہ ہ وین پلٹن کے ایک سپاہی نے کہا "یہان ایک
ال ہونا چاہیئے" یہ حضرت اچھے گانے والے تھے
ور اس سبب سے بینڈ باجے کا انتظام ہمیشہ انھین کے
سپرد رہا کرتا تھا۔

ریورس نے کہا" ہان ضرور ہو اور اوسمین پادری صاحب
کی لڑکیون اور اونکی دونون نئی نئی ساتھ والی لڑکیاں
لڑکیون کو بھی بلوایئے" ریورس نے جو ۳۴ وین
پلٹن کا افسر اور ایک سیدھا سادھا بے زبان
آدمی تھا۔ اور رات بھر بالکل خاموش رہا کرتا تھا
کہا" کہ یہ کون لڑکیان ہین ؟ حسین ہین کہ اسحاب
چو رنگی کے حسین شوہرون کی تلاش مین آئی ہونگی"
ڈائل نے فوراً تیزی کے ساتھ کہا" تم بالکل غلط
کہتے ہو یہ لیڈیان فقط دیکھنے کے قابل ہین اسلیئے
نہین ہین کہ تم سے آدمی کی وہ زیادہ قدر کرین
اونکا چچا جو جج ہے اون دونون کو دو لاکھ روپیہ
بنگال بنک اور گریٹ انڈیا پنینشلا ریلوے کے
حصون سے دے سکتا ہے"
ہرور کی رجمنٹ کے ٹیمپل نے متعجب ہو کر کہا "
دو ہزار پونڈ ہر ایک کو ! گو مین اسقدر ارزان
جانا ہے"
ڈائل نے قطع کلام کر کے کہا" ایک کے لئے تو
تم ہی بندوبست کیئے ہوئے ہو"
"ٹیمپل اون پر یہ تمھاری بڑی عنایت ہے لیکن
جو کچھ ہو لڑکیان ہین بڑی خوبصورت"
ریورس نے جواب دیا" ہان اپنے دوستون پر
اور خود اپنے اوپر انکو بہت غرور ہوگا۔ اسکاچ
لڑکیون کا یہی حال ہے"
ملن نے کہا" ہرور ذرا ہوشیار ہو ہم اسوقت
تمھارے زبانی وہی چند تمھارے والا معاملہ سنا چاہتے
ہین جسکے متفرق حالات ہمنے سُنے ہین۔ ہرور یہان اور
کوئی نہین ہے۔ اور نہ مین کسی سے کہنے دوڑا جاؤنگا۔
یہان سب مستقل مزاج لوگ ہین"
ہان کیا"

جب کبھی کوئی بدقسمت شخص رات کو زیادہ عرصہ تک مسٹرس اوڈوبائی کے ساتھ ناچتا یا اوسکو زیادہ ترجیح دیتا یا کھانے کے کمرہ مین اوسی کی طرف نگاہ اوٹھاتا یا اوسکے گورے کندھے پر شال یا پنجہ سنبھال کر ڈالدیتا یا نگاہ ہی پڑ جاتا تو ضرور تھا۔ کہ دوسرے روز اوس شخص کی خبر لیجاتی اور اگر اوس بٹالین سے اوس شخص کو علاقہ ہوا اور وہ شخص کہین باہر بھیجا وسے تو اوسکو شکریہ ادا کرنا چاہئے کرنل صاحب کو ناچ تماشہ اور عورتون سے نفرت تھی لیکن مجبوراً اپنی بیوی کے نگہبانی کی ضرورت سے جانا پڑتا تھا۔ ان سب باتون کا یہ نتیجہ تھا کہ لیڈی بالکل نخرہ باز ہو گئی تھی۔ کرنل صاحب کا حکم تھا کہ اونکی بیوی کہین ناچ رنگ مین نہ شریک ہوا ور جب تک وہ خود موجود رہتے تھے اونکی بیوی نہ ناچ سکتی تھی لیکن ادھر یہ کسی اپنی ایسے بوڑھے جنٹلمین کے ساتھ مست ہوئے یا کہین باہر گئے ادھر اونکی بیوی نے اپنا کام شروع کیا۔ اونکی بیوی ایک اول درجہ کی ناز نخرہ کی عورت ہو گئی اور اوسکے جتنے خیالات تھے سب اسی جانب متوجہ ہو گئے اوسنے اپنے طور پر علامات اور نشانون کا ایک قانون اور دستور العمل بنا لیا تھا۔ پردہ کا اوٹھانا کھانے پر ہونا مطلب کی باتین کرنا۔ غرضکہ اپنے پوشیدہ دوستون کے لیے ہر ایک قسم کے علامات قرار دے لئے تھے۔

اسیطرح بہت سے لوگ پھنس چکے تھے۔ خیر اب یہ میری باری تھی۔ مین نے کئی بار متفرق مقامون پر اوسے دیکھا اور قریب تھا کہ اوسکے آشنا بلو بیرڈ کا مین نصیب بن جاؤن۔ ایک مرتبہ راستہ مین اونکا گھوڑا بگڑ گیا اور قریب تھا کہ وہ میم صاحبہ کو پھینک دے کہ مین نے جان بچائی۔ کئی مقامون پر مجھے یہ عزت بھی حاصل ہوئی کہ میرے اوسکے چار آنکھین ہو گئین۔ لیکن نہ مجھے بات کرنے کی جرأت پڑی اور نہ اوسے جرأت ہوتی۔

خیر مین لاین کو واپس آرہا تھا مجھے اپنے کمرے مین میرے عہدہ کے موافق ایک ہی شخص ملا۔ مین نے فرنیک ٹمپل کو دیکھا کہ میری میز کے قریب ایک کارڈ لیے بیٹھے ہین۔ یہ کارڈ نہایت ہی عمدہ کٹے ہوئے کنارہ کا تھا اور اسپر مسٹرس اوڈوبائی ولارا چر لکھا ہوا تھا۔ فرنیک نے مجھسے کہا "دیکھو جیک یہ عجیب بات ہی کہ کرنل کی بیوی اسطرف آئی تھین!۔ ابھی ابھی خاص بیان ہی! تمھارے ہی کمرے مین!"

مین نے فوراً جواب دیا "نہین یہ ممکن ہی نہین ہے" "چاہے جسطرح ہو مگر یہ بات غیر ممکن نہین معلوم ہوتی" مین نے کہا "یہ کسی کی دل لگی معلوم ہوتی ہے۔ کوئی تعجب نہین کہ یہ تمھارا ہی کام ہو"

ٹمپل نے عاجزی سے کہا "نہین یہ دل لگی نہین ہے ہر وہ مین اپنی عزت کی قسم کھاتا ہون کہ اس کارڈ کو مین نے میز پر پڑا پایا۔ اور دیکھو اسپر یہ مسٹرس اوڈوبائی کا نشان بنا ہوا ہے۔ اس تاج کو دیکھا"

"یہ کیسا راز ہے"

"خدا اسکے سوا اور کوئی کیا جانے۔ یہ تخت ہے دو پریان اوٹھائے ہوئے ہین"

"فرنیک اس مذاق کو علحدہ رکھو اور مجھے سچ سچ بتا دو کہ یہ کارڈ تمھین کہان ملا"

"اسی کتاب کے پاس اسی میز پر پڑا ملا"

"تو کیا یہ کتاب بھی وہ چھوڑ گئی ہے۔ ؟"

"نہین آج صبح پریڈ کے بعد اسنے ایک آدمی کو قلعہ کے کتب خانہ مین بھیجکر یہ کتاب منگوائی ہے"

"لوح پرانی ہے اسمین ہے کیا ؟"

"اسمین ٹیلسن کا حال بیان کیا گیا ہے"

ٹمپل نے مجھ سے سنجیدگی کے ساتھ کہا "دیکھو جیک ہوشیار رہو ورنہ تمھین مسٹرس اوڈوبائی سے ایک معرکہ

کرنا پڑیگا۔" مین نے جواب دیا۔" اب تو یہ بہت آسان معلوم ہوتا ہی۔"

فرینک "ان معاملات کا انجام کبھی اچھا نہوگا۔" لمن۔ حقیقت مین یہ مناسب نہ تھا کہ اسطرح وہ میرے پاس چلی آئے۔"

"ہرگز نہین خصوص اس واقعہ کے بعد کہ تمنے ایک دفعہ اوسکی جان بچائی۔"

"لیکن وہ تو معلوم ہوتی ہی کہ اس واقعہ کے قبل یہان آئی ہی۔"

"اگر ایسا ہی تب تو یہ مرغون کی ایسی لڑائی معلوم ہوتی ہی۔"

"لیکن خدا کے لئے کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا۔"

مین نے فرینک سے یہ قسم کھلائی کہ اس ماجرے کا حال وہ کسی سے نہ بیان کریگا۔ اور اپنے خدمتگار کا انتظام کیا مگر یہ انتظار فضول تھا اسلئے کہ مسٹر ہیڈ دو تین روز کی رخصت لے گئے تھے۔ اور اس سبب سے اونکے ذریعہ سے مجھکو کچھ بھی نہ معلوم ہو سکا۔ سنتری جو دروازہ پر پہرہ دیتا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین نے کسی شخص کو اندر آتے نہین دیکھا تھا۔ اگرچہ اسکا مین خیال کرکے بیشک پریشان ہوا کہ کرنل کی بوبی مجھے کیون ملنے آئی تھی۔ مگر دوسرے روز خود مین نے اوس سے ملنے کا ارادہ کیا۔ خصوص اوس سبب سے اور بھی جلدی کی کہ آرڈر بک سے معلوم ہوا کہ ہمارا غضبناک کرنل اول درجہ کے ایک لوٹیا رشل ہین گسنکر نے گیا ہی اور شام تک واپس نہین آیگا۔

اب آپ لوگون کو بالکل اس امر سے آگاہ کر دینے کے لیے مین یہ بھی بیان کیے دیتا ہون کہ یہ کارڈ کسطرح آیا تھا۔ مسٹرس اوڈبائی اوسی ناول کو دیکھ رہین تھین جو فرینک نے منگوائی تھی غلطی سے کسی صفحہ مین وہ اپنا کارڈ رکھکر بھول گئی جسکو بطور نشانی کے اکثر جگہ وہ رکھ دیا کرتی تھین یہ کارڈ کتاب سے گر پڑا اور میرے لائق خدمتگار نے اور نوکرون سے حیلہ کرکے اوسکو رکھا اور چل دیا۔ اس حال سے تو مین ناواقف تھا اور یہ فکر دامنگیر تھی کہ جلد اوس سے ضرور ملاقات کرون جسکی نسبت مجھے گمان تھا کہ میری اچھی صورت وغیرہ پوشاک نے اپنے اوپر فریفتہ کر لیا ہی۔ جب صبح کی ختم ہوئی مین نے خیال کیا کہ سیہر کبھی تو آویگا۔ آہستہ آہستہ وہ بھی آگیا۔ اور مین نے عمدگی اور سے کپڑے پہنے اور میڈو سے پر جا پہونچا۔

مین نے بالکل سیدھے طور پر آدمی سے دریافت کہ "کیا کرنل صاحب مکان پر ہین۔"

ایک اردلی نے دروازہ کھولکر کہا۔ "جناب کرنل صاحب آج کو ڈیوٹی پر گئے ہین مگر ان مسٹرس اوڈبائی موجود مہربانی کرکے میرا کارڈ لے آو مجھے۔"

اوسنے مجھے سلام کیا۔ اور میرے سامنے جھکر کھا ڈرائنگ روم کے زینہ پر چڑھا جہان مجھکو بھی مین نے اپنے تئین اطلس کے پردون سنگ مرمر کی میز اور بڑے بڑے ستون مین گھرا ہوا پایا۔ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین کسیقدر بھید ضرور ہے۔ اور پورے اعتبار سے مجھکو کوئی شخص اس مشکل سے نہین نکال سکتا تھا۔ کھڑکیون سے مین شہر کے دیکھ سکتا تھا۔ اوس بڑے چشمہ کا خوبصورت لندن کے سفید مینار گرجا مچھلی پکڑنے والون کا مین گھسنا یہ سب تماشے نظر آتے تھے۔

نرم کپڑون کی دلفریب آواز اور ریشمی پوشاک کی خوشبو میری مسٹرس اوڈبائی سے چار آنکھین کرائین جو مین مجھ سے چھ سال بڑی تھی اور جسکا سامنا ہوتے وہ سب عمدہ خیالات چلے اور فقرے جنکے کہنے کا

کرتا تھا۔ بالکل دل سے محو ہو گئے۔ اونکی حرکتوں سے تعجب
کی علامتیں نظر آ رہی تھیں جنھوں نے مجھکو پریشان کر دیا
اور خصوصاً اوس وقت جب اوسنے اپنے آنے کا بالکل ذکر نہیں
کیا تو مجھے اور اضطراب ہوا۔ آخر مین نے ہی اول گفتگو
کرنے کی جرأت کی اور کہا "آپ آج بارکون کیطرف تشریف
لیگئی تھیں" جواب دیا "ایک ہفتہ سے تو مین بارکون کیطرف
سے ہو کر نہیں گذری"۔
مین نے تعجب سے پریشان ہو کر پوچھا "ایک ہفتہ سے؟"
کم سے کم اسی کے قریب ہوا ہوگا۔ خیر مجھکو یہ دوسرا موقع
حاصل ہوا کہ مین اپنی جان بچنے کے متعلق آپ کا شکریہ ادا
کرون۔ آپ وہی بزرگوار ہین نہ جو"
مین نہایت پریشان تھا۔ ایت یہ میرے مکان پر نہیں گئی
یہ دوگلی کر رہی ہے۔ ہان شاید ایسا ہی ہوا ہو کل کے ماجرے
سے مین اوسکی ملاقات کے لیے صحت اور تندرستی کے دریافت
کرنے کا بہانہ کر سکتا تھا۔ لیکن اون دونوں اس قسم کی
فقرہ بازیوں کے اعتبار سے مین بالکل بچہ تھا۔
اوس نے مجھ سے ہنسکر کہا "آپ شاید کرنل اوڈبائی سے
ملاقات کرنے آئے ہونگے۔ وہ آجکی رات کی ریلوے ٹرین
مین اپنی ڈیوٹی پر اولوچ کو گئے ہین۔ آپ لوگ کب تک
ہندوستان جاوینگے"
"مین ابھی اس سے نہین واقف ہون اور شاید مجھے کرنل
صاحب سے اس بارہ مین کچھ دریافت ہو سکے"
"آپ مطمئن رہیے وہ وقت قریب آنے والا ہے جب جہنم کے
ناچ تھیٹر اور صدہا قسم کے تماشون کے جگہ جہاز اور سمندر
اور سخت طوفان نظر آینگے۔ مصیبتون کا برداشت کرنا مشکل
اوس موقع پر یہ سارے تماشے اور ناز و نخرے رکھے
رہین گے۔"
"مین" "میری تو یہ عادت نہین"
"کیون مسٹر مسٹر"

"پیارا ہے دو نام ہے"
"صحیح ہے آپکا کارڈ میرے ہاتھ سے گر گیا تھا"
"مجھے خود نہین معلوم کہ کیونکر گر گیا"
یہ سنکر وہ بہت ہنسی اور کہا "تو اس امر سے آپ بالکل ناواقف
ہین۔ اچھا آئیے اس درمیان مین آپ کو اسکے سبق دون
لیکن گفتگو کے عمدہ طریقہ اور عاشقانہ نظر بازی اور سلام
اور محبت اور پیار کے مراسم آپ کو ناولون سے سیکھنے چاہیے
ہین۔ رومیو کا حال ضرور پڑھیے" یہ کہتے وقت میرے
ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا جس سے ایک قسم کی دردناک کیفیت
میرے دل مین پیدا ہوئی۔
اب مین نے کہا "مسز اوڈبائی اب شام کی پریڈ کا
وقت قریب آگیا۔ مجھے جانا چاہیے۔" اوسنے ہنسکر میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ مین لیے ہی لیے کہا "اچھا جاؤ لیکن یاد رکھو کہ
کل تھیٹر مین جولیٹ نے چلتے وقت رومیو سے کیا کہا تھا"
مین نے خیال کیا "واللہ اب تو ضرور ہی کہ یقیناً یہی کارڈ
چھوڑ آئی ہوگی۔ اور ہاتھ پر بڑی گرمجوشی اور محبت سے
بوسہ دیا جیسے ہی مین نے اپنا سر اوٹھایا کیا دیکھتا ہون
کہ پست قد کرنل اوڈبائی نیلی پوشاک پہنے کھڑا ہوا ہے
اور سے چار آنکھین ہوتے ہی مین سناٹے مین آگیا۔
بیوی نے مسکرا کر مجھ سے اوس سے ملاقات کرائی اور کہا
"مسٹر سرور جو کارنش لائٹ انفنٹری مین ہین وہ آپ ہی
ہین" کرنل نے ترشروئی اور سرد مہری سے کہا "میری بھی
بدقسمتی ہے کہ مین اس نوجوان کو جانتا ہون۔ لیکن اب
مجھے انکو نہ روکنا چاہیے۔ پریڈ کا وقت آگیا ہے گھڑی
مین دیکھلو بس پندرہ منٹ کے بعد لوگ وہان جمع
ہونا شروع ہو جاوینگے"
مین نے خیال کیا کہ مین عجیب مشکل مین پڑ گیا ہون اور
پریشان دلی کے ساتھ بارکون کے پچھواڑے ہو کر نکل گیا
کہ ایڈجوٹنٹ کو میرے وعدہ کا اعتبار ہے اس لیے

کرنل صاحب کے گھر مین ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔
مسز او ڈبائی نے آئینہ مین اپنے بال درست کرکے جسمین
کرنل کی صورت بھی نظر آرہی تھی کہا "میرے پیارے
تم بالکل یکایک آگئے"
اوسنے غضبناک ہوکر کہا "ہان اچانک اور بیوی تمکو
میری آنے کی امید بھی نہوگی"
اوسوقت ہمارے ملاقاتی سے تم نے نہایت سرد مہری
اور بڑی سخت بداطواری کے ساتھ برتاؤ کیا۔ کرنل مین
خیال کرتی ہون کہ یہ نوجوان تمہارا دوست تھا"
"میرا دوست کیون ہے"
"وہ تمہارا دوست نہوتا تو یہان کیون آتا ہے"
"میرا خیال ہے کہ وہ کمبخت جو اپنا تمہارا دوست بنا رہا ہے
ہے۔ اگر ایسا نہوتا تو ہرگز یہان آنے کی جرأت نہ کرتا"
"جرأت!"
"ہان جرأت خصوصًا جس صورت مین قلعہ کے حکام نے
اوسکو بخوبی مطلع کردیا ہوگا۔ کہ مین یہان نہین موجود
ہون۔ ہان میڈم اوسکو معلوم ہوگا کہ مین نہین ہونگا
آج مجھکو اول وہان جانا تھا۔ میڈم یہ سب تماشہ ہے
بالکل واہیات تماشہ" اور نہایت ہی غصہ اور حسد کے
ساتھ جو چہرہ سے صاف ظاہر تھا۔ کہنے لگا۔ "میڈم مجھے
روز بروز اسکا ثبوت ملتا جاتا ہے کہ مجھسے ہٹ کر تمہارا
دل کہان کہان بھٹکتا پھرتا ہے"
"کرنل وڈبائی تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ لیکن اگر ٹھیک
ہو بھی تو کیا تم خیال کرسکتے ہو۔ کہ برا یہ ظلم کینہ۔ تنگ
غضبناک گالی گلوج اور واہیات افترا پردازیان ہاتھ سے
دلکو پھر واپس بلا سکین گی ہے"
یہ عورت اگر تھیٹر مین ہوتی تو بڑے تماشے کرتی۔ لیکن
اس امر مین بالکل بے قصور تھی۔ میرے دوست لنگلیا
ڈرائنگ روم سے یہ معاملات دیکھ رہے تھے اونھون نے
یہ سب باتین اپنی آنکھ سے دیکھین اور مجھسے بیان کیا۔
اوسنے اپنی بھوری آنکھون سے ترچھی نظر ڈالی اور
سے چلدی۔
"کوئی ایک منٹ کے بعد غصہ ور کرنل اپنے غصہ کو
غصہ کی تاب نہ لاسکا۔ اور تنبیہ پھیر کر اوسنے میرے پیچھے
گھوڑا دوڑایا۔ وہ سیدھا میرے مکان پر آیا اور
زینون پر اپنے بڑے بڑے جوتون سے زور سے دھمکا کر
چلاکے کہا "مسٹر سرور آپ مجھے صاف صاف بتائین کہ آپنے
کیونکر میرے وہان جانے کی جرأت کی۔ اور میرے گھر کے ایک
دستور کو توڑا کہ میری غیر حاضری مین بے بلائے میرے گھر
گئے! بے بلائے!"
قبل اسکے کہ مین جواب دے سکون غصہ ور کرنل کی نظر
اپنی بیوی کے کارڈ پر جا پڑی جسکو میرے بیوقوف نوکر نے
نے بالکل سامنے کھلی ہوئی جگہ پر رکھدیا تھا۔ کرنل نے
نہایت ہی غصہ سے اوس کارڈ کو اوٹھا لیا اور بغیر
پاکر سیدھا اپنی بیوی کے پاس گیا۔ کیونکہ پہلا پہر
مین وہ میرے پاس آئی تھی اور اوسکے بعد شدید
ایک غضبناک جھگڑا شروع ہوا۔
اوسنے ارادہ کیا کہ اس معاملہ کی بدولت مجھکو تکلیف ہو
اوسنے رات بھر کورٹ مارشل کے قواعد دیکھے اور کوشش
کرتا رہا کہ کسی جرم مین مجھکو پھنسا دے۔ خیر ایک ہی
ہوگا کہ ہم لوگون کو ۴۸ ہی گھنٹہ پیشتر سکی اطلاع دی کہ
بعد ہندوستان جانا ہوگا۔ وہان سے یہان کا رستہ
لینا پڑا۔
جب تک سرور کی داستان ختم ہو معلوم ہوا کہ وڈبائی گھری
نیند مین ہے۔ نیکھا قلی بھی سوگیا ہے اور جیمس بھی اس
خیال سے کہ صاحب لوگ رات کو دن کی ہوتے ہین کھسک چلدیا
۹۵ وین پلٹن کے ایک افسر نے کہا "صاحب جواب لیجئے
اور شراب کی میز پر دوسرے کمرے مین ہین جو صاحب

جس چیز کو پسند کرین آپ تشریف لیجائین"

"ہرو نے کہا" نہین مجھکو ضرورت نہین - آپ کی عنایت کا شکریہ
ادا کرتا ہون - مین بالکل تھک گیا ہون - مین کچھ نہین
کھا سکتا - علاوہ اسکے یہ ضرور ہے کہ پیرڈ ہیل پر سولین
لوگ سمجھ جاوینگے جنکو سوائے اتیوان کے پرستش اور
ناچ گانے تماشے اور رسم شراب کے کسی بارہ مین گفتگو کرنا
نہین آتی ہے"

"نہین ہے اور کچھ مین پوچھتا تو مراہی سہی - مجھکو امید تھا کہ تو ڈھونڈ
نکالی ہوئی سے اپنے متعلق بیماریون کی فہرست مین شامل
کرون" ہرو اور ڈویل جیسے ہی اپنے بنگلون کیطرف
چلے - معلوم ہوا کہ چاندنی خوب نکھری اور صاف پھیل گئی تھی
فرق بس تنگلینڈ سے بہت کم تھا - اس سبب سے ابھی تک
یہان ناچ گانے کی آواز چلی آتی تھی -

دسوان باب

تھروپ انڈلی کا نقشہ

دوسرے دن صبح کو پیرڈ پر جانے کی تیاری کے وقت جب
ہرو کپڑے پہن رہا تھا اوسکی نظر دو کارڈون پر جا پڑی
جسکو فرح پانڈے پچھلی شام کو پھاٹک احاطہ پر ڈال آیا
تھا - یہ دونون پادری وسٹن اور پولی کے کارڈ تھے -
پادری صاحب اور پولی کنٹونمنٹ سے اوسی وقت گذرے
تھے کہ جسوقت ہرو رسٹ ہاؤس کیطرف گیا تھا - اوسنے
دل مین کہا" صدر جا حقیقت مین یہ ہم میرے
ہو جانے کا ڈھانے والا ہے - اسقدر جلد میری بازدید کی
ملاقات! خدا بوڑھے پادری اور پیاری کم عمر پولی کو
صحیح و سالم رکھے"

اسکے علاوہ یہ اور بھی خوشی کی بات تھی کہ اسکے کارڈ کی
پشت پر پادری وسٹن کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا تھا کہ
جس شام کو یہ کارڈ دیا گیا تھا اوسکی تیسری شام کو
ہرو کی دعوت ہے" یہ امر بسہولت خیال مین آسکتا ہے کہ
اس دعوت سے ہرو بہت خوش ہوا - اور ساتھ ہی خیالات
دل سے محو ہونا شروع ہوگئے - یہی دعوت خصوصی اوس
رات جو بالکل تنہا کو شراب اور باتون مین صرف ہوئی
اچھی نہین معلوم ہوئی - اگرچہ اس قصہ کا ہیرو ہرو
(صاحب قصہ) اورون کیطرح بالکل جوان تھا - اور
اس باعث انسانی کمزوریون سے بری نہ تھا - لیکن
اسقدر اوسکو یقین تھا کہ اوسنے باتین بہت کی ہین
اور مسٹرس اوڈیائی کو اوسنے عام طور پر بیفائدہ بدنام
کیا - مگر اوسکو اپنے اطمینان کے لئے یہ خیال کافی تھا
کہ مسٹرس اوڈیائی ایک ستار کیطرح مشہور ہے -

ان کارڈون کی وجہ سے وسٹن کی نسبت خیالات
پیدا ہو گئے - اور اوسنے دلمین ارادہ کیا کہ بذات خود
جاکر اس دعوت کا شکریہ ادا کرے - اور جیسے ہی کہ
پیرڈ ہو چکے سیدھے وہان چلا جاوے -

اوسکے دلمین امید تھی کہ مین تھروپ انڈلی کے
اس نقشہ کے ذریعہ سے لیتا کے دل کو بہت نرم کرسکونگا
تھروپ انڈلی کی بہت سی باتین ایسی ہین کہ دونون
کو کبھی نہ بھولین گی -

یہ اوس پرانے در مین لگا ہوا تھا جہان مین نے
پہلے پہل لیتا وسٹن پر عشق جتایا تھا اور اوسنے بھی
مجھکو پسند کیا تھا -

ملن نے جواب دیا" سچ ایک ناول ہے جسمین لکھا
ہے کہ عشق کا پہلا بوسہ بہت ہی مزیدار ہوتا ہے -
لیکن یہ بڑی خرابی ہے - تم اوس مسرت مین اپنے
دوستون کو نہین شریک کرسکتے"

ہرو بار بار اوس نقشہ کو چھوتا تھا - اپنے ہاتھ مین
پنسل لی اور پھر سرے سے چھونا شروع کیا - یہ سچ
ہے یہ حقیقی ہے - انھین سے ہر ایک چیز تھین کہ لیتا کو

یاد ہوگی جو جہاز پر [illegible] تھی کہ [illegible] خوشبو [illegible]
اس یادگار کو اوسنے رکھ چھوڑا تھا۔ جو شاید لینا کو پہلے
دنون کی یاد دلائے۔ یہ افواہ جو اوسنے سنی تھی کہ رجمنٹ
کی تبدیلی بارکپور سے دہلی کو یا شاید الہ آباد کو ہوگی غالب
دہلی سے سو میل کے فاصلہ پر ہوگی [illegible] یہ خبر بار بار
اوسکو پریشان کرتی تھی۔ شاید اوسکے یہان ہونے سے
میرا اثر رفتہ رفتہ کم ہو جائے۔ اور یہ نئی امیدین میری
خاک مین نہ ملجائین۔

نہ تو اوسکو اب وقت اور مقام کی خبر تھی۔ صرف اوس
پیارے چہرے کی یاد تھی جسکو وہ دل سے چاہتا تھا۔
سہ پہر کے وقت کہ جو ایسا وقت ہوتا ہے کہ ہندوستان
مین کوئی انگریز سیر کو باہر نہین نکلتا۔ جس وقت کی نسبت
کسی لکھنے والے نے لکھا ہے کہ کوئی لیڈی مشکل سے
اسبات کے سوا کوئی کام کرتی ہوگی کہ اپنے کمرے مین بیٹھکر
گردن اور گالون پر پوڈر ملتی ہو اور اپنی آیا کو جھڑکتی ہو
اوسوقت ہیرور شہر دہلی کیطرف چلا۔

جب ہیرور پادری صاحب کے مکان پر پہونچا دربان نے
سر جھکایا۔ اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا۔ حضور یہان پھاٹک
بند ہے جسکا یہ مطلب تھا کہ گھر مین کوئی نہین ہے۔ اب اس
امر کا یقین کرکے مین نے غلطی کی اور تکلیف اوٹھائی۔ خوب مین
کنٹونمنٹ کی طرف بغیر چھیڑی کے جانا پڑا اور اسوجہ سے
جب مکان پہونچا تو بالکل تھک گیا تھا اور ناامیدی [illegible]
اور ماندگی کے سبب سے ایک آرام کرسی پر دیر تک پڑا رہا
خدا خدا کرکے دعوت کا روز آیا اور ہیرور نے جس نقشہ کا
وعدہ کیا تھا اور جسکی نسبت اوسکو امید تھی کہ تنہائی مین دونگا
نہین دیا وہ تنہائی مین نہین بلکہ سبکے سامنے دیا۔
اوس نقشہ کے کنارے پر پنسل سے جو تاریخ لکھی ہوئی
تھی ہیرور نے یقین کیا کہ اوسکو دیکھکر لینا کو کوئی زمانہ یاد
آگیا ہوگا۔ مگر لینا کے چہرہ نے اس قسم کی کوئی بات بالکل
نہین ظاہر ہوتی تھی لینا نے نہایت [illegible] ساتھ نقشہ
دیکھا کہ کس جگہ تعریف کی [illegible] اور شکریہ ادا [illegible]
اور [illegible] ہاتھ [illegible] چھوڑ [illegible] تاکہ وہ [illegible] کمرے [illegible]
رکھنے کے لیے اپنے کمرے مین چلی گئی۔ مہمانون کی کثرت ہیرور کو
ناپسند تھی اسلیے کہ اوسکی تو یہ آرزو تھی کہ اکیلی [illegible]
سامنے سنگ مرمر کی ایک میز تھی جسپر [illegible]
لکڑی لگی ہوئی تھی۔ منجملہ اور بہت سی چیزون کے اوسپر
یولی کا ایک البم تصویرون کے رکھنے کی کتاب [illegible]
تھا جسکی نسبت یولی نے خواہش کی کہ ہیرور اوسپر کچھ [illegible]
چاہیے اوسکا نام ہی کیون نہو۔ اوسنے مین لینا نے [illegible] مگر
سب مہمانون سے کھانے کے کمرے مین چلنے کو کہا۔ [illegible]
لینا ہیرور کے سامنے بیٹھی تھی۔ بہت سی [illegible]
میوہ جات وغیرہ کے باعث کسیقدر یون ہی [illegible]
نصیب ہوتا تھا۔ اور ڈرائنگ روم کا یہ وقت بالکل [illegible]
گذرا۔ بغیر اسکے کہ ادن معمولی باتون کے سوا جو پہلے بھی
ہوچکی تھین ہیرور کو لینا کے ساتھ اور کسی قسم کی باتین
کرنے کا موقع ملے۔ غرض وہ وقت جسپر [illegible]
آرزون کا دارومدار تھا یون ہی گذر گیا۔ اوسنے نقشہ
بطور نذر دیا اور وہ قبول بھی ہوا۔ مگر اوس سے کچھ
مطلب نکلا اور نہ کبھی نکلے گا۔ اوس رات ہیرور [illegible]
کے ساتھ اپنے بنگلہ کو واپس گیا اور لیٹ رہا۔ [illegible]
تھا کہ اگر دہلی کے معاملات کی نوبت [illegible] تو
مین ڈاکٹر کا سارٹیفکیٹ لیکر ضرور انگلستان چلا جاتا۔
اب وہ مقرر وقت پر پادری صاحب کی لڑکیون سے ملاقات
کرنے لگا۔ اکثر صبح کو ٹھنڈک کے وقت وہان جاتا۔
اوسکو معلوم تھا کہ اسوقت پادری صاحب کی بیٹیان باہر
ہوا کھانے جایا کرتی ہین اور لائق پادری صاحب [illegible]
کے لوگون کو خدا کی باتین بتاتے ہین اور انکے ساتھ
لوگ وعظ کرتے ہین۔ لیکن بیچارا [illegible]

اور اتفاقاً کبھی لینا تنہا بھی نظر آجاتی۔ لینا اپنے تئین ہرور سے اسطرح بچاتی کہ ہرور کو معلوم نہو۔ اور اوسکے دل مین یہ شبہہ نہ گذرے کہ جان بوجھ کر نہین ملتی۔ مگر ہرور ہر وقت موقع کا منتظر رہا۔ اب اوسکو وہ وقت کیون یاد رہنے لگا جب موقع ہی موقع تھے۔ جب وہ اور لینا تنہائیون مین ہوا کرتے تھے جب دونون کا ہاتھ ایک دوسرے کی کمر مین ہوتا تھا ایک کا بازو دوسرے کے بازو مین دہا اوسکی جانب جھکی ہوئی ہوتی تھی جب دونون باتین کبھی ختم ہی ہونے کو نہین آتی تھین کیا وہ زمانہ پھر بھی کبھی آئیگا ؟

ہان اوسکو یہان یاد آگیا اسلیے کہ ہندوستان کے دروازے اور کھڑکیان ہمیشہ کھلی رہتی ہین۔ نوکرون کا جم غفیر سیاہ اور چالاک آنکھین اور شک سے بھرے ہوئے دلون کے ساتھ ادھر اودھر گھومتا تھا کبھی نہ جدا ہونے والا پنکھا قلی ہر وقت اپنی جگہ پر رہتا اور بمقابلہ یورپ کے ہندوستان مین عورتون پر ڈورے ڈالنے کے بہت کم سامان تھے خصوصاً بمقابلہ یورپ انڈلی کے سبزہ زار روشون اور میدانون کے بہت ہی کم۔

لینا جانتی تھی کہ اب مجھکو بہت کام کرنا ہو اسلئے کہ اب وہ گھر بھر کی ملک تھی جسمین تانبے کے رنگ کے چہرہ والی آیائین تھین جو سفید کپڑے پہنے رہتین۔ اور بہت سی کالی کالی صورتون کے خدمتگار تھے جو پگڑیان باندھے اور پیٹیان کسے رہتے جنکو بہت ہی کم مقدار کی تنخواہین دی جاتی تھین۔ اسلئے کہ یہ لوگ چٹائیون پر سویا کرتے اور کبھی برآمدے کی سیڑھیون پر پڑے رہتے اور عموماً چاول کھایا کرتے تھے۔ لیکن ہر ایک خدمتگار کے ساتھ دو تین اور بھی رہا کرتے جو مس لینا میم صاحبہ کے احکام کی تعمیل انھین کے ذریعہ سے کراتا۔ ان سب نوکرون نے اور شان وشوکت کے سامانون نے جنکو یورپین لوگون نے ہندوستان مین رہنے کے لئے اختیار کیا ہے انگلستان کے طرز معاشرت سے بہت بڑا فرق کر دیا تھا۔

ہندوستان کی آب وہوا لینا کے موافق نہ تھی۔ اگرچہ وہ اب بھی خوبصورت تھی۔ لیکن چہرہ بالکل زرد پڑگیا تھا۔ اور بعض اوقات اوسکو فکرمند اور پریشان دیکھکر جیک افسوس کے ساتھ دلمین کہنے لگتا۔ کہ اب لینا سن سے اوترتی جاتی ہی۔ اگرچہ مجھکو لینا کے ساتھ عشق ویسا ہی ہی مگر ۲۴ برس مین جسم سے ڈھلنا شروع ہوگئی ورنہ پارٹی مین تو وہ اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ بالکل سفید کپڑے پہنے تھی کانون مین موتیون کے بُندے تھے اور وہ سونے کے عمدہ زیور بھی پہنے تھی جو شاہزادگان دہلی نے بھیجے تھے۔

ہرور کامیاب و بامراد عاشق تھا اسوجہ سے اکثر صدمہ پہونچانے والے اندیشے اور شک اوسکے دل مین بھرے رہتے تھے۔ اور ان خیالات ہی مین رات دن گذرتے جنکو وہ بعض اوقات جھٹک دیتا۔ بعض وقت خیال کرکے وہ غصہ سے کانپنے لگتا کہ کہین رڈکن نے لینا کو لکھا ہو مگر یہ امید تھی کہ لینا اوسکے خط کا ہرگز جواب نہ دیگی۔ لیکن باوجود اسکے دلمین ڈرتا تھا کہ وہی طاقت ورزور جو ایک دفعہ مجھے ناکامیاب کر چکا ہو کہین پھر اثر نکرے علاوہ اسکے اوسکو خود اپنی باتون کا اعتبار نہین رہا تھا اور کبھی کبھی اوسوقت کو گالیان دیتا جسنے اوسے دنیا مین بھیجا

ہرور ہر روز چاہتا تھا کہ لینا سے اپنے معاملہ کا ذکر کرے۔ مگر ملاقاتیون یا اور کسی سبب سے ناکامیاب رہتا اور یہ بات اوسنے دل مین ٹھان لی تھی کہ تحریر کے ذریعہ سے اپنا منشاء ظاہر کرنا مناسب نہین ہی۔ ایکروز ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سانپ کیٹ کے پلنگ پر پڑا ملا اور گھر کے سب نوکر لاٹھیان اور چھڑیان لئے ہوئے اوسکے مارنے مین مشغول رہے۔ اور موقعون پر کبھی تو نوکر کا وقت آجاتا تھا یا کسی گرفتار شدہ سیاہ کا

کورٹ مارشل ہوتا تھا۔ کبھی ولایت کی ڈاک کے آنے جانے
مین وقت صرف ہوتا۔ اب کشتیون کی جگہ ریلوے قریب قریب
آنے لگی تھی۔ اس سے پیشتر ڈاک کشتیون کے ذریعہ سے
آیا جایا کرتی تھی۔ مگر اب ڈاک والے سے اوسکو کچھ شوق
نہ تھا۔ اور اوسکے انتظار مین وہ کچھ خوشی نہین ظاہر کرتا
تھا۔ ڈاک والا کبھی کسی افسر کے پاس الہ آباد۔ بارکپور یا
کلکتہ سے یا کسی مہاجن کے تقاضے کا خط لاتا۔
چند رجمنٹون کے دوستون کے سوا۔ اب ہرور کے دل مین
جو کچھ خیال تھا وہ ان لڑکیون ہی کے نسبت تھا۔
ہرور نے ملن سے کہا "ملن زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ مین آپ
اگرچہ پادری کی لڑکیون کے پاس نہین جاتا۔ لیکن جب جاتا ہون
خاطر ہوتی ہے"
"جبتک مجھکو بھی اسکا یقین ہے"
"مین روزان لڑکیون کی گاڑی کے قریب قریب چلتا ہوا چاندنی
چوک کی دوکانون مین دیکھنے کے لئے ٹھہر رہتا ہون۔
لیکن لینا جو میرے دل کے راز سے واقف ہے۔ کبھی مجھے اس
بات کا موقع نہین دیتی کہ مجھکو ایک گھڑی بھر کے لئے تنہائی
نصیب ہو کہ کچھ اوس سے کہون۔ بھلا تم ہی دیکھو کہ میرا
وقت فضول صرف ہوتا ہے یا نہین"
"ابھی میرے پرانے دوست تم ذرا صبر تو کرو"
"نہین وہ مجھے کبھی موقع نہ دیگی کہ اوس بارے مین
اوس سے کچھ گفتگو کرون جسکی آرزو ہر وقت میرے دل مین
رہتی ہے"
"ہر حال مین بہتری ہی کی امید ہے۔ تمھارا یہ خیال اور برتاو
عمدہ انعام کے قابل ہے"
"ہان ملن امید تو ہے کہ مین انعام پاؤنگا۔ مین خیال کرتا ہون
اور مجھے اسکا یقین ہے کہ انعام حاصل کرنے سے پہلے مجھے اتنی
مصیبتین برداشت کرنا ہونگی جسقدر کہ پہلے کر چکا ہون
[illegible]

ورنہ خفا ہون۔ اور نہ مین نے کبھی کسی اور سے محبت کی
مجھکو امید اور انتظار کے سوا اور کچھ نہین کرنا ہے"
پولی نے ہرور کو سلیپر کا ایک عمدہ جوڑا بھیجا۔ لیکن ہرور نے
اوس جوڑے کو جب شکریہ کے ساتھ واپس کرنا چاہا تو
پولی کہنے لگی "اس سلیپر مین میرا حصہ بہت کم ہے مین نے
فقط دو پھول ٹانک دیئے ہین باقی یہ بالکل لینا کے
ہاتھ کا طیار کیا ہوا ہے جسمین وہ اوس زمانہ سے مشغول
تھی جب اول مرتبہ تم سے ملاقات ہوئی تھی"
یہ سنکر لینا کو پولی پر بہت غصہ آیا اور کوشش کی کہ ہرور کی
نظر سے علیحدہ رہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین بار ہرور
گیا۔ اور لینا سے ایک مرتبہ بھی ملاقات نہین نصیب ہوئی
ملن نے کہا "جبتک تم اسکی کچھ پرواہ نہ کرو قاعدہ ہے
کہ عورتین ہمیشہ متلون مزاج ہوا کرتی ہین۔ یہ سلیپر کا
تحفہ بےشک کچھ امید دلانے والا ہے"
ہرور نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ اوس پنسل کے نقشہ کا
یہ معاوضہ ہے جسکو مین جانتا ہون کہ وہ میز کے کسی
کونے مین ڈالکر بھول گئی"
"چند روز مین معلوم ہو جائیگا کہ اس سے لینا کا کیا مطلب ہے
مین تین بار گیا اور اوس سے ملاقات نصیب نہین ہوئی
ڈر معلوم ہوتا ہے کہ جنرل فوج مجھے دہلی سے کہین اور بھیجدے"
"کل تم لوگ گھوڑون پر سوار ہوکر چاندنی چوک آو"
"کس غرض سے"
"مین کوشش کرونگا کہ تمھارا اور لینا کا ساتھ ہو۔
مین کسیقدر جلدی تمھارے پاس آجاؤنگا۔ اور تمھارے
ساتھ چلونگا"
"میرے پرانے دوست مین تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون۔
یہ تمھاری بڑی عنایت ہوگی"

گیارھوان باب

کھویا ہوا موقع

جب دوسری شام کو جیروم تھیرو شہر مین پادری
ولسٹن کے مکان پر پہنچے اور پھاٹک پر گھوڑون سے
اُترے تو اُنھون نے کیا دیکھا کہ ڈاکٹر پورس اور ولی
پرانی وضع مین گھوڑون کے سواری کی پوشاک پہنے ہوئے
بیٹھے ہین اور اون چڑیون پر جو باغ کی دیوار پر بیٹھی ہوئی
ہین غلیل سے غلّے لگا رہے ہین - لیکن اُنھون نے اس
غلے سے ہاتھ روک لئے ہین ان دونون کا تو کچھ خیال کیا - مگر
ایک لاش کو آتے دیکھکر جو باغ کے قریب آگئی تھی ہاتھ
روک لیا -

یہ کم سن ولی تھی جسکی آنکھین روتے روتے جلنے لگین
تھین اور ایک بچون کی گاڑی مین ایک مردہ کُتّے کو
چٹائی مین لپیٹے ہوئے لئے آتی تھی - اوسکے ساتھ سر جیمز
[illegible] ایک [illegible] تھی جسکا نام مسٹر [illegible]
[illegible] (ہیوم) تھا - اگرچہ اسکا نام
اوسکے قریب سے [illegible] تھا - گو تھی [illegible]
کو [illegible] - ایک چھوٹے سے کتے کی لاش تھی جو
ہر روز [illegible] مین لیتا کو دیا تھا اور اوسی زمانہ
سے ولی [illegible] تھی - یہ کتا کسی بیہودہ
ساتھ کے [illegible] سے مر گیا تھا - یہ گبس کتا اب دفن
ہونے والا تھا - ولی بچپن سے اوسکے مرجانے پر افسوس
کرتی تھی اور چشم پرنم اور پریشان حالی کے ساتھ اس
گاڑی کو کھینچتی تھی - کیونکہ [illegible] کا کام کرنے تنہا ہی
کہ گھر مین [illegible] ناپاک جانور کو دفن کرنے والا اور کوئی
شخص نہ تھا اور پاک مذہب کے ننگ مین لٹے ہوئے
مذہب کے [illegible] خلاف تھا - ہر روز [illegible]
ضعیف الاعتقاد تھا کہ اس کتے کو دفن کیوقت

اور اوسی موقع پر اوسنے بہت ہی سنگدلی کا خیال کیا -
پادری نے ڈبڈبائی آنکھون سے چٹائی لپیٹ کر کہا "غریب
گبس یہ دنیا بھر مین سب سے زیادہ پیارا اور محبتی کتا تھا -
اسکو تم کہان دفناؤگے ؟"

ریڈرٹ نے سلام کرکے جواب دیا - "نہین اس میدان مین"
ولی نے بیتابی سے گاڑی آگے بڑھائی اور ریڈرٹ
کتے کو خاص مقام مجوزہ مین ٹھہرا کر گاڑ دیا - اور ولی سے
پوچھا "ولی اس کتے کے گلے مین ایک پٹا پڑا ہوا ہو - کیا
اسکو نکال لون ؟" ولی نے جواب دیا "نہین نہین
مجھے یہ ہرگز دیکھا نہ جائیگا کہ غریب گبس کا پٹا اور کسی
کتے کے گلے مین ہو" غرض اس طریقہ سے یہ کتا اسی طرح
مین دفن کیا گیا کہ پٹا نہ نکالا جاسکے -

اس کتے کو دور سے اور لوگ بھی دیکھ رہے تھے کہ ایک
ناپاک جانور دفن کیا جاتا ہو - اور اوسکی طرف بہت حقارت
سے نظر ڈالی جاتی تھی - وہان فقط پادری صاحب کا
خدمتگار اور محل والی کا ملازم پایولی سنگھ تھا - پایولی سنگھ
باغ کے دربان سے ملا ہوا تھا - لیکن پادری صاحب کو دیکھکر
خاموشی سے کھسک گیا کہ [illegible] پادری نے جب ولی کا
مقام [illegible] کے کھیتون مین پایا [illegible] دیکھا جہان
دونون لڑکیان اوسکو [illegible] تھین اور جب باغ کو
[illegible] اور مسلمان جو ابھی گیا تھا [illegible] شاید متعجب ہوتا - کہتا
کہ ولی یہ نامناسب ہے کہ ایک کتے کے لئے اسقدر افسوس
کیا جاوے - ہر روز جب تک یہ کتا ولایت مین رہا تھا -
اوسیوقت سے یہ غریب جانور بڑی وفاداری کے ساتھ ہمارے
ساتھ رہا - اور جب عمدہ اور باقی خوبیون سے جو خدا نے
ایک انسان کو بخشی ہو اوسکی عقلمندی اور ہوشیاری
اور اوسکی مستعدی جسکے ساتھ وہ اپنے مالک کے ہمراہ
اور طوفان مین جاتا ہے - اور جرأت دو انسان کے ہمراہ
رہتا ہے ان سب امور کا خیال کیا جاوے تو مین کہتا ہون

کہ کُتّے کے مرنے پر افسوس کرنا واجب ہے نہ کہ خوش ہونا۔ دیکھو اس صدمہ کو غریب پولی کس طرح سے برداشت کر رہی ہے۔ ریورس نے کان میں کہا "پولی تمہارے پاپا نے تو واللہ بالکل وعظ و نصیحت کا دفتر کھول دیا۔ دیکھو وہ سائیس ہم لوگوں کا رسالہ لاتا ہے"۔

ہندوستانیوں میں کتے کے دفنائے جانے کی خبر ایسے وقت مشہور ہوئی جب وہاں اسقدر تشویش پھیلی ہوئی تھی اور اوسکے ساتھ بیہودہ طور پر بہت سی باتیں مبالغہ کے ساتھ شامل کی گئیں گویا پادری ویلسن صاحب نے بالکل ایک مذہبی رسم ادا کی تھی۔ کتے کی تجہیز کر جسکا پیغمبر صاحب نے ناپاک کہا ہے بالکل [illegible] کی طرح پادری ویلسن کے مکان کا یہ واقعہ بھی ایک معرکہ بنایا گیا۔

خیر اس جماعت کے سب لوگ سوار ہوئے اور آگے بڑھے۔ لینا کے سوار ہونے کی پوشاک بھوری نالیندگر سے کی بہت ہی خوبصورت قطع کی بنی ہوئی تھی۔ اور اوسکی گوٹ بالکل نیلی تھی۔ بازوں کا پورا حسن معلوم ہوتا تھا۔ ٹوپی سفید چٹائی کی تھی اور اوسمین پر لگے ہوئے تھے۔ اسکی ٹوپی کے پیچھے کالے کالے بالوں کی لٹیں خوشنمائی کے ساتھ کنگھی کی ہوئی ادھر اودھر پڑی ہوئی تھیں۔ زیور کی قسم سے کچھ نہ تھا فقط پیلے پیلے نازک کانوں میں دہلی کے بناوٹ کی دو سونے کی چھوٹی چھوٹی بالیاں پڑی تھیں اوسکی کسی ہوئی زین زرد چمڑے کی تھی اور ہر ایک کا یہ خیال تھا کہ گویا اوسنے اس سے پہلے لینا کی صورت کبھی اس سے زیادہ خوبصورت نظر نہیں آئی تھی۔

شام بہت ہی سہانی تھی آسمان سے یوں ہی سی گرمی نمود تھی۔ ان لوگوں کی پوری جماعت اوس راستہ ہو کر چلی جسپر سے سول اور فوجی سوداگر ہندو مسلمان [illegible] اور عیسائی سفید زرد و بھورے سیاہ رنگ کے گھوڑوں کی فٹنوں اور پالکیوں پر سوار گذرتے تھے۔ ولایت کی گاڑیاں اور کاٹھیاں بھی تھیں جنمیں گرمی سے بچنے کے لیے خس کی ٹٹیاں لگی ہوئی تھیں اور اس سے ثابت ہوتا تھا کہ ان لوگوں کو سخت گرمی معلوم ہوتی ہے۔ اور ہندوستان کا موسم اور بہت سخت گذرتا ہے۔ اور [illegible] کالوں کی گلابی رنگت تبدیل ہو گئی تھی جسکو ولایت اور اسکاٹلینڈ کی صاف ہوا کے سوا کوئی چیز قائم نہیں رکھ سکتی تھی۔

گورنمنٹ کے نوجوان افسر تھکے ہوئے اور مضمون پڑھے ہوئے تھے کہ کالج کی فوق البرق ترقیاں جنپر ہوئی ہیں جو اگر سفید [illegible] پیٹھ پر [illegible] اور [illegible] شوں کا [illegible] ہندو مسلمان اور [illegible] بھورے رنگ کے [illegible] گورے گورے افسردہ اور [illegible] صورت بچے اور سب [illegible] اپنے معمولی کپڑے پہنے ہوئے۔ اور بہت سی نوزاد لیڈیاں [illegible] بگھیوں پر [illegible] گذرتی تھیں۔ یہ دہلی کا بہت ہی عمدہ مقام تھا۔ [illegible] آفتاب کی روشنی سے دہلی کی [illegible] اور کچی عمارتیں میناریں اور خوبصورت گنبد چمک رہے تھے۔

یہ کھڑکیاں [illegible]

اس سبب سے اکثر لوگ [illegible] شریک ہوتے [illegible] کہ اگر لینا [illegible] بائیں طرف ہمیشہ پولی ہی رہتی ہے۔ آخرکار جب [illegible] آیا تو اس نوجوان [illegible] چھوٹا چھوٹا [illegible] خوبصورت عربی گھوڑے پر سوار تھا جیسے [illegible] سکول سکتے تھے۔

لینا نے پوچھا "تم ریورس کو جانتے ہو" [illegible] "ریورس [illegible] پلٹن والا؟"

"ٹھیک"

"بے شک اوسے شخص [illegible] ہو"

"پولی [illegible] سمجھ میں نہ آیا"

"سمجھا! [illegible] نہیں تو [illegible] کیونکہ وہ بڑا سنجیدہ اور [illegible]"

یہی میرا مطلب ہی۔ اوسنے اپنے ہندوستانی نوکرون کو
حکم دیا کہ جب کھانے کا سامان درست کرین موڑ سے پہتے
رہین۔ کبھی تمکو بھی ایسا سابقہ پڑا ہی ؟"
ہرور بولا" نہین پولی نہین"
زیورسلی کے آنے سے کچھ فائدہ نہین ہوا۔ اسلیے کہ پولی
زیورسلی کے دق کرتے کو جب زیورسلی کے ساتھ علیحدہ
ہوئی تو یادری صاحب جنکی نسبت یہ خیال بھی نہ تھا کہ
اون سے راستہ مین ملاقات ہوگی۔ ہرور اور اپنی بیٹی
کے درمیان مین آگئے۔
گھڑی گھڑی بھر کی نظر بازیون اور بار بار بازو اور سینے پر
آہستہ ہاتھ رکھنے سے ہرور نے لینا کو آگاہ کر دیا تھا کہ
اوسکو اب بھی اوسی شوق کے ساتھ اوس سے محبت ہی۔
اگر یہ صحیح ہی کہ عورت کے دل مین بہت جلد خیال گذر جاتا
ہی کہ دیکھیے مرد کب میری تعریف کرتا ہے۔ اور دیکھیے کب
یہ اعتراف پوشیدہ رکھتا ہی۔ اور کب عشق ظاہر کرتا ہی۔ اسکے
علاوہ اوسکے معلوم ہو جانے سے مرد کیجانب سے اوسکی
دلچسپی بڑھ جاتی ہی۔ گویا ہے اسکے ساتھ اوسکو یہ بھی بخوبی
معلوم ہو کہ یہ شخص وقت ہی کا ساتھی ہی۔ اگر یہ صحیح ہی
تو لینا کے دل پر ہرور کی بات کا کیسا صدمہ اور افسوس
ہوگا کہ جسکے ساتھ ایکبار مین بدسلوکی و بیوفائی کر چکی پھر
اوسی کے ساتھ ہون اور وہ اب پھر موقع ڈھونڈھ
رہا ہی کہ پرانے شخص کیطرح دوبارہ خطاب کرے۔
کیٹ اور ملن ساتھ ساتھ تھے اونکو گذشتہ حالات زندگی
کچھ افسوس نہین کرتا تھا۔ بلکہ اونکو آیندہ زمانے
خوشی اور مسرت کے ساتھ نظر کرتی تھی اور اسی وجہ سے
کیٹ ہمیشہ اپنے عاشق کے ساتھ خوش رہا کرتی تھی۔
ملن نے ہرور سے جو وعدہ کیا تھا کہ مین کوشش کرونگا
لینا اور تم دونون تنہا رہو وہ اوسکو بھول گیا۔
اور اب شام کا سہانا وقت بھی نکلا جاتا تھا کہ جو بد نصیب

اور محروم عاشق کو بالکل مایوس کیے دیتا تھا۔
آخر کار جاتے جاتے سب شہر مین داخل ہوئے اور چاندنی چوک
پہنچے جہان ایک نہایت ہی عمدہ اور شاندار - ۔ فٹ کی چوڑی
اور ایک میل لمبی سڑک ہی اور سڑک کے بیچ مین ایک نہر بہہ رہی ہی
جسکے کنارے کنارے پرخوبصورت درخت لگے ہوئے ہین
اور جسمین علی مردان خان کی نہر سے پانی آتا ہی۔
گھوڑے۔ اونٹ۔ ہاتھی جن پر بہت عمدہ اور بیش قیمت
جھولین پڑی ہوئی تھین ادھر ادھر آتے جاتے تھے۔
یہ جانور چاندی کے زیور اور سونے کی گھنٹیان پہنے ہوئے تھے
زنجیرون مین جکڑے ہوئے شکاری چیتون کو لوگ لیے جاتے
تھے۔ ناچنے والے فقیر ڈھول اور تاشے پر ناچتے گاتے
پھرتے تھے۔ فنس بہل گاڑیان اونٹ والے یعنی کچہری
کرنے والے سفید کپڑے پہنے ہوئے۔ بہشتی سرخ کھاروے کی
لنگیان کمر مین باندھے اپنے ہلکی بھورے کپڑون پر بھری ہوئی
مشکین لادے اور داہنے بازو کیطرف منھ جھکائے
ہوئے۔ چپراسی چپراسین لگائے ہوئے۔ یورپین اور
ہندوستانی سپاہی زرد یا سیاہ پہنے ہوئے جیسے اونکو
تکلیف ہوتی تھی ادھر ادھر گھوم رہے تھے
علاوہ اسکے دنیا کے نئے آنے والون مین سے ہتھیار کالے
کلوٹے لڑکے ہر مقام پر تکلیف دے رہے تھے۔ اسکی
پوری کرنے کے لیے کہ باوجود جنگی سامان اور جنگی وضع مین
دبا کے نہ رہے کبھی کبھی کوئی شخص غرق البرق وردی پہنے
اور بڑے بڑے بھالے لیے ہوئے یہ کہتا ہوا گذرتا تھا۔
مرزا مغل اور مرزا ابوبکر مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے جلوس کے
ساتھ جامع مسجد سے آرہے ہین"
تھوڑی ہی دیر کے بعد شاہزادے ادھر سے گذرے
اونکے آگے بہت سا گرد و غبار اور گاڑیان تھین۔ لوگ بھالے
اور تلوارین ہلاتے اور اپنے کپڑون کی چمک دمک چاندی کی
ڈھالون اور آفتاب کی روشنی مین دکھاتے ہوئے نظر آرہے تھے

گاڑی کے گرد کچھ وحشی سپاہی ہاتھوں مین عصے لئے ہوئے پاپیادہ دوڑتے اور بلند آوازون سے شاہزادونکے خطاب لے لیکر لوگون کو سواری کی اطلاع کرتے جاتے تھے کپتان ڈگلس اور بابو بلی سنگھ سواری کے بہت قریب تھے شاہزادون کے ساتھ اس مرتبہ ہاتھی پر نقرئی نقارے اور قیصری نشان بھی تھے۔

ہندوستان کے ایسے خطرناک معاملات کے وقت اس نوبت و نشان کا ہونا باعث تعجب تھا۔ انکے گذرنے ہی اسقدر بھیڑ ہوگئی کہ تھوڑے عرصے کے لئے بالکل راستہ رک گیا تھا۔ انکی سواری کے نکلنے سے بہت خاک اڑتی جس سے بچانے کی غرض سے ہرورد گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور لینا کے گھوڑے کی لگام لی۔ اوسکو علیحدہ ایک چھوٹی سی گلی مین کر دیا۔ اس گلی مین دو محل تھے جو کسی زمانہ مین دو امرائے سلطنت کے تھے یہ دونون جب گلی سے نکلے اوسوقت گرد تو بالکل دب گئی تھی۔ مگر اونکے ہمراہی آگے بڑھ گئے تھے۔ آخر کار یہ دونون تنہا ایک ساتھ ہوئے۔ ہرورد کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اپنی پریشانی کے مخفی رکھنے کے لیے لینا نے مسکرا کر کہا۔

"وہ لوگ تو بالکل چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اب آفتاب بھی غروب ہوگیا"

"ہان دیکھو مینار سے وہ شام کی توپ دغی"

"اور دس منٹ کے بعد بالکل اندھیرا ہوجائیگا"

"ہان انگلستان کی طرح یہان شام کو روشنی نہین ہوتی"

لینا اپنے گھوڑے کو کودانا چاہتی تھی۔ اسلئے کہ اب یہ دونون پھر بھی سڑک سے گذر چکے تھے اور ایک سنسان سڑک پر مڑے تھے جو سیدھے جمنا کی طرف جاتے ہوئے لینا کا مکان تھا کہ ہرورد نے اپنا گھوڑا روک کر لینا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا۔ "لینا پیاری لینا مین تم سے ایک ایسے معاملہ مین گفتگو کرنا چاہتا ہون جسکا لینا تم خوب جانتی ہوگی"

لینا نے اوسکی بات پر کان بھی نہین لگایا۔ وہ نقش حیرت ہو گئی تھی۔ اوسکے دانت آپس میں جکڑ گئے چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ جبڑے کسے ہوئے تھے۔ اور آنکھین ایک افسر کی طرف لگی تھین جو سامنے آہستہ قدم گھوڑے پر سوار چلا آتا تھا اوسکا ایک ہاتھ اسی کے گوچھن مین۔ ریشمی سیاہ لباس پہنے تھا۔ اور بائین جانب ایک تلوار لٹک رہی تھی۔ اوس شخص نے گذرتے وقت اپنی ٹوپی ذرا ہاتھ سے اوٹھائی اور جھک گیا اور ہرورد کی زبان سے بددعا یا لعنت کی قسم سے کوئی لفظ بے اختیار نکل گئی۔

یہ سوار کرنل مارک رڈوکن (ہرورد کا پرانا رقیب) تھا۔

بارھوان باب

پردہ کے اندر

"اللہ تعالیٰ بڑا برکت والا ہے۔ انشاءاللہ ہمارا کام خوب بہادری کے ساتھ انجام پا رہا ہے" شاہزادہ مرزا مغل نے باجبت ہاتھوں سے تسبیح کے دانے کھسکھاتے ہوئے یہ جملہ کہا۔ "اب وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب سچے پیغمبر خدا کا جھنڈا سارے ہندوستان مین اوڑے گا۔ دریائے گنگا کے دہانے سے کابل و کشمیر تک۔ اور دہلی سے کچھلی شہر تک ہمارے ہندو اور مسلمان دوست اوسکی فرمان برداری کرینگے" بابو بلی سنگھ بولے۔ "وہ دن کب آئیگا؟ ۱۰۔ اپریل کا موقع تو گذر گیا جب ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہندو ہردوار مین گنگا کے دہانے کی جگہ پر نہانے کے لئے جمع ہوئے تھے

"گھبراؤ نہیں ۔ ابھی یقین مانو یہ دن بہت جلد آ جائیگا
بھائی جی"

"حضور میرے حال پر بڑی عنایت فرماتے ہین میری
بے صبری کو معاف فرمایئے۔ آخر وہ زمانہ کب آئیگا"

جب اوس تاریخ کو پورے سو برس گذر جائین گے جب
کلایو نے (خدا کرے اوسکی قبر پر کتے لوٹا کرین) پلاسی پر
سراج الدولہ کو شکست دی تھی۔ آئندہ چاند کی پہلی تاریخ کو
وہ دن آئیگا۔ ایسا ہی منجم لوگ بتاتے ہین اور اسی سبب
سے ہم مسلمانون کے لیئے وہ دن مبارک ہے اور ہندوون
کے رتھ جاترا کا بھی وہی دن ہوگا"

"اچھا حضور نواب صاحب ان ناپاک کمبخت فرنگیون کے
حساب سے بھی اوس زمانہ کو دو ہی چاند باقی ہین"

شاہزادہ ابوبکر جو اسوقت تک وظیفہ ہی پڑھ رہے تھے
اور جنھون نے ابھی تک کوئی لفظ نہین کہی تھی بولے
"دو سو برس مین ان لوگون کا زمانہ پورا ہو جائیگا
جو خدا نے انکو دیا تھا۔ اچھا اب ہم ایلچیون اور وکیلونکو
آنے دین جو ہزارون گروہون اور فرقون اور شہرون
کی طرف سے ہمارے باپ کے تخت کی فرمانبرداری کرنیکو بھیجے ہوئے
پاس آئے ہین"

جن لوگون سے ملاقات ہونے والی تھی چونکہ وہ کُل
چالیس ہی آدمی تھے لہذا یہ ایشیائی مبالغہ تھا۔

یہ گفتگو اوس رات کو جب کپتان ہرور نے کنٹونمنٹ
سے پلٹتے وقت اپنے ہندوستان کے زندگی بھر مین پہلے
مرتبہ سب خدمتگارون کو غیر حاضر پایا تھا۔ اور اوسکو
خود اپنے ہاتھ سے اپنے لیئے کافی طیار کرنا پڑی تھی محل دہلی
کے بڑے دیوانخانہ مین ہوئی۔ یہ پیشین گوئی خوب محنت
اور کوشش کے ساتھ ناچنے والے فقیرون درویشون اور
ملاون کے ذریعہ سے عام طور پر پھیلائی جاتی تھی کہ جنگ
پڑی کے سو برس بعد انگریزونکی عملداری جاتی رہے گی۔
یہ حساب اوس زمانہ سے لگایا گیا تھا جب لارڈ کلایو نے
ہندوستان مین سب سے زیادہ معرکہ کی لڑائی ساڑھے
جہازی سپاہیون اور آٹھ توپون سے ۲۳ جون ۱۷۵۷ع
کو فتح کی تھی۔ اور جب نواب بنگالہ کی چالیس ہزار جنگی
فوج مع ۵۰ توپون کے بھگا دی تھی۔

اور یہ مدت اپریل ۱۸۵۷ع کو پوری ہونیوالی تھی۔

شاہان مغلیہ کا محل جو جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے
اوسکو ۱۷ وین صدی مین شاہجہان بادشاہ نے
بنوایا تھا۔ یہ محل دور مین ایک میل سے زائد ہے جسکے
چارون طرف ایک بہت بڑی کھائین دی ہوئی ہے
اور ایک سرخ دیوار ۳۰ فٹ اونچی گرد کھینچی ہوئی ہے
جسمین توپون کے لئے خالی سوراخ بنے ہوئے ہین۔ یہ ایک
نہایت ہی مناسب موقع پر ہے جسکے قریب ہو کر علی مردانخان
فارسی گورنر قندھار کی بنائی ہوئی نہر گذری ہے۔

علی مردانخان اتنا بڑا دولتمند تھا کہ اوسکی نسبت خیال
کیا جاتا کہ اوسکے پاس پارس پتھر تھا جسکے چھو جانے سے
سب قسم کی دھاتین خالص سونا بنجاتی تہین۔ اوسکی
فیاضی کیوجہ سے ۱۲۳ میل کے فاصلہ پر سے پہاڑون
سے کاٹ کر جمنا کا صاف پانی دہلی مین لایا گیا ہے۔ اس
محل کے مینار اور گنبذ بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتے
ہین۔ اور پادری ہیبر کا بیان ہے کہ سوائے مقام کی
مضبوطی کے یہ محل سب باتون اور خصوصاً شان شوکت
مین ایوان ونڈسر سے کہین بڑھا ہوا ہے"

دیوانخانے کے باہر سنتری ایسٹ انڈیا کمپنی کے
پرانے ملازم تھے جو اپنی نیلی لاجوردی وردیان پہنے
ہوئے تھے۔ اپریل کی رات کو ۳۸ وین دیسی پلٹن کا
گارڈ تھا۔ مگر شہر کی اندرونی حفاظت بلکہ قریب قریب
اندر کے کل مقامات کی حفاظت پولیس وغیرہ اور دیسی
فوج کی دو پٹالین کرتی تھین جنکی تنخواہ خود شاہ دہلی

دیتے تھے جو اونھین کے زیر حکم تھین - اس فوج کے افسر یورپین ہی تھے - اور یورپین وضع ہی کی قواعد بھی ان لوگون کو سکھلائی گئی تھی - مگر پوشاک ویسی ہی وضع کی پہنے ہوے تھے - ہتیارون کی قسم سے انکے پاس بندوقین اور بھالے تھے - ان لوگون کی کمان بابو بلی سنگھ کرتے تھے جو ایک غصہ ور اور بدمعاش آدمی تھا اور انگریزی قانون کے خوف سے معقولیت کی حدون مین مقید رہتا تھا اور خونریزی اور ڈاکہ زنی سے رکا رہتا تھا جو ایک خاص ایشیائی تعلیم ہی -

بابو بلی سنگھ جیسا کہ اوسکے نام کے آخری لفظ سنگھ سے ظاہر ہوتا ہی جسکے معنے شیر ببر کے ہین بڑا بہادر تھا وہ جریٹ لیکر چلتا تھا جو رومال کی قسم سے ایک شہنشاہی نشان تھا اور اوس وقت تک نہین علیحدہ کیا جاتا تھا جب تک خود بادشاہ میدان جنگ مین نہین جاتا - بابو بلی سنگھ سوار بھی خوب اچھا تھا - اور اپنے ہتیار خوب ہوشیاری سے رکھتا تھا - مشہور تھا کہ وہ خوب زور سے گھوڑا دوڑا کر اچھالی ہوئی نارنگی کو اپنی تلوار اور اپنے بھالے کی نوک پر روک لیتا تھا - اور عمدہ نوکیلے بھالے سے ایک آدھ انچ کی سیخ کو توڑ ڈالتا تھا - اور ایک بڑے بھاری تربوز کی طرح انسان کا سر جدا کر دیا کرتا تھا - وہ لمبا تو بہت تھا مگر جسم بھر مین جیسے بالکل ہڈیان ہی ہڈیان تھین - اوسکے پٹھے اور ہاتھ پاؤن کمزور اور دبلے تھے - مگر ایک عرصہ کی کثرت اور ڈھیلے پائجامہ اور کپڑون کیوجہ سے اوسکا دبلاپن ظاہر نہین ہوتا تھا - اس رات کو بجائے خود کے وہ ایک سفید پگڑی باندھے ہوے تھا جسپر ایک سفید پر اور ایک ہیرا لگا تھا کہ اوسکے چہرے کی سیاہی کا اوسپر کیقدر عکس پڑ رہا تھا - اوس فوج کے علاوہ جسکا نگہبان بابو بلی سنگھ تھا محل دہلی کا ایک گارڈ اور تھا جسپر کپتان ڈگلس مقرر تھے - لیکن وہ لوگ دیوانخانے سے بہت دور رکھے گئے تھے - اور اون سب کہ سارے راستون پر صوبیدار اور بابو بلی سنگھ کے خاص پسندیدہ سپاہی مقرر اور متعین تھے -

یہ دربار کا کمرہ بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی اور اوسکے گرد ایک سنگ موسٰی کا چبوترہ بنا ہی - اور نگ زیب کی مسجد کے مثل اسمین بھی جواہرات لگے ہوئے تھے - کسی زمانہ مین اسکی چھت چاندی کی تھی - لیکن اوسکو مرہٹون نے اپنے حملہ مین لوٹ لیا اور اوس سب چاندی کے روپئے ڈھالے گئے تو ۲۷ لاکھ روپیہ ہوے تھے اب گلابی ریشمی کپڑے کی چھت گیری کھنچی ہوئی تھی - اور اسکے نیچے بہت سی موم کی شمعین روشن تھین جن سے عطر گلاب کی خوشبو آتی تھی - زمیداران غازیپور کے کھیتون کا عرق گلاب خاص معمولی برابر چھڑک رہی تھین - صندل کا برادہ - کشمیر کا زعفران چاندی کی انگیٹھیون مین جل رہا تھا - اور کل کمرہ خوشبودار ہوا سے مہک رہا تھا -

اس عجیب و غریب مقام کے درمیان مین ایک خالی تخت شہنشاہ دہلی کا رکھا ہوا تھا - کیونکہ وہ خود نا توانی اور نقاہت کی وجہ سے موجود نہ تھے - اگرچہ اندرونی اور خفیہ سازشون کے خاص سبب وہی تھے -

ایک ہودہ تھا جو سنگ مرمر کے شیر کے سر پر رکھا ہوا تھا اور شیر کی آنکھین سرخ شیشے کی تھین اور انگریزی لوہے کے پنجے تھے اور اوسپر ایک طلائی گوٹہ دار کپڑا پڑا ہوا تھا - اوس ہودے مین قرآن کی ایک آیت سبز مخمل کے اوپر موتیون سے جڑی ہوئی تھی - اور اس مرصع ہودے کے چارون طرف موتیون کی ایک لڑی لپٹی ہوئی تھی یہ ہودہ ایک طاؤس پر جو بہشت کی چڑیا ہی رکھا ہوا تھا - طاؤس کی چونچ لعل کی ہے - آنکھین یاقوت کی تھین اور سینہ پر بھی بہت سے بیش قیمت جواہرات کے

لٹکے ہوے تھے جو بے انتہا موم کی شمعون کی روشنی مین
جگمگا رہے تھے - یہ اوس شہنشاہ دہلی کا تخت تھا جو
انگریزی گورنمنٹ کا پنشن خوار ہوکر رہنا نہین پسند کرتا تھا-
اس خالی تخت کے دونون جانب دو طلائی کرسیان
پڑی ہوئی تھین جنپر دونون شاہزادے مرزا مغل اور
مرزا ابوبکر بہت ہی قیمتی پوشاک پہنے اور ہتیار لگائے بیٹھے
ہوے تھے - اوسوقت اونکی سست آنکھون سے کچھ
جوش ظاہر ہورہا تھا- اور اونکے بالکل افسردہ اور پژمردہ
چہرے خوشی سے ذرا چمک رہے تھے - اوس ایرانی قالین
کے خاتمہ پر جو تخت کے پاس بچھا ہوا تھا دو منشی ٹیڑھی
ٹانگین کئے ہوے لکھنے کا سامان اپنے پاس رکھے ہوے
بیٹھے ہوے تھے - اوس سامان مین سے انگریزی عمدہ
کاغذ اور کاغذ کے بنے ہوئے کشمیری قلمدان - پرکے
قلم اور دواتین اون خوبصورت ڈسکون پر رکھی ہوئی
تھین جو بمبئی سے منگوائے گئے تھے - اور جنپر ہاتھی دانت
کی نقشکاری کا کام بنا ہوا تھا- لیکن حاضرین کے نام
لکھنے کے سواے ان منصدیون کو اور کچھ لکھنے کا حکم
نہ تھا- بابو بلی سنگھ اپنے ہاتھ مین بھالا لئے ہوے
پاس کھڑا تھا- سنگ مرمر کی دیوار مین جو نیچے تھی اور
کہین کہین سونہری تار لگے ہوے تھے جنمین سے دیوانخانہ
مین زنانہ مکان کے لوگ جھانک سکتے تھے - مگر اس وقت
کو دیوانخانہ مین سواے نیزون کی چمک دمک کے
اور کچھ نظر نہ آتا تھا- کیونکہ ان دو نیزہ بھی آج پہرہ
اور روک ٹوک تھی - تخت کے آس پاس مبارک مور
کی صورت کے بڑے بڑے چراغ روشن تھے کہ جو تھوڑی
دیر کے لئے ہمایون کے مقبرے مین روشن ہوا کرتے تھے-
لائق کپتان ڈگلس میدان مین چڑھتے منھ مین جو بڑے
اسکاچ گیٹ کے پہرے پر چاندنی کے مزے لوٹ رہے
تھے - اگرچہ وہ دیکھ رہے تھے کہ گھوڑون کے نعلونکی
قطع کی کھڑکیان روشن ہین - مگر اس امر کا بالکل خیال نتھا
کہ وہان کیا سازش ہورہی ہے-

شاہزادے صاحب نے اپنی انگوٹھیون اور جواہرات سے
لدی ہوئی اونگلیون کو زانوون پر رکھ کر اور حقہ کی نہال
منھ مین لگا کر جسپر بیدری کا کام عمدہ بنا ہوا تھا- اور
جسکے بیچان مین ریشم اور طلائی گوٹہ لگا ہوا تھا کہا یہ
ایلچیون کو اور جو لوگ نذر لیکے لائے ہین اونکو آنے دو-
ایک سرخ ریشمی پردہ جو اوسوقت دروازہ کا کام دے رہا
تھا ہٹا- اور اوسمین سے بہت سے ہتیارون اور جواہرات
کی چمک دمک دکھائی دی- اور اوسکے بعد خاموشی کے
ساتھ بہت سے سلام کرکے اون لوگون کی ایک جماعت
آئی جنھون نے آتے ہی شاہزادے کو زمین دوز ہوکر اور
بہت ہی جھک کر سلام کیا-

سب سے پہلے میلا کچیلا درویش حافظ فلاح الدین اپنی زرد
چادر اوڑھے اپنی ناک اور کانون مین گیرو رنگے
کمر مین ایک زندہ سانپ لپیٹے ہوئے آیا- اسکے ساتھ ہی
فرخ پانڈے اور پادری وسلس کا خدمتگار آیا جو خاموشی
کے ساتھ - مگر نہایت ہی مودب صورتین بنائے دکھلائی
دیئے- اسکے بعد بہت سے ہندوستانی افسر اور بارکپور کے
باغی اور قریب کے پلٹنون کے افسر آئے جو رات کو اون
سنتریون سے ملکر جو سازش مین شریک تھے کنٹونمنٹ
سے نکل آئے تھے ان مین سے اکثر تو پوری سرکاری وردی
پہنے ہوے تھے اور اپنے تمغہ ہاے جنگ ستلج فیروزشاہ
سبراون اور چلیان والا کے تمغے لگائے ہوے تھے جنکے
ایک رخ پر ملکہ معظمہ وکٹوریہ (فرنگی عورت جسنے چربی کے
کارتوس بنائے ہین) کا چہرہ بنا ہوا تھا- ان لوگون
مین ایک بوڑھا حافظ قنوج ہندو تھا- مگر اوسکی صورت
سے وحشت برستی تھی ہمیشہ بدن پر بہت سے سانپ لپیٹے
ہوے تھا- اوسکی وضع حرکات وسکنات صورت شکل کچھ

ظاہر ہوتا تھا کہ ناگپور کا باشندہ ہے اور اون لوگون مین
سے جو ہتیار کی قسم سے فقط تلوار اور بھالے ہی کا استعمال
کرتے ہین۔ اور جنکے لیے سامان جنگ مین فقط گھوڑے کی
زین ہی ہوتی ہے۔ یہ شخص جسکا منہہ اور سر رسم و رواج
ملک کے موافق بالکل گھٹا ہوا تھا۔ حضور کے نانا صاحب کا
ایلچی تھا۔ انکے سوا اور بھی بہت سے زمیندار اور سپاہی
تھے جو ریشمی چادرین اوڑھے تھے۔ اور ڈھاکہ کے
ململ کی پگڑیان سر پر تحسین کرتے جمیئی رنگ کے تھے۔
کپڑون مین جواہرات لگے ہوئے تھے جو گوٹ کے مقام پر
اور وضع سے لگائے گئے تھے اونکے کالے چہرے سیاہ
آنکھین اور چھوٹی موچھین اس مجمع بھر کو تصویر کے
مثل ثابت کرتی ہین۔

تیرھوان باب

دیوانخانے مین کیا ہوا

بڑے بھائی نے اس مجمع پر جو تخت کے پاس والے
قالین کے کونے پر سامنے مودب کھڑے تھے
نظر ڈالی۔ حافظ فلاح الدین نے کہا "ہم لوگ یہان
یہ نیدو بست کرنے آئے ہین کہ اون لوگون کا خاتمہ
کردین جو ہندوون اور مسلمانون کے مذہبون
کو ناپاک اور غارت کرتے ہین اور ذات اور ایمان
لیکر ہم لوگون کو خراب کرنے والے ہین۔"
شاہزادے نے ایسی صورت بنا کر گویا یہ امر پہلے ہیل
اونکو معلوم ہوا تھا کہا "حافظ صاحب! خدا سے مدد
کی درخواست کیجیے۔" اسپر درویش نے کئی مرتبہ تکبیر
لگا کر اور اپنے ہتیار گھوما اور اپنی چالاکی اور ہوشیاری
ظاہر کر کے کہا "اے اللہ مدد کر اور دین سب کی مدد
کر جو مذہب اسلام کی مدد کرتے ہین۔ اور ہم لوگونکو
قیامت کے روز چند سخت لوگون مین سے ہونا چاہیے
اون سفید منہہ والے کافرون کو غارت کر دو جو دین
محمدی کو ناپاک کر رہے ہین۔ اور اوس روز حشر سے
ہم لوگون کو غافل ہونا چاہیے قرآن کیا کہتا ہے؟
اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ یعنی جو کوئی
دعا مانگتا ہے مجھ سے اوسکی دعا پوری ہوتی ہے۔
پس اس تجویز کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پیچھے اور عظیم المنزلت مغل
کی زمین اگرچہ ان کافرون کے آجانے سے خراب ہوئی مگر
نوح کی کشتی کی طرح اب تباہی سے بچے گی۔ خداوند نعمت
کیا یہ نہین معلوم کہ کافر برادران کلب یعنی جانور سور اور
کتے اونکے سب بھائی تھے اونکا سارا فرقہ سور اور اونکی
نسل ہونا پاک ہے اور کیا ہم ہندو مسلمان ان فرنگیون کا
ساتھ دینگے جو ہم سے بہت ہی کم درجہ ہین۔ ہمکو ہرگز
ایسا نہ چاہیے ہرگز ایسا نہ چاہیے۔ پیغامبر خدا نہ کرے
برہما نہ کرے۔"
شاہزادہ مغل نے سر جھکا کر کہا "خدا برتر ہے۔ وشنو
برا ہے اس خیال سے نہین کہ اوس ناپاک بت پر ہم ایمان
رکھتے ہین۔"
"خدا نہ چاہیے۔"
باوجود اس ظاہری جوش اسلام کے یہ درویش ساہی
طور پر ایک چالاک اور اپنا مطلب نکالنے والا بدمعاش
تھا۔ یہ اون جعلسازون مین سے ایک تھا جو ہر ایک
ملک مین پائے جاتے ہین۔ اور اپنی ذاتی غرضین حاصل
کرنے کے لیے مذہب کو ایک ذریعہ قرار دے لیتے ہین۔
زہردار سانپ اس غرض سے وہ اپنی کمر مین لپیٹے رہتا
تھا کہ اہل ہنود اوس سے خوش ہون جو انکے مصریون
کی طرح سانپ کو پاک خیال کرتے ہین اور یہ دیوتا شیو
کے ہاتھون مین اور اسکی طاقت کا جتا رہنا ظاہر کرنے کی
غرض سے رکھا جاتا ہے۔ اس ترکیب سے وہ اوسیقدر روپیہ
ہندو سپاہیون سے حاصل کر لیتا تھا جسقدر مسلمان

سپاہیون سے حاصل کرتا تھا۔ اور دونون جگہون سے
پیشین گوئی کرنے والون اور رنڈیون اور سانپ کھلانے
والون کی طرح تہوارون کے موقعون پر دہلی اور ار
وگرد لی بازار کے لوگون سے روپیہ حاصل
کرتا تھا۔

دونون شاہزادگان دہلی بخوبی تعلیم یافتہ تھے۔ اور
ناناصاحب کیطرح انگریزی خوب صاف بولتے تھے۔ مگر
اسوقت تو وہ ہندوستانی زبان ہی بول رہے تھے۔
شاہزادہ مغل نے اپنی جگہ سے سلام کرکے کہا "خدا کے
نام سے یہان دہلی کے دیوان خانے مین مسلمان اور
ہندوون کو برابر خیر مقدم کہا جاتا ہی۔ صاحبو اطمینان
رکھو کہ شان و شوکت سے اب آفتاب طلوع ہوگا کامیابی
اور روشنی کی صبح اوسوقت ظاہر ہوگی جب فرنگیون کے
گناہ اونکے سر پر ٹوٹین گے۔ اور اونکو وہ سخت سزا
دی جائیگی جسکے وہ مستحق ہین۔ خدا تھوڑی ہی مدت
کے لئے اپنے پوشیدہ مطالب پورے کرنے کی غرض سے
اون لوگون کو اجازت دے دیتا ہی جو کم مرتبہ ہین۔
تاکہ اپنے بڑون پر حکومت کرین جسطرح سے کہ یہ لوگ
ہمارے اوپر حکومت کرتے ہین۔ اور وہ زمانہ اب
اوس مدت کی پیشین گوئی کے موافق خاتمہ پر ہی!
اب وہ وقت آپہونچا ہی کہ یہ انگریز ہندو مسلمانون
کی زمین سے باہر نکال دئے جاوین۔ ایک سوکھے
اور خشک درخت کو کاٹ ڈالو اوسکی شاخین فوراً
آگ سے دوچار ہونگی۔ اونکی خاک بھی بہت جلد اڑ
جائیگی۔ اے پاک پروردگار گائے کی چربی سے
ہندوؤن کے لئے۔ اور سور کی چربی سے مسلمانون کے
لئے کارتوس بناکر یہ حکم دے کر کہ لوگ اونکو اپنے
دانتون سے کاٹین یا اپنی اونگلیون سے توڑین۔
یہ فرنگی اور اونکی حکمران عورت چاہتی ہی کہ سبکی ذات
اور سب کا مذہب لے۔ اب ہمارا خاص مطلب خیگیا ور
بلوہ ہو۔ اون دنون کیطرح جب ویلور مین کراوک
نے ہندوستانیون کو حکم دیا تھا کہ اپنی داڑھیان
منڈوا ڈالین اور عیسائی ٹوپیان پہنین اور اپنے
تلک مٹا ڈالین جس سے زیادہ دشوار اونپر روز حشر بھی
نہ تھا۔ سلطان روم شاہ مصر بلکہ برگڈیر نیولین تک
ہمارے ساتھ ہین۔ اور کل اسوقت ہم سونے کی زنجیرون
اور گوری گوری یوروپین لڑکیون سے گھرے ہونگے۔ ان کے نہ بچنے
ہندوستان ان فرنگیون کا قبرستان ہوگا۔ اور اسمین
سے ایک بھی سمندرون کے اوسطرف والے چھوٹے سے
جزیرہ مین جہان انکا گھر ہی نہ جانے پاوے کہ وہان پہونچکر
بیان کرے کہ کسطرح سے اونکے ساتھی تباہ اور غارت ہوئے
مذہبی جوش۔ حقارت قوم و رنگ کے سوا کوئی صاف
یا اعلی خیال قومی شاہزادے کے سامعین کے دلون
مین نہ تھا۔ انکی اغراض اوس آواز سے بہت کچھ معلوم
ہوتی ہین کہ جو اکثر اونکے منھ سے نکلتی تھی۔ "دین دین"
اور لوٹ لوٹ۔

ابو بکر نے کہا "بڑے زمیندار حتی کہ غریب رعیت زمین کے
جوتنے والے ہمارے دل و روح کے ساتھ ہین"۔
درویش نے کہا "اونکے سر بھی اگر وہ ہمارے شریک نہون"
چھوٹے بھائی نے کہ جو کسیقدر ظالم معلوم ہوتا تھا
کیونکہ اوسکی پیشانی تنگ آنکھیں جو تنخوار و چھوٹی تھین
کہا "ہر ایک سپاہی کہ جو کسی عیسائی کو مارےگا ایک
زیور طلائی۔ اور ہر ایک افسر کے سر کے واسطے روپیہ کی
ایک تھیلی پاویگا"۔
اسپر درویش نے غضبناکی سے کہا "موت ہر ایک
یوروپین۔ یوروشین کرسٹان۔ ہر ایک رنگ و مذہب
کے لوگون کی۔"
بابو بلی سنگ نے کسیقدر خاموشی کے بعد کہا۔

یہ پاک احکام مرزا مغل اور مرزا ابوبکر کے جاری کیے ہوے شاہ دہلی کیجانب سے ہین"

درویش نے پھر کہا قرآن کیا کافرون کی نسبت کہتا ہے۔ اقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث اخرجوكم "یعنی جہان پاؤ اونکو مارو اور اونکو جگہ سے نکال دو کہ جہان سے اونھون نے تمکو نکال کر قبضہ کیا ہو" کیونکہ بت پرستی مارنے سے کہین اچھی ہے۔ جو کوئی شخص اپنی پیٹھ اپنے مذہب کیجانب کریگا اور کافر ہوگا وہ ان لوگون کے ساتھ آتش جہنم مین ہمیشہ جلایا جائیگا"

شاہزادہ مغل درویش کی گفتگو سے تنگ آکر کسیقدر جھک کر نانا صاحب کے (کہ جو خطاب شاہان مرہٹہ کا ہوتا تھا۔ لیکن زیادہ کمانیر سپاہ کا ہوتا تھا) آدمی سے پوچھا "کھونا ابھو اس مشورہ کی نسبت کیا کہتا ہے؟"

اس بالکل سر منڈے ہوے مرہٹے نے جو زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا آگے بڑھکر اور تلوار ٹیک کر کہا "نانا صاحب ڈھونڈھو پنتھ چاہتے ہین حضور کو مین عظیم اللہ خان اعتبار دلاؤن۔ کہ وہ ہر ایک بات مین ساتھ ہین۔ وہ نانا نیز وہ ان کو بیچ ذات کے جھوٹے کافر خیال کرتے ہین کیا جو غلام چاہتے ہین ہندوستان کو ذلیل کرین اسکے باشندون کے مال و متاع کو چھین لین۔ انکے رواجون و مراسم کو مٹائین۔ جسطرح سے کہ وہ اپنی ناواقفیت مین اوس ہر ایک شی پر پہنچا کرتے ہین کہ جو انگریزی نہین ہے۔ اور اسطرح سے یہ ظاہر کرتے ہین۔ سوار و فوج پیدل اور توپین کہ جو اپنے ساتھ لائے ہین اوسکا سب حال اس خط مین درج ہے کہ جو خریطہ کے اندر ہے"

جھک کر خریطہ مغل کو اوسنے دیدیا کہ جو سبز ریشم کا بنا ہوا تھا جسمین عموماً اہم خطوط رکھے جاتے ہین۔

مغل نے یون ہی سرسری نظر کاغذ پر ڈالی اور کسیقدر بزرگی کے ساتھ اپنے بھائی پر نظر ڈالکر کاغذ دیکر کہا۔ "تمہاری جانب سے نہ دل سے شکریہ ادا کرنا نانا کو کہنا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک فرمان اونکو اپنے والد شاہ دہلی کا حکم لیکر روانہ کیا جاویگا۔ اور خدا تمہیں سایہ پر قرار رکھے۔ کیونکہ تم فرنگیون کے بتون اور انجن پرستون پر [illegible] کہ جنکی بڑی نے ہمارے بزرگون کے یکون کو مات کردیا۔"

سردار نے کہا "برہما شاہ دہلی پر اپنی خاص عنایت رکھے" تاہم اوسے جھکے کیونکہ گو وہ مسلمان تھے لیکن اس بڑی تشویش کے موقع پر وہ ہندوان وشنو کی کہ جنکی تعداد بہت بڑی تھی خوشامد کرتے تھے اور خوش رکھنا چاہتے تھے۔

اب بڑے بھائی نے مسکراکر کہا "اب ہم سنین کہ ہمارے وفادار سپاہیون نے کیا کہا ہے۔"

اسقدر کہنے نے اون سپاہیون کے مجمع مین تشویش ڈالی کہ جو مستعدی اور گرمجوشی کے ساتھ آپس مین گفتگو کر رہے تھے۔ اب انمین سے ایک حولدار نکل آیا یہ شخص دبلی ہڈیون کا چالاک چالیس سال کے قریب عمر کا تھا۔ اوسکی آنکھین بال اور چہرہ بالکل سیاہ۔ اوسکی مونچھین اسقدر لمبی تھین کہ وہ اوسکے بازون تک کی خبر لیتی تھین۔ اوسکی گلنار پوشاک پر جو تمغے تھے اون سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بہت عرصہ تک سرکاری ملازمت مین رہا ہے۔

"پرساد سنگھ حولدار کنٹونمنٹ سے آیا ہے"

اوس نے جھک کر فرشی سلام کیا اور کہا "حضور عالی ۵۴ وین پلٹن کا صوبہ دار میجر نہایت ادب کے ساتھ شاہ دہلی کی خدمت مین میرے ذریعہ سے سلام کرتا ہے کیونکہ اپنی نوکری کے باعث خود حاضر نہین ہوسکتا"

"یہ بدقسمتی ہے حولدار خیر بتلاؤ کہ کیا خبر ہے"

"وہ حولدار نایک اور سپاہی ۵۴ وین پلٹن اپنے نمک اور ایمان کے سچے رہینگے کہ جبتک دنیا قایم ہے"

"اچھا یہ تو عمدہ بات ہے"
"وہ ذات کی بڑائی قائم رکھا چاہتے ہیں اور بلوہ کرنیکو طیار ہیں"
دین دین! ہر ایک جانب سے آواز آتی تھی۔
بابو بلی سنگھ نے زور شور سے حاضرین سے کہا "چپ چپ"
اور پرساد سنگھ کی جانب مخاطب ہوا کہ "ہاں تو تمہاری رجمنٹ بغاوت کے واسطے طیار ہے"
"لیکن سپاہی اپنے فرنگی افسروں کو نہ مارینگے"
اس بیان سے کسیقدر غصہ بلی سنگھ کے چہرے پر معلوم ہوا۔
اسپر پرساد سنگھ نے کہا۔
"وہ اور اونکی میم صاحبہ سب ہمارے اوپر مہربان ہیں ہمارے لڑکوں اور بیویوں کیساتھ سلوک کرتے اور روپیہ دیتے ہیں اور جب تہوار آتے ہیں تو اشرفیاں بھی دیتے ہیں۔ اور جب تمہاری عید آتی ہے تو روپیہ چاول اور بٹیہ کا موٹا [illegible] دیتے ہیں۔ ہم لوگ کرنل ریلی سے اسطرح سے محبت رکھتے ہیں جسطرح سے بیٹے کو اپنے باپ سے ہونی چاہیے۔ ہم لوگ نمک حلال رہینگے"
"تو تم اونکو نہیں مارو گے"
"نہیں۔ لیکن دوسری رجمنٹ کے لوگ چاہیں ایسا کریں"
"اور تم دوسری رجمنٹ کے لوگوں کو مارنے سے نہ روکو گے"؟ یہ ابوبکر کا سوال تھا۔
"نہیں ہم روک نہیں سکتے"
"اچھا تو ہماری دشواری مٹ ہوگئی یہ بہت اچھا ہے پرساد سنگھ اور تم دیکھو گے کہ شاہ دہلی بہ نسبت کمپنی کے اچھی طرح سے تنخواہ کا دینے والا ہے۔ دیسی افسروں میں ہم پرانے خاندان دہلی کو جگہ دینگے کہ جو شاہ سے حکم پانے کے بعد ۲۵۰ سواروں کو قواعد سکھلا دینگے۔ اور سپاہ کے انعام دینے میں کبھی کوتاہی نہوگی۔ اچھا سلام جمعدار سلام۔ خدا تمہیں اپنا سایہ رکھے۔ اب آگے کون ہے" بابو بلی سنگھ نے تین [illegible] سپاہیوں کو کہ جو ۳ و ۱۱ و ۲۰ دیسی پلٹن کے نایک اور سپاہی تھے پیش کر کے کہا "یہ میرٹھ سے ایلچی آئے ہیں"
درویش نے ان لوگوں کی گفتگو پر شبہہ کر کے کہا "اچھا قسم تو کھاؤ"
ان تینوں نے یکے بعد دیگرے ہاتھ اوٹھا کر کہا "ہم لوگ برہما اور شیو اور وشنو کی قسم کھاتے ہیں"
"ہاں۔ اور تم پاک دریائے گنگ کی قسم کھاؤ کہ جسکا پانی مرتے وقت تمہارے گناہوں کو پاک کریگا"
ان لوگوں نے ملکر کہا "ہم لوگ مہادیو کی جٹاؤں کی قسم کھاتے ہیں" یہ بڑی بھاری قسم ہوئی۔ کیونکہ گنگوتری کے دہانہ کے قریب جو برف ہے اوسکو یہ جٹا بولتے ہیں یہیں پر سے دریائے گنگ نکلی ہے۔
انمیں سے ایک نے کہا "یہ ہماری رجمنٹوں کی رائے ہے کہ ہم لوگ اوسوقت بلوہ کردیں کہ جب عیسائی لوگ بالکل غیر مسلح اپنے گرجاؤں میں ہوں"
دوسرے نے کہا "یہ ناپاک فرنگی ہفتہ میں صرف ایکروز عبادت کرتے ہیں حالانکہ ہم لوگ برابر ہفتہ بھر روز کرتے ہیں"
بہت سے ایلچی شملہ الہ آباد۔ فتح پور اور دوسرے شہروں سے آئے اور اسی طرح کے وعدہ ہائے ظلم اور خون خرابا کیے۔
چونکہ ان سبکے محلوں سے شہر یا دوسری جگہوں کو بلا اشتباہ پیدا کیے جانا تھا۔ یہ ایک ایک یا دو دو کر کے گئے۔ کہ جس ہوشیاری کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ سنتریوں نے پوری رازداری سے محافظت کی تھی۔ آخری شخص کہ جو پیش ہوا تھا فرخ پانڈے تھا بابو بلی سنگھ نے پوچھا کہو بہرو صاحب کے خدمتگار کہو تمہارا مالک تھوڑے سے لوگ محاصرہ قلعہ کے واسطے لایا ہے۔
فرخ پانڈے نے سر جھکا کر کہا "ہاں میرے صاحب

"وہ کب سے"

"وہ آغا صاحب ابھی پورا چاند نہیں ہوا"

"وہ کتنے یا پاک اوسکے ساتھ تھے"

"وہ ٹیمپل صاحب اور ایک جمعدار - اور ساٹھ سپاہی"

"وہ اوتھ - وہ تو ایک مٹھی بھر ہین - اچھا تم جاؤ"

"وہ مین اپنے بھائی کے خون کے بدلے مین ہرور صاحب کا خون لونگا"

بابو بلی سنگھ نے کہا " ایک بہت بڑے شخص سے اب ملنا رہا"

ابوبکر نے پوچھا " اور وہ کون ہے - ہا"

"وہ پادری صاحب کا خدمتگار"

پادری وسٹن صاحب کا ! اچھا آنے دو [illegible] سے مخاطب ہوکر تمھارا نام کیا"

"وہ بہت عرصہ تک خدا کا سایہ حضور پر برقرار رہے میرا نام اسم علی ہے"

بابو بلی سنگھ صاحب نے اپنا [illegible] کیا -

"وہ تم واقف ہو کہ پادری صاحب کی لڑکیان کہان سوتی ہین اور خصوص وہ جو سب سے چھوٹی ہے"

"اے صاحب تو کیا آپکا مطلب مس بابا پولی سے ہے"

"وہ بابو نے کہا " ہان مری منجھلے بابون والی ! تم [illegible] ان لڑکیون پر [illegible] اور اگر کسی طرح کوئی بات ہوئی اور یہ ہاتھ سے نکل گئی تو سر تمکو دینا ہوگا کیونکہ جب وہ وقت آویگا تو یہان سب گوری عورتین اور لڑکیان بطور جائز لوٹ سمجھی جاوینگی کیا تم سنتے ہو یہ اس محل کے اندر اسی کے"

وہ بیشتر نے زور شور سے کہا " کافرون کی لڑکیان جائز شکار مومنین کا ہین اور یہی ۹۴ وین باب قرآن مین لکھا ہوا ہے کہ جو کچھ مین مال غنیمت ہاتھ آتا ہے"

ابوبکر نے کہا " ملن کا تو تلوار و بندوق کہا جا گرینگے"

اور چونکہ پادری صاحب کو کتون سے زیادہ محبت ہے

اس باعث قسم روح پیغمبر صاحب کی کہ وہ کتون کے ساتھ دفنایا جاویگا"

خدمتگار " مگر حضور بڑی لڑکیون مین سے ایک کی شادی بہت جلد ہونے والی ہے - اور مین کیونکہ مغل فصد سے " شادی اوسکے ساتھ"

"وہ ملن صاحب سے"

ابوبکر نے مغل کر " اب تو تم جاؤ - ہم ملن صاحب کی خود خبر لے لینگے"

جیسا کہ پیچھے معلوم ہوا - مرزا مغل نے اپنے دل مین ارادہ کیا کہ وہ کیٹ ولیبا کو اپنے محل مین رکھیگا اور ابوبکر نے کہ جو کم لالچی مگر مغل کی طرح سے ظالم تھا ارادہ کیا کہ صرف پولی کو پاکر وہ اکتفا کریگا ! غریب پولی کو کہ جسکی چمکدار آنکھین نرم چہرہ اور صاف خون کا لون پر جوانی اور خوشی کے جوش مین چمکتا تھا -

"وہ وہ دن آیا کہ سب معاملہ ہو گیا - یا تو سب فتح یا بالکل شکست " یہ مرزا مغل نے اپنے بھائی سے کرسی پر سے اوٹھکر کہا - اور یہ دونون کسیقدر تھکاوٹ ظاہر کرکے اپنے زنانہ مین گئے - کیونکہ یہ بہت کم دماغی محنت کے عادی - موٹے چربیلے اور عیاش تھے - اور اسقدر عرصہ تک ایک جگہ بیٹھنے اونکو بہت تکلیف دہ معلوم ہوا ---- کوئی ضرورت بتلانے کی نہین کہ اب یہ لوگ اودھر کدھر گئے -

چونکہ ہر ایک دیسی رجمنٹ کے ساتھ ایک صوبیدار میجر تھا - جو کرنل کا کام کرسکتا تھا - ایک صوبیدار یا ایک کپتان - ایک جمعدار اور بہری جماعت دار اور نائکون کی ہر ایک کمپنی مین تھی یہ بہت خوفناک اور خفقان انتظام تھا یہ پایا گیا

ہمارا تھا کہ جب کبھی اگر ایک بھی یورپین افسر مارے
گئے تو پلٹن کا پورا انتظام اوسی طرح سے ٹھیک
رہ سکتا ہے اور ہر ایک طرح سے کام کرنے کے لایق
دیوانخانہ کے احاطے سے ظاہر ہوتا تھا کہ جو ہم وین
پلٹن کے سپرنٹنڈنٹ نے یہ لکھا تھا۔ بالکل صحیح تھا کہ اون
باغیون [illegible] محل شاہ دہلی سے پیدا ہوئی تھی۔ اور
[illegible] طور پر شریک تھے کہ جنگی یہ کوئی خلاف
قدیمی [illegible] نہ تھی کہ اس ملک مین حکومت قایم
ہو [illegible] کے حاصل کرنے کو اونھون نے سادہ
طریقہ اختیار کیا کہ خاطر اور خوفناک افواہین اس
مضمون کی اوڑائین کہ انگریزی گورنمنٹ چاہتی
ہے ہندوؤن کے مذہب اول تو اون وزیرون سے
خراب کرے اور بعد اوسکے زبردستی لوگون کو عیسائی
بناوے ایک ترکیب کیجاتی تھی کہ جسکا اونکو بالکل
خیال ہی نہین۔
بعض حالتون مین ہندو اپنے مسلمان اہل ملک سے
نہایت ہی زیادہ غضبناک تھے۔
ایک لایق لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلین برہمن لوگ
اپنی ذات کے مثل زہرہ کے مغرور [illegible] تھے وہ خیال
کرتے تھے۔ خزانہ اور شہنشاہت پر اونکا حق ہے
قرضہ سے پریشان اور اس روز کے منتظر کہ
عام لوٹ ہو۔ چاہتے تھے کہ تمام ملک کی خود مختار
حاکم بن جاوے۔ اوس زمانہ کے انتظار مین
تھے جب صوبہ دار جمعدار مہاراجہ و نواب ہون
کہ جب ٹکس اور لگان سپاہی ملک سے وصول کرکے
سرکاری خزانہ مین روپیہ رکھین۔ جب ہر ایک
سپاہی کے زنانہ مین خوبصورت سی خوبصورت
[illegible] بیگمات [illegible] کی ہو۔ جب کاشتکاران
[illegible] جواہرات کے لیے ہوئے

کسی بڑے معاملہ مین مشکل پڑے سے حکم دیے کو آوین
کہ جب پورپول اور پارنل [illegible] تاجران اشرفیون سے
تھیلیان بھرے ہوے پیر بخش [illegible] سے اجازت لینے آوین
کہ اونکو چیدرنا گورا اور [illegible] مین کارخانون کے قائم
کرنے کی اجازت دیجاوے۔ وہ لوگ گورکھون کو
وحشی اور جنگلی والا اور فیروزپور کی لڑائیون مین
لڑنے والون کو مفتوح قوم خیال کرتے [illegible] بیوقوفی
اور غرور کے ڈینگیون مین اونھون نے انگریزی نام
کے اشرف و عزت اور پر شبہ کرنا شروع کیا۔
یہ برہمن اور جاہل سپاہی کے غرور کا حال ہے۔
پس خفیہ خوفناک سازش سے بے خبر غریب یورپین
باشندگان دہلی مثل اور مقامات کے اپنے کاروبار
حسب معمول کرتے سچ عدالت جاتے۔ پادری اپنے
گرجا گھر۔ سوداگر اپنے دفتر کو اور کلرک اپنی میز مین
آنکھیں گڑوئے رہتے۔ جوان افسر شکار کرتا اور
تماشہ لگاتا۔ یوروپین لیڈیان اپنی آیاؤن۔ درزیون
کپڑون اور فیشنون کی نسبت گفتگو کرتی تھین۔

چودھوان باب

جسمین متفرق باتین ہین

یہ نہایت غصہ کے ساتھ شبہ سے لوٹتے وقت
ہیرورنے دہلی گزٹ مین ذیل کا فقرہ پڑھا کہ جو اس
اخبار مین بنگال ہرکارہ سے نقل کیا گیا تھا۔
"کرنل روکن تا حکم ثانی برگیڈیر گریو دہلی کے اسٹاف
مین کام کرینگے۔ اس بہادر افسر کو تمغہ اور خطابات
فوجی اسٹار آف سینٹ مچیل [illegible] اور کراس
آف دی باتھ مل چکا ہے۔
جیک پڑھتا اور خواب اسکے بعد کیا کہتا ہے لا
یقین ہے کہ ہر ایک شخص جسمین عام انسانی ہمدردی ہے

ہمارے شریف اور دلی ہمدردی میں کہ جو اس نائب
افسر سے حال کے صدمہ و رنج کے باعث ہی ہوگا۔"
جیک نے فادسیر رائے جتلائی۔" ہنسٹن یہ لوگ خوب جانتے
ہیں کہ اوسی طرح کی ہمدردی افسوس ہمارے کیا دی کی
کیا وقعت ہوتی ہے۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ لفٹننٹ
کرنل بارک روڈکن ان الفاظ کو بخوبی پسند کرتا ہے۔"
ہرورکی لینا و سسن کے ساتھ رنج اور تنہائی کی ملاقات
یون شروع و ختم ہوئی۔

آخرکار روڈکن درحقیقت داخل بریلی ہوا کہ جو آٹھ سو میل
سے زیادہ اوس مقام سے ہے کہ جہاں وہ پیشتر مقیم تھا۔
یہ بالکل قرین قیاس نہ تھا کہ وہ اسقدر مسافرت کو
محض تبادلہ مقام یا اپنے افسوس سے بھرے
ہوئے خیالات کے دبانے کو آیا تھا بلکہ اوسکا داخلہ
اوس بڑائی کی غرض سے تھا کہ جو ہمیشہ جیک کے دل پر اثر
کیئے ہوئے تھی۔

مشغول مشغول کرکھانا کھاتے وقت ڈیلی گزٹ
چپاتی پر اوسکے ہاتھ سے گر گیا کہ جیسے اپنا پرچہ غصہ
اور کچھ حقارت سے رکھدیا۔ بنگلے کی کھڑکیوں
سے باغوں کے درخت نظر آتے کہ جنکی پتیوں سے سفید
برآمدے اور کنٹونمنٹ کی دیواریں نظر آتی تھیں۔

کسقدر ہرور کو افسوس پیدا ہوا ہوگا جب اوسنے معلوم
کیا ہوگا کہ ابھی تک روڈکن کا لینا پر باوجود اوس غیر حاضری
کے اثر ہے تاہم کیا لینا کا کچھ راز دار عجیب اثر ہرور پر بھی
نہ تھا کہ جس سے وہ وفادار نہیں رہی۔

لینا نے روڈکن کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہ ہرور کو
بھی یاد تھا۔ لیکن زردی چہرہ کی رنگت کا بدلنا مشکل سے
ملجاتا۔ پریشانی کہ اوسکی گرمجوشی کے اون الفاظ کیطرف
اوسکا کان نہ لگانا اور کچھ ظاہر کرتا تھا۔
جیک نے اپنے دل ہی دل میں کہا [illegible]

پریشان معلوم ہوتی تھی۔"
اسنے دل و زبان سے کہا شاید کہ عشق و محبت کو اس سے
بالکل علاقہ نہو بلکہ غصہ سادہ ہو۔

جب روڈکن نے ٹوپی اوٹھائی تو سب کو معلوم ہوا۔
تھروپ انڈلی میں منحوس وقت پر آج کے قبل اوسکا چہرہ
نہایت خوش معلوم ہوتا تھا۔ گو اب بھی وہ خوبرو جوان
ہے۔ مگر دو یا ۶ سال نے اوسپر تبادلہ ضرور کردیا تھا۔
جیک کو یہ خیال راحت پیدا کرنے والا تھا کیونکہ وہ اب
اپنی گھری سیاہ مونچھیں صاف چمکدار آنکھیں شیشہ میں
دیکھتا تھا۔ لیکن خیال کرتا کہ وہ مرتبہ نہیں وہ تنخواہ
نہیں اور نہ لفٹننٹ کرنل کا تمغہ اور نہ کوئی منصب
چمکدار کارنس لائٹ فوج پیدل کی چھوٹے کوٹ پر چمکا
سکتا ہے۔

جیک نے خیال کیا۔ "افسوس [illegible] خریدی ہوئی قوت
کیا میں درحقیقت جان [illegible] ہمدردانہ سطح سے
اجازت دے سکتا ہوں کہ لوگ [illegible] قوت [illegible] لیکن
دیکھو کیا یہ سچ ہو کہ ایک عاشق [illegible] جل جاتا ہے اور
اوسکے فرقت سے دنیا بھر پر چھپا جاتا ہے۔ ایک لمحہ بھر میں [illegible]
کھانے والا اور دوسرے وقت [illegible] خوش و خورم [illegible]
ہو اور اوسکے خیالات بغاوت کرتے [illegible] کہ وہ اوسکو
بالکل نکالنا اور کسی خیال کو [illegible] نہیں آتا۔ . . . .

پس یہ روڈکن غمگین رنڈوا آخرکار یہاں آیا لیکن میں
خاموشی کے ساتھ ہر ایک بات برداشت نہ کرونگا میں
لینا کو مجبور کرونگا کہ وہ اس معاملہ کیطرف دھیان دے
جو ہوتا ہو سوائے خدا کے کون جانتا ہے۔ ایک بات کا
ضرور یقین ہے اگر میں نامراد ہوا تو دہلی سے ضرور چلا جاؤنگا
چاہے استعفا ہی کیوں نہ دینا پڑے۔"

وہ پھر ڈھل گئی تھی جس سے وہ آگاہ تھا۔ اب چونکہ
[illegible]

اپنچا اسنا ہے کے نیچے کے پھاٹک سے ہوکر گیا۔
یہ لڑکپن کا ایک دستور ہی کہ دنیا بھر کے خیالات دل سے
گذرتے ہین لیکن یا اسکا عشق لیناکے ساتھ ان سب باتون
سے اچھا تھا۔ یہ اشکی اوسکی جوانی کا پہلا خواب تھا کہ جو
عرصہ کی ملاقات و راہ ورسم و میل جول سے پیدا ہوا تھا
اور اس خواہش سے دوسری طبیعی عادت پڑگئی تھی کہ جس
سے کوئی بچاو ہرگز نہ تھا۔
اس خیال مین وہ جمنا کے کنارے جا پہونچا کہ جہان زور وشور
سے پانی اُمڈا چلا آتا تھا۔ یہ دریا ہمالیہ کے برفیلے میدانون
سے نکلا ہی۔ اس زمانہ مین کم پانی تھا۔ کشتیان نظر آرہی
تھین بڑے بڑے ڈھیر بالو کے اور ایک آدھ لاش
جسکے ادھر ادھر گیدڑ جھک رہے تھے نظر آرہی تھی۔
بہت سی سفید بلور کی سی چیزین اور درخت کی ٹہنیان
پانی مین نظر آتین لیکن انکو ہیرو خیال کرتا کہ انسانی ہڈیان
تھین کہ جو وہان اکست تک پڑی رہا کرتی تھین کہ جب
طغیانی اونکو بہا کر دریاے گنگ مین بمقام الہ آباد لیجاتی۔
جبکہ ہیرو نے اس نظارہ کو ناپسند کرکے اور خصوصاً ایک
ہندو فقیر کو دیکھکر جو بڑی گھاسون سے نکل آیا دوسری
طرف دیکھنے لگا۔ "درحقیقت حلیمروان خان کے صاف
پانی کی نہر کی دہلی کے واسطے ضرورت تھی"
یہ فقیر ننگا بالکل گوریلا جانور کی صورت کا
معلوم ہوتا اوسکا جسم بالون اور مٹی سے ڈھکا
ہوا تھا۔ اوسکی آنکھون تک اوسکے بال کی لپٹین لٹکین
تھین کہ جنمین کبھی کنگھی نہین ہوئی تھی۔
اوسکے ناخن بہت بڑے تھے۔ یہ شخص گنگارے اون آدمیون
سے ایک تھا کہ کنٹونمنٹ کے گرد گھوما کرتے تھے اور ایک
خوفناک مقابل صوفیش فلاح الدین کا تھا کہ جسکی جرأت
نہ تھی کہ اوسکا مقابلہ ذاتی تنہا مین کرسکتا۔ مثلاً
کئی شب و روز ایک حالت مین بیٹھنا مہینون نہ ... پر

لوٹ لگاتا اور آگ کی جانب سر اور آسمان کی جانب ٹانگین
کرکے لٹکے رہنا۔ خیرات کے مانگنے مین یہ زبردستی جبری
تھا اور کہتا تھا کہ وہ ایک کنواں اور سو الا روپیہ
جمع کرکے بنوایا چاہتا ہی۔ ہیرو نے اوسکو تھوڑے سے
پیسے دیئے اور وہان سے جلدی مُڑا۔
جیسے ہی کہ لوٹتے وقت ہیرو رابنہ کے درختون کے نیچے شدت
گرمی کے باعث ٹھنڈک لینے کو ٹھہرا کہ اوسکو لفٹن اور
کپتان ڈگلس سے کہ جنکے پاس گویا اسکا پیسا تھین۔ ڈگلس نے
پوچھا کچھ خبر سنی ہی۔ ہیرو نے کہ جسکو صرف ایک خاص امر
کیطرف دھیان تھا کہا "رڈکن کی آمد کا خیال۔ ہان!"
"رڈکن؟ کون رڈکن ہان تمہارا مطلب وہ دو دستے
سے ہی کہ جو یہان اشاعت پر آئے ہین"
"نہین اوس سے بھی بڑھکر"
"وہ کیا"
"میرا مطلب اوس خبر سے ہی کہ جو سرگڈفیر گرہو کو آج معلوم
ہوئی"
"کاہے کی۔ کیا اور زیادہ سپاہیون مین بغاوت
پھیلی"
"درحقیقت بلوہ زیادہ ہوتا جاتا ہی"
"کہان"
"ظاہرا ایک جگہ۔ لیکن تمہارے پرانے ہیڈکوارٹر مین
یہ اور زیادہ خراب حالت مین پھیلا ہوا ہی۔ یہ معلوم ہوتا
ہی کہ اس مہینے کی ۲۴ تاریخ کو اودھ اور ڈگوار فوج پیدل
نے اپنی نئی بندوقون کے کارتوسون کے لینے سے انکار کیا
اور مجھکو یہ بھی دریافت ہوا ہی کہ ان ہندو فقیرون گویون
وردمیشون کے اثر سے پریڈ سے بہت سے لوگ چلے گئے"
"قسم خدا مین ابکی ضرور دو یا تین گوڑون کو پھانسی دونگا
اور اگر اس سے مطلب نہ نکلے تو گولیون سے خبر لونگا"
"سرجارلس لارنس چیف کمشنر کی بھی لیے کچھ تمہارے ہی ...

چونکہ انھون نے اسٹیشن چھرکی کل ولیسی فوج کو
چڑھنے پر بلاکر اور کارتوس بدل گئے۔"
"ہمارے ہی پلٹین ہے۔"
"ہان تمہاری میرٹھ پلٹین اور آٹھ سو توپین پر گولہ
لیکن کیا چھاؤنی بالکل شمار تیغین ساتھ گھڑی ہوے۔ لیکن انہ
مشن قلعہ حوالی کی شکل ہے۔"
"مین امید کرتا ہون کہ وہ بھی میرے انگلش کی تحتی
مین۔"
"ان پانڈیون کے واسطے کافی تھا کہ جو اپنی بندوقین
چھوڑ پریشان بھاگتے ہوے نظر آئے۔ اور اب دوسری
جگہ فساد پھیلاتے ہین۔ اس باعث معاملات روز بروز
خراب ہوتے جاتے ہین۔"
ملن نے اپنی لنبی مونچھون کو بٹ کر کہا۔ "چربی کے
کارتوس۔ درحقیقت بہانہ تو خوب نکالا ہے۔ قسم خدا
کی جیک یہ کہ ہے برہمن اور اچھوت اگر بوٹ صاف
کرین۔ یا گاے کے گوشت کے کباب چبائین تو اپنی
ذلت خیال کرتے ہین۔"
کپتان ڈگلس نے کہا۔ "ریلی نے مجھسے بیان کیا ہے
کہ ۵۴ وین پلٹن کے سپاہی اپنے یورپین افسرون
سے حقارت کے ساتھ پیش آتے ہین۔ اور بنگلون مین
اکثر پگڑی اوتارے اور جوتا پہنے چلے آتے ہین اگر یہی
خیال ہماری سب پلٹنون مین پھیلا تو وہ بالکل مثل
بالو کی رسیون کے ہو جاوین گی۔"
ہیرور نے ہنسکر کہا۔ "اچھا تو اب اوس دن کو جلد
آنے ہی دو۔ اب مجھکو کچھ اور تو کام ہے سے فوجی لت
تھرا [illegible] دیکھنے۔ [illegible] کی طیار ہون۔ کتون کے
پالنے بلیرڈ کھیلنے یا ہندوستان کے گرم دن کے
دوسری طرح سے مارنے کے طرائق کی بجاے اور کچھ
کرنا ہوگا۔"

معاملات دہلی مین بھی خراب تھے۔ گو جیک کو خیال تھا کہ
سپاہی اوسکی طرف [illegible] میان نشین رہتے۔ اور عموماً سلام
نہین کرتے۔ اور اوسکو اب معلوم ہونے لگا کہ خرچ پانڈے
بعض اوقات نظر [illegible] ہدعت نہین ڈالتا۔ اور دو چبے
لوگ [illegible] کے واسطے پانی نہین بھیجتے۔ [illegible]
چیزین اصطبل سے چرا لے گئے [illegible]
[illegible]
ہوے مین لیے ہوے۔ باغیانہ وعظ سپاہیون اور ہمراہیان
کیپ کو اوسکے پھاٹک پر کھڑا ہو کر سناتا جیسے ہی کہ یہ
کوڑا ہاتھ مین لیکر پھرا وہ ہاتھی بھگاتا چلدیا۔
عموماً فقیرون کے گرد ایک پر جوش معرفون کا مجمع رہتا ہے
اور یہ ہیرور کی جانب سے حکومت کسیقدر خوفناک تھی۔
کیونکہ نزدیک و دور گدگار اسے اپنی دینداری کیواسطے
بڑی شہرت رکھتا تھا۔ اور اوسکی نسبت یہ عام گپ
تھی کچھ زمانہ گذرا وہ چھ فٹ گہرے گڑھے مین کشمیری
دروازے کے قریب دفن رہا تھا۔ اسکی لاش چار مغل قاری
اور مرزا ابوبکر کی مہر تھی یا اور یہ شخص اوس قبر مین اوس
عرصہ دراز تک دفن پڑا رہا کہ ایک فصل جوکی اوسپر بوئی گئی
اور کاٹی گئی۔
یہ ایک عجیب لغو قصہ کہ جسمین بلاشک جیک کو بالکل اعتبار
نہ تھا۔
کرنل رڈکن اپنا گارڈ خاص انگریز باشندگان دہلی کو
ایک بار دیسے آیا۔ مگر پادری صاحب کے مکان پر وہ جاتا گیا۔
اس خیال سے ملن نے ہیرور کو بخوبی آگاہ رکھا اور یہ بھی
کہا کہ رڈکن نے اب سیاہ ہاتھی طلب کی اور تار ڈالا ہے کہ
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب اوسکے رنج کے دن گذر گئے
جو کہ اس حال سے بھی بخوبی آگاہ کہ کرنل نے اوسکی لڑکی
سے محبت بھرا حسنانہ برتاؤ کیا۔ پادری صاحب نے
گارڈ کے ملنے پر ارادہ کیا کہ وہ خود اوسکے مکان پر [illegible]

اور نہ کسی صورت سے اوس سے ملاقات کر نہیں سکتے
لیکن یہ خیال کرکے کہ کرنل رڈوکن کو حال مین بہت صدمہ پہونچا ہے۔ اور چونکہ عیسائی پادری کا فرض ہے کہ کسی کے غم سے آنکھ نہ چھپاوے۔ اسواسطے اوس صدمہ اور غم کے متعلق اونکو کچھ ضرور لکھنا چاہیے۔

پس پادری صاحب نے کرنل کو تار دواتے ہمدردی کا۔ اور یہی بدمعاش کے ہاتھ جو محل نرلی مین نظر آیا تھا واپس کیا۔ اور اوسکے چند ہمدردانہ صبر دلانے والے جملے لکھ دیئے۔ اسقدر ایک دوست کے واسطے کافی تھا۔ رڈوکن نے ان ہمدردی کے جملون سے فائدہ اوٹھانا چاہا اور خیال کیا کہ اگر وہ پھر پادری کے گھر جاوے اسطرح سے وہ دوسری بار گیا۔ لیکن دونون مرتبہ سوا ہولی کے کوئی گھر پر نہین تھا کہ جسکو داستان کافی طور پر معلوم تھی کہ کسیقدر سچ گفتگو اس شخص سے کرنا چاہیے۔ اور غریب لڑکی دلی تو دیکھکر بھاگتی تھی کیونکہ کرنل کے چہرے سے ایسے آثار سختی کے ظاہر تھے کہ جو لڑکے ناپسند کرتے تھے۔

خیر رڈوکن نے دو مرتبہ ان لڑکیون کو سلام کیا کہ جب یہ یونیورسٹی اور دوسرے لوگون کے ساتھ جاتی تھین۔ گیٹ نے تو نہایت سادگی کا جواب دیا لیکن لینا کا منھ پھیرنا اس بات کی دلیل تھی کہ کرنل سے اور اون سے کبھی کی ملاقات ہی نہین۔ بلکہ اسکا اشارہ تھا کہ رڈوکن اونکے قریب تک نہ جاوے۔ یہانتک کہ ایک ڈنر پارٹی مین ان دونون مین مسٹر سپیٹ ریلیس کے مکان پر ملاقات ہوئی۔

کرنل کے خفیہ خیالات چاہے جو کچھ ہون اوسنے لینا کو اوسکے پرانے عاشق کے ساتھ شام کے وقت دیکھکر اپنے اثر پر شک کرنا شروع کیا۔ لیکن رڈوکن پرجوش آدمی تھا وہ ٹھہر سکتا اور انتظار کر سکتا تھا۔

بہتر ہوگی ہوگی اوسکے طریقہ اور آواز سے جاہے رڈوکن کا پورا عاشق پھر پیدا ہوا اگرچہ بالکل خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی۔ اوسکی آرائش فریفتہ کرنے والی تھی۔ جو کچھ کہتی لوگ اوس سے خوش ہوتے اور جو کچھ کرتی اوس سے نزاکت اور شان معلوم ہوتی جو اوسمین بھری ہوئی تھی بہت سے لوگ برابر ہنسا کرتے ہین لیکن یہ کرنل کا بڑا ہنسانا اشتعال دینے والا تھا اور خصوص اوسوقت جب اوسکی بھوری آنکھون مین بالکل اعتبار نہ معلوم ہوتا تھا۔

وہ ہوشیاری کے ساتھ عمدہ عمدہ فقرے اور جملے بیچ گفتگو سب معاملات پر کرتا۔ اس گفتگو کو سنکر دل ہی دل مین لینا نے خدا کا شکر ادا کیا کہ غنیمت ہوئی جو ہیرود اس دعوت مین مدعو نہین ہوا کہ جسکی موجودگی ہی کی اب صرف پورے طور پر پریشانی پیدا کرنے کے واسطے ضرورت تھی۔

پندرھوان باب

ہیرود دوسری بار شام دیتا ہے

ہیرود نے اپنی بیکسیقدر خوشامد کی کہ ابھی تک سب سے بڑھکر اوسکے ہاتھ مین شکار ہے۔ یہانتک نہ وہ بطور سچے دوست اور ملاقاتی پادری کے مکان مین گذرنے کی اجازت پا سکتا ہے۔ ہولی ہمیشہ اوس سے بیتکلف ہوتی۔ اور دلی اوسکی گردن اور ٹانگون مین چمٹی رہتی تھی۔

ہم لوگ سیکڑون عمدہ تدابیر ایک کام کے پورے کرنے کے واسطے سوچ سکتے ہین اور تاہم اونمین ناکامیابی اوٹھاتے ہین۔ حالانکہ بالکل غیر متوقع عمدہ موقع ہماری ہر ایک امید کے خلاف محض بطور اتفاق ملجاتا ہے۔

یہی حال ہیرود کا ہے ایک شام کو پادری صاحب کے مکان پر آواز دینے سے دربان نے اطلاع دی کہ کل گھر والے پادری صاحب کے ساتھ گرجا گھر کو گئے ہین سوائے مس لینا کے

جو سوسٹہ باغ میں تھے
وہ تو چلا گیا

"وہ ہاں صاحب تنہا"

وہ باغ میں اور تنہا ہے۔ فوراً اوسکی تلاش میں گیا۔ اب
شام بالکل ختم ہو گئی تھی۔ آفتاب [illegible] بالکل
قریب معلوم ہوتا تھا۔ [illegible] اون
مسجدوں۔ میناروں کا سایہ [illegible] سفید
کے میدان میں نظر آتا تھا۔ ہیرور [illegible]
اب اندھیرا ہوا چاہتا ہے اور اس [illegible] باغ میں کہ
[illegible] ہندوستان میں بڑے ہوتے ہیں لینا کی [illegible]
اس وقت ضائع کرنا چاہیے۔ غریب کپتان کی قبر کے
قریب [illegible] کے جھنڈ درختوں کے تھے۔ معطر
خوشبو آ رہی تھی۔ نیل کنارے کنارے چنبیلی [illegible]
باغ میں لیمو۔ نارنگی اور چکوترے کے درخت بھی تھے
کہ جنکی ٹہنیاں بہت جھکی ہوئی تھیں۔ اور ہر ایک ٹہنی پر
چڑیاں بیٹھی ہوئیں چہچہا رہی تھیں۔ زرد رنگ کی پتیاں
سنہلی اسوقت معلوم ہوتی تھیں۔
مشہور قصہ کا باغ ارم شاید مشکل سے خوبصورتی اور
صفائی میں اس سے بڑھ سکتا کہ جس میں ہیرور لینا کی
تلاش میں گیا کہ جو بالکل ململ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور
کشمیری شال کندھے اور سر پر ڈالے ہوئے ٹہل رہی
تھی۔ ایک چبوترا نظر آیا کہ جس سے جمنا اور کل شہر معہ
مکانات باغات مغلیہ کے محل اور شاہجہان کی مسجد جو سفید
اور سرخ پتھر کی بنی ہوئی تھی نظر آئی۔ اس مسجد کے دروازے
برجیاں اور اسکے مینارے اور گنبد سونے سے ڈھکے ہوئے
کل تماشا ایک عجیب حیرت انگیز تھا خصوص ہیرور نے اوسے
اوسوقت نگاہ کی کہ جب پورا چاند مثل ایک بہت بڑی
نقرئی ڈھال کے ہمایوں کی قبر کے اوس جانب سے نکل آیا تھا
اور خاموش [illegible] کے پتوں سے آسمان پر چاندنی نظر آئی

[illegible] سایہ
[illegible] اور [illegible]
دہلی کی قیمت میں ایک بات [illegible]

لینا اس سماں شب کی خوبصورتی کے خیال میں محو تھی
وہ ہیرور کے آنے سے اوسوقت تک آگاہ نہ ہوئی جب تک
کہ ہیرور اوسکے قریب ہمراہ نہ ہو گیا۔ آہٹ پاکر کسیقدر
گھبرا اوٹھی۔ لیکن فوراً [illegible] جو بالکل چاندنی میں
[illegible] سا سفید معلوم ہوتا تھا ہاتھ کو بڑھایا اور
ہنسکر کہا۔
"تم اوسے قدر کی آپ نے مجھکو چونکا دیا تھا میں
یہ سمجھی اون بڑی چیزوں سے کوئی [illegible] سے آکر یہاں
گری ہے۔ میں گھر میں تنہا ہوں۔ ٹھہرئے واپس آکر کیسے
کہیں یا ویسا ہی ہوگی"
ہیرور نے کہ جسکا دل شاید لڑکپن کے زمانہ سے بھی زیادہ
جلد جلد دھڑکتا تھا۔ جواب دیا "کیا پیاری رات کیا تمکو
اوسکا خوف نہیں ہوتا"
شال کے اندر ہاتھ [illegible] جنبش کرکے جو ہیرور کو
[illegible] کے واسطے کافی تھی۔ لیکن جس سے ہیرور کو
اور بھی جرأت ہوئی [illegible] پکڑ لے کہ جو لینا کے
زیادہ اوسکے دل میں [illegible] ہے۔ لینا نے کہا "
نہیں ابھی [illegible] ابھی آفتاب غروب ہوا ہے" لینا نے
گفتگو شروع کرنے کے واسطے کہا "کپتان ہیرور"
"کپتان ہیرور"
"کپتان بہت اچھا"
اپنا سر جھکا کر اور افسوس سے ہنسکر کہا "کسی زمانہ
میں تم ہرگز مجھے کپتان کرکے خطاب نہ کرتیں"
"اچھا بہت اچھا۔ [illegible] جیسے ہیرور اگر تم پسند کرو"
"اے لینا تمہاری آواز پرانے زمانہ کی سی ہے۔ اوس پیارے
زمانہ کی معلوم ہوتی ہے"

.. مین خیال کرتی تھی کہ تمنے سب خیال ترک ۔۔
.. کاہے کا لینا ''
.. میرا مطلب اپنی نسبت تمھارے خیال کا ہی ''
.. او لینا ۔ نہین ۔ نہین ۔ نہین ۔ ایک ہزار مرتبہ نہین ''
یہ ہیرورڈ نے نہایت عاجزی کے ساتھ کہا ۔
لیکن لینا نے اسکے جانب نظر نہین کی ۔ کیونکہ اوسکی
سیاہ آنکھین حویلی کے مینارون کیطرف لگ رہی تھین ۔
صرف یہ کہا ۔
.. مین خیال کرتی تھی کہ اب مجھ مین کوئی شی تمھارے فریفتگی
کے لائق نہ رہی ہوگی ۔ اور کوئی ''
جیک نے سنجیدگی سے اسقدر سنجیدگی سے کہ آواز کرخت
معلوم ہوتی تھی قطع کلام کیا ۔ لینا ۔ کوئی تصویر تیرے
دل مین تمھاری جگہہ پر نہ آویگی ''
لینا نے ہنسکر جواب دیا ۔ مہربانی کرکے مجھکو بتلاؤ
کیا یہ ماجرا کوئی قصہ ہی ''
.. قصہ اے لینا وسنو تم کسطرح مجھ سے یون
خطاب کرسکتی ہو ''
.. ان خوبیون مین اسقدر مصنوعی عشق ظاہر
کرنے مین ملکہ ہی کہ جسکو دوسرا سواے اصلی عشق
کے اور کچھ نہین خیال کرسکتا ہی ''
کسیقدر افسوس سے کرختی آواز مین ہیرورڈ نے اوسکے
الفاظ کو دوہرایا ۔ مصنوعی عشق ! ''
خود شرماکر اور رو رو کر جواب دیا ۔ ہان ''
.. لیکن لینا کیا تم خیال کرتی ہو کہ مین پانچ سال کے
بعد تم سے اوسی طرح سے خطاب کرتا ہون اور یہ کہ
میرا عشق تمسے انگلستان مین بھی ایسا ہی تھا ۔
لینا نے اپنے دونون ننھے ننھے ہاتھ ہیرورڈ کے بازو پر
رکھکر ادھر آنکھون سے آنسو نکل آئے تھے جواب
دیا ۔ عزیز جیک ! مین تمھارے ایسے عاشق کے
لائق نہین ۔ ایسا ہی مجھسے چھوٹی پولی بھی کہتی ہی
میرا دل '' خدا کرے کہ وہ اسقدر شک اور افسوس
مین نہ پڑے کہ جتنی مجھکو برداشت کرنی پڑے ''
جیک اسنے اس سے بھی زیادہ برداشت کئے ہین ''
.. لیکن لینا اوسنے سواے میرے عشق کے کسی
دوسرے کا سب سے زیادہ حصہ نہین پایا ۔ تم کانپ
رہی ہو پیاری تم اپنی شال سمیٹ لو ۔ میرا بازو لو ۔
آؤ ہم لوگ تھوڑی دیر ادھر اودھر ٹہلین ''
لینا اپنا ہاتھ اوسکی بغل مین ڈالکر آہستہ آہستہ چبوترہ
پر چہلقدمی کرنے لگی اور کہا '' ہیرورڈ ایک مصنف کا
جملہ مجھکو حفظ یاد ہی جو لکھتا ہی اون کل ضروری باتون کے
ساتھ کہ جنکی ایک خوش و خورم زندگی کے واسطے ضرورت
ہوتی ہی عشق منجملہ اورون کے نہایت ضروری ہی مثل
آفتاب کے معشوق کی ہر ایک صنعت کو چمکاتا ہی بلکہ جو کچھ
کہ ہمارے دلون مین نیکیان ہین اونکو باہر لاتا ہی اور
ہمکو جوش دلاتا ہی کہ جہان تک ہوسکے پختہ ہون تاکہ
اوس محبت کے قابل ہوسکین کہ جس سے ہماری سب
خوشی ہی ''
.. تو کیا مین اس سے یہ نتیجہ نکالون کہ تم مجھسے محبت
نہین کرسکتین ''
.. مین سچائی سے اچھی طرح سے تمکو پسند کرسکتی ہون
عزت کرسکتی ہون جیک ''
.. لیکن لینا تمنے ایک وقت ضرور مجھ سے محبت کی تھی
پھر اوسی طرح سے مجھ سے محبت کرو اور جو افسوسناک
زمانہ بیچ مین گذرا ہی وہ مین سب بھول جاؤن گا ۔
.. نہین ہیرورڈ نہین جیک یہ نہین ہوسکتا ''
.. کیون ۔ کیون ''
.. اسوقت مین مثل ایک سیدھی سادھی چھوکری کے
محبت کرتی تھی تو تمہارا ہی مجھکو خیال تھا صرف تمھاری

عزت کرتی تھی۔ اب یہ دل تمھارے لائق نہیں ہے تمھارے خصوصاً سب آدمیوں کے بعد !"

"یہ کیا بیوقوفی ہے۔ یا تمھارا دل ابھی اوس سے لگا ہوا ہے"

اس فقرہ پر لینا کے گالوں کی رنگت بدلی۔ لیکن اوسنے جواب نہیں دیا۔

"لینا وہ گیت یاد کرو کہ جو ہم تم گایا کرتے تھے"

"گیت تو ہم بہت سے گایا کرتے تھے لیکن کون؟"

"یہی کوئی شخص اوس سے زیادہ محبت کرنے کا دعوی نہ کرے کہ جسقدر اوسکے دل میں ہے عشق ایکمرتبہ شروع ہو کر جا نہیں سکتا۔ ایک سے محبت کرو اور زیادہ سے نہیں"

ایک مدت تک لینا نے سکوت کیا۔ مگر بجائے جواب کے خاموشی سے وہ سر جھکائے سیاہ آنکھیں نیچی کئے ٹہلتی رہی۔ جیک نے خیال کیا کہ اب سلسلہ جنبانی میری جناب سے ہو۔ اسواسطے اوسنے لینا کا ہاتھ اپنے سینہ پر لیجا کر جیسا کہ اوسنے اکثر ولایت کے سبزہ زار میدانوں میں کیا تھا خطاب کیا "لینا میری محبت تمسے کسی لڑکے کی محبت کیطرح کچی نہیں ہے۔ میری عمر اب ۳۰ سال کی ہے کہ جسمیں ۱۲ برس ملکہ کی ملازمت میں گذرے ہیں۔ اور تین مرتبہ زخمی ہوا۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ محبت تمام عمر قائم رہنے والی ہے۔ اور امید کرتا ہون کہ یہ ایمانداری سے محبت رہی ہے۔ میرا دل جو کبھی سوتے جاگتے تم سے نہیں بجھیگا۔

"اوس زمانہ سے جب سے کہ تم جدا ہوئے تمنے بہت سی دیکھی ہونگی۔ بہت سے نئے نئے تماشے دیکھے تاہم مین تبدیل نہیں ہوا"

بہت سی نئی لیڈیان مجھ سے زیادہ کہ جنپر تم فریفتہ ہو دیکھی ہونگی۔

"اور کوئی مجھے ایسا نظر نہیں آیا۔ لینا کوئی بھی نہین مین اوس سے اوسی طرح سے محبت کر سکتا کہ جس طرح سے تم سے کرتا ہون" اپنا منہ لپنے ہاتھوں سے چھپا کر "او جیک۔ کیا مین کیون۔ بلا شک مین تمھارے بالکل قابل نہیں ہون"

"دوستی مین اتفاق سب سے عمدہ بات ہے۔ اور خصوص جب وہ عشق اور محبت کے ساتھ ہو"

"کسی میل کی ضرورت نہیں۔ یقین مانو جیک ہم جھگڑا انسمین نہین کرتے ہین"

"بلا شک لینا ہم جھگڑا نہین کرتے اگر خدا کو ایسا ہی کرنا منظور ہوتا۔ مین فوراً تمھارے پیرون پر گرتا۔ لیکن لیکن" "مین جڑ سے کاٹنے والی ہون۔ یہ ہی تم کہوگے"

"ہماری محبت کو اوسی طرح سے اب پھر گہری ہونے دو کہ جسطرح سے پرانے زمانہ مین تھی۔ اور ہمارے دلکی عمدہ خیالات اور دوسری باتین واپس آوینگی میری بیوی بنو۔ پیاری لینا۔ پیاری لینا۔ اون سب باتون کے بعد کہ جو ہوئی ہین کیا تم مجھسے شادی کروگی"

"ہرگز نہین ہرگز نہ کرونگی"

"ہرگز نہین"

"دو کیٹ کرینگی اور بولی بھی۔ لیکن مین اپنے بڈھے باپ کے ساتھ رہونگی۔ اور اوسکی بڑھوتی مین سہارا۔ تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ اس سخت آب وہوا مین وہ اب بہت ضعیف ہوگئے ہین"

"وہ کسیقدر ضعیف بلا شک معلوم ہوتے ہین لیکن میرے پاس سامان ہے۔ اور اس باعث مجھکو بھی ایک سہارا ہونے دو۔ ہم سب اسباب فروخت کرکے ولایت مین کارن وال کو چلینگے کہ جہان میرے باپ کے رہنے کی جگہ ہے۔ اور پھر پیاری لینا ہم پھر یہان کیون رہین پھر

"غیر ممکن بالکل غیر ممکن ہے"

"یقیناً تمھارے باپ کی خواہش ہوگی کہ تم شادی کرو جسطرح سے کہ وہ چاہتے ہین کہ تم اونکی زندگی سے زیادہ زندہ رہو" لینا نے اب آخر بہت جلد جلد کر رہے تھے تا

"مین اس ملاقات کر چپنے سے تھی ہوئی تھی اور چاہتی تھی کہ تم سے بچون - لیکن مین مشکور ہون کہ تم اسقدر میری عزت کرتے ہو"

"عزت لینا - کیا تم اسطرح سے گفتگو مجھسے اپنے پرانے جیک ہرور سے کر سکتی ہو کہ جو اس زمین تک سے بھی محبت کرتا ہی کہ جسپر تم چلتی ہو"

"مین سمجھتی ہون عزت مین قبول کرتی ہون کہ مین نے تمکو ایسی حالت مین چھوڑا تھا کہ جو ظالمانہ و بے رحمانہ تھی جو کچھ کہ تمکو معلوم ہوا اوسکا برداشت کرنا میری قسمت مین تھا - تمکو امیدوار کر کے"

"مجھسے قسمیہ وعدہ کر کے"

"اچھا - اب ان سب باتون کے بعد جو کچھ ہوئین مین اپنا عزت کی مستحق نہ تھی کہ جو تم کرتے ہو - اور میرا دل جیسا کہ مین نے کہا اب میرا نہین رہا"

"تو کیا تمھارا مطلب ہے کہ اوسکا ہی اوس شخص روئی کا"

"نہین اوس سے بالکل علیحدہ مین اوس سے نفرت نہین کرتی اور نہ ایسا کرنے کی امید - کیونکہ میرے پاپا نے مجھسے کہا ہی کہ ہمکو اوس شخص سے بھی نفرت نہ کرنا چاہیے کہ جو ہماری حقارت کرے - لیکن یہ یقین رکھو کہ مین اوس سے شادی ہرگز نہ کرونگی چاہے وہ مجھکو ٹھگ کے ہاتھون اور موت کے پنجہ سے چھڑا دے - اور نہ مین اونکا سے دوستی قائم رکھ سکتی ہون"

"اور کیون لینا"

لینا ایک ایسی عورت کے ساتھ تمکو راحت ملیگی کہ جسنے اپنی حرکات سے ظاہر کر دیا تھا - کہ وہ تم سے محبت نہین کرتی کسی زمانہ مین تم اوسکی آنکھ کو سمجھلے نہین معلوم ہوتے تھے"

"نہین لینا تم اوسی خیال مین محو ہو - مین سب باتون کو معاف کرنا بھول جاتا ہون - سوائے اوسکے مین تمہارا اوس زمانہ سے پہلے عاشق ہون کہ ڈرکون ہمارے ہمسایہ مین آیا اور مین سمجھا اوسی طرح سے اب بھی محبت کرتا ہون اور دل چاہتا کرتا ہون کہ تم میری بیوی ہو"

"نہین جیک نہین - ہم دوست ہمیشہ رہین گے بلکہ بہتر ہون گے - پیارے اور سچے دوست - لیکن بیوی ہرگز نہین اور نہ خاوند - ہش! بیبیون کی آواز آرہی ہی پاپا اور ہین اگلیٹن - اور ڈکی ریورس ہنس ہا رہی -

جیک نے کسیقدر وقت سے لینا کے رخسارون پر بوسہ لیکر کہا کہ " مین آج شب کو اون سے نہ ملون گا لینا تم مجھکو پاگل بنائے دیتی ہو - اسقدر کہکر ہرور فوراً جلد جلد پاورچی کے سائیس سے اصطبل مین گھوڑا لیکر بہت سے متفرق خیالات سے پریشان ایک مرتبہ یہ خیال گذرتا کہ کبھی لینا کا منہ دیکھے گا - دوسرے وقت یہ خیال ہوتا کہ وہ ضرور آویگا - اور کبھی اپنے زیادہ سے باز نہ آویگا - لینا سے عرصہ کی خواہش کی ہوئی ملاقات کے بعد وہ کنسٹومنٹ کیجانب گھوڑا اوڑاتا گیا -

اس عرصہ مین لینا ہرور کے چلے جانے کے بعد آپے مین نہ تھی -

لینا اب ڈرکن سے محبت نہین کرتی تھی لیکن اوسکے چہرہ و جسم اور سب سے زیادہ اوسکی آواز نے اوسپر ایک عجیب اثر کیا تھا کہ جسکے باعث اوسکے دل مین بہت سے خیالات پیدا ہوتے تھے اور شاید انمین غصہ کا حصہ بہت زیادہ تھا - جیک کی وہ عزت کرتی بلکہ بہت عزت کرتی اور ایک سادہ اور نیک آدمی اوسکو خیال کرتی -

اگر کرنل اسقدر اچانک دہلی مین نہ آگیا ہوتا تو گو معلوم نہین

لیکن یقین تھا کہ لینا ہیروسے شادی کو راضی ہوجاتی
خاصکر اوسکا کل خاندان خصوصی گیٹ ولین اوسکی تائید
مین تھے اور جب کہ یہ سب ہوگیا تھا جب لینا سے ملاقات
بھی ہیروسے ہوگئی تھی مع کسرنشان کے بطور عاشق کے
جو رڈکن سے مرتبہ مین کئی حصہ زیادہ تھا۔
سفینہ نے جیسے ہی کہ بال رات کو گوندھنا شروع کئے اپنا نے
خیال کیا کیا اوسکو یقین ہے۔ کیا جیک کو یقین ہے کہ
مجھکو اوس سے محبت ہے اور اگر نہین اس باعث وہ
مجھپر ابھی تک فریفتہ ہے کیونکہ بہت کم لوگ میرے ایسے
بدعہدون کو معاف کرتے اور ایسے بیرحمانہ اور خلاف
سلوک کو بھول جاتے ہین۔ غرور اور ذاتی عزت کہ
جسکو غرور بھی کہنا چاہیے اوسکو نہین روکتے او
جو مین دشواریان پیدا کرتی ہین وہ اوسکے عشق
کو اور بھی زیادہ کرنے والی ہین یہ مجھکو معلوم نہین
کہ آیا عشق عاشق کے معشوقہ کے ظلم یا محبت سے جلد
جاتا رہتا ہے کسی صورت سے ہو لیکن وہ ہمیشہ
قائم نہین رہ سکتا۔ لیکن اسکی کوئی عجیب اور وحشت
سے بھری ہوئی امید ہے۔ کیونکہ اوسکا خیال تو عرصہ
ہوا اوسکے دل سے نکل گیا ہوگا مین نے نہین پڑھا ہے کہ
انسانی دل ایسا ہے کہ جیسے ہی اوسکے ہاتھ وہ شی آئی
کہ جسکی وہ خواہش کرتا ہے وہ فوراً اوس سے پریشان
ہونا شروع ہوتا ہے کیا جیک بھی یون ہی کریگا۔
نہین مین خیال نہین کرتی۔ غرضکہ بیچارے جیک اوسکی
آنکھین اوسکی پرانی مستعدی اور گرمجوشی آج
ظاہر کرتی ہین۔
یہ بھی نہین تھا کہ لینا کو یہ خیال نہ تھا کہ کیا
اوسکے دل سے اسوقت گذر رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہر شخص
کو اسکی تقریر سے معلوم ہوا اوسکو کچھ اپنی شان کا
خیال اور غرور نہ تھا کہ جس سے اوسنے اپنے برائے اور بالکسی

قسم کے تبادلے کے ساتھی کے اوسکا پیغام نامنظور کیا۔

سولھوان باب

پھانسی گر

دو روز تک ہیرو کنٹونمنٹ سے نہین نکلا۔ بلکہ اپنے
بنگلے کے اندر ہی خیالات پکاتا رہا۔ دوسرے روز
شام کو اوس بدبخت ملاقات کے بعد رولی ملن گھوڑے پر
سوار تیز آگے بڑھائے کنٹونمنٹ کیطرف جھکا۔ اوسکو
جو کچھ کہنا تھا آگے بتلایا جاویگا۔ لیکن اون لوگون سے
کہ جنھون نے خاموش ملن کو دہلی سے آتے دیکھا تھا۔
تھوڑے سے ایسے آدمی تھے کہ جو موافق نہ تھے۔
مرزا ابوبکر نے جیسا کہ تیرھوین باب مین لکھا ہی گیا تھا
ملن کی خبر لینی ہوگی اور اب اوسکی تلاش مین چند
آدمی ایسے تھے کہ جو اوس ارادے کو پورا کیا چاہتے
تھے
انبکے درختون کے جھنڈ سے کہ جو عموماً سڑکون پر
لگائے جاتے ہین۔ وہ سکو اون آنکھون کے مقابل ہین
کہ جنسے نیک نیتی ٹپکتی تھی بدنیتی سے دیکھ رہے تھے۔
رولی نے اونکو کبھی نقصان نہین پہونچایا تھا اور
اس سے بالکل بے خبر تھا کہ لوگ یہان موجود ہین۔
انھین بابوبلی سنگھ و گنگارائے ننگا فقیر تھا اور نیز دو
آدمی جنمین سے ایک حوالدار پرشاد سنگھ اور دوسرا
ایک نیچ ذات ہندو سوار تھا کہ جسکے چہرے سے چالاکی
اور ہوشیاری ہی ہوشیاری برستی تھی موجود تھے
انھین سے کوئی وردی پہنے ہوئے نہین تھا۔
یہ لوگ اوس جماعت کے ممبر تھے کہ جو تاریخ مین خاموش
نہین رہی ہے۔ اور جو ہندوستان مین بہت عرصہ تک
خوف پیدا کرنے والی تھی۔ پھانسی گر۔ ٹھگ۔ اور
دوسرے پاگل بدمعاش قیصر ہند کے تخت پر پہنچنے سے

کچھ عرصہ قبل انگریزی گورنمنٹ نے بہت اپنا روپیہ ٹھگی کم کرنے مین صرف کیا — اور قبل ۱۸۳۰ع کے بیان کیا گیا ہی کہ ٹھگون نے ۱۵ لاکھ آدمی کے حساب سے اوسط مین سالانہ مارے تھے
گو اصل مین یہ سب ٹھگ ہندو تھے - لیکن برادری و ذات کی شق کے دور کرنے سے بہت سے ان مین اہل اسلام بھی شامل ہو گئے تھے - بلی سنگھ اور پیاد سنگھ دونون سپاہی ہو گئے تھے - اسواسطے انھون نے اپنے کسیقدر زیادہ آمدنی کے پیشہ ٹھگی کو چھوڑ دیا تھا - لیکن یہ لوگ ابھی تک خفیہ اشارون کے قانون سے بخوبی واقف تھے جو بالکل فری میشن کا سا ہوتا تھا کہ جس سے یہ لوگ ایک دوسرے کو پہچان جاتے تھے
ٹھڈھی کے پاس ہاتھ لیجانے سے اشارہ تھا کہ اجنبی آتا ہی - اور منھ پر ہاتھ رکھنا اور اوٹھانا ظاہر کرتا تھا کہ خوف جاتا رہا - سڑک پر ایک لکیر کھینچ دینی یا پتیون کے جوڑ دینے سے یا ایک دوسرے پر پتھر رکھنے سے اور دوسرے بہت بڑے اشارون سے یہ لوگ ایک دوسرے کی رہنمائی کرتے - یہ سب اشارات گورنمنٹ کو معلوم ہو گئے تھے - کیونکہ اسنے بہتون کو پھانسی دیدی تھی - یہ مشہور تھا کہ یہ لوگ اوس شخص کے ساتھ جسکو مارا چاہتے جب تک کہ اونکو موقع نہ ملتا یا جیساکہ اونکا خیال تھا (گو لوٹ ملر خاص نیت تھی) جب تک کہ کالی جی کا حکم پورا نہ ہوتا پرابر جاتے تھے —
کالی کی نسبت یقین ہی کہ ایک مرتبہ زمین پر رکھی ہی دولت آباد کے قریب جو غار الورا کے ہین اونمین کر جلکے دیوالون پر بھوت پریت اور جانے کا ہی

کاٹ کی تصاویر بھی ہین کہ جس سے ٹھگی کا سب راز ظاہر ہوتا تھا - جب موقع ہوتا یہ لوگ جنگل کے قریب مارتے - یہ لوگ رومال گردن یا ناک پر ڈالتے زمین کھودتے اور گڑھے مین گرا دیتے - یہ لوگ خون نہین نکالتے اور اس سے ہمیشہ گریز کرتے - یہ لوگ موت کے سامان رومال اور کدار کو پاک خیال کرتے کہ جو شربت شراب اور برانڈی مین بہت دھویا جاتا اور سات مرتبہ آگ مین آگیا جاتا اور اسکو بہت عزت کے ساتھ ٹھگ رومال مین اپنے گرد سے لیتا کہ جسکو کچھ روپیہ دیا جاتا —
گنگارام کو شاید اسکا خیال تھا کہ دیکھین کسقدر یہ رولی من سے اوسکو ملے - طریقے ٹھگی کے منتخب تھے مثلاً ایک مسافر کے ساتھ سڑک پر ایک آدمی ایک جانب اور ایک دوسری جانب چلتا ایک انمین سے اوسکے گلے کے گرد پھانسی پھینکتا اور دوسرا فوراً کھینچ لیتا تیسرا اوسکی ٹانگین گھسیٹ کر گھونسون اور لاتون سے مار مار کر گراتا کہ جہان کدار سے کام لیا جاتا - اور ایک گڑھا تین فٹ گہرا کر کے منھ کے بل ڈھکیل دیا جاتا - بلی سنگھ سے کم درجہ کے لوگ اپنی برادری مین ایسے لوگ مثل دھن راج سیٹھ من کے اور اوسکے ایجنٹ بہاری لال تھے کہ جو اپنے دفتر مین بارہ ٹھگون سے کم نہ رکھتا تھا - یہ لوگ صرف اسقدر حصہ لیتے کہ اپنا روپیہ لوٹ اور خون خرابے مین پھیلاتے - اس غضبناک پیشہ مین ٹھگ اپنے بچون کو پالتے - اور بیویان رکھتے - رفتہ رفتہ یہ سائنس خود ایک برادری ہو گیا -
اپنے دونون ہاتھ جوڑ کر جیسے ہی کہ من سوار ہوا بلی سنگھ نے کہا " کنٹونمنٹ مین بخیریت پہونچا " گنگارام نے کہ جسکی آنکھین بہت سی بلا گنگھی کے بالون مین سے چمک رہی تھین " وہ چھوٹ ہی اور اب ہماری نظرون سے بلا گذرے نہین نکل سکتا - تاوقتیکہ ہم لوگ یہان سے

ہمت نہ ہارین۔ کالی جی ہماری مدد کو ہے۔ دیکھو کہ مستقبل
ہمارے ابا و اجداد نے اسکی خدمت مین [illegible] دنیا [illegible]
ظاہر کی تھی۔ لیکن وہ انکو نہین بھولی ہے۔ کیونکہ ہم [illegible]
شگون سے [illegible] دیکھتے۔ ہم لوگ بالکل غریب اور منزل انسانون
سے ہین اگر تبہ ہم لوگ ہزارون جمع ہوئے تھے۔ اب
ڈیڑھ سو بھی نہین جمع ہوسکتے۔ اور یہ لوگ بھی بڈھے کمزور
ہاتھون اور کمزور دل کے ہین کیون ہ مذہب کی پوری پیروی
نہ کرنے کے باعث۔ کیونکہ اب ہر ایک قسم کے لوگ ٹھگ
بنجاتے ہین۔ اور ہر ایک قسم کے آدمی بلا اس خیال کے
مارے جاتے کہ آیا اونکے مارنے سے ہم ناپاک ہوتے ہین
یا نہین۔ اس باعث جب ہم کالی کو بھولے اوسنے ہمکو
بھولنا شروع کیا۔ لیکن پوجا کے وقت مین نے اوسکی
آج آواز سُنی ہے اور اسپر اطمینان رکھو پرساد سنگھ
اور تم شمس الدین خان کہ ہونے والی قربانی کے آثار اور
شگون سب ٹھیک ہین اور اوس دیوی کی حشمت کے
واسطے کہ جو الورہ کے میدان مین ہے۔ یہ شخص بھی محض
مثل دوسرونکے مارا جاوے گا۔

پرساد سنگھ نے رومال نکالکر اپنے سر پر لگایا اور پھر سینہ کے
قریب رکھ لیا۔

شمس الدین خان کو کدار دیدی کہ جو اوسنے اپنہ کے
درختون کی جڑ مین چھپا دی کہ کام کے وقت نکال لیجاوے گا
اگر کدار رکھنے کیواسطے خاص مقام کنوان ہے اور آپ
خاموش بدمعاش نے اوسکو چوما۔ اور اوسکے آگے
سجدہ کیا۔

یہ ہندو سپاہی اودھ کی فوج سے بھاگا ہوا تھا۔ یہ
ایک بہت مضبوط آدمی وجیہ صورت اور سر چھوٹا
تھا۔ لیکن سب شرارت کے نشانات اوسکے چہرے سے
عیان تھے۔ عام خیال خوبصورتی مین ناک ہی چہرہ مین
خیال کی گئی ہے۔ لیکن نیر ونڈیور مین ایک سیاح نے بالکل

کاٹ کر اوڑا دی تھی۔ جب گھاس سے اوٹھا فقیر نے
اسکے جانب ہاتھ اوٹھا کر کہا۔ کیا مجھکو ضرورت ہے کہ مین
کہون کہ برھما برھما ہی ہین۔ بڑا اور بزرگ شروع دنیا
سے یعنی برھما وشنو و مہیش کہ جنکی تم ٹھگ لوگ مثل
کالی کے پوجا کرتے ہین۔ جو کچھ ہم دیکھتے چھوتے۔ کھاتے
یا پیتے اور معلوم کرتے ہین وہ سب برھما کے حصہ ہین
یہ دیوتون اور انسان کی روح ہین کہ جو پیدا ہوئے
اور مرے اور جو پیدا ہونگے اور مرینگے۔ انسان
اوس بڑی روح کا ایک حصہ ہے کہ جو وہ علیحدہ ہونے وقت
بھول جاتا ہے وہ خدا کا ایک ذرہ ہے اور موت کے وقت
مثل اورون کے اوسمین ملجاویگا۔"

فقیر نے دعا مانگی کہ آو برتر آفتاب کی پوجا کرین کہ جو ہم
سبکو روشنی بخشتا ہے کہ جس سے سب کوئی پیدا ہوتے
اور جسمین سب کوئی ملتے ہین۔"

چونکہ یہ ایک ہندو دعا کا حصہ تھا اس باعث ابو لی سنگھ
جو مسلمان تھا اپنی پریشانی کو نہ مٹا سکا۔

بھائے کو اپنے پائین بازو مین کرکے [illegible]
سے کہا۔ شمس الدین خان اور [illegible] پرساد سنگھ تم
سمجھتے ہو۔ [illegible] صاحب جانتے ہین [illegible]
سے [illegible] کرین کہ جو آنے والے [illegible]
محل مین داخل ہوگا۔ تم جانتے ہو [illegible]
اسے تھوڑا چاہیے۔ [illegible]
ہو تو ہمارے ساتھ [illegible]

شمس الدین نے ایک ایسی آواز مین جو معلوم ہوتی
تھی کہ گھڑے کے اندر سے نکل رہی ہے کہا۔ "یقین ہے کہ
وہ شام تک کنٹونمنٹ سے باہر نہ آویگا۔"

"کیون؟"

"کیوں حولدار تم بیوقوفی سے بات کرتے ہو۔ کیا تم
نہین کہ دہلی کے راستہ مین لڑکے بھرے ہوتے ہین۔"

اور بڑے لارڈ جج سلی صاحب مع چوکیداروں کے آکر
کیا ہمارا یہاں خاتمہ نہ کر دینگے۔"
گنگا رائے نے دانت پیس کر کہا "چوکیداروں کا ایک
آدمی ہم سے مل چکا ہے۔ لیکن جب شاہ روم سلطان مصر
صوبہ دار میجر نپولین مع اور فوج کے سرداران نیپال
اور گوالیار سے کہ جہاں قبر جنفی ہے دہلی اور اودھ کے
بچانے کے واسطے آوینگے ہم لوگ بھی ان ناپاک فرنگیوں کا
خاتمہ کر دینگے۔ کیا یہ ہماری پیشینگوئیوں اور آسمان میں
لکھا ہوا نہیں ہے کہ کمپنی کا راج بہت جلد ختم ہو جاویگا
اور اوسی کے ساتھ عیسائی بھی۔ ہاں ہیودیوں
آگ کے پوجنے والوں اور ارمینی لوگوں پر بھی ہماری
لعنت" یہ جملہ سپاہی نے ہر ایک کے نام پر تھوک کر کے
کہا۔ ان الفاظ نے ان لوگوں کے دلوں میں جوش
پیدا کیا۔ کیونکہ اس فوج کے پادری فلاح الدین اور
گنگا رائے تھے کہ جنھوں نے بیل تقسیم کرنے والے پادریوں
کی جگہ لی تھی۔
دانت کٹ کٹا کر گنگا رائے نے کہا "دیکھو لارڈ صاحب بہادر
کمپنی کے جب گولا اونکے سر پر جا کر ٹوٹے گا اوسکے بعد
اونکو معلوم ہوگا کہ دیوی کہ جسکا مندر کلکتہ کا اونھوں نے
خراب و ناپاک کیا پورا بدلہ لینے والی ہیں۔"
نصیر اور اپنے ساتھی پھانسی گیروں کی گفتگو سے کسیقدر
پریشان ہو کر بابو بلی سنگھ گھوڑے پر سوار محل کیجانب
اوس حال کی اطلاع دینے گیا۔ اب شام گذر گئی اور لیفٹنٹ صاحب
کنٹونمنٹ سے واپس آنے کے واسطے جلدی میں نہ تھے
کیونکہ حضرت اوسوقت ہر ورکی میز پر ٹانگیں پھیلائے ہوئے
شراب میں مست گپ ہانک رہے تھے۔
شمس الدین نے کہا "شاید وہ دوسرے پھاٹک سے
نکل گیا ہو۔"
نصیر نے جواب دیا "یہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ اونکو دہلی

واپس آنا ہے۔" اب آفتاب مغرب میں چلا گیا تھا اور املی
کے درخت کا سایہ سڑک پر پھیلا تھا۔ یہ تینوں چور بالکل
خاموش اور باصبر رہے اور یکے بادیگرے حقہ پینے لگے۔
اونھوں نے ایک سازش کی تھی کہ جو بالکل سادہ تھی۔
اگر تاریکی مناسب ہوتی تو شمس الدین خان رومال ملوں سے
ایک سوال کرنے والا تھا کہ جو اپنے گھوڑے کو روک کر اوسکی
طرف مخاطب ہوتا پر سادہ سنگھ اوسوقت رومال اوسکے پیچھے
ڈالتا اور گھوڑے پر سے گرا کے املی کے درختوں میں لیجاتا
کہ جہاں پاک کو دار باقیماندہ سب کام کرتی۔
وقت کے صرف کرنے کے واسطے گنگا رائے نے ٹھگی کے
قصہ کا ذکر کرنا شروع کیا کہ جیسا دولت آباد کی دیوار پر
لکھا ہوا ہے "بہت پرانے زمانہ میں دنیا کو ایک بڑا
بھاری راچھس تکلیف دیئے ہوئے تھا جیسا کہ مقدس
حروفوں میں اور اسکے سوا مندروں میں ٹھگی کے سب
خفیہ راز لکھے ہوئے ہیں۔
بعد اوسکے کالی جی آئی کہ جو راچھس کو مارنے والی اور تباہ کرنیوالی
دوسری صورت ہے۔ آفت اور غضبناکی کی دیوی
کہ ہمیشہ قائم رہنے والی برف میں ہمالیہ کی برفیلی چوٹی پر
رہتی ہے۔ اور برہما۔ وشنو۔ و شیو تینوں کو ایک جا
اور پوری طاقت میں رکھنے والی۔ انسانی نسل کو بچانے
کے واسطے کالی نے اس راچھس کو تلوار سے کاٹ ڈالا۔
لیکن اسکے خون سے راچھس اور پیدا ہوئے کہ جو اوس
پہلے راچھس سے زیادہ غضبناک تھے کہ جنپر کالی نے دو
آدمی اور پیدا کیے کہ جنکو اوسنے ایک رومال ہی پاک دیا
دیا اور سکھلا دیا کہ کسطرح سے ان لوگوں کو بلا ایک
قطرہ خون کے نکالنے کے پھانسی دینا چاہیئے۔ اسطرح
یہ لوگ مارے گئے "جیسا کہ ان سطروں میں لکھا ہوا ہے۔
اور جب ان دونوں آدمیوں نے کالی جی کو اونکا رومال
واپس دیا۔ اوسوقت کالی نے کہا "اے لڑکے تم اس رومال کو

اپنے پاس رکھو اور جسطرح سے کہ بت تک ملچھون کی قربانی
کرتے رہے اب انسانون کی کرو۔"

"پس یہ دونوں دنیا مین لٹلو ٹھنگ کے آئے اور کچھ
عرصہ تک کالی نے انکا ساتھ دیا کیونکہ اوسنے یہ انسے
کہہ دیا کہ اس شہر کے پہونچانے کا وعدہ کیا کہ اوسکو نہین
کوئی نہ دیکھے۔ لیکن حمانت استعجاب کی تو ایک عجیب
خواہش ہوئی ہے ایک شخص نے مجھے بہت سمجھکر دیکھا
کہ کالی بھی ایسی ہی لوٹکھارتی ہین کہ جس سے وہ اسقدر
ناراض ہوئین کہ یہ حکم لگایا کہ لوگ قربانی کرین۔ اور
اوسکو پوشیدہ بھی کرین۔ اسوجہ سے اُس گرداور
نعشون کے منھ کے بل دفن کرنے کی ضرورت ہوئی۔

یہی حال اس فرنگی کا آج شب کو ہوگا۔

"یہ اصلیت ٹھگی کی ہے۔ لیکن ہم لوگ کوئی قتل نہین کرتے
یہ قسمت کا لکھا ہی کہ جسکی مالک کالی ہین کہ جو اس
زندگی کی قربانی کرنے کے واسطے دنیا مین بڑھا سزا
دونگے۔ بلکہ دوسری زندگی مین اسکا صلہ دینگے"

غریب کیٹ ملن کا چاندنی مین قبل سونے کے حیلہ قدمی کا
انتظار کر رہی ہے۔ کیونکہ عاشقون کو بہت کچھ گفتگو
کرنی ہوتی ہے اور سب زمانہ آیندہ کا کہ جو عجیب خوشیون
سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

دہلی مین چاند روشن تھا۔ کیٹ اوس چبوترہ پر
ٹہل رہی تھی کہ جہان لینا اور ہرور سے ملاقات
ہوئی تھی۔

اوسنے کئی منٹ مین گھنٹے سمجھے تھے۔ انتظار کرتی اور
کان لگاتی۔ لیکن ملن کے گھوڑے کی ٹاپونکی آواز کہین
سڑک پر نہین معلوم ہوتی تھی اسی طرح سے شام
گذر گئی اور بالکل شب آگئی تھی۔

سترھوان باب

ملن کی خبر

دن کی پہر ہو گئی تھی۔ شام ٹھنڈی تھی۔ نازک عرصہ
انتظار کی ہوتی ہو گئی تھی۔ لیکن افسر اوسکے حالات روکنے
کے واسطے نہین آیا۔ یا اوس سے شراب کے جامون
مین شرکت کرتا۔ پس جیک ہرور اپنے بنگلہ مین تنہا
بیٹھا ہوا اپنی لینا سے ملاقات پر تجویز کرتا تھا۔
ملاقات کہ جسکا عرصہ سے وہ مشتاق تھا۔

اوسنے جو کچھ لینا کی زبان سے نکلا اوسپر غور کیا اور
سمجھی زیادہ پریشانی ہوئی اپنے دل مین کہا "اوس
شخص سے وہ محبت کرتی ہوگی۔ اوسنے یہ قبول کیا
ہی کہ اوس مرد سے اوسکو نفرت نہین۔ ایک عجیب
شبہہ پیدا کرنے والا اقبال ہے لیکن یہ بھی کہا کہ
اوس سے کبھی شادی نہ کرونگی اور اوسکا دل
اپنا نہین ہی۔ تو پھر وہ کس ملعون کا ہی۔ اوسنے
خوف کیا کہ بہت سی باتین اوسنے نہین کہی ہین یا
ایسی باتین کہین کہ جنکو کہنا نہ چاہیے تھا۔ کیا مین
بار بار اوس سے کہہ نہین دیا کہ مین مست اور اوسکی
پرستش کرتا ہون۔ اور کیا انسان اسکے آگے کر سکتا
ہی۔ لیکن وہ میرے ساتھ یا کسی دوسرے کے ساتھ
شادی نہ کریگی۔ وہ حد درجہ ایسی بحث مین نا سمجھ تھی
کیا مین بطور ایک ہارے ہوئے جواری کے پھر کوشش
کرون یا ہاتھ ہی اوٹھالون"

لینا کی آواز اور آنکھون کا اثر اس ارادہ کے واسطے
کافی تھا۔ باوجودیکہ لینا نے کوشش کی کہ ہرور کا خیال
بالکل اوس سے ہٹ جاوے۔

یہ اپنے بنگلہ کے برآمدے مین سے ایک پنکھا قلی کے کوٹہ
مین بیٹھا تھا۔ اور ہاتھ کے قریب ایک میز پر کچھ شراب
وغیرہ رکھی ہوئی تھی۔ اوسکی آنکھین آسمان کیطرف
تھین تاہم اوسکے سامنے اوسکے خیال مین لینا کا چہرہ
تھا۔ اور خاموشی سے اپنے دل مین کہتا کہ ابھی تک۔

ادس کو اوس سے عشق ہے اور یہ اور بھی اطمینان سے وہ
اب کہ سکتا ہے کیونکہ اوسنے یہ بھی نہین کہا ہے کہ وہ
روڈکن کی بیوی نہو گی بلکہ یہ بھی کہ وہ اب بالکل شادی
نہ کریگی یہ اوسکو یقین تھا کہ لینیا اوس سے ملاقات
کریگی اور اگر وہ شادی نہ کریگی تو وہ بھی کنوارا ہی
رہیگا - اور اپنی پلٹن کی بھلائی اور بہتری مین اور بھی
زیادہ توجہ کریگا - لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اپنے
دل کو اطمینان دینے کے واسطے اوسکو لینیا سے اب
ملاقات کرنا اور دہلی سے باہر جانا چاہیئے وہ کیٹ اور
پولی سے خط کتابت کیا کریگا - اور اس طرح سے
لینیا کی بھی خیر و عافیت - اوسکی صحت - خوشی کا حال
معلوم ہو جایا کریگا - لیکن اب اوسکے مکان پر نجاویگا
اوسوقت تک جب تک کہ دونون کے بال سفید
نہ ہو جاوین گے - اوسوقت تک نہین جب تک کہ چالیس
سال کی وہ نہو جاویگی - جو زنانہ عورت کا سب سے
زیادہ پیارا ہوتا ہے - جب تک اوسکی مونچھین سفید
نہو جاوین اور اوسوقت تک یقین ہے کہ اوسکا عشق
بھی کم ہو جاویگا -

جیک یہ دردناک خیالات پکا ہی رہا تھا کہ اوسکو
اپنے اصطبل سے گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز اور
رونی ملن بچے پیر کی آہٹ معلوم ہوئی ہنستا ہوا
وہ برآمدے مین آیا -

"ہیلو جیک کس خیال مین ہو - تم ایسے پریشان اور
گہرے خیال مین معلوم ہوتے ہو کہ گویا اپنی مونچھون
مین ایک سفید بال کے دیکھنے سے افسوس کرتے ہو -"

"اسوقت تو تم بہت خوش معلوم ہوتے ہو کیا
اوس گھوڑے نے کلکتہ مین بازی ماری یا کیا"

ملن نے اپنی تلوار مونڈھے پر رکھا اور ایک کرسی اندر
سے نکالکر کہا "مجھکو تمھین ایسی خبر سنانا ہے کہ مین
کشمیری دروازے سے چھ منٹ دو سکنڈ اور ایک پاؤ
مین آیا ہون"

ہرور کا دل پھڑکنے لگا کہ کہین لینیا نے سب حال تو
نہین بیان کیا اور کہا لو ایک گلاس شراب اور ایک
بسکٹ کھاؤ"

"جیک - شکریہ - شکریہ - یہ کاہے کیا ہے"

"کابلی شراب ہے - مین چاندنی چوک کے پارسی سوداگر
سے لایا ہون - تیری جا اچھی ویسی ہی ہے - لیکن
حسب معمول دیکھتا ہون کہ پانڈے برف کا برتن
خالی چھوڑ گیا ہے"

"خیر یہ کافی میری پیاس کے بجھانے کو ہے - مین
مسلی کی بیٹیون کے بغل سے ہوکر آیا ہون وہ کابلی
فٹن پر سوار جو سنے جوڑی ایک خدمتگار نکلی
تھین - مین لیڈیون کو پسند نہین کرتا کہ وہ خود
گاڑیان ہانکین - اس سے اونکے ملائم ہاتھ سخت
ہو جاتے ہین - اونکی آنکھین جھکتی - اور علاوہ اسکے
ہندوستان اسکے لائق نہین -

"یقین ہے کہ یہی بات نہین ہے کہ جو تم گھوڑے پر
ہوا سے باتین کرتے یہان آئے ہو"

"نہین بلکہ مبارکباد کے واسطے"

"کس پر کیا اسٹاف مین تقرری پر"

"اوس سے بھی کچھ زیادہ"

"وہ کیا وہ کیا"

"میری ہونے والی شادی"

"خوب"

"مین نے اور کیٹ نے سب انتظام کر لیا ہے -
بہت بھلی ہوئی نہ جیک"

"ایسی جلدی - کیا سچ مچ"

"درحقیقت"

"تو مین رد لی ملن تمکو مبارکباد دیتا ہون۔ کیونکہ وہ بھی
پیاری اور اچھی لڑکی ہے جیسی نیک ویسی ہی خوبصورت
اور مین اوسکو بطور ایک بہن کے سمجھتا ہون"

"درحقیقت وہ بڑی ہی خوبصورت ہے"

"کب شادی ہوگی"

"اس ہفتے کے خاتمہ تک"

"بہت جلد ہوا یہ کسطرح سے سب ٹھیک ہوا ہین
تمکو دور سے نہین دیکھا"

"وجہ یہ ہے کہ اس عرصہ مین جیک تجار و کیلون
باڈرین وغیرہ کے پاس گیا تھا۔ کیونکہ میرا چچا بہت سا
روپیہ لیکر گیا ہے۔ اور بہت خراب حالت مین ہے۔ اور
ہملوگ شادی کرکے فورا کلکتہ اوس سے ملاقات کرنیکو
چلے جائینگے۔ مین نے ڈاکٹر گریوس سے ملاقات کی
تھی وہ راضی ہوئے ہین کہ کمپنی ڈاکٹر ڈیل کے سپرد کرکے
مین چھ ماہ کی رخصت پر جا سکتا ہون جسکے بعد
ہم یہان پھر ملینگے مثل عزیزان گریوان کے ساتھ
زندگی بسر کرنے کو چلے جاوینگے۔ اس باعث اب
ہم لوگون کو انتظار نہین کرنا ہے"

"یہ تو ظاہر ہے"

"مجھے تو امید ہے کہ تم خوش نصیب ہوگے"

"ہان مین خیال کرتا ہون خوشی سے کیا لینا دولھن
کی سہیلی ہوگی"

"بلاشک اور وہ سبز کپڑے پہنے گی۔ وہ چھ سہیلیان
مین سے ایک ہوگی۔ میرے چچانے علاوہ اون تین
ہزار روپیون کی آمدنی کے کہ جو بعد اوسکے مرنے (خدا
اونکو سلامت رکھے) ملینگے اور میرے بنک کا قرضہ
ادا ہو جائیگا۔

"تم ملن بڑے خوش قسمت ہو۔ اور اسکے مستحق
بھی ہو" اور کچھ دیا ہے"

"شکریہ جیک شکریہ اور اسکے جواب مین مین بھی چاہتا
ہون کہ خدا تمہاری عمر دراز کرے"

"مگر بالکل بیسود"

"گھبراؤ نہ"

"بزدلی میرے ساتھ نہین مت کرو"

"مجھکو کوئی ناامیدی نہین ہوئی۔ ذرا اس باعث نہین
معلوم ہوسکتا کہ تمہارا کیا مطلب ہے لیکن مین نے
سب حال تمہاری ملاقات کا لیفٹا سے سن لیا ہے"

"تم نے سنا"

"ہان ایک ایک لفظ"

"اوسی سے"

"نہین یہ کیونکر ہوسکتا ہے"

"پھر کیونکر کیونکر"

"بالکل سادہ طور پر لیفٹا نے کیٹ سے کہا کیونکہ تم جانتے
ہو کہ ان بہنون مین کوئی راز نہین رکھتین اور کیٹ نے
مجھسے اسلیے کہ میرے اور اوسکے درمیان کوئی راز نہین
یہ سب حال کہا اور یہ اپنی طرف سے بیان کیا کہ وہ لیفٹا
پریشان ہوگئی ہے اور اسکے حقیقی شادی نہ کرنے کے
عذرات ہین وہ بالکل بے بنیاد ہین"

"اچھا شاید ایسا ہی ہو۔ لیکن یاد رکھو اب یہ سوال
تمہارا دوست جیک ہرور اوس سے کبھی نہ کریگا"

"فضول بات عاشق صرف سہارا چاہتا ہے۔ پس اپنے
تئین اب سہارا پائے ہوے خیال کرو۔ پھر جاؤ اور یقین
رکھو کہ آخر مین تم ضرور کامیاب ہوگے"

"تم نے اسپر بہت سے پیرشانی اور تم ... کرنے مین
پائے ہین اور مین نے مستقل ... قائم کرلیا ہے"

"کہو کیا ہے پھر"

"اگر ہوسکے تو دہلی سے چلا جاؤن"

"لیکن میری شادی کے قبل نہین"

"بلا شک نہین - یہ رولی یاد رکھو کہ اگر لینا اب نہین سمجھتی تو پھر کبھی نہ سمجھی گی"

"مین اسپر ایک تھیلی اشرفیون کی بدتا ہون کہ اگر تم تیسری بار اوس سے کہو گے تو ضرور راضی ہو جاوگی"

"جب مین اوس سے پوچھون نہ تب تو بازی پاؤ گے"

"تم کارلس واؤن مین کچھ عمدہ بھی پا ہو گے - اوسکو سہیلی لینے کے وقت دیکھنا - تمھارا سب گھمنڈ نکلا دیگا"

"تو مین تو نہ جاؤ نگا"

"تمکو جانا ہوگا اور کھانے کے وقت اسپیچ مین ہمکو دعا دینی ہوگی کہ دونون عاشق و معشوق اچھی طرح سے زندگی بسر کرین"

"رولی تم آج کیا میرے ساتھ بیٹھکر کھانا کھاؤ گے مین آج خاموشی کے ساتھ تمھارے ہی ساتھ کھانا کھایا چاہتا ہون"

"خوشی کے ساتھ پیارے دوست"

"اچھا اوس بدمعاش فرخ پانڈے کو دیکھو وہ بہت وقت اپنا درویش فلاح الدین کے ساتھ پھاٹک پر صرف کرتا ہی اور باقی وقت سوداگرون سے دستوری کے واسطے جھگڑتے مین"

اسطرح سے رولی ملن اون لوگون کی نیت سے ناواقف رہا اوسکے تاک پھاٹک مین بیٹھے ہوئے تھے کنٹونمنٹ مین - چاول اور گوشت کی ایک رکابی ایک بوتل کالی شراب کی ہرور کے بنگلہ مین ختم کیا اور ہرور سے اپنے ارادہ و امید اور پیش بندیون کی نسبت گفتگو ہی کر رہا تھا کہ شام گذر گئی - اور درختون کا سایہ لمبی اور لمبی دیوارون یا لو کے میدانون اور دریا مین معلوم ہونے لگا -

کل چاندی کا اسباب خرید کیا گیا ہر ایک شے دو چند بیچند لی گئی - اور اطلاع دی گئی کہ اور سامان طیار ہے - اسباب کے لیجانے کے واسطے دو کمسریٹ کے ہاتھیون یا تو پچانہ کے بیلون کی ضرورت ہوگی -

"مجھے امید ہی کہ وہ رڈکن کو نہ بلا دینگے"

"مین خیال کرتا ہون کہ نہین تم کسطرح خیال کر سکتے ہو کہ وہ آویگا - چرٹ کا بکس جو پانی سے اوٹھا دو"

"اب نہین معلوم کہ آجکل کے زمانہ مین کیا سے کیا ہو جاے ذرا رولی شراب کی بوتل دیجیے - مین مشکل وہ عقل صیانی ضعف کے حقارت کرتا تھا - اور اسکی میرے پاس پوری وجہ بھی تھی"

"بہت بازو ہو جیک بہت"

"لینا ایک عجیب عورت ہی - ایک عجیب راز ہی"

"مین جانتا ہون کہ ہندوستان مین جب سے وہ آئی ہو بہت سے ناکپور اور الہ آباد کے سپاہیون کو اوسنے ناشکر کر دیا ہی - سو لیلین جنکو جانتے ہو کہ رحم کے معاملہ مین بہت پڑے ہوئے ہین بالکل خارج کر دیے گئے - اسوا سکار شعار سے تمکو خوش ہونا چاہیے"

"بابر رڈکن کو"

"او جیک"

"اوسکے پاس مجھ سے زیادہ وجہ ہی - اوراسکی زندگی کا بیمہ اپنی اصلی قیمت سے دو چند ہی"

"اب پھر تم بہرانے لگے - مین جاتا ہون سات بجے کل پادری کی لڑکیون کے ساتھ بارہ دری مین کھانا کھاؤ نگا - اگر کیٹ سے فرصت ملی - کسی وقت تم سے کل ملون گا - فرخ سائیس سے کہدو کہ بڑے پھاٹک کی سڑک پر گھوڑا لیجاوے مین وہین اوس سے ملونگا"

ملن ہرور کے پاس جانے کے بعد اوس سازش سے ناواقف جو اوسکے واسطے کی گئی تھی خوش قسمت تھا کہ کنٹونمنٹ کے پھاٹک تک پیدل چلا گیا -

وشنو - کالی - اور مہادیو تینون نے اون ترکیبون کو

نہین دیکھا تھا کہ جب یہ لفٹنٹ بیمار ہوا۔ پیدل اسقدر دور گیا تھا۔

چاندنی مین طوائفون پر نظر کرتا گذرا کہ جو مس بنگلہ کی گلی مین خوب ناچ رہی تھین۔ یہ کانون مین بالیان پیرون مین گھنگرون پہنے۔ پاجامون مین چُٹیہ لگائے اپنے سیاہ بال کھولے ہوئے ایک مجمع مین ناچ رہی تھین۔ ملن تھوڑے عرصہ تک یہ ناچ مس بنگلہ کی کھڑکی سے ایک پیر اندر اور ایک باہر لٹکائے دیکھتا کبھی وہ اون رنڈیون کی طرف دیکھتا۔ اور کبھی ۵۳ وین کے افسرون کیجانب جو اس سے کہہ رہے تھے کہ یہین ٹھہرے۔ لیکن اسکو اپنا وعدہ کیٹ سے یاد تھا اس باعث یہ کہا "کہ کوئی شخص تمھارے یہان سے دہلی کو جانے والا ہے۔ مین اسی وقت گھر جانا چاہتا ہون۔"

ولنگ بائی نے کہا "مین"

۵۳ وین کے ریورسلی نے کہا "مین"

پس یہ تینون آگے بڑھے اور اون ازنبہ کے درختون کے قریب سے ہوکر گذرے کہ جنمین یہ پھانسی گیران ساتھیون کو آتے دیکھکر پریشان ہوئے تھے۔ کالی ماتا نے اونکے ہاتھون سے یہ موقع کھویا۔ اب شاید بہت جلد دوسرا آوے جیسے ہی کہ یہ افسر اوس مقام سے آگے بڑھے یہ ٹھگ اب اپنے ارادے مین مستعد لگے سایون مین پیچھے لگے۔ اور اسطرح سے گھوڑون اور اخمدون کے سایہ مین دہلی تک گئے۔

دیکھا کہ ملن۔ ریورسلی۔ اور ولنگ بائی سے محل کے پھاٹک پر علٰحدہ ہوا۔ جیسے ہی کہ اسنے گھوڑا آگے بڑھایا ان لوگون نے بھی اسکا تعاقب کیا۔ لیکن قبل اسکے کہ یہ پہونچ سکین ملن پادری کے بنگلہ مین داخل ہو گیا۔ انھون نے دیکھا کہ یہ کیٹ سے جو ترہ پر ملا جو ایسی آزادی تھی کہ صرف عیسائی عورت کو حاصل ہے اور جس سے مشرقی لوگون کے دلون مین حقارت اور تعجب پیدا ہوتا۔ یہ لوگ اُسوقت تک وہان ٹھہرے رہے جب تک کہ یہ گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے مسکن مین داخل نہ ہوا۔

چاندنی رات کی روشنی مین یہ لوگ کامیاب نہین ہوسکے تھے۔ لیکن ملن کے مکان کے جغرافیہ سے بالکل واقف تھے اور یہ جانتے تھے کہ کب اور کہان سوتے ہین کیونکہ تو نابار وہان سرکاری کام پر کبھی بار گیا تھا۔ اور یہ شخص بھی اون سے بھیک مانگنے پہونچا تھا۔ اور شاید ہی کبھی خالی ہاتھ واپس آیا ہو۔ ملن نے ان تینون سیاہ رنگ والون کی آہٹ تک نہ پائی تھی۔ کیٹ کے آخری بوسہ اور جدا ہوتے وقت کے الفاظ پر وہ غور کر رہا تھا۔ یا اونیر خواب مین تھا۔ اوسکی آنکھون کے سامنے سفید دلہن شادی کی انگوٹھیان۔ شادی کی مبارکبادی پر برف مین رکھی ہوئی شامپین۔ اور تھوڑا الہ اباد تک دریائی سفر اور وہان سے کلکتہ تک بذریعہ ریل سفر اور گارڈن ریچ مین ہفتون کا صرف کرنا تھا۔ ریورسلی کی یہ باتین کانون مین گونج رہی تھین کہ یہ چھوکری قسمت کی حصہ دار اور اوسکی خوشی کو بڑھانے والی ہے۔"

ان خیال اور خوابون مین وہ مشکل سے خیال کرسکتا تھا کہ برہما۔ شیوا اور وشنو۔ گنگا راے پرشاد سنگھ اور خانو شمس الدین کون ہین۔ اور کیا اوسکے واسطے فکرین کر رہے ہین۔

۱۸
اٹھارھوان باب
کیونکر ٹھگ کامیاب ہوے

رات بالکل خاموش آسمان صاف۔ تھی اسنے اور ہروپ کی کابلی شراب نے ملن کی آنکھون مین غنودگی خلاف معمول پیدا کی۔ شہر مین محسن جی جمشید جی پارسی سوداگر کہ جسکی دوکان جو قریب کے بازار مین تھی

ملن نے ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا تھا۔ پادری صاحب کے
مکان کی قربت کے باعث اوسنے یہ انتخاب کیا تھا۔
پادری کے مکان کے چاروں جانب دو بڑے برآمدے
تھے ایک نیچے کا اس غرض سے کہ کھڑکیوں پر سایہ رہے
اور دوسرا یعنی اوپر والا بھی اوپر کی کھڑکیوں کے لیے
جمعدار ملن کے سونے کے کمرے سے بخوبی واقف تھا
کیونکہ اکثر کرنل ریلی اور ریوسلی کے حکم احکام اور خطوط
لایا کرتا تھا۔ اور اب جب کہ یہ کمرہ … تھے اور
موسم بھی بہت گرم تھا۔ کھڑکیاں دونوں سمت واسطے
کھلی ہوئی تھیں۔ اسنے اپنے ساتھیوں کو اطلاع دی
کہ یہاں ہمارا شکار پڑا ہوا ہے۔ یہ بلاشک کسیقدر
عجیب تھا۔ ہندوستان میں … برس سال
کے تجربہ نے بھی انگریزوں کو اس قسم کے حالات
سے ناواقف رکھا … جتنا کہ
پہلے شکار کا جب مرتا ہے … ہم لوگوں سے
اور ڈرایا تھا۔ اوس وقت تک ٹھگوں سے واقفیت
نہ تھی۔ بار بار ان کا ہیبتہ تھا لیکن … سے اوس
کو مشتبہ بھی رکھا تھا۔ ان کا نام سوشیال کیا
جاتا تھا۔ اور یہ لوگ … اور
گدھی ہوتے تھے۔

جس وقت یہ دونوں سڑک پر پہونچتے تھے بالکل
چاروں جانب اندھیرا تھا۔ کل باشندے ان دہلی
کے گھروں میں تھے۔ … پر جھومکتا تھا
تاکہ … شناخت میں کسی کا نام نہ چلایا جاتا تھا۔

ایک جانب بھی اندھیری تھی … جسکا خاتمہ … اور
… ہوا تھا لیکن … روشنی
سے نمایاں ہوئی تھی۔ دوسری بالکل تاریکی میں کھڑی
ہوئی دونوں اپنی جگہ پر تھے
مکان کے اوسطرف کی دیوار جہاں ملن سو رہا تھا

سایہ میں کسیقدر ڈھکی ہوئی تھی۔ اور اساخت شکستہ
کو اپنے کام کرنے میں آرام ملی جنھوں نے کچھ عرصہ
انتظار کرکے اب اپنا کام شروع کر دیا۔ پرساد سنگھ
سفید سوتی رومال اپنے سینہ میں رکھے ہوے تھا
اور شمس الدین خان نے کندھوں پر سوار ہوکر برآمدے کے
ستون پر چڑھنا شروع کیا۔ لیکن قبل اسکے ایک
ایسا واقعہ ہوا جس سے وہ کسیقدر مایوس ہوگئے
تھے جیسے ہی شمس الدین نے کو دار قبضہ کر دی
وہ اوسکے ہاتھ سے گر گئی جب ایسا کوئی واقعہ
ہوتا ہے ٹھگوں میں عموماً تشویش پیدا ہوتی ہے۔
یہ بد شگونی میں داخل تھا۔ مثلاً ایک سال کے اندر
لاش کا کھل جانا خیال کیا جاتا تھا کہ تباہی کا پیدا
کرنے والا ہے۔ … پرساد سنگھ نے ایک
… ہوئی تھی
اوس پر چڑھ کر برآمدے پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے
ہاتھ دے کر شمس الدین کو کھینچ لیا جسکی مدد اوس
سنگھ نے دی۔ جو سڑک پر نگہبانی کو چھوڑ دیا گیا
تھا۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ کھسکتے گئے اور تین
کھڑکیوں کے پاس پہونچے جسکے اندر ملن سویا ہوا
تھا۔ ایک مرتبہ گنگا نے پھر … کرکے کہ جس کا
تانتا سا دیا اوس وقت چاندنی میں چمک رہا تھا
یہ لوگ مطمئن ہو گئے کہ سب خیریت ہے اور منہ پر
رکھ کر آہستگی سے سینہ پر پھرا … ٹھگوں کی ایک
نشانی ہے کہ کوئی خوف نزدیک نہیں ہے اس احتیاط
سے کھڑکی کی طرف آئے۔

ملن جو سویا ہوا تھا بستر پر چلا گیا تھا اور مسہری کے
پردے اچھی طرح سے لٹکا دیئے تھے کہ مچھر نہ آ دیں
اسکا کمرہ بہت اونچا تھا۔ اوسکا منہ کھلا ہوا تھا
تاہم شب کے لیمپ کی روشنی سے کہ جو تھوڑی ہی دیر

سے تنگ عمر کی سیز پر لیٹا ہوا تھا - اوسکا جسم بے درا
سکڑا ہی دیتا تھا یہ بالکل خاموش اور ساکت کے عالم
مین پڑا ہوا تھا - سانس لیتا تھا اور منھ پر مسکراہٹ
سی معلوم ہوتی تھی - شاید کیٹ کو دلھن کی
خواب مین دیکھ رہا تھا یا اوس بوسہ کا جو اوسکے
نازک لبون نے چلتے وقت دیا تھا خیال تھا [illegible]
شب گو کمزور تھی - لیکن [illegible] دونون [illegible]
واسطے کافی تھی یہ کوٹھری مین داخل ہوئے [illegible]
اونہون نے چپکے [illegible] اندر جانے کی تدبیر کی [illegible]
[illegible] کر سکتے ہین جنہون نے اسوقت [illegible]
[illegible] تھا [illegible] تھے - لیکن چونکہ [illegible]
[illegible] نظر نہین آئے اسباب [illegible]
[illegible] کچھ روشنی بطور [illegible] بنا ہوا تھا - [illegible]
پانی اور [illegible] اور جیسی روشنی تھی - قریب [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] مین ایک [illegible] قناعت کئے ہوئے تھا
[illegible] کے پاس [illegible] تھی - جسکا [illegible]
[illegible] درمیان دینا پڑتا تھا - [illegible]
[illegible] انکے پاس مکان [illegible] کرتی تھین [illegible]
سے [illegible] ہوتی ہے لوگ اسکے
سب سامان [illegible] دیکھا کرتین اور اسطرح سے کہ
[illegible] اسوقت اوسکے مارنے والون کا [illegible]
[illegible] اوسکے [illegible] اپنی سالگرہ مین [illegible]
[illegible] دیا تھا -

جیسا کہ ہم نے بیان کیا شمس الدین خان کو در
فقیر کے پاس چھوڑ آیا تھا کیونکہ یہ جانتا تھا اوسکی
[illegible] اگر
[illegible] کی جگہ [illegible] تھی اسواسطے
اسے پانے کی کوئی ضرورت نہوگی - اور اوسکو صرف
مین مدد دینی ہوگی کہ جو ایک اوسنے ٹھگ بھی

کر سکتا ہے -

اول پرساد سنگھ نے اور بعد اوسکے شمس الدین نے ننگے
پیر [illegible] ہاتھ پھیر رکھنا شروع کیا کہ چٹائی تک
پہونچے جو چٹائی پر بچھی ہوئی تھی جیسا کہ ہندوستان
مین دستور ہے دروازے کے اندر کے [illegible] - اور
اور ہر جگہ پر پردے پڑے رہتے ہین - لیکن اسکا خوف
کوئی [illegible] نہ تھا - کیونکہ جیسے ہی کہ [illegible]
نے کام کیا [illegible] ایک سانس لینے کے قابل نہ رہا [illegible]
[illegible] پرانے [illegible] اور شروع تعلیم سے اسی خونی
کام کے واسطے بالکل پکے ہوگئے تھے - اب آہستگی سے
[illegible] پلنگ کے پردہ دونون جانب تھا اگر
یہ جاگتا ہوتا تو اوسنے تعجب سے ان دو عجیب صورتونکو
دیکھا ہوتا کہ جواب ہوا کے سے پردون کو ہٹا کر [illegible]
سوچتا [illegible] کہ جسمیر خوش قسمتی سے [illegible]
اور ہاتھ رکھے سوتے تھا - چونکہ یہ بائین کروٹ سے
سویا ہوا تھا اس واسطے ان لوگون کو [illegible]
رومال سے کام لینے کو باز رکھا جو پرشاد سنگھ نے [illegible]
سینہ سے نکال لیا تھا اور اوس سے اپنا کام کرنے [illegible]
تھا - یہ لوگ کسیقدر رکے ہوئے - [illegible]
[illegible] کہ جو پرساد سنگھ اور شمس الدین [illegible]
[illegible] پرساد سنگھ دیکھ سکتا تھا کہ شمس الدین [illegible]
ہاتھ رکھکے خوف ظاہر کرتا ہے - [illegible]
نے پردہ کے اندر ہاتھ ڈالکے [illegible]
رخسار پر [illegible] اس آہستگی سے کہ جیسے کہی [illegible]
کاٹتا ہے - لیکن [illegible] کو کچھ معلوم نہوا - بعد اوسکے ایک
ناخن سے جو خاص کام کے واسطے تیز کر لیا جاتا ہے
اوسنے آہستگی سے جس جگہ چھوا تھا چھید کر دیا کہ جس سے
مچھر کے کاٹنے کی سی تکلیف ہوئی -
اب بھی صاحب نہین ہلا -

پھر تیسری بار اونھون نے کوشش کی کہ اپنا بازو یا ہاتھ ہٹا سے لیکن بیکار ہوئی۔

ٹھگ پریشان ہوے کہ اونکی معمولی چالین کام نہین آئین۔

پیرون کی طرف گئے کہ جگی ہین کہ جب ورگویون کی آواز بنگ بنگ اور بجھنے بین دھوان نظر آیا شمس الدین کو معلوم ہوا کہ اوسکی ٹھوڑی کے پاس سے کوئی گولی گذری ہے۔

ان لوگون کو یہ خیال نہ تھا۔ لیکن ملن بالکل اسقدر دیر سے جاگتا تھا۔ ایک سرد مزاج انگریز کہ جسنے غصہ اور خوف مین روشنی سے ان لوگون کو داخل ہوتے دیکھا تھا۔ اور یہ خیال کرکے کہ یہ صرف معمولی چور ہین انکا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ نیند کا بہانہ کیے ہوے تھا۔ گرتا تھا اوسکے سر پر تھا اور جس سے تپنچہ نزدیک ہوگیا تھا غصہ اور خوف کا ایک نعرہ مارکر پرساد سنگھ کھڑکی سے بھاگا۔ اور اپنے ساتھ نصف سے زیادہ جاپ بھی لیگیا۔ غصے مین پاگل شمس الدین آہستہ جاتا تھا اور جیسے ہی کہ ملن پردون کو ہٹا کر نکلا چاہتا تھا اوسنے اسکو کہتے سنا "سفید حبشی جا نوز! تم مجھکو زر و غلام کہتے ہو در حقیقت فرنگی ایک دیسی کا عورت کا غلام کہ جو کسوتی سور کی چربی سے کارتوس بناتی ہے"

کالی نے اوسکی مدد نہین کی اور یہ کندا رکے زمین پر گرنے سے صاف ظاہر تھا۔

جب ملن نے ہاتھ مین پستول لیکر گلی کیطرف دیکھا تو بالکل سناٹا معلوم ہوا کوئی آدمی اور نہ اوسکا سایہ چاندنی چوک مین دکھلائی دیتا تھا۔ اوسکے تازہ وولتو ملاقاتی بہت جلدی جلدی کسی کنوین یا نالاب کیطرف دوڑے جاتے تھے کہ ہمارا سر جاکر اشنان صاف کرین

کہ اونھون نے ایک ناپاک کو چھوا تھا۔ کیونکہ اپنے جرمون مین بھی یہ لوگ اپنے مذہب کی پابندیون کو نہین بھولتے تھے لیکن گنگارام کے مقابلہ مین فلاح الدین ایک پاک پادری تھا۔

ملن کے جائداد سے کچھ نہین چھوا گیا تھا۔ اوسکی گھڑی انگوٹھیان ۔۔ روپیہ کی تھیلی جو کپڑے پہننے کی میز پر رکھی ہوئی تھی نہین چھوئی گئی تھی۔ اسطرح سے اونکو اسبے بخوبی یقین آگیا گو اسکا خیال بھی ذہن سے نہ گذرا ہو کہ یہ ٹھگ ہی تھے۔ اور اون لوگون کا منشا اوسکا جان لینے کا تھا نہ کہ جائداد کے چھونے کا۔ لیکن ملن کے انگریزی خیالات کو یہ قرین قیاس نہ تھا۔ کس نے اوسکا نقصان پہونچایا ہے؟ اور کسکا تمام دنیا کے پردے پر اوسکے مارنے سے فائدہ ہے؟

اس خیال سے وہ کچھ عرصہ تک نہ سو سکا۔ اور اس بات اور بھی کہ گویون کی آواز نے بڈھے آتش پرست کو جگا دیا وہ اپنی لمبی ٹوپی اور کوٹ پہنے بڑی گھبراہٹ مین چڑھ آیا۔ رولی ملن نے تپنچہ بھر کر رکھ لیا اور تکیہ اور اکیا کہ عرصہ کی سوچی ہوئی بات سے آج اوسنے فائدہ اوٹھایا اوسنے اپنی کھڑکیان اور دروازے بند کر لیے اور آیندہ سے ایسا ہی کرنے کا مستحکم ارادہ کیا

جب ان ناکامیاب کمبختون نے بابو بلی سنگھ سے اگر ماجرا بیان کیا اوسنے ٹھگی بطور پیشہ کے چھوڑ دی اور اپنا تعجب ظاہر کیا کہ کیون لیو اس بدشگونی کے اونھون نے اس فعل کی جرأت کی۔

اوسنے کہا خیر کچھ ہو تھوڑے روز بعد ہم آگرہ میرٹھ اور کانپور سے بہت عمدہ خبر سُنینگے۔ گو یہ مسلمان تھا لیکن کالی کو جو ہمون کی ایک بت ہی مانتا تھا۔ کالی کی عزت دونون ہندو اور مسلمان ٹھگ برابر کرتے تھے ایک مرتبہ ایک مسلمان ٹھگ نے اپنے اظہار مین حاکم سے

بیان کیا تھا کہ "ہم لوگون کو کبھی نہ جانا چاہیئے جب تک کہ شگون سب عمدہ نہون کہ جو احکام خدا سے ہین"۔ جب رات کا ماجرا پارسی محسن تیمشٹ جی سے ملن نے بیان کیا۔ تو پارسی نے اوس طریقہ کو سنکر جب سے وہ آئے کہا کہ یہ ٹھگ ہی تھے۔ وہ انکے حالات سے پورا واقف ہے اور خود بھی اپنے تین لڑکون کے ساتھ شکار ہو گیا تھا اوسکا قصہ یہ تھا۔ کہ علاوہ ان ٹھگون کے کہ جو خشکی مین اپنی جال کیوجہ سے انسان کو مارتے ہین بہت سے ایسے ہین کہ جو دریا مین کام کرتے ہین۔ یہ لوگ ملاحون کا بھیس بدلے اور اونھین کی پوشاک پہنے تھے۔ انکی پگڑیان بالکل سفید تھین اور کمربند مین کہین داغ نظر نہین آتا تھا انکے اطوار بہت عمدہ سادہ اور صاف تھے انکی کشتی سب سے زیادہ صاف اور عمدہ تھی۔ اور دریاے گنگ اور جمنا کے بڑے مشہور شہرون مین اسجانب سے دوسری جانب مسافرون کو اوتارتے۔ بہت سے اونھین کے ساتھی ڈاک بنگلہ اور پورٹ منیٹو وغیرہ لئے ہوے اونھین کشتیون مین بیٹھتے اور ظاہر کرتے کہ وہ مسافر ہین اور اپنی جاوے اورون کو بھی راغب کرتے کو اوس کشتی مین سوار ہون اب ایک مرتبہ کشتی پر چڑھے کہ بس خاتمہ۔

اپنے تین لڑکون کے ساتھ یہ پارسی ایک مرتبہ آگرہ کو کشمیری شال عمدہ مخمل اور بہت سا اسباب ایک کرایہ کے ہاتھی پر لئے ہوے جاتا تھا۔ مشہور اٹاوہ کے گھاٹ کے قریب گذر ہوا کہ جو جمنا ہی پر واقع ہے اور آگرہ سے ڈھائی سو اور کانپور سے ۸۰ میل ہے راستہ مین بہت سے مسافر ملے کہ جو اوس مقام کو جانے والے تھے یہ بہت مہربان تھے اور اونھون نے اوسکے ساتھ کھانا بھی کھایا ایک شخص نے چھوٹے بیٹے کو کہ جو تھک گیا تھا اوٹھا لیا اور خدمتی ایک عمدہ صاف کشتی کرایہ کیجاوے کرایہ مین آپسمین کچھ لگایا جاویگا۔

اسپر پارسی راضی ہو گیا کہ جو تجارت مین ایک آنہ بچانے سے بھی ازحد خوش ہوتا تھا۔ پس ان لوگون نے مستعدی سے مدد کی اور اوسکا اسباب اور تین لڑکے کشتی پر لد گئے اور مسافر بھی کہ جو ایک دوسرے کو کچھ پہچانتے تھے آئے کشتی چھوڑ دی گئی۔ اور یہ اٹاوہ کے خوبصورت گھاٹ سے آگے بڑھی۔ تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ ذرا سا شبہ پیرو کو معلوم ہوا کہ وہ مع تین بیٹون اور اسباب کے ٹھگون کے ہاتھ مین پھنسا ہے اور جسقدر لوگ کشتی پر ہین سب ٹھگ ہین۔ وہ مرتبہ مایوسی مین اسنے رومال گردن سے ہٹایا اور اون لوگون کے ہاتھ سے اپنے تئین بچاتے بچاتے پانی مین گر پڑا کہ جہان سے تیر کر اون گولیون سے بچا کہ جو اوسپر چلائی گئین۔ سوار مین چھپکر یہ کنارے آیا۔ لیکن اوسکے کنارے آنے سے قبل اوسکے لڑکے اوسی طرح سے مارے گئے۔ پھانسی دیکے اور دریا مین پھینک دیے گئے۔ ٹھگ ملاح اپنی لوٹ لیکر دوسرے گھاٹ کو تلاش مین گئے۔

اس واقعہ کے بعد کبھی شب و روز بھرا ہوا تنچہ ملن سے کچھ فاصلہ پر نہوتا تھا۔

اونیسوان باب

لینا کے پاس ایک اور پیغام آتا ہے

اس ملن کے پھانسی والے معاملہ کے ایکروز بعد شام کو لینا اندر کے کمرہ مین اپنے احباب و اعزا کو بیٹے کی شادی کا لسبب ڈسک پر بیٹھی خطوط لکھ رہی تھی کہ خدمتگار اسلم علی کرنل رڈکن کا ایک کارڈ چاندی کی طشتری مین لایا اور صرف زبان سے یہ نکالا۔

"ایک صاحب"

لینا پہلے سوچی کہ کمرے سے چلی جاے پھر یہ خیال آیا کہ وہ کمرے مین رہے کیونکہ باپ گھر مین نہین ہے

اور کپٹ مٹن کے ساتھ سوار ہو گئی ہے لیکن اوسکو غور کا
خیال تھے واسطے بہت کم وقت ملا کیونکہ کرنل غوو شلا
اپنی ٹوپی اوتارے ہاتھ سے پردہ ہٹا کر داخل ہوا۔
ایک اوسکی معمولی ملاقات تھی [illegible] آنے کے
چونکہ پادری صاحب نے [illegible]
ایک قسم کی [illegible] معلوم ہوتی [illegible] کرنل
[illegible] سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ تھرین اب بھی
[illegible] اس [illegible] اوٹھا آیا۔
[illegible] ایک
[illegible] لگے تھا۔
[illegible] شام کو بہت [illegible] معلوم
ہوتی تھی۔ [illegible] ہو گئے تھی
[illegible] سیاہ [illegible] کے گرد تھے
[illegible] جسپر [illegible] لگی ہوتی تھی۔ نگین نوٹ
[illegible] اور سونے کا قلم سامنے
[illegible] چھوٹی سی میز تھی جسمین سنگ مرمر کا پتھر
جڑا ہوا تھا کہ جو سب لیبا کے حسن کو دوبالا کر رہا لئے
تھے۔ [illegible] خیال میں کرنل [illegible] کئی بار جھک کر آداب کرتے
[illegible] افسوس معلوم ہوا یو لیبا نے ہوشیاری
کے ساتھ مسکرا کر سے چھپا لیا اور اپنے ملاقاتی سے ہاتھ ملا کر
[illegible] بیٹھنے کے واسطے دوسری کرسی بتلائی لیکن انتظار کیا
کہ کرنل خود بولے۔

مجھے آپ سے معافی مانگنا ہے کہ مین نے ہرج کیا لیکن
[illegible] مین دو مرتبہ مس وسٹن [illegible] جب سے کہ وہ یہان
داخل ہوا ہون آیا۔
[illegible] ڈاکٹر کے کارڈ ملنے پر لیکن بدقسمتی سے دونون
بار آپ سے ملاقات نہین ہوئی۔
[illegible] نے اکثر یہ خیال کیا تھا اور شاید آپ جانتے ہین
[illegible] سے تپک دل ہین کہ آپکو ایک [illegible] بطور یادگار [illegible]

جیسا کہ ہر ایک پادری کو کرنا چاہیئے اور [illegible] واقعہ
کے نسبت لکھین گے
[illegible] ان اوسکی بڑی مہربانی تھی۔
لیبا نے گردن جھکا لی۔ اور ڈاکٹر کا رنگ بدل گیا۔
[illegible] خیال کیا کہ ایک [illegible] ہو۔ [illegible]
[illegible] کرے کہ جس سے بطور عاشق کے [illegible]
ہو۔ اس [illegible] واقف ہو کر اوسنے [illegible]
دوسرے امر پر گفتگو کرے۔

کرنل نے اپنی داڑھی ہاتھ میں [illegible] مسکرا کر [illegible]
مسکرانے کے ساتھ آنکھون سے کوئی آثار خوشی کے نہین
پائے جاتے تھے کہا۔

بنگال ہندوستان میں ہر ایک رنگ کی اغراض فساد کی
مشہور تھین اتفاق اور [illegible] کا گناہ ابھی معاف نہین
کیا گیا ہے۔ شملہ اور [illegible] سے جو خطوط آئے ہین اون سے
معلوم ہوا ہے [illegible] اپنے افسرون سے بہت
بیزار [illegible] ہین۔ لیکن یہ مشکل دوسرے واقعہ سے
گذر جاوینگے۔

یہ خوبرو اور عمدہ جوان تھا۔ لمبا اور مضبوط ایک انچ
[illegible] کم بہر سے قد [illegible] چھوٹا سر بالکل گنج ہو گیا تھا
تا ہم ایک ابھی سفید بال [illegible] کہین نہ تھا
اور اوسکی مونچھین اور داڑھی ابھی اوسی طرح سے تھین
جسطرح سے کہ مس وسٹن [illegible] کی تھی۔ اوسکی پلکین
چھوٹی اور آنکھین تیز اور جلد جلد گھومنے والی تھین
اور گفتگو اور بات چیت مین بہت خوش مزاج تھا۔

فوجی ناراضیون اور شکایتون۔ مجوزہ نلج۔ تھرمامیٹر
کی حالت اور بہت سے مقامی امور پر گفتگو ہو کر تھوڑے
عرصہ کے واسطے خاموشی ہے۔ کہ جس درمیان مین کرنل
اوٹھکر لیبا کے قریب آیا اور اوسکی کرسی پر جھک کر
کہا [illegible] مس وسٹن! مین پرانا زمانہ کی یاد مین کیون لینا

تم اب تک اوسی طرح سے خوبصورت اور فریفتہ کرنیوالی ہو۔
لینا نے کہ جسکا چہرہ زرد ہو گیا جواب دیا۔ "کرنل صاحب
مجھکو بالکل ضرورت نہین کہ ایک آپ ایسے شریف النفس
سے کہون کہ بہت جھوٹی خوشامد اکھڑپن کے برابر ہے۔"
"معاف کرو میرا ہرگز یہ مطلب نہین تھا کہ میری باتین
سخت خیال کیجاوین - مین صرف سچ بولا۔"
اپنا منھ پھیر اور آنکھون کو چھپا کر جواب دیا۔ "اگر مین
کبھی خوبصورت تھی تو اب بھی ہون کیونکہ ۲۵ برس کی
عمر مین انسان مین تبادلہ نہین ہو سکتا۔"
اوسنے نرم ہاتھون کو لینا کی غیر آگاہی مین ہاتھ مین لیکر
کہا۔ "بشرطیکہ اوس سے بدسلوکی نہ کیجاوے اور مین
خیال کرونگا کہ مین نے بے شرمی سے ظالمانہ برتاؤ کیا۔"
لینا کی سانس اب زور زور چلنے لگی - یہی الفاظ تھے کہ جو
خود اوسنے ہر روز سے اپنی نسبت کہے تھے۔
"ہان لینا بے شرمی اور ظلم سے - لیکن میری اوسوقت
کیا حالت تھی - میرے فرشتہ سیرت توکری - میرے ہی سیدون
یا تم اے لینا! اپنی سب محبت کے ساتھ۔"
لینا نے اپنا منھ اوسکی جانب سے ہٹا کر کیونکہ وہ واقف
تھی کہ یہ اب کچھ ایسے جملے زبان سے نکالنے والا ہے کہ جو ایک
ساتھ اوسکی اور اوس عورت کی اہانت کرنے والے تھے
کہ جسکے ہاتھ ابھی تھوڑے روز ہوئے کہ اسنے اپنے تئین
فروخت کر دیا تھا اور جو ابھی مری ہے کہا۔ "کرنل صاحب
بس اب اسکا ذکر کیجئے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے
کہ یہ بالکل بے فائدہ ہے کہ آپ بطور عاشق کے مجھسے خطاب
کرین اور ایسے شخص سے کہ جو کہنا چاہتا ہے خوشامد بالکل
ایک گستاخی ہے۔"
"لینا۔"
"کرنل روڈکن مین مشکور ہونگی اگر آپ مثل دوسرے
ملاقاتیون کے مجھسے مس وسٹن کر کے خطاب کرینگے۔"

"لیکن تمنے گستاخی بتلائی۔"
"ہان کیونکہ الفاظ ایک جانب تو ایک شخص کی تعریف
اسقدر کرتے ہین کہ جسکا وہ مستحق نہین - دوسری جانب
سننے والے سے کہتے ہین کہ وہ اپنی ذاتی عزت جو کرنے
ہین چھوڑ دے - خوشامد اوسجگہ کام دے سکتی ہے - لیکن
عشق مین نہین - اور مین کرنل روڈکن یقین کرتی ہون
کہ تم ہرگز ناز و نخرہ نہین کرنا چاہتے۔"
"اب نخرہ یا ادا اون کی کون ضرورت اگر ہم لوگون
مین محبت ہو بس مین ایک مرتبہ تم سے اور عاجزی
کرونگا کہ پہلے واقعات پر کسیقدر آہستگی سے نظر
کرو۔"
"مین ہرگز گذرے زمانہ پر غور نہین کرتی۔"
"اب موجودہ و پچھلی باتون کو بھلا نہین سکتی۔"
"نہین۔"
"آگے کا بھی نہین۔"
"نہین۔" زور سے جواب تھا۔
بال چھوڑ کر روڈکن کچھ فاصلہ پر کھڑا ہوا۔
"افسوس! اگر موجودہ زمانہ نہین کہ جب مین
تمکو اب گھر اور دل دیتا ہون - ایک آفت کے بچنے
جسوقت کہ تمکو ایک طاقتور انسان کی محافظت
کے واسطے ضرورت ہوگی اور آنے والا زمانہ جسکا حال تم
نہین جان سکتی پچھلی باتون کو بھلائیگا تو پھر تم کو
خدا سے روز حشر امید رحم کر سکتی ہو کے
"تم باتین خوب بنانا جانتے ہو یہ اچھا بھی لگتا ہے
اور ایک ایسا کام ہے کہ جسمین تم مشاق ہو۔"
روڈکن کو اب غصہ آیا - اور اوسکا دل اور خفیہ جوش
کہ جسمین قدرتی گستاخی شامل تھی ظاہر ہونے لگا۔
"کیا مین یہ خیال کر لون کیونکہ مین نے سنا ہے کہ تمنے
بہت سے پیغامون سے انکار کر دیا ہے کہ تمہاری نخرون

کوئی خاص شخص چھپا ہوا ہے"
لینا کسیقدر غصہ کے ساتھ مسکرائی اور اس بیہودہ
سوال کا یون جواب دیا۔
"مین نہین خیال کرتی کہ مع اپنے سب اصول غرور و تکبر
کے تم اسقدر مشغول تھے کہ یقین کرتے کہ مین نے کسی
سے تمھارے باعث انکار کیا۔ اے صاحب نہین مین
آنکھ اور دو باتون کے بتلانے کی نہین پابند ہون۔"
"مس وسٹن بلاشک نہین"
"لیکن تمنے ایک سوال پوچھا کہ مجھکو خاص کوئی
عذر ہے اور مین کہتی ہون ہان"
قریب تھے ہنسکر "اور کیون"
"مین آزاد رہا چاہتی ہون - ہوا کیطرح آزاد اب
سمجھے"
"اچھی طرح سے نہین"
"تو مین آپ کو نہین سمجھا سکتی"
"تمکو ایک وقت بالکل عذر نہ تھا"
کسیقدر غصہ مین ہوکر جواب دیا "مگر تمنے دھوکا
دیا"
"مس وسٹن اوسکی نسبت اب گفتگو ہرگز نہ کرو
کیا مین اب تمکو لینا نہ کہون - تم جانتی ہو کہ بیچاری
تمھارے دوسرے کے ساتھ شادی کرنے سے کیا کیا
نقصانات اوٹھائے - لیکن اب وہ موجود نہین ہے
اور خدا اوسکو بخشے تم جانتی ہو کہ وہ مجھسے دس سال
بڑی تھی اب"
"اور ہمیشہ کے واسطے کرنل رڈکن یہ سمجھ لو - مین
آزاد رہا چاہتی ہون - شادی مین عورت و مرد
مین برابری نہین رہتی - تم اپنی چند راحتین کھوؤ
اور مین ہمیشہ کے واسطے تمھاری غلام ہون کہ
جو شاید بالکل خود مختارانہ نہین"
"وہ خود مختارانہ"
"وہ ہان یا تم مالک - اور اگر بطور عاشق کے اوسنے
دھوکا دیا تو وہ پھر بطور خاوند کے اور دھوکا دیسکتا ہے
اور اب اس جھگڑا اور بیہودہ گفتگو کے ختم کرنے کو
کرنل رڈکن اوس برتاؤ کے بعد کہ جو آپنے اختیار کیا ہے
مین مجھسے رہا ہین سے ہرگز شادی نہ کرونگی
اگر تم ہندوستان مین اکیلے ہو [illegible]
[illegible] اب اس معاملہ پر بالکل گفتگو نہ کرنا چاہیئے"
کرنل نے لینا پر اعتراض اور تعجب کی نظر سے دیکھا
اور باوجود اپنے غرور اور خیال شان کے وہ اب بھی
محبت کرتا تھا - اور کہا "مین یہان آکر ٹھیرا ہون صرف
یہ کہ جہان میرا کوئی پوچھنے والا نہین - اچھا اب مین
مس وسٹن اپنی موجودگی سے تمکو نجات دونگا -
مین بھولا نہین ہون کہ تمھارا پرانا دوست یا عزیز
[illegible] یا جو کچھ کہو کہون - کنٹونمنٹ مین ہے - اب
اوسکے پاس علاوہ تنخواہ کے کچھ [illegible]
لیکن مین کہتا ہون کہ اوسکو معمولی الگ توڑ جوڑ تون کے سوا
نہ نصیب ہو سکیگا لیڈیون کو اختیار ہے کہ اپنی رائے
بدلین"
"نہین صرف زیادہ نہین - کمینہ پن اور جھوٹ بجز
کہ تم کرنل صاحب واقف ہو کہ کچھ ایک خاص فرقہ مین
نہین ہوتا ہے"
"خدا کے واسطے تمکو اسمین جھگڑا نہ کرنا چاہیئے - مین
جانتا ہون کہ تم مثل پرانے رڈکن کے محبت مجھسے کرتین
اگر تم مجھسے کبھی محبت رکھتی ہوتین"
"وہ صاحب"
"لیکن ایک وجہ ہے"
"مین نے تم سے محبت ترک کردی - مجھکو اسکے کہنے مین
شرم نہین ہے کہ مین تمسے نفرت کرتی تھی [illegible]

نہیں کھوئی انہوں نے میرے دل کو لیا۔ ایسے شخص سے
مجھے [illegible] جو محبت کرتا تھا اور اب بھی اگر زندہ
... تو تم اوس سے واقف ہوتے
لیکن وہ وجہ کیا ہے جسکا تم ابھی ذکر کرنا چاہتے تھے
وہ صرف کپتان ہرور کی دہلی میں موجودگی ہے
کہ جہاں وہ قوت کے ساتھ نہ کر سکا وہ دیکھنے جیسا کہ
تم خود جنگل میں نکل کر یہاں آیا ہوں آیا تھا۔"
وہ غلطی کرتے ہو صاحب اور کبھی اس سے زیادہ
عمر بھر میں غلطی نہ کی ہوگی جیسا کہ اب ہو رہی ہے کپتان
ہرور کی میں ہمیشہ عزت کرونگی۔ لیکن اون سے کبھی
شادی نہ کرونگی۔ اسکا ارک رڈکن تم یقین رکھو اگر
اگر میں کبھی شادی کرون گی۔ جیسا کہ میرے باپ ماں
خواہش کرتے ہیں۔ تو وہ جیک ہرور سے ہوگی نہ کہ
تم سے۔ اور اسکا بھی تم یقین رکھو کہ وہ ابھی تک
بیوفائی اور بیداری کے ساتھ مجھ سے محبت کرتا ہے
[illegible] لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا اور چلا گیا
مجھے افسوس [illegible] سے بیتاب ہو [illegible]
[illegible] محبت سے کہ جو ہم دور سے [illegible] لیا
[illegible] سک پر منھ رکھ کے روئی۔ اور اپنے دل میں کہا
یہ اسی شخص کے باعث ہے میں نے ایسے سچے اور شریف
انسان مثل جیک کے محبت چھوڑ دی۔ اے میرے
خدا کاش میں اوسکے ساتھ وفادار رہی ہوتی جس
طرح سے وہ رہا کسقدر رنج افسوس سختی سے ہیں
پہنچتا ہے"

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ ہم افسوس
کے ساتھ لکھتے ہیں کہ رڈکن کے دیکھنے سے اوسکا
کچھ خیال لیلیان کے دل میں پیدا ہوا اور خصوص
اوسکی آواز سے جو درحقیقت بہت ہی عمدہ تھی اور
اس خیال سے کہ وہ کسقدر باغیان کے ہاتھوں
زخمی ہوا اور یہ افسوس پیدا ہوا۔ لیلیان نے صاف
اور آزادی سے کہدیا تھا کہ میں رڈکن سے شادی
نہ کرون گی۔ یہی اوسکے باپ سے میں اور سب سے
کہدیا تھا۔ لیکن کسقدر اوسنے ہرور کی نسبت
کہنے میں جلدی کی۔

اب اوسکے خیال میں شاید رڈکن ہی تھا۔ لیکن رڈکن
کی دوسری بیوی وہ ہرگز نہ ہوگی۔
اوسنے اوسکے ساتھ وفا کی۔ الفت کی اور پیار
اور نیک ہرور ایک بیوی کا مستحق ہے کہ جو اچھی
کی محبت سے مالامال ہو۔ ایسا دل نہیں کہ کچھ تو
غصہ اور کچھ دوسرے کی تقدیر سے بھرا ہوا ہو۔

۲۰

بیسوان باب

جیک ہرور نے کیا سنا

[illegible]

ہرور نے چونکہ اپنے دل میں سوچ لیا تھا کہ
اوسکو نہیں ملیگا تو شہر چھوڑ دینا اس باعث [illegible] کوئی
مناسب سمجھ کر وطن کو نہیں دیا چاہا۔ اور چونکہ اس بہانہ
سے وہ پادری کی لڑکیوں کے پاس جا سکتا تھا۔
اوسی شام کو کہ جب رڈکن نے اپنا کسقدر اچھا گانا
دیا۔ ہرور نے چاندنی چوک کا دورہ کیا۔
کشمیری شالوں اور دہلی کے کلابتون کی بنا کون سے
پریشان ہو کر جو عموماً لیڈیاں پسند کرتی ہیں وہ

زیورات کی جانب متوجہ ہوا۔
دہلی کیطرح ایشیا مشرق مین کسی مقام کے سنار اور کاریگر
زیادہ مشہور نہین۔ اور عمدہ سے اعلی انگریزی سنار
کاریگر انکے سامنے ہیچ آجاتا تھا۔ کیٹ کے واسطے ایک
طوق۔ بالی اور جھمکے۔ کنگن۔ چوڑیان خریدین
یہ نیلے رنگ مین جڑے ہوئے تھے۔ پانچ مہینے کی تنخواہ
اور بھتہ سب اسمین صرف ہوگیا۔ یہ لیکر اوسنے ایک
عمدہ انگوٹھی پولی کے واسطے اور ایک صندوقچہ ڈولی
کے واسطے خرید کیا۔ اسکے بعد یہ پادری صاحب کے
مکان کیطرف جھکا۔
اس مرتبہ اسکے آنے کی خبر کسی کارڈ نے نہین دی۔
باہر کا پھاٹک منتظر ہی بالکل کھلا ہوا تھا۔ کیونکہ کیٹ
اور پولی نے سیر سے واپس آتے وقت اپنا گھوڑا اصطبل
مین جاکر چھوڑا تھا۔ اور دربان غیر حاضر تھا عموماً
اب سب دیسی نوکرون مین بے پروائی آگئی تھی۔
ہرور سامنے کے برآمدے کے زینہ پر چڑھا کہ جو کھلا ہوا
تھا۔ اور بلا اطلاع اور بلا حکم لئے اونچی سنگ مرمر کی
سفید دہلیز سے بلا خیال کرنل کے تلوار و تسمہ کہ جو سامنے
میز پر رکھا ہوا تھا۔ اور اسکے کہ اغلب کوئی ملاقاتی بیٹھا ہے
وہ آگے بڑھتا گیا حتی کہ خدمتگار رستم علی نے یکایک باہر ہی
ڈرائنگ روم کیطرف اشارہ کرکے سلام کیا۔ ہرور نے
اپنا کارڈ دیا کہ کیٹ کو دو اور اب اکیلا رہ گیا۔ وہ اندر
کے کمرہ مین جانے والا تھا کہ جہان واقف تھا کہ کھڑکیون
سے باغ کا سمان نظر آتا تھا کہ اتنے مین بڑے پنکھے نے اوسکے
بالون کو پریشان کردیا اور مجبور کیا کہ وہ شیشہ کے سامنے
اکر درست کرے اور اسی سادہ حرکت نے اوسکو ایک
بہت بڑی بدمزہ گفتگو سے بچایا۔ کیونکہ جب یہ شیشہ کے
سامنے کھڑا ہوا تو اسکو ریشمی پردے سے دو آوازین
ایک لینا کی اور دوسری کیٹی کی۔ لینا اور مارک
رڈکن کی سنائی دین۔ وہ ایک لمحہ کے واسطے اسطرح سے
وہان کھڑا ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین مین کسی نے گاڑ دیا ہو
پسینا اوسکے چہرہ پر معلوم ہونے لگا۔ عزت اور شرافت نے
اوسکو مجبور کیا کہ وہ جلد وہان سے واپس آوے اور آہستہ
سے بھی کیونکہ وہ وہان سے بلی کی طرح سے اوڑا لیکن جیسے ہی
کہ ہٹا اوسنے بخوبی مسٹر رڈکن کے کسی سوال کے جواب مین
لینا کہہ رہی ہے "کپتان ہرور کی مین عزت کرونگی لیکن
عاشقانہ محبت نہین ہرگز شادی نہ کرونگی۔ نہین مارک
رڈکن اسکا تم یقین رکھو" ہرور جلد نکل آیا کہ کہین سمجھ
اور نہ سنے۔ اوسکے غصہ حسد اور حسرت کی آگ اب اسوقت
بہت طاقتور تھی۔ اور پہلی ملاقات سے لینا کے ساتھ بڑی
محبت پھر پیدا ہوئی تھی۔ لیکن اب لفظ کے پورے معنی
مین اوسکو علیحدہ بیٹھ رہنا چاہیئے۔ اس تلخ گفتگو کے بعد
جو اوسنے اپنے کانون سنی۔ لینا کو اب اپنے رقیب کے پاس
چھوڑ دینا چاہیئے ـــ
اب اوسکو وہان کس امر کی تلاش تھی۔
اس پریشانی کے عالم مین اوسنے خیال کیا کہ سچی محبت ایک
بہت دشوار امر ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ "عشق
موت کی طرح سے مضبوط ہے۔ اور حسد قبر کی طرح سے ظالم"
لیکن اوسکو مجبوراً آخری بات کرنی پڑی تھی۔ اور جیسے ہی کہ
وہ دہلیز کے اوس جانب برآمدے کیطرف مڑا اوسکو یہ چند خیال پیدا ہوگئے۔
یہان اوسکو کیٹ ملی کہ جس سے لپک کر دونون ہاتھ ملائے
جوان دولھن اسوقت بہت خوبصورت و حسین بیاہی
معلوم ہوتی تھی اوسکی آنکھون سے مسکراہٹ و نگاہون سے
یون ہین سی گھوڑے کی سواری کی تھکاوٹ ظاہر ہو رہی
تھی۔ یکایک اوسکے چہرہ کی رنگت بدل گئی کہ اوسنے
ہرور کو بالکل زرد اور پریشان اور اوسکی آنکھین غضبناک
دیکھین۔ "کپتان ہرور کیا تم بیمار ہو" "قسم خدا کی تم تو ایسے
معلوم ہوتے ہو کہ گویا مرجھا جاتے ہو اور دونون ہاتھ [illegible]

یکایک بیماری۔ دل کی بیماری۔ پیاری کیٹ لیکن مجھکو جانا چاہیے"

"اسقدر جلدی کیون کیا پاپا سے ملاقات کی"

"نہین"

"تو پھر لیجیے"

"نہین۔ یہ تھوڑا سا تحفہ تمہارے واسطے ہی۔ یہ کوئی
میری دوست پولی کے واسطے۔ مین چاہتا تھا کہ یہ اور بھی
عمدہ قابل پسند ہوتی"

"ہان درحقیقت عمدہ ہی۔ جیک یہ بڑی مہربانی ہی
مین کسطرح سے تمہارا شکریہ ادا کرون"

"جو چاہے جو کچھ لیکن میری پیاری کیٹ تم اسکا یقین رکھو
کہ مین ہمیشہ تمہارا دوست رہونگا۔ مین تمہارے اور اپنے
پرانے دوست رولی کے واسطے دل سے دعا مانگتا ہون
کہ خوش وخرم رہو اور میری دلی مبارکباد قبول ہو"

"شکریہ جیک"

"میری بالکل امید نہین گئی ہی گو وہ ایک مایوس
امید بلا شک تھی کہ لینا شاید پھر مجھ سے وہی تعلقات
شروع کریگی"

"پیارے جیک ہم ور تم نہین جانتے کہ ہم لوگ کسقدر
دل سے تم سے محبت کرتے ہین"

"میری جانب سے کیٹ وہ تعلقات کبھی نہین ٹوٹے لیکن
اب سب معاملہ ختم ہوگیا۔ کل معاملہ کا میرے واسطے خاتمہ ہوگیا"

"پیارے جیک تم مجھپر عاشق ہوکے ہوتے [illegible] اور مغرور
اپنے حسن مین ہی۔ لیکن وہ ممکن ہی کہ اپنی راے تبدیل کرے
اور اگر وہ نہ کرے تو کیا ہندوستان مین لیڈیون کی ایسی
کمی ہی کہ تم اوسی کا انتظار کرو"

"او کیٹ تمام دنیا مین میرے واسطے ایک ہی عورت ہی
اور وہ لینا ہی"

اسوقت راڈکن زور زور سے پیر پٹکتا بلا اس خیال کے کون
کون برآمدے مین ہی۔ باغ کے پھاٹک سے نکل کر اوسنے
سڑک پر گیا"

کیٹ نے پریشانی سے کہا "وہ یہان تھا۔ بس [illegible] اسکی
موجودگی بتلاتی ہی کہ جھگڑا کیا ہی"

"مگر یہ بھی سب ظاہر نہین کرتا کیونکہ دونون شخص ناراض
تھے کہ اندر کے کمرے مین کیا ہو رہا تھا۔

ہرور نے کیٹ کا ہاتھ آہستگی سے ملا پیشانی پر بوسہ دیا
اور رولی ٹن کی آواز "ہیلو" کو یہ سنکر کہ جواب آرہا تھا
گھوڑے پر سوار ہو چلدیا۔

تھوڑے عرصہ کے بعد کیٹ کو پورے طور پر راڈکن کی
ملاقات کا حال معلوم ہوا اور لینا کو بھی معلوم ہوا کہ
ہرور مکان مین تھا۔ جیک پاگل کیطرح کنٹونمنٹ
کیطرف گھوڑا دوڑاتے ہوئے گیا۔ تلخی افسوس اور غصہ
اوسکے سینہ مین بھرا ہوا تھا۔

سچی محبت اسمین شک نہین ہی کہ بہت عمدہ ذریعہ انسانی
دل کے بڑھانے کا ہی۔ لیکن کبھی کبھی عشق خودغرض اور
بدلہ لینے والا ہو جاتا ہی۔ اور دل کو اوسوقت بہت ہی
برا معلوم ہوتا ہی کہ جب اوسکو وہ چیز کہ جس سے وہ محبت
کرتا ہی چھوڑنا پڑتی ہی۔ دوستی کہ جو اوسکا ایک جزو ہی
شاید جاتی رہے۔ اور غرور اور انسانیت کے خیالات
سب کمزور اور مایوس معلوم ہوتے ہین۔

ہرور کو بہت رنج پہونچا تھا۔ اور صاف الفاظ مین
پریشان اور نفرت کرنے والی مزاج ہوگیا تھا۔ سوڈا اور
اور ایک جام شراب کا پیکر اوسنے اب کہا کہ مین مثل ایک
کسطور رہ کے زندہ رہون اور مرون"

اکیسوان باب

مذہب حالت

اب غیر گنگار اے کنٹونمنٹ مین یہ کت گھومتا تھا کر
مین سنے وہ عجیب وقت وزمانہ اوسوقت لیکر تھے

خواب مین دیکھا تھا جب کشمیری دروازے کے نیچے زمین
کے اندر دفن تھا کہ ہندوستان مین بنے والا آخری
انگریز مارا گیا۔ اور دریا مین پھینک دیا گیا اوسکا ساتھی
ناچنے والا درویش حافظ فلاح الدین ایک ذرہ بھر بھی
اوس سے کم ۴۲ مین ۴۵ مین و ۴۶ مین ایسی
پلٹن کے باغی کر دینے مین نہین تھا۔ اور بیان کرتا تھا کہ
بابو بلی سنگھ کہ جو لندن عظیم الشان کے ساتھ بطور خفیہ
ایجنٹ کے نانا صاحب کیجانب سے گئے تھے کہ باجی راو
کے حقوق پر انگریزی گورنمنٹ کو متوجہ کرائین۔ ہیرے
اور جواہرات سے پر کشمیری شالین پہنے ہوئے پھرتے
اور مثل شاہزادون کے لندن مین معلوم ہوتے تھے اور
وہان اسقدر خاطرداری ہوئی تھی کہ جب کانپور اوڑا گیا
تھا خطوط پائے گئے تھے جو لیڈیون کیجانب سے دوستانہ
الفاظ مین تھے اون سیکڑون کی ایک ایک عورتون کیجانب
سے کہ جو بار بار اوسکی مشتاق رہتی تھین —

ایکو بہانہ بغاوت کے واسطے ضرورت تھی قسمت کے لکھے
سو سال پورے ہو گئے تھے۔ اور چپاتی کے گانو گانو پہنچنے
نے اچھا بہانہ بتلایا۔

یہ باغی کہتے تھے ان شیاطین فرنگیون نے ہمارے ورثہ
کو چھینا غلام بنایا۔ ہمارے شاہزادون کو مٹی مین ملایا
پیدا ہوئے باپ کی زمین چھینی۔ اونھون نے رشوت اور بیگار
مین انسانی قربانی قانون بند کیا۔ ہماری بیوگان پاک
کام ستی کا نہین کر سکتین۔ وہ اپنی قسمت کا لکھا پورا
نہین کر سکتین اور دوسری بار شادیان کرتی ہین فرنگیون
نے اسکول ہر ایک موضع ہر ایک قصبہ اور شہر مین عیسائیت
پھیلانے کے واسطے قائم کئے ہین۔ اونکے پادریون نے
ہمارے پوجاریون کو جھٹلایا ہماری مورتون کو
لکڑی اور پتھر اور ہمارے مندرون کو ناپاک بتایا ہے
اونھون نے ہمارے آٹے مین گائے کی ہڈیان اور
نمک مین خون ملایا ہے۔ اونھون نے کارتوس تیار کئے
چربی ناپاک سور کی لگائی ہے کہ جو کوئی اونکو منہ سے
کاٹے گا اپنا دھرم کھو دیگا۔ کوئی شخص ہمارا
ایک بکری تک نہین مار سکتا۔ آنکھ کے بدلے آنکھ اور
دانت کے بدلے دانت دینا ہوتا ہے۔ ہمارے ٹھگون
کو پھانسی دیجاتی ہے کہ وہ اپنے باپ دادا کے پیشے
کی پیروی کرتے ہین۔ اونکے دخانی جہازون نے
دریائے گنگ کے پانی کی طاقت گھٹا دی اونکی آگ
کی گاڑیان مثل راکھشسون کے زمین پر چلتی ہین اور اب
اونھون نے کالکا سے پیشاور تک ایک تار کھینچا ہے
کہ جس سے بجلی خود خبر لیجاتی ہے۔ اونکے اندر سے مین
ہم لوگ مثل کتون کے ہین ٭

یہ خیال روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ بابو بلی سنگھ اور
عظیم اللہ خان ولایت سے اور سوقت قسطنطنیہ کو
آ گئے تھے کہ جہان جنگ کریمیا ہو رہی تھی اور
سبب ہزارون ہمارے سپاہی جنگ ہونے مین مبتلا ہوئے
[illegible] اور اسطرح سے
پیدا ہو سکتا تھا۔ اور جنگ ولایت سے یہ حال سمجھ
آیا تھا کہ انگریزون کی طاقت گھٹ رہی ہے ٭
سپاہیون مین اسقدر ملی ہوئی اگ جو لگا کرتی تھی اور
بتلایا جاتا تھا کہ سپاہی اسکے لگانے والے ہین
جنمین کبھی کوئی گرفتار نہ ہوتا تھا۔ اور بہت سے
یورپین افسرون کو اسقدر اپنے سپاہیون مین بھروسا
تھا کہ وہ کہتے تھے یہ آگ کاشتکارون کیجانب سے
لگتی ہے۔ ان گھبرائے ہوئے مقامون مین کہ جو تاریک
ہین چراغ روشن ہونے لگے اور یہ افواہ بڑی مبالغہ کے
ساتھ مشہور ہونے لگا کہ فرنگیون نے ترکی کو دھوکا
دیا ہے۔ اور سلطان اور حضرت پیغمبر کا مذہب غارت
ہو گیا ہے اب اوسکو سوائے جہاد کے اور کوئی نہین بچا سکتا

۲۳ رجمنٹ پلٹن کے بلوہ کرنے کے چھ ہفتہ بعد ۱۶ مئی کو
کئی کمپنیاں اور توڑی گئیں۔ درجہ گھٹایا گیا۔ ایک
سپاہی کا اسیری جرم میں فہرست فوجی سے نام
کاٹ دیا گیا۔ ۔۔ رجمنٹ کے دو سپاہیوں کو
سازش کرنے کے باعث عبور دریائے شور کا حکم ہوا
[illegible] پانڈے جمعدار کے پھانسی دینے پر کہ جو اپنی
فوج کے سب [illegible] سے اعلیٰ تھا سپاہیوں میں بہت
غصہ پیدا ہوا کہ جو وہ نمونہ باغی اور قاتل تھے لیکن
[illegible] اور شہیدوں کے دین دین
چرچا رہا کرتے تھے۔

ایک شام ۷۰ رجمنٹ پلٹن کی مجلس میں سرورنے کہا۔
"ہمیں معلوم ہے گولا کمان ٹوٹنے لگا" کرنل ریلی نے
جواب دیا "ہم امید کریں کہ سب خراب حصہ کٹ گیا۔
مجھکو قواعد کی طاقت میں یقین ہے کہ جسکو ایک سپاہی نے
بیان کیا" عادتاً اطاعت سائنس ہوگئی ہے اور ہر ایک
شخص کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ اب اوسکا کیا فرض ہے
اور کسطرح سے اپنے افسر کے احکام کی پیروی کرنا چاہیے"
ونگ بائی نے کہا "کرنل صاحب مجھکو آپ سے اتفاق
ہے اگر یہ آدمی باغی ہوگئے تو میں مثل شاہ پروشیا
کے ضرور قواعد سے فایدہ اوٹھاؤنگا"

مس مینگلز کی کھلی ہوئی کھڑکیوں سے ایک سرخ ہوائی
بان جلتا ہوا نظر آیا کہ جو نیلے آسمان میں مثل
چمکتے ہوئے تاروں کے آگے چلکر ٹوٹا کہ جو مثل ٹوٹے
ہوئے ستاروں اور بڑے ہیروں کے زمین پر چھتر
گئے اور اب گویا اوسکے جواب میں جمنا کیطرف کسیقدر
آگ لگی کہ جو ہمایوں کی قبر کے قریب چلی گئی۔

ڈگی ریورس۔ یہ کچھ کرنے پر آمادہ معلوم ہوتی ہے
کرنل [illegible] آئے اور ریورس کیا تمہارے [illegible]
اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ تم بابا لوگوں میں [illegible]

لڑکے نے زور سے جواب دیا "میں ان خونی سیاہ پادریوں
سے کبھی میل و اتفاق نہ کرونگا"

کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا کہ ان [illegible] اور اشارات
آتشبازی سے کیا مطلب ہے۔ گو [illegible] تک لوگ پیچھے
ہوئے قبل سونے کے اسی پر گفتگو کرتے رہے اسوقت
کی تشویش اور تذبذب کی حالت بہت بے ڈھب تھی
اون افسروں کی [illegible] میرٹھ نے بغاوت
کی تھی۔ لیکن سوائے [illegible] لوگوں [illegible]
مصیبت اوٹھائی تھی کوئی شخص مصیبت کا اندازہ نہیں
کر سکتا۔ کوئی یورپین [illegible] یقین کے ساتھ نہیں
رکھتا تھا کہ وہ صبح [illegible] سلامت اوٹھیگا۔ اور جو
شخص کہ صبح آفتاب [illegible] دیکھتا تھا اوسکو یقین نہ تھا
کہ وہ شام [illegible] کہ جو اوسکے پیارے ہیں کبھی [illegible]
ہر ایک افسر تعجب کرتا تھا کہ کب [illegible] فوج [illegible]
بلوہ کرینگے۔ ابھی تک [illegible] اور [illegible]
سپاہی معلوم ہوتے ہیں ہر ایک کا سوال تھا۔ کیا
درحقیقت یہی لوگ بلوہ کرینگے۔

جب کل ہندوستان میں تھوڑی سی انگریزی فوج
جابجا پھیلی ہوئی تھی بہت سے غریب لڑکے اپنے گھر کا
خیال کرتے۔ اور ان کی سلامتی پر غور کرتے اور گھر
کی طرف دیکھتے اور خیال کرتے کہ شاید دہلی ہی اونکی
دائمی قیام کی جگہ ہوگی۔

اور اس خیال میں شب گذر جاتی۔ صبح کی توپ قریب کے
توپخانہ سے دغتی۔ یہ لوگ خیال کرتے کہ خدا کی مرضی
ہوئی کہ ہم نے دوسری صبح دیکھی اور امید پیدا ہوئی
کہ شاید شام تک زندگی اور قائم رہے۔

ہر ور بھی مثل دوسرے بھائی افسروں کے گھڑی گھڑی
نظر کرتا۔ اور ہاتھ میں تپنچہ لیے کر بار بار اٹھکر
اوٹھتا۔ ادھر ادھر گھومتا۔ تعجب کرتا کہ کبھی وہ [illegible]

اوٹیگا یا نہین - اور اگر آویگا - تو وہ زندہ بچے گا یا نہین - انگلستان دیکھنے کو ملیگا یا ویسی مجنونون کے ہاتھ سے زخمی ہوگا جسطرح سے کہ اور دوسری جگہہ پر بہت سے غریب اور بہادر انگریزون کا حال کیا ہی -

اس تشویش و افسوس اور خوف اور تذبذب کے وقت اون غریبون کی کیسی افسوسناک حالت تھی کہ جنکی جانین وہ لوگ اپنی جانون سے عزیز خیال کرتے تھے - اور اسطرحسے اونکا خون بیچار کیطرحسے بالو ونٹی اور بنگلے مین جوش کھاتا - ہیرور بچھڑون کی طرف دیکھتا و جھنجھلاتا رہا - پادری کی لڑکیون کے واسطے - بہت خوف کھاتا اور شکر ادا کرتا کہ ملن اور اوسکی دولھن ایسے شہ پار ہلوسے کی بدولت داخل کلکتہ ہوجاوینگے - یہان وہ اوٹھکر ادھر اودھر ٹہلتا اور خیال کرتا کہ وہ سب ابھی تک انگریز ہین کہ جو بیماریون اور ڈھلکی ہوئی برف سے چوٹیون پر آتے - ہیرور اور شمیل نے مثل ملن کے سرجنٹ ریڈ کو اطلاع دی تھی کہ اپنے پاس ہتیار رکھنے مین ہوشیار رہین اور لمحہ کی اطلاع پر ہمیشہ طیار رہین سب شراب وغیرہ ترک کردی - نہین معلوم کہ کب سرپر آفت آوے کہ جب بدبخت ہندوستانی یوروپین لوگون پر اسطرحسے گر پڑینگے کہ گویا بنگال کے سمندر مین پھینک دیے گئے ہین -

دہلی مین یہ عام خیال تھا کہ ہندوستانی بر گیڈ رات مین بلوہ کریگی - اور بابو بلی سنگھ کے شریک ہوکر انکو ذبح کروادینگے کہ جو اوسکے خلاف ہین کہ جو تدبیر کل ہندوستان مین بلوہ کردینے کی تھی بیشمار عورتین اور لڑکیون کو سرغناؤن نے جائز لوٹ مین خیال کرلیا تھا تاہم یورپین ظاہرا سب خوش تھے اور اپنے کاروبار کرتے تھے

ایک زمانہ تھا کہ جب پرانے افسرون کو یاد ہی کہ ہمارے اہل ملک شمالی صوبجات مین نہایت ادب اور عزت کے ساتھ دیکھے جاتے تھے - اور ہندوستانی ایک سڑک یا کسی دوسرے مقام پر انکو دیکھکر اپنا منھ چھپا لیتے - اور آنکھ بند کر لیتے - جب تک کہ لارڈ صاحب بہادر گذر نہ جاتے تھے -

چونکہ کیٹ اور ملن کی شادی کا دن قریب آیا کل دہلی مین خاموشی رہی اور بہت سے امید کرتے اور دل مین دعا کرتے دیتے کہ یہ خوف کا وقت گذرا جاتا ہی -

۲۲ بائیسوان باب

شادی

پچھلے باب کو پڑھکر شاید چند لوگ یہ خیال کرین کہ یہ وقت مشکل ہی اسکے مناسب تھا کہ اسوقت کوئی شادی کرے یا کرائے لیکن ملن اور کیٹ مین بندوبست ہوگیا تھا - اور یہ ضروری تھا کہ وہ کلکتہ کو جاوین اور یہ اور بھی مناسب تھا کہ کیٹ اوسکے ساتھ کلکتہ چلی جاوے اور شاید پولی بھی ہمراہ ہو - اور لوگ عموماً خیال کرتے ہین کہ زندگی کے مراسم سب اعلی ہوتے ہین - پس دہلی اور کنٹونمنٹ کے نزدیک کے سب انگریزون کو بہت کچھ اس شادی کے باعث گفتگو کرنے کو ملگیا تھا - کون سہیلی بنے گی اور دولھن کیسے کپڑے پہنے گی - کون شادی کرائیگا - پادری صاحب خود یا کنٹونمنٹ کے پادری صاحب و یہ کسقدر مناسب نہین کہ لڑکی کا باپ ہی خود پادریکا کام کرے - لیکن یہ یقین ہی کہ وہ ناچ دکھلاوے گا - کسقدر روپیہ ملن کے چچا نے اوسکو دیا ہی - اور یہ سب کو معلوم تھا کہ کرنل اسفک محکمہ انیون والے نے کئی لاکھ روپیہ سندھ اور اودھ مین پیدا کیا ہی - کیا ملن علحدہ مکان لیگا یا پادری کے ساتھ رہیگا - ڈاکٹر کا مکان تو عمدہ ہی

لیکن علحدہ مکان مین رہنا زیادہ مناسب ہی۔ کیا اوسین
روپیہ صرف کرنا مناسب نہین۔ کیونکہ شاید مسٹر ملن کہ
جو اپنے صرف جمعدار کے عہدہ پر ترقی کیا ہی کہین بھیجدیے
جاوین۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیٹ نے صرف چار سہیلیون سے اطمینان کرلیا یعنی پولی
فلورالسیلی۔ اور مس ٹینہ رالیس۔

پولی بہت تیزی مین تھی اسقدر جلدی انتظام
کیا گیا۔ کہ وہ ادھر اودھر کودتی پھرتی تھی۔ یہ
جوان لڑکیون کی سب سے بڑھکر خوشی ہوتی ہی کہ جوان
دولھنون کی شادیان دیکھین۔ شادی کے دعوت
کی طیاری مین کوئی کمی نہین کی گئی تھی۔ پھل و میوہ جات
تو دہلی مین خدمتگار نے چھوڑے نہ تھے۔ قرب سے
بہت سے میوہ جات لائے گئے تھے۔ بخارا کی کھجور۔
قندہار کی انجیر۔ پشاور کے سیب وغیرہ کا مربا منگایا گیا
شادی کرنے کے بعد دولھا دولھن میرٹھ کو جانیوالے
تھے کہ جو دہلی سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ایک
پرانا شہر اور خوبصورت فوجی اسٹیشن ہی خدا خدا
کرکے ۱۱ مئی کے صبح یعنی کیٹ کی شادی کا دن آیا۔
بطور کنوارے کے ملن نے ۱۰ دین مس مین آخری
دعوت کھائی۔ اوسنے رڈکن کی ملاقات کا پورا حال
ہرور سے کہدیا اور اطمینان دلایا رڈکن اور لیڈیا کے
درمیان ہمیشہ کے واسطے سب باتون کا خاتمہ ہوگیا
ہی۔ لیکن اب بھی وہ منحوس قطرہ ہرور کے دل مین باقی تھا
ہندوستان مین عموماً شادیان شام کی توپ چھٹنے
پر یعنی ۵ بجے شام کو ہوتی ہین۔ لیکن کیٹ کی شادی
۳ بجے ہوتی تھی۔ بس اب ملن کیٹ کے ارد گرد تھا۔

جبکہ ہرور تمام دن سنتا رہا۔ لیکن جیسے ہی کہ وہ
وقت آتا جاتا تھا اس خیال سے آگاہ کہ اوسکو لیڈیا
کے قریب جانا ہوگا۔ اور کسیقدر افسردہ حیثیت سے
اوسنے اپنی وردی پہنی۔ اور اچھی طرح سے اپنی مونچھون
اور گھونگروالے بالون کی کسیقدر [illegible]
[illegible] پوچھ گئے تھے کہ وہ نوٹ [illegible]
[illegible] تھے۔

جب ہرور نے اپنی رجمنٹ پیدل کی وردی سفید [illegible]
طلائی لیس سے ٹکی ہوئی اور بہت چوڑا چمڑے کا تسمہ
گلے مین آراڈ والا جسمین کل رجمنٹ کے تمغے لگے
ہوئے تھے اوسکو بہت کم یہ خیال ہوسکتا تھا کہ
قبل سکے کہ وہ اپنی وردی کو پھر اتارے کیا سے کیا
ہوگا۔ مراسم شادی عموماً سب یکسان ہوتی ہین
اس باعث ہم ناظرین کو مفصل حالات سے پریشان
نہ کرینگے۔ لیکن اس مین چند الیسو مین جو چھوڑے
نہین جا سکتے۔

ڈیڑھ بجے ٹھیک پادری صاحب [illegible] کے پادری [illegible] کے
ساتھ خود مراسم ادا کرنے گئے تھے جب [illegible]
جوڑیان فٹن پالکیان [illegible]
سے آنے لگے۔ اور بہت سے لوگ [illegible]
نہین دیا گیا تھا مثل دولھن [illegible]
آئے۔ کیونکہ پادری صاحب [illegible]
سب کی نظر پڑتی تھی۔

بہت سے ولیتی خاصکر ہندو مسلمان فقیر [illegible]
و غریب حرکات کرتے تھے اور کبھی منھ بنا کر پادری
صاحب کے مندر مین دیکھتے تھے۔ فرنگی [illegible]
فرنگی مردون مین لپٹی ہوئی ہین [illegible]
اپنی گردن اور چھاتیان کھولے ہوئے ہین۔ ایک
نزدیک کے برآمدے مین ۳ ۵ دین [illegible]

بج رہا تھا۔ ریورس بڑبڑایا "عشق کی خوراک گانا ہے"
بیک ہو رہ بخوبی خوش تھا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ
بالختم ہوگی کسیقدر اب بیار معلوم ہونے لگا۔
دلہن کے چہرہ سے کوئی آثار گھبراہٹ یا دہشت نہ معلوم
ہوتے تھے کہ جو بنگال فزلیر کی وردی پہنے ہوئے
تھا۔ ڈگلس اور ولنگ بائی وہاں تھے۔ اور درحقیقت
اسقدر وہاں لوگ پہنے ہوئے تھے کہ گرجا گھر چمک اٹھا
ہمارے ہیرو کا دل تھروپ انڈلی میں گھومتا تھا۔
ملر نے کان میں کہا "جیک جب ہم دونوں چلے جاویں
خدا کے واسطے کوشش کرو اور کسیقدر آج خوشی ہو ایک
مرتبہ اور اپنی قسمت کو لینا کے ساتھ آزماؤ"
ہیرو نے اپنی گردن ہلائی۔ اور اس خاص گفتگو سے
ملر کو بچانے کو نٹ کہا کہ "میں دل سے چاہتا ہوں
کہ تم خوش رہو۔ تم جوانی میں شادی کرتے ہو کہ جب
عشق جوش پر ہو"
"جیک تم بڑے غصہ ور اور وہمی ہوتے جاتے ہو"
"میں نے کسی جگہ پر پڑھا ہے۔ اگر آدمی شادی کیا چاہتا
ہے تو کم عمری میں اوسکو کرنا چاہیئے۔ کہ جب جوانی میں
طاقت ور ہووے"
"جیک اور تم"
"رولی پچھلے مہینے میں میری بیوی سالگرہ تھی۔ اور مثل
اوس بدبخت کے جسنے دنیا دیکھی ہے مجھکو تجربہ حاصل ہوا ہے"
"تاہم میں مشورہ دونگا کہ لینا سے پھر پوچھو"
"پھر (تعجب سے)"
"ہاں پھر اور اگر آپ پھر انکار کرے"
"تو انتظار کرو"
"وہ چالیسویں سال میں اپنے اس ارادہ کو
توڑ سکے گی"
گاڑی کی کھٹ کھٹاہٹ معلوم ہوئی اور دلہن پہر
چابک چونہ ہوا۔ لیکن وہ دلہن ابھی تک نہیں آئی۔ یہ بڈھا
گریوس برگیڈیر میجر مع اپنے ہمراہیان کے تھا۔
لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد اور گاڑیاں نظر آئیں کہ جسکو
دلہن نے دور سے دروازے کے راستہ دیکھا سوار ہی
معلوم ہوتی تھیں۔ سڑک کے اوس جانب سفید برف
کی سی روئی اوڑھی چلی آتی ہے۔ کیونکہ کیٹ سفید دلہن
کی سی پوشاک پہنے سفید پھولوں سے لدی اور طوق
و بالیاں و کنٹھا نذر کردہ ہیرو زیب بر کئے ہوئے تھی
برقع علیحدہ اوڑتا چلا جاتا تھا اور ویسی ہی خوبصورت
معلوم ہوتی تھی کہ جیسی ایک نوخیز خوبصورت بیسم
شادی کے وقت معلوم ہوتی ہے۔ زرد و شریف سنجیدہ
چہرہ کسیکی طرف مخاطب نہوکر وہ اپنے بڈھے باپ کی
بغلگیر ہوئی کہ جو شاید زیادہ گھبرایا ہوا۔ افسوس میں تھا کہ
اوسکی لڑکی ہمیشہ کے واسطے اوس سے جدا ہوتی ہے کیونکہ
اوسکا تھا اوس عمدہ چھپی ہوئی بیل سے کہ اوسنے بیٹی کا بیاہ
کا بنایا کہ جو یتیم لڑکی دلی لئے کھڑی ہوئی تھی
اوس کے بعد چار سہیلی آئیں اونکے کپڑے ایک دوسرے
سے کھڑکھڑاتے تھے۔ سفید ستن اور قیمتی لیس کا بس
ایک دریا تھا۔ ملر سہم گم تھا کہ وہ کہاں ہے یا کیا ہونے
والا ہے۔ اوسنے کیٹ کی نسبت توخیال کیا کہ مصور چاہتا
جو رلنگ۔ سایہ و روشنی کی نسبت بحث کریں۔ لیکن لیڈیاں
عموماً اس بارہ میں ولایت کے ساتھی مصوروں سے
زیادہ اچھی طرح سے واقف ہیں۔
لینا مثل سیاہ بالوں کے دلہن کی فریفتہ کرنے والی
معلوم ہوتی تھی۔ اوسکی گردن میں ایک زنجیر پڑی ہوئی
تھی کہ جسمیں ایک موتی کا تکمہ لگا ہوا تھا جو ہیرو نے
اوسکو بہت دن ہوئے نذر کیا تھا۔ اور آج اوسکے
سینہ پر اوسی موتی کو دیکھکر دل ہی دل میں بہت خوش
ہوا زور سے سانس لینے لگا کیونکہ وسوقت اوسکا دل

بھر آیا تھا۔ وہ موتی انکھون سے سفید سینہ مین گرتا اوجھل ہو جاتا تھا۔ تاہم جبکہ مثل برف کے ملائم سرد اور سنجیدہ تھا۔ مینا کو ٹھیک نہ معلوم تھا کہ ہرورتے اوس بدقسمت ملاقات کا کسیقدر حال سنا یہ معلوم کرکے ذرا امید پیدا ہوئی جب اوسکی آنکھ ہرورر سے ملتی آخر الذکر کی آنکھ سے کسیقدر سختی معلوم ہوتی تھی۔

ان سنجیدہ مراسم شادی کے ادا ہونے کے وقت اور گھنٹی کے بجنے کے کسیقدر قبل اچھی پولی نے ڈکی سے دریافت کیا "مین آج کیسی معلوم ہوتی ہون" ڈکی تعریف مین آہ نہ کھینچ سکا۔

"مین خیال کرتی ہون فریفتہ کرنے والی گویا کہ مین خود اپنی شادی کرنے جاتی ہون۔ ابھی اس پنکھے نے میرے بال پریشان کردیے تھے۔

ڈکی نے دیکھا کہ اوسکی سنہلے بال سب منھ پر پھیل گئے تھے پھر اوسنے کان مین کہا "ڈکی میرے دستانون مین بٹن تو لگاؤ جلدی۔ اُف تمھاری کیا موٹی اونگلیان ہین"

اتنے مین جو باہر ہندوستانی کھڑے تھے اونمین بہت شور و غل ہوا اور اوسطرف لوگون کی آنکھین پھرین کہ جب ملن نے اپنا سونے کا چھلا کیٹ کے سفید کانپتے ہاتھ کے تیسری اونگلی مین پہنایا۔ اور دعا مین سر جھکایا۔

پادری صاحب نے ایک صاف ملائم اور بلند آواز مین کہا "ہم لوگ دعا مانگین" دعا مین لوگ سر نیچے اسقدر مشغول تھے کہ سواے برگڈیر گریوا اور ڈگلس اور ایک یا دو سپاہیون کے کسی نے یکایک دو افسر کی آمد نہ دیکھی۔

ایک اسمین کرنل رڈکن اور دوسرا بالکل اجنبی تھا۔

دونون کا چہرہ زرد ایک کے پاس خون سے آلودہ رومال تھے کہ جو شاید جلدی مین گھوڑے کی گردن مین باندھ دیا تھا۔ کہ جو اسوقت کمزوری اور زرد ناک حالت مین ترچھا کھڑا تھا۔

یہ معلوم کرکے کہ ابھی مراسم شادی پورے نہین ہوئے ہین۔ یہ لوگ پیچھے ہٹے۔ اور ٹوپی منھ پر رکھکر سنجیدگی اور گرمجوشی سے گفتگو کرنے لگے۔ یہ لوگ تشویش ظاہر کرتے ہوئے خاموش جیسا کہ ہر ایک شریف ایسے موقعون پر کرتا ہے۔ اون آخری الفاظ وعظ کے انتظار مین ٹھہر رہے کہ جب پادری صاحب نے کتاب بند اور سینہ سے لگاکر زبانی دعا مانگنا شروع کی کہ جب تک آنسو بھری ہوئی آنکھون کے ساتھ اپنی بیٹی سے گلے مل اور کل لیڈیان اوسکے گرد بوسہ لینے کو آور مسٹرس ملن پکارنے کو کھڑی ہوئین۔ یہ دونون برگڈیر گریوس کے قریب آئے اور کانون مین گرمجوشی کے ساتھ گفتگو کرتے اور چہرے کی رنگت بدلی ہوے آگے بڑھتے۔ جیسے ہی کہ قیب رڈکن کی ہرورسے آنکھ کا مقابلہ ہوا پولی نے بازو پکڑ کر کہا "کپتان ہرور یاد رکھو آج تمکو میرے ساتھ شب کو ناچنا ہوگا۔ مین نے تمھارا نام اپنے کارڈ پر لکھ لیا ہے"

"پیاری پولی خوشی کے ساتھ۔ لیکن کیون"

"اوس انگوٹھی کا انعام دینے کو جو تمنے مجھکو دی ہے۔ اور پھر کیونکہ مین چاہتی ہون کہ ڈکی تم سے حسد کرے"

"ڈکی ریوس کبھی مجھ سے حسد نہ کریگا"

"کیونکر"

"مجھکو وہ بالکل بڈھا خیال کرتا ہے"

"نہین وہ ایسا نہین خیال کرتا۔ ٹھہرو۔ اوسوقت تک انتظار کرو کہ جب تک تم اپنے ہاتھ ایک مرتبہ میری کمر مین ڈالو۔ گو یہ لمبا ہاتھ دو دفعہ ہی کے واسطے کافی کیون"۔

"پولی تمھاری کمر بہت پتلی ہے! کپتین معاملہ کیا ہے۔ کیا
آگ لگی۔ یا ہندو مسلمانون مین کوئی بکھیڑا ہوا۔ ہر ایک
شخص مشوش معلوم ہوتا ہے"
ایک زرد اور پریشان مجمع لیڈیون کا جنرل کی گرد جمع
ہو رہا تھا کہ جنھون نے نہایت تشویش ناک آواز مین
کہا "کنٹونمنٹ کو صاحبو چلے جاو۔ ایک لحہ بھر کی دیر
نہ کرو۔ اپنے آدمیون کو مسلح کرو۔ میرٹھ کی دیسی فوج
نے بلوہ کر دیا ہے۔ اپنے افسرون اور ہر ایک عیسائی
کو جو سامنے آیا مار ڈالا اور ایک گھنٹہ کے اندر باغی
فوج دہلی میں داخل ہو گئی"
پادری صاحب نے زور سے کہا "میری لڑکیو۔ اسے
میری لڑکیو۔ تمھین معلوم تمھارے واسطے کیا مصیبتین
لکھی ہوئی ہین۔ خدا تمھاری مدد کرے اور محفوظ
رکھے۔ مین ایک کمزور اور بڈھا آدمی ہون ایک تھوڑے
سے عرصہ مین تم وہان ہوگی کہ جہان کوئی نہ تو شادی
کرتا اور نہ شادی کرتے مین بلکہ مثل فرشتون کے
رہتے ہین" مثل دوسرے والدین کے کہ جنھون نے
یہ سُنا یہ غریب بھی ہاتھ افسوس اور رنج مین ملتا تھا

تیئسوان باب ۲۳

میرٹھ سے خبرین

وہ خبرین کہ جو کہ جو زخمی افسر میرٹھ سے لائے اون لوگون
مین کہ جنکے کان تک گئین تشویش پیدا کرنے کے واسطے
کافی تھین۔ دہلی سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر میرٹھ کا
قصبہ اور شہر ہے کہ جہان کیٹ اور ملن متعین ہو گئے
چند روز گزارنے کے قبل ریلوے پر سوار ہونے اور جہاز
پر کلکتہ کو جاتے وہسے تھے۔
یہ شہر بہت بڑا اور خوبصورت ہے لیکن تیمور کے غدر اور
غضب نے بہت کم دلچسپی کے مقامات کبھی باقی چھوڑے کیونکہ واسطے
سوائے چند مسلمانون کی قبرون کے چھوڑ دیئے ہین کہ جنمین
ایک خوبصورت مقبرہ ہے کہ جسکا نام آرام گاہ ہے۔
جنوب کی جانب دو میل پر کنٹونمنٹ ہے جسمین انگریزی
جج و کلکٹر اور دیگر افسران کی کوٹھیان ہین
ڈریگون گارڈ کے چھ سو گورے تھے۔ نصف تو خراب
گھوڑون کے سوار تھے اور باقی پیدل۔ ایک بٹالین
۶۰ رفل کی ایکہزار سپاہی۔ اور ایک بڑی گھوڑ چڑھی
توپ اور چند ریکروٹ۔ لیکن دیسی فوج تعداد مین
کچھ ان سے زیادہ تھی۔ اور خاص ۳ نیٹو بنگال رسالہ ۱۱۔۱۲
بنگال فوج پیدل کی تھی۔ جنکو خیال ہو سکتا تھا
جب تعداد اسقدر قریب ہزار کے تھی کیونکر یہی
فوج بلوہ کر سکتی تھی۔ لیکن جب ۳ رسالہ کے ۸۵ سپاہیون
کو حکم دیا گیا کہ وہ ان کارتوسون کو کاٹین اونھون نے
چھونے سے انکار کیا۔ اور میجر سمتھ کے حکم سے فورا
کورٹ مارشل کیا گیا۔ اور قید سخت ۶ سال سے ۱۰
سال تک کی دی گئی۔ اور اونکے ساتھی خاموشی کے
ساتھ دیکھا کئے اس حکم کی بدولت کہ جسنے اونکو سزا دی
وہ فوج سے تمام عمر کو نکالے گئے۔
یہ واقعہ ۹ مئی کو ہوا۔ اور ہم بتلا سکتے ہین میرٹھ کے
سپاہیون کو دہلی کے سپاہیون سے خفیہ سازش تھی
اتوار کی شام کو کہ جب انگریزی فوجین افسر اور سویلین
اپنے گرجاؤن مین تھے کہ ۱۱ وین اور ۲۰ وین اسوقت
کی پرانی پلٹن تھی اور جسنے بھرت پور و گجرات مین کام
کیا تھا) بلوہ کرنے کے واسطے چھ بجے پریڈ پر فساد کی غرض
سے جمع ہوئے اور بہت سے افسر بہادری اور ہمت کے
ساتھ اونکی طرف دوڑے کہ اپنی موجودگی اور زور سے
بلوہ کو روکین۔ تعصب اور وہ بھی غصہ کے ساتھ ملا ہوا
کہ اون دہمی شکایتون کا ان انگریزون سے بدلا لینے
اونکے دلون مین مشتعل رہا تھا اور جنھون نے پھر بلوہ

پیدا کر دیا باغیون نے حد درجہ زیادتی شروع کی۔
۳ رسالہ نے جیلخانہ کھول دیا کہ جو دو میل کے فاصلہ پر
تھا۔ اپنے سزایاب ساتھیون کو چھڑایا۔ علاوہ اسکے
دو ہزار دو سو دوسرے مجرم چور۔ ٹھگ۔ ڈکیت پولیس
پہراج سب نے ملکر ایک فوج پیدل قائم کی۔ کہ جسکے بعد
دوسرے افسرون کا ذبح ہونا شروع ہوا۔ اور ہر ایک
عیسائی بلالحاظ عمر مرتبہ مرد و عورت کے ان آوازون
مین مارے گئے "کہ فرنگیون کا راج ختم ہو گیا۔ اور اقبال
کی صدی ختم ہو گئی۔ کیا ہمارے پیغمبرون کی کتب مین لکھا ہوا
نہیں ہے کر دین!" پھر وہ سنگین اور بندوقون کے
کندے بھالے اور بہت خوفناک ناواجبی کام کر دیتے تھین
خوفناک خرابی کی حرکات ہوتی تھین۔ غریب لڑکیون کے آگے لڑکے
کئے بیانی علیحدہ علیحدہ پھینکے جاتے تھے۔ اور اونکے سر اونکے
والدین کے سامنے توڑے جاتے تھے۔ قبل مارے جانے کے
بار بار عورتون کی بے عزتی کیجاتی۔ یا انگلیون سے نکالے داغی
جاتین یا تلوار انکے سینون مین تیز کیجاتی۔ اور ہر ایک
ترکیب ظلم کی کیجاتی جو مشرقی ذہن سے نکل سکتی تھی۔
اسوقت عرصہ مین دوسرے سپاہی اور چھوٹے مکانات اور
بنگلون کی لوٹ مار مین مصروف تھے۔ متفرق رنگو کے
بان آسمان مین اڑتے جاتے کہ جنکی آواز مثل گولون اور
ٹوٹتے مکانات کے ہوتی۔

جس سپاہی نے یہ حال برگیڈیر گریوس سے کہا اوسنے یہ بھی بیان
کیا کہ مین بھیجا گیا تھا کہ اون یورپین کو لاؤن کہ جو
بارگون مین تھے۔ اور جواب مرے ہوئے تھے شائد لاش سے
کچھ فاصلہ پر پڑے ہونگے۔ لیکن جسوقت کہ مین وہان
پہونچا اندھیرا ہو گیا۔ اور مین کنٹونمنٹ اور مکانات جلتے
ہوئے دیکھتا تھا۔

دو نکون کے سپاہی گھوڑون پر سوار ہوئے۔ اور میرے
ساتھ آگے سوار ہو کر بڑھے۔ لیکن شب کو ہوا اسقدر تند ہو گئی
اور اسقدر دھوین اور گھرے سے خراب کہ ہمکو معلوم نہیں
ہوا کہ کسطرف جارہے ہین اور اسطرح سے بہت دیر تک
بہک کر قبل اسکے کہ سڑک دہلی معلوم کرین چلے گئے۔ سر پر
چاند مثل گیس کے لیمپ کے گھرے مین چل رہا تھا۔

بہت وقت نہ گذرنے پایا تھا کہ روشنی پھر معلوم ہوئی
اور پریڈ پر آگئے کہ جہان بہت سی لاشین کرنل وفنس
وغیرہ کی پڑی ہوئی تھین۔ اور وہان ہمکو توپخانہ اور سولہ
کی کچھ کمپنیان منتظر حکم کی ملین۔ سپاہی لوٹ اور مالون
سے پُر دہلی کیجانب آرہے تھے۔

دو مین ڈریگون گارڈ کے ساتھ بھاگا تھوڑے سے توپخانہ کے
لوگ تعاقب مین تھے۔ مگر انمین سے تھوڑون کو
مین نے اوسیوقت مارا۔ مین نے اپنے ہی ہاتھ سے پانچ یا
چھ کو مارا۔ حتی کہ ایک سوار نے ۲ پلٹن سے میرے ایک
گولی ماری اور پھر اونمین سے ایک سپاہی نے جو میرے ہاتھو
سے زخمی ہوا تھا میرے گھوڑے کی لگام لی اور چاہتا
تھا کہ مجھکو اوس سے گھسیٹ لے۔

اس توقف سے ڈریگون کے لوگون کا مجھسے ساتھ چھوٹ
گیا۔ گو مجھکو گولی کی آواز اور تلوارون کی چمک دور سے
دکھلائی دیتی تھی کہ جنھون نے مری لاش کیطرف
گولیان چلائین کہ جسمین خیال کیا جاتا تھا کہ باغیون نے
اپنے تئین پوشیدہ کیا تھا لیکن کوئی شخص نہین مرا
کیونکہ لاش کے پاس کوئی نہین تھا۔

دو اب باغی تیز چال آرہے تھے۔ بس ہم نے شب کے حملے سے
بچانے کے واسطے کمانڈر نے فوج طلب کی۔ حالانکہ
مین جلال آباد کی طرف چکر لگا کر اور گھوڑے کی طاقت پر
یقین کر کے ۴ گھنٹہ کامل کاٹھی پر سوار رہ کر میرٹھ
یہان آیا کہ برگیڈیر دہلی کو مطلع کرون کہ دہلی پر خود
حملہ ہوگا۔ بس خدا کے واسطے عیسائی عورتون۔
بچون اور مریضون کی محافظت کرو"

یہ بیان اوس مقام کے سپاہی کا تھا کہ جہان حکام انگریزی کی غفلت اور حماقت سے بہت سے عیسائیون کی جماعت تباہ کی گئی ہے۔ بہادر افسر اپنے ساتھیون کے ہاتھون سے بہت سی نازک۔ بے قصور۔ باعزت انگریز عورتون۔ لڑکیون اور انکی غضبناکی کے ساتھ بے عزتی کی گئی۔ اور اپنے بچون کے ساتھ ایک گڑھے مین دفن ہوئین اور یہ کب۔ اجب وہ خدا کی عبادت کیلئے اتوار کی شام کو واپس آرہی تھین۔ ! تیسرا تماشہ اس ناٹک کا یعنی بلوہ فوج بنگال بہت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ باغیون نے ایک بڑا کا پڑاو جلا دیا۔ اپنے افسرون۔ اونکی بیویون لڑکیون اور لڑکون کو یوروپین افسرون کی موجودگی مین مار ڈالا۔

اگر یہ غضبناک واقعہ کل میرٹھ مین ہوا تو آج کیا دہلی مین نہین ہو سکتا کہ جہان ہندوستانی مجمع بہت ہین اور یوروپین فوج تھوڑی ہے ؟۔ یہی سوال ہر ایک شخص کے دل مین پیدا ہوتا تھا۔

یہ دہلی کا حال تھا کہ باغیون کی امید تخت طاؤس پہ بیٹھے اوس عجیب شاہی کرسی پر کہ جسکی قیمت دس کرور ۶۰ لاکھ ایک انگریزی تاجر نے اندازی تھی۔ شاہجہان جامع مسجد کا بنانے والا بیٹھا ہوا تھا کہ جسکے محل پر ابھی تک سبز رنگ کا جھنڈا پیغمبر حضرت محمد صلعم کا پھہرا رہا تھا۔

قبل اسکے یہ زخمی میرٹھ کا بھاگا اپنے زخم اور ضروریات کو پورا کر سکے۔ غریب آدھی رات سے زیادہ مردہ تھا تھکاوٹ پیاس اور نیند کے باعث سو گیا تھا اور قبل اسکے کہ سفید عورتون اور بچون کی محافظت کی کوئی تدبیر سوچی جاوے کرنل رڈگن برگیڈیر گریوس کے پاس دوڑا ہوا آیا اور کہا "ایک ابر سفید خاک کا جسمین لوہا چمک رہا ہے میرٹھ کی سڑک پر نظر آتا مشہور پل کی چڑھائی سے اوتر رہا ہے اور اسمین

نہین شک ہو سکتا کہ یہ لوگ باغی ہین اور وہ پھر اب دریائے جمن کیطرف تیرتے رہے ہین"

۲۴ چوبیسوان باب

کیٹ کی شادی کا دن

لینا نے گرمجوشی اور قابل اثر آواز مین ہرور کا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ مین لیکر کہا "میرے پیارے۔ جیک ہرور۔ ملن کی مدد کرو کہ میرے بڈھے باپ اور بہنون کو اس آفت سے بچا دو۔ بچاؤ اگر تم بچا سکو کیونکہ یہان ہمکو سوائے تمھارے اور ملن کے کسی سے امید نہین ہو سکتی"

"تمھاری محافظت ؟ مین جو کچھ میرے امکان مین ہے کرونگا۔ اور اگر مین تمکو بچانے مین ناکامیاب ہوا تو کم سے کم تمھارے ساتھ جان دے سکتا ہون لیکن معاملات ایسے خراب ابھی نہین ہوئے ہین (لشکر رولی اپنے گھوڑے پر سوار ہو ہم لوگ سوار ہوکر چلین" بریگیڈیر نے چلا کر کہا "صاحبو اپنی اپنی جگہ پر۔ کرنل رڈگن چیف کمشنر کے پاس جاؤ اور اون سے کہو کہ شہر کے دروازے بند کر لین۔ کرنل اپنی ۵۴ وین پلٹن کی دو توپین لیکر فوراً کشمیری دروازے پر جاوین۔ مینار مین عورتون لڑکون کے واسطے بندوبست کیا گیا ہے کہ جہان ہم اطمینان سے نظر رکھین گے۔ کپتان ہرور تمھاری پلٹن اور مسٹر ملن تمھارے بنگال نمبر کے سپاہی۔ لیکن پہلے تم لوگون کو بھی کشمیری دروازے پر جانا ہوگا۔ یوروپین خود مین شہر سے معہ بچون اور مرد بھی ہو ورنہ پھر غریب کہین تھوڑے سے یوروپین مستعدی کی بدولت اپنی جان نہ دین۔ صاحبو جلدی جاؤ تمام وقت نہ کھونا چاہئے۔ مین خدا سے دعا مانگتا ہون کہ کلکتہ کی تاریک کوٹھریون سے بچے رہین اور ہم پھر ایک

ان لوگوں کی سنگینوں سے مقابلہ کریں جو تیرہ پی سکے
[illegible] اسقدر طوفان بلند کرتے ہیں"

پادری ونسٹن نے کہا "جنرل صاحب! کیا ہم نہیں چاہتا
کہ ہم لوگ قبل اس سے کہ اس نئے سمندر میں پڑا سنے
انگلستان کیطرف جائیں لیکن خدا کی مرضی پوری آگئی۔
خدا کی مرضی پوری ہوگی۔ یہ خدا کی قدرت ہے۔"

ہروے نے کسقدر خوشی سے کہا "کچھ کم ایک گھنٹہ میں
ایک سو انگریز سنگین لیے موجود ہونگے"

[illegible] چلایا "جیک اپنی دونالی بندوق جا کر لاؤ تو خدا
کی قسم میں ایکی اڑایا چاہتا ہوں میری گولی نصف
بال کے فرق سے بھی نہیں جاتی"

اوسکا خیال نہ کرکے کہ کیا ہونے والا ہے پادری کی لڑکیاں
جنازے میں جانے کے لیے اپنے گھروں میں کپڑے بدلنے گئیں
[illegible] شاید [illegible] ابھی بیٹے کو [illegible] اپنی تازہ دودھ [illegible]
بوسہ لیا۔ ہروے کے پیچھے گھوڑا [illegible] دوڑایا کہ جو تیز قدم
فوراً [illegible] بازاروں میں پہونچا محل کے [illegible]
ہوا۔ میگزین کے [illegible] پہونچا کہ جہاں ہندوستانی
[illegible] میں بھروار رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی کہ [illegible]
سوار ہوئے انھوں نے دیکھا کہ تانتیا رو آدمی
اوسکا پیچھا کر رہا ہے۔

جب یہ سرکاری لین میں پہونچے انھوں نے دیکھا کہ انکی
جماعت کے افسر کہ جو اپنی لیڈیاں بھیج چکے تھے اپنے آدمیوں کو
مسلح کر رہے ہیں ولی اور دوسرے سپاہی جمع ہوگئے
اور ہروے نے شکریہ ادا کیا۔ اوسنے کہا "جوانوں
اپنی گولیاں ڈھیلی کرو ابھی تھوڑے عرصہ میں
ضرورت ہوگی جب تک [illegible] آہستہ ہو کر چلو [illegible]
میں ابھی تمھارے ساتھ ہونگا" اس ارادے
کہ اپنی ان کی عطا کردہ بائبل اور اوسکی تصویریں
وہ اپنے بنگلہ میں گیا اور وہاں دیکھا کہ اسباب

گھر کا نہیں رہا۔ فرح بادشہ نے دن کے واقعات کا
پہلے سے خیال کر لیا تھا اور دوسرے دیسی ملازمین
کے ساتھ ملکر کل کو انکا صفایا کر دیا۔ سوای پنکھے
اور کھانے کی میز کی کچھ نہ چھوڑا۔ حقہ۔ پائپ۔ اور
چرٹ اور منہ نال وغیرہ بھی لیکر چلا گیا تھا

ہروے اپنے آدمیوں سے ملنے پھر پلٹن لین کے سامنے
بڑھا کہ جو لمبائی میں ایک میل سے زیادہ ہوگا جہاں
ہندوستانی فوج سرخ کوٹ پہنے اپنے مکانوں سے
نکل رہی تھی۔

انگریزی افسروں کا خیال نہ کرکے پرساد سنگھ سرجنٹ
۵۳ ویں پلٹن نے کہا "ہاریٹ کی پلٹن ہندوستانی
بٹیا ہو۔ صوبہ دار اپنی کمپنیوں کیطرف دیکھو۔ اور
برہما کی عزت یاد کرو"

سرنگا [illegible] اور شہر کے تمغہ جات لٹکائے ہوئے ۵۶ ویں
پلٹن کے صوبہ دار میجر نے کہا "بالیڈ اور [illegible] کی پلٹن
[illegible]"

[illegible] میں سوائے ایک کے بالکل خاموشی رہتا
اور جب برگیڈیر گریوس اوسکی طرف سے گھوڑے پر
نعرہ جوش کا بچے ہوئے نکلے تو دیکھا تو مشکل دو سپروں کے
کچھ کم بارود [illegible] اور بھاگنے میں نہیں تھے گرمی بعد غروب
آفتاب کے کم نہ تھی۔

مئی کی گرمی کو نہ خیال کرکے ایک چھوٹا سا حصہ مختصر سی
تعداد میں یورپین لوگوں کا کمنڈمنٹ سے نکلا
جسمیں بہت سے اپنے کندھوں پر اپنے بچوں کو سوار
کیے اور بغل میں رکھے ہوئے تھے۔

ہروے بلا خوف کے نہ تھا۔ گو کرنل ہیلی اور دوسرے
بنگال کے افسران لوگوں پر [illegible] کہ یہ راستہ ہی [illegible]
مارے جاوینگے۔ اور [illegible] لیے جاوینگے لیکن

مسجد اور لیڈیو محل ہوکر گذرے۔ قبل اسکے یہ پہونچا کی مسجد پر کہ شہر پناہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی پہونچ جانے اپنے آدمیون کو روکا کہ وہان دم لین کیونکہ وہ بہت تھک گئے تھے۔ چونکہ انمین تشویشناک حالت مین بہت ہمین ضائع کیا جا سکتا۔ اوسنے حکم دیا کہ آگے بڑھین اور اپنی بندوقون پر ٹوپیان چڑھا لین۔

جیسے ہی کہ یہ لوگ مینار کے قریب پہونچے کہ جسمین لیڈیان اور لڑکیان بھری تھین فوج پیدل کے سپاہیون نے نکل کر کہا "ہم لوگ یہان آگئے"

یہ جیک کے حکم سے اعتبار پیدا کرنے کی غرض سے کہا گیا تھا ان چند لوگون پر بہت سے عیسائی لڑکیان اور لڑکے اور مائین محافظ کے طور پر نظر کر رہی تھین انکے ساتھ بہت سے ہمراہیان کمپ اور دوسرے ہندوستانی تھے کہ جنمین حافظ فلاح الدین بھی اپنا آہنی چمچا اور سانپ لئے موجود تھا۔ اور بہت سے ہندو فقیر خصوصا گنگارام جو کالا زبان نکھاتا یا سر نیچے کرکے پیر اوپر کرتا اور بدن پر مٹی اور دھول مل رہا تھا۔

احکامات کے لینے کے واسطے جیک ہیرور کشمیری دروازے پر ٹھہرا کہ ایک لمبا طاقتور وحشی اور غضبناک صورت کا انسان گھوڑے پر سوار پرانی وردی پہنے سفید پگڑی باندھے ایک تلوار لئے شہر مین گھوم رہا تھا نظر آیا یہ شمس الدین تھا جسنے کرنل رایس کے یہان سے چوا کر ایک گھوڑے پر سوار ہی اور اب پرانے ساتھیون سے ملنے گیا۔

باغیانہ حملہ کرتا اور نعرہ مارتا وہ دریا کی طرف فوج کو پکارتا تھا کہ جہان یکایک اوسکا کرنل رڈکن سے مقابلہ ہوا کہ جو چیف کمشنر کے مکان سے جو شہر سے ایک میل بھر پر واقعہ تھا سرکاری کام کیے واپس آرہے تھے۔

کرنل نے اوسکو پکارا کہ ٹھہر اور ہتیار رکھ بجاے تعمیل حکم شمس الدین نے ایک گولی ماری کہ جسنے رڈکن کے گھوڑے کو زخمی کیا۔ بڑی زور شور کی چیخون کے ساتھ یہ کرنل کے گھوڑے کے گرد ننگی تلوار لئے گھومنے لگا کہ ستارے کے اوپر سے [illegible] تولون کے [illegible] کی آواز آئی۔ اسمین لینا بھی تھی کہ جسنے اپنی [illegible] رڈکن کو بچایا تھا۔

[illegible] تلوار سے اپنے [illegible] دانت کٹ کر [illegible] نے بچا رکھا تھا۔ اور جیسے ہی کہ رڈکن کا زخمی گھوڑا گرا اور غضب یہ تھا کہ تھوڑی لاش اوسپر تھی ایک نعرہ افسوس کا بلند ہوا! افسوس رڈکن گیا اور اوسکے اور ہیرور کے درمیان رقابت کا اب خاتمہ ہی ہوا۔

زور سے نعرہ مار کر شمس الدین نے اپنی تلوار کشمیری ٹیک کیجانب چمکائی اور کہا "دیکھو فرنگی مین کیا کر سکتا ہون"

ہیرور نے اپنی بندوق تو فل ریڈر دیتا۔ کسقدر فاصلہ پر ہوگا۔ کوئی چھ سو گز"

"جناب مین بھی یہی خیال کرتا ہون"

ہیرور نے بندوق اپنے گھوڑے پر رکھ کر شمس الدین کے گھوڑے کے گولی ماری یہ ضرور سر پر لگی ہوگی کیونکہ یہ بے تاک کا آدمی اوسی وقت زمین پر سر کے بھل گرا اب رڈکن اپنی ٹانگ گھوڑے کی لاش سے نکال رہا تھا کہ جیک نے کہا "شیطان یہ کیا سمجھتا ہے کہ مین کسی نشانہ اور کبوتر پر گولی مارتا ہون"

لیکن ایک لحظہ کے بعد وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اوسی پریشان باغی سے مقابلہ کو گیا کہ جسکا ہتیار اوسکے ہاتھ سے گر گیا تھا۔ اور اس تازہ گولی سے کسیقدر پریشان ہوگیا تھا اگر ہیرور نہ پہونچتا تو رڈکن کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہوتے۔ ہیرور کو دیکھتے ہی غل مچا کر شمس الدین کسی باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اور اسطرح سے گم ہو گیا

کرنل کو ۔ ۔ وقت کہ اوسنے سانس لی جیسی ہی کہ دونون کشتیہ کی دروازی کی طرف خاموش بڑہے کرنل کو شاید بیچ اور جسقدر تسلی ہوئی معلوم ہوئی کیونکہ وہ شاید اپنی زندگی کیواسطے سوا ہرور کی ہندوستان کے کسی انگریز کا مرہون ہونا پسند کرتا ۔

جیسے ہی کہ آہستہ آہستہ رڈکن اور جیکب آگے ... کہا خدا قسم خدا کی ... آج ایک بہت عمدہ بات کی ؟

کرنل ... گریوس سے کہا جسوقت آپ آجکی ... جنرل ... گے مجھے یقین ہے کہ ... لکہین گے ... اپنی زندگی کو ... ہون ... اور یہ نہیں جانتا ہون کہ ایک شخص ایک بہت تہوڑی سی بات پر وکٹوریہ کراس پا گیا تہا ۔

اب کرنل اپنے ہوش وحواس مین آیا اور عادت کے موافق مسکرا کر کہا میری داہنے ہاتہہ مین جو زخم بارکپور مین لگا تہا اوس باعث [illegible] اپنا گہوڑا روک سکا ورنہ مین اوس بدمعاش کو ایک عمدہ سبق سکہاتا مین خیال کرتا ہون سوا تہا ۔

ہرور نے (ہنسکر) کیونکہ گو رڈکن قد آور وجیہہ جوان تہا لیکن کسیطرح سے شمس الدین کے مقابل کا نہین کہا ۔

„مہرشتہ کا بہاگا ہوا ایک باغی“

قبل اسکے کہ برگیڈیر رڈکن کو جواب یا ہرور کو مبارکباد دیکر سکین اونہون نے بڑی دوربین سے جو ہاتہہ مین لئے ہوکر تہے دیکہا کہ ایک گولہ شہر پناہ کے قریب سے ہوکر گذرا کہ جسکا جواب ایک دوسری طرف سے دیا گیا اور بہت سے جوان پریشان جمنا کی طرف سے کشتیون کے پل سے آرہے تہے کہ جس سے جمنا کے اوس پار لوگ آتے جاتے ہین اور شہر پناہ کے جنوب جانب گہوم کر ایک راستہ وہانسے چاندنی چوک کو ہے ۔

سفید بہوری پوشاکین زرد گوش پہنے یہہ خون سے آلودہ سپاہی ... رسالہ کے تہے جو اپنے اور دوسرے بہائی باغیان سے کہ جواب مہرشتہ کی سڑک سے بڑہکر آرہے تہے بڑہ آتی تہے اونہون نے آتے ہی بہت سے اون مسافرون کو مار کر جو ڈاک بنگلہ سے دہلی کو آرہے تہے اور اس خیال سے کہ اونکا خیر مقدم ہوگا ۔ چمکتی ہوئی تلوارین لیکر شاہی شہر دہلی کے سامنے لائے ۔

کشمیری شہر پناہ ہی تک آگئے تہے اسواسطے دروازے شہر کے بند ہوگئے تہے ۔

جنرل ... نے ... کپتان لی ... ہرور کو سینا مین لڑکیون اور عورتون کی محافظت کے واسطے بہیجا یہہ عورتین بچے مثل پریشان شخصون کے ایک مکان مین بند کر دیئے گئے تہے ۔

رڈکن ریوز بہی جو ... رسالہ سے رخصت پر تہا کیٹ ۔ مینا اور ولی اور بیچ تسلی کی لڑکیون اور جسقدر دوسری لوگون کو پادری صاحب کی گاڑی مین بہر سکا لایا ۔ ڈکی بہت تشویش مین تہا ابہی لڑکا تہا اور وہی لڑکپن کا جوش موجزن تہا اور کے سامنے ؟ بہت سی لیڈیون کے ۔

اول سوال اسکا یہہ تہا کہ پہانسی ہرور اوسکو کیون دیتے ہو دونالی بندوق کہان ؟“

„قبل اسکے کہ مین وہان پہونچون میرے بنگلہ کے بدمعاشون نے بالکل میرے اسباب کی چوری کر لی اور سوائے سادہ دیوارون کے کچہہ نچہوڑا“

„تو پہر مین تمہارے سپاہیون کی معمولی بندوق لیکر شریک ہونگا چاہے کچہہ ہو قسم خدا کی مین تہوڑون کی تو تانگین ضرور توڑونگا“

„مین خوف کرتا ہون ریورس قبل برسات کے ہمکو بہت شکار نصیب ہوگا آج شب کو ایک بہت بڑا تماشا دیکہین گے“

ہرور نے دریافت کیا "پولی اور پادری صاحب کہان ہین"
لینا نے یکایک افسوس اور خوف سے بھری آواز
مین کہا "کیا تم نہین جانتے"
"نہین مین ابھی لاین سے آیا ہون کیا وہ یہان
نہین ہین؟"
آنسو بھری آنکھون سے کیٹ اور لینا نے دونون
گلے ملکر کہا "خدمتگار اسم اعلی نے ہملوگون سے کہا تہا
کہ وہ گھنٹہ بھر کا عرصہ ہوا کہ اسطرف کو چلے
تہے اور ابھی تک نہین آئے نہین معلوم کیا افسوس
مصیبت اون پر آئی؟ کہان وہ ہونگے؟ کیا
ہم کرین گے؟ میرے پاپا میرے باپ ہماری
پیاری پولی"
ہرور نہایت پریشان اور رنجگین تہا اور نہین
جانتا تہا کہ کیا کرے"
ریورسن نے زرد رنگ ہو کر کہا "وہ ان لوگونکے
کہین ہاتھ تو نہین پڑے"
ہرور نے جلدی سے جواب دیا "ڈ کی غیر ممکن
سڑکونپر دیسی فوج پیدل کا قبضہ ہے شاہ دہلی کے
لوگون کا کہ جو بلی سنگہ کی ماتحتی مین ہین - تمہارے
پاپا یقین ہے کہ راستہ بھول گئے ہونگے اور انہون
نے کپتان ڈگلس یا مجسٹریٹ کے یہان پناہ لی
ہوگی"
کیٹ نے پریشانی سے کہا "مجسٹریٹ کے یہان"
لینا نے عاجزی کی "اوجاو تلاش کرو جاو - جیک
اے میرے پرانے ملاقاتی دوست جاؤ"
"غیر ممکن لینا - تم مجھسے ایسی بات کی خواہش کرتی ہو
کہ جسکی مین جرات نہین کر سکتا"
"دو میرے واسطے بھی جرات نہین کرسکتے"
"دو مین نہ ملن اور نہ دوسرا کوئی ہم مین سے جگہہ پر سے
ہل سکتا ہے"
"کیون"
"بلا حکم - اس مینار کے پہاٹک بند ہوگئے ہین اور میری
نوکری ہے کہ یہان تمہارے پاس اور اپنے سپاہیون
کے ساتہہ رہون - یہہ کہکر ملن کو چہوڑکر کہ یہہ ان
دونون کو تسلی اور دلاسا دے - ہرور اپنی پلٹن کے
آدمیون کو حکم دینے کو بڑہا"

پچیسوان باب

پولی کا کیا ہوا

جب اوسکی لڑکیان آنسوون سے بھرین جلد جلد اپنی
بہادری کا نقشہ تبدیل کر رہی تہین ابھی تک تو
شادی مین اپنے حسن وجمال سے گہائل کرتی
تہین اب کسیقدر سنجیدہ اور وشوار بہادری کا
موقع آیا وہ اپنے جسمون مین ایسے جواہرات
اور قیمتی اسباب اوس مصیبت سے
آگاہ ہوکر کہ جو آنے والی تہی چہپا رہی
تہین - پادری صاحب نے اپنے
خدمتگار کو چہتری لیکر بلایا کیونکہ
اسوقت آفتاب کی بہت حدت تہی
اور سڑکون کی طرف زیادہ
حالات اور خبر دریافت کرنے
یا اپنی محافظت اور شہر کے
بچانے کی تدبیر سوچنے کو آگے
بڑہے -
لینا نے کھڑکی سے آواز دی
تہی "میرے پاپا پاپا ہوشیار رہو
ہوشیار رہو -
مین منت کرتی ہون کیونکہ سڑکین باغیون
سے بھری ہوئی ہین"

پادری نے اوسکی طرف ہاتھ بلایا اور بلا اس خیال کے کہ یہہ آخری وقت ہے کہ وہ اس پیاری آواز کو سُن رہا ہے آگے چلا گیا۔

بہت سے ہندوستان کے انگریزون کے گہرون مین وہی مصیبت آئی کہ جو اب اس شریف بڑے پادری پر آپڑی تہی کہ جسکو دل ہی خیال کر سکتا ہے لیکن کوئی قلم نہین بیان کر سکتا۔

اوسنے اپنی تین لڑکیان دیکھین۔ سیاہ آنکھون والی خاموش لینا۔ حسین دوشیزہ کیٹ سنہری بالون والی اور ننھی پولی کہ جو روز بروز مثل پہولون کے اوسکے گرد حُسن۔ نیکی۔ محبت بھلائی مین بڑہتی ہر ایک کسی بھلے مانس کی تاج ہوتین۔ کیونکہ یہہ خوش اور نیک دل لڑکیان تہین ایسی لڑکیان کہ جنکے پیدا کرنے مین برا انگلستان کو فخر تہا۔ ان لڑکیون نے پادری کے دل کو خوشی سے بہر دیا تہا اور خصوص اس باعث کہ ہر ایک ان مین سے اپنی قدرتی فریفتہ کرنیوالی خوبی پر قانع اور اب اپنی پوری جوانی مین تہین معلوم کر کس مصیبت کی منتظر تہین پادری نے میرٹھ کی لیڈیون کا خیال کیا کہ اوسکا خون ٹھنڈا ہو گیا۔ لینا۔ کیٹ اور پولی اس سے کیا ان وحشی لوگون کے ہاتھ سے نہ برداشت کرین کہ جو موت ستم اور آفت مین بڑہ رہے ہین۔ اپنے دل مین دعا مانگی اگر یہہ نہ بچ سکین تو موت اون دونون کو ساتھ ہی لے اور وہ بخوبی واقف تہا کہ اوسکو اب بہت سال زندہ رہنا نہین ہے لیکن اوسکا دل بیٹیون کے واسطے اوڑا چلا آتا ہے اپنے واسطے نہ تو اوسکو خوف تہا اور نہ افسوس کیونکہ واقف تہا کہ چاہے جوان آدمی مرے لیکن بڈہے کو ضرور مرنا چاہئے لیکن یکایک موت سب کے واسطے اوسنے مصیبت مین مانگی ہے چارون جانب اون سڑکون پر کہ جنسے وہ ہو کر گذرا آفت و رنج و افسوس پہیلا ہوا تہا خصوص سب سے زیادہ چاندنی چوک مین کہ جہان بہت سے قیمتی جواہرات اور اسباب کے بیچنے والے رہتے تھے اور اسی نام کی ایک بازار ہندوستان کے ہر ایک شہر مین ہوتی ہے۔ کوئی نہین جانتا تہا کہ کیا ہوگا۔ لیکن جو لوگ صاحب جایداد تھے اونکو خوف تہا کہ وہ لُٹنا چاہتے ہین کیونکہ ہزارون مجرم قلی۔ بہشتی۔ چپراسی۔ سائیس اور دوسرے ذلیل فرقہ جو خوشی کے ساتھ منتظر تھے کہ کسیطرح سے عملداری مین تبادلہ ہو باغیون مین شامل ہو گئے تھے۔ افسر گہوڑون پر سوار ادہر اودہر چکر لگا رہے تھے اور فوجی قواعد کی مدد سے وہ لوگ باغی انہین اسقدر ڈر تہا کہ اوسنے چند پلٹنون کو حد موقعون پر کہڑا کر دیا تہا۔ کپتان ٹیٹلر اور دوسرے انگریز اپنے بچون اور لڑکونکو لیئے کشمیری دروازے کی طرف جا رہے تھے۔ انہون نے چلا چلا کر پادری صاحب سے کہا کہ ہرگز بیٹیون کو بچانے مین دیری نکرین۔

اپنے مکان سے ایک میل کے فاصلہ پر سنٹ جیمس چرچ اور اسکولون کے پاس سے خوف کہا کر پادری صاحب لوٹے۔ لیکن ایک بہت بڑا مجمع شور مچاتا وحشت اور اُجڈپن کی حالت مین انکا راستہ روکتا ہوا آیا۔ اسکے درمیان مین ایک ہاتھی تہا کہ جسپر سرخ جہنڈا لگا ہوا تہا اور ہودہ مین ایک سیاہ فام ہندو فقیر تہا جو تبہ ہاتیون کے پاس عرصہ تک بیٹھا رہتا تہا۔ یہہ مذہبی دیوانہ اپنی گفتگو سے اور وہین سننے والون کو بہڑکا رہا تہا۔ اور آگے بڑہنے والی وحشیون مین اونکے ہتیار اور چاقو نظر آ رہے تہے۔

اس شور مچانے والی مجمع کو دیکھکر پادری بہت گھبرائے
اور خود کہاکہ اب ضرور مارا جاؤنگا اور زخمی ہونگا۔ اپنے
خدمتگار کیطرف نظر کی خدمتگار نے بتلایا کہ اوسکے واسطے
سب سے محفوظ ذریعہ یہہ ہے کہ محل سرکاری کی سامنے
ہوکر گذریں جہان کوئی شخص اونکو نہین مار سکتا۔
کسی نئے خیال کے ذہن مین آنے پر خدمتگار نے جھجھک کر
کہا " صاحب مین آپکو سلنگ ڈو قلعہ کے پشت سے چھوٹے
راستہ سے لیجا سکتا ہون اور اس راستہ سے ہملوگ
جان سے بچ سکتے ہین "
پادری نے جواب دیا " شکریہ میرے پیارے آدمی تو ہمکو
اب وقت نہ کھونا چاہیئے۔ مین اپنے تئین تمہاری
رہنمائی مین سپرد کرتا ہون "
پادری کو اس حصہ شہر کا بہت کم حال معلوم تھا اس باعث
بعد کو معلوم ہوا کہ جو راستہ خدمتگار نے بتلایا ہی وہ سوائے
جمنا کے جانے کے کوئی دوسرا نہین ہے۔ لیکن یہہ لوگ
مشکل سے ۲۰ گز بڑھے ہونگے کہ یکایک ایک مسلمان
درویش سے کہ جسکے ہاتھہ مین لوہے سے مڑھی ہوئی
لاٹھی تھی مقابلہ ہوا لیکن حافظ فلاح الدین یون ہی اپنے
مقابل پادری فرنگی کو چھوڑکر نہین جانیوالا تھا۔
موقع نہایت عمدہ کھونے کے قابل نہ تھا۔
پادری نے فضول کوشش کرکے کہا " سلام "
حافظ نے منہہ بناکر ایک غضبناک ہنسی سے نفرت سی ہٹ کر
اور دلی مسرت سے کہاکہ اوسکو ایک موقع جھوٹے مذہب
کے واعظ اور پاک جگہون کے خراب کرنے والے سے ملا ہے
اور خصوص اوسوقت کہ جب سبز جھنڈا پیغمبر اور طلائی
چھتر مغلون کا محل دہلی مین لہرانے والا ہے۔ جواب دیا
گیا " سلام صاحب "
پادری نے خوف کھاکر اور اپنی حالت کا اندازہ کرکے کہا
کیا آپ مہربانی کرکے مجکو اجازت دینگے کہ مین آگے بڑھون
مین اپنے گھر پھر جانے کے واسطے جلدی مین ہون۔ اور اگر
روپیہ کی ضرورت ہو تو یہہ سونے کی اشرفی ہے "
" مین بھی کنٹونمنٹ مین پہونچنے کیواسطے جلدی کر رہا
ہون۔ وہان کنٹونمنٹ مین پہونچنے کو کیونکہ یہہ
اور دیگر مقامات سے کہ جہان ابو کی قبر ہے جو تم
فرنگیون کو ایک غضبناک سبق پڑھا وینگے لوگ
آرہے ہین "
" مین نہین سمجھاکہ "
" وہ نمک کہ جو جنگ پلاسی سے سو سال ابد تک نئے
کہا یا ہے وہ سب اب زمین مین ملایا جاویگا۔ یہہ
آپ سمجھیئے قبل اسکے تم لوگ دعا مانگو کہ پہاڑ تمہارے
اوپر گرین اور تمکو غارت کرین یا زمین شق ہو اور تم
گھس جاؤ یا کہ دریا کی بالو گرم ہو جائے اور تمکو تو لیجائے
لیکن یہہ فضول ہے چونکہ تم لوگون کے ہاتھہ پیر
کاٹے جاوینگے اور اس بدلی کی تلوار سے ایک نہ
بچیگا کہ تمنے ہمارے مذہب اور آزادی کو خراب کیا ہے "
" تم میرے بھائی غلطی مت کرو "
" نہین کیا مین تم کافرون اور گستونکا بھائی ہون "
" تم غلطی کرتے ہو اور جن لوگونکی تمہاری سی رائے
ہے وہ غلطی کرتے ہین۔ میری لائق دوست ہماری
ہرگز خواہش نہین ہی کہ کسی کے مذہب مین دست
اندازی کرین اور پھر کم سے کم مین کہ جسکی سفارت یہہ
ہے کہ سبکو سکھلاؤن کہ ایک دوسرے سے محبت کرو
امن وامان سے آپس مین رہو اور اوسی کے ساتھہ
یہہ بتلانا کہ کسطرح سے انسان کا اخلاق اور اوسکا
چال چلن شریفانہ ہو سکتا ہے۔ تمکو ہزارون
راستے دماغی ترقی کے بتلانا اور ایک دوسرے سے
محبت کرنا بتلایا ہے "
غریب پادری نے وہ تئین اچھا جسقدر وعظ دیتا لیکن سب فضول تھا

درویش نے لاٹھی گھوما کر کہا "کیا پادری صاحب جھوٹے ہین؟ کہ زبان کے بھل جہنم مین ٹانگے جاوینگے ایک جھوٹا اور اوسکے ساتھہ جھوٹے مذہب کا پھیلانیوالا - کیا مجھسے کہیگا کہ انگلستان کی ملکہ نے شاہ روم و جنرل نپولین کی آنکھونمین خاک نہین ڈالی اور کیا اوسنے کلکتہ کے بڑے لارڈ صاحب سے سازش نہین کی ہے کہ کل [illegible] مسلمانونکو عیسائی بناویکر جو کا فرمذہب ہے"

بدقسمتی سے پھر پادری نے کوشش کی کہ اسکے نیچے سے چھٹ جاوے لیکن اس وحشی کے باعث آگے نہ بڑھ سکا جسنے کہا "زمینداران اور وہ ایک لاکھہ سپاہی بھرتی کر سکتے اور یہہ اکیلے جب مہاراجون - راجپوت سرداروں اور تعلقدارون کے تحت مین ہونگے تمکو دریائی گنگ مین بہا وینگے اور کل ہندوستان کے مقابلہ مین اور مٹھی بھر انگلی کے ہے تاہم اوسکے الحاق کیوجہ سے تمکو فرنگیون کو سخت قیمت دینی ہوگی"

پادری نے کہا "افسوس مین اوسیطرح سے معصوم ہون کہ جسطرح سے تیمور کے مظلوم تھے مین امید کرتا ہون کہ وہی آفت اب پھر نہ آویگی جو دہلی مین ایک مرتبہ آئی تھی"

پھر درویش نے کہا "کیا صاحب جھوٹے ہین کیا آپ اس سے انکار کرینگے کہ لارڈ صاحب کلکتہ والے اور کمپنی ملکر یہہ چاہتی ہین کہ قابل اور پاک رومیونکو مارین اور ہمارے مسلمان اور اونچی ذات کے برہمن سپاہیونکو رشوت دیکر سور کی چربی کے کارتوس کٹوا کر بدھرم کرین بہت سے لوگ گولی کے منہ سے ایسے فعل کے کرنے کے قبل مارے گئے اور بہت سے مرینگے لیکن آثار کل ملک مین پھیل گئے ہین اور مسجد سے مسجد گانون سے گانون شہر سے شہر بارک سے بارک خبر گئی ہے اور اب زمانہ آگیا ہے کہ جب موافق پیشین گوئی قرآن شریف کے فرنگی غارت ہونگے وہ لڑکا بھی کہ جو اپنی ماں کی چھاتی مین دودھ پی رہا ہوگا"

یہہ کہکر اسنے زور سے چیخ مار کر اپنی لوہے سے جڑی لاٹھی پادری کے سر پر ماری جو بدبخت پادری کے سر پر بہت زور سے پڑی جس سے وہ خون سے شرابور گرا درویش خدمتگار سے مخاطب ہوا "جلدی جا قبل اسکے کہ قتل عام شروع ہو یہان ایک پادری کی لڑکی لا اور اگر ممکن ہو بھوٹی اور اون عورتون اور بچونکو سے [illegible] جو [illegible] مین [illegible]"

محل سے [illegible] [illegible] [illegible] وہ ہوش و حواس [illegible] پادری کو [illegible] زرد چہرہ اور سفید بال [illegible] خون مین شرابور تھے [illegible] کر راستہ مین چٹان پر [illegible] خدمتگار نے تب [illegible] انگوٹھی اور [illegible] لی اور جلدی ایک لڑکی [illegible] گیا اور ظالم درویش نے کہا "مین آدہ گھنٹہ تک تنہا یہان انتظار قبل سپاہیوں کی پلٹن آجانے کے کرونگا کہ جہان میری اشد ضرورت ہے -"

بدمعاش خدمتگار فوراً پادری کے مکان پر پہونچا کہ جہان اوسنے دیکھا کہ بڑی لڑکی ڈرکی ریور س سے مشغول ہے اور بیگ مین قیمتی اسباب بند کر رہی ہے اور پولی ادھر ادھر پریشان ڈرائنگ روم مین گھوم رہی ہے گویا کہ وہ واقف تھی کہ کیا اب بچانا ہے اور کیا نہین اور اب [illegible] سے سلام جھک کر اور ہاتھہ جوڑکر ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین ا"اوس پولی"

"کیا ہے کیا ہے کیا چاہتے ہو اسم اعلی"

"تمہارے پاپا پادری وسٹین صاحب"

"اچھا تو پھر وہ کہاں ہین"

"اوس پولی مس پولی بہت ہی خوف"

"کیا خوفناک پاپا کہان ہین؟"

"باہر دور نہین - وہ تمہین بلاتے ہین صرف اسیقدر"

"دو کیا وہ مجھے بلاتے ہین - کیا کہتے ہین"

"دو وہ بیمار ہین بہت بیمار لیکن وہ تمکو بلاتی ہین آؤ میرے ساتھہ آؤ"

زرد رنگت بدل کر اور سہم کر پولی نے دو تین آوازین کیٹ اور لینا کو دین لیکن کسی نے نہین سُنا اور چونکہ اوسکا خدمتگار جسکو بیٹیان بہت وفادار خیال کرتی تھین کہتا ہے کہ پادری صاحب اکیلے اوسیکو بلاتی ھین وہ شال اور ٹوپی مونڈھے پر سے اوٹھا کر خدمتگار کے ساتھہ ھوی ادھر لینا اور کیٹ کو ایک دوسرے خدمتگار کی زبانی یہہ کہلا بھیجا "پادری صاحب اور پولی دونون مینار کو گئے ھین - کہ جس خبر سے یہہ دونون پریشان نہین ھوئین کیونکہ اونکو اعتبار نہین تہا کہ اونکا باپ اسقدر جلدی بلا اونکے مشورے کے بہنی اور پولی کی محافظت سوچے گا -

سڑک پر جانے کے ساتھہ ھی کہ جہان غریب پولی کبھی پیدل نہین گئی تھی مجبور ھوی تھی کہ وہ اپنے خدمتگار مین اعتبار کرے گو اوسنے اپنی اس بدعنوانی پر افسوس کیا کہ چلنے کے پہلے لینا سے مل نہ لی لیکن اپنے باپ کی خبر لینے کی خواھش کہ جسکی یکبارگی بیماری یا حادثہ کی خبر اوسکو یون ھی نہین معلوم ہوی تھی اوسپر غالب ہوی اسوقت تک اوسکا دل نہ دھڑکا تھا جب تک کہ بنیک گھر کی کوٹھی کے پاس نہ پہونچی کہ جو سابق مین ایک بیگم کا محل تھا کاش وہ اپنے وفادار بہادر ھمراہی کی جیب ہی دیکھہ لیتی -

جیسے ہی کہ یہہ دونون سلنگرہ قلعہ سے بڑھے کہ حافظ فلاح الدین یکایکی نظر آیا پولی خدمتگار کی طرف جھکی اور اوسکا بازو پکڑ لیا لیکن یہہ بدمعاش اوسے چھوڑ کر بھاگ گیا پھر خوف سے چلا کر پولی نے اپنے تہین درویش کے پاس ایک تنگ مقام مین لمبی اور اونچی دیوارون کے درمیان دیکھکر افسوس کیا -

اوسکو معلوم ہوا کہ گویا وہ خواب دیکھہ رھی ہے فاصلہ پر بڑا غوغا اور زور شور معلوم ھوتا تہا کہ جسمین وہ کبھی کبھی انگریزی ڈھول اور بگل کی آواز بھی سنتی تہی لیکن جیسے ھی کہ درویش نے اوسکا بازو پکڑا اور اوسکی آنکھین اور اوسکا خوبرو چہرہ سُنہلے بالون اور حیرت انگیز سفید اور حسین رنگت پہ نظر کی کہ یہہ دم بخود ھو گئی -

یکایکی کوی خیال امید کا اوسکے دل مین گذرا - اوسنے اپنی سفید دستانہ کھول کر کہ جن پر مشکل سے ڈکی بٹن نہ لگا سکتا تھا اپنے طوق اور انگوٹھیان حافظ فلاح الدین کے ھاتھہ مین دیکر کہا - یہہ لو - یہہ سب لو لیکن مجکو ایک محفوظ مقام تک پہونچا دو میرے باپ کے گھر - یا مینار تک پہونچا دو -

حافظ کو شکل سے معلوم ہوا کہ اوسکا کیا مطلب ہے لیکن اپنے پاس زیورات اوسکے رکھے کہ جس سے اوسکے دل مین یہہ خیال گذرا کہ کہین چوری کا الزام کوئی نہ عاید کرے اسواسطے مار ڈالنا چاہیے - اپنے پاس اس حسین عورت کو رکھیے یا مرزا ابوبکر کے ھاتھہ جیسا کہ اوسکا فرض ہے فروخت کرے - آخری خیال کہ جسمین مذھب فرض اور دوسری بہت سی باتین شامل تھین کامیاب ہوا - اور باغ کے اندر اوسکو کھینچ کر لیگیا کہ جہان اوسکا باپ بیہوش و حواس پڑا تہا -

حافظ نے کہا "موت بلا نیک کامون کے دوھری موت ہے اور میرا یہہ ایک نیک کام ہوگا کہ تمکو محفوظ مقام تک پہونچاؤن"

"دو ہان اچھے آدمی میرے پاپا کو"

ہان ہان

شکریہ شکریہ میں کسطرحسے تمہارا شکریہ ادا کرون

ہم صاحب اپنے تئین تم مجکو سونپو۔ مین حافظ کہلاتا ہون کیونکہ مین نے ۱۱۱ باب قران شریف کے پوری پڑہے ہین۔ لیکن اور بھی زیادہ پڑہا ہی اور مجکو لفظ بلفظ سعدی کی گلستان یاد ہی اور وہ کیا لکہتا ہی کہ تین بزرگو مین ایکبار گفتگو ہوئی کہ کون سب سے بڑا گناہ ہے ایک نے کہا مصیبت کے ساتھہ بڑہاپا دوسرے نے کہا بے صبری کے ساتھہ درد کی برداشت تیسرے نے کہا کہ جسسے مجکو اتفاق تھا موت بلا نیک کام کئے

دانہ کہلا بولی نے اپنے تئین ایک خوبصورت باغ مین دیکھا اور جب لوہے کا پھاٹک بند ہوگیا تو اوسنے اپنے تئین محل دہلی مین صوبہ دار ... سنگہ کے پاس قید پایا ... رسنے جو اتنگ گلی مین گہوم رہا تھا پہچانا کیا وہ محفوظ ہے وہان محفوظ ہو یا وہ حضرت سلیمان کی قبر مین بند سے یا وشنو کے ساتھہ ہاتھون مین

اب بہت عرصہ قبل اوسکو اپنی مصیبت معلوم ہوگئی تھی۔ گہاس مین بیٹھی اور اپنے باپ کے سر کو اپنی گود مین کہا بیہوش موت اور زندگی کے درمیان مین پڑا ہوا تھا اور حافظ فلاح الدین بغاوت کا وعظ کامیابی کے ساتھہ اپنی خواہش کے موافق کر رہا تھا

چھبیسوان باب

استاف مینار

ایک محافظت کی حکمت عملی پر غور کرکے برگیڈیر گریوز نے جیساکہ ہم بیان کر چکے ہین عورتون اور بچون کے واسطے مینار پسند کیا تھا یہہ بلند جگہہ پر کشمیری دروازے کے شمال جانب واقع ہے اور گول شکل اون اینٹون کا ہے جو دہوپ مین پکائی گئین اور اس باعث نہایت محفوظ تہین سب یورپین وہان نہ ستہے کیونکہ اپنی بدقسمتی سے بہت سے یوروپین لیڈیان کشمیری دروازے کے سامنے کے میدان مین کہڑی ہوئی تہین اور اون دو مقامون کو اپنے اطلسی کپڑے پہنے اور فرانسیسی ٹوپی دیئے بڑہ رہی تہین اور شل بطخون کے جیساکہ ہمنے بیان کیا سیاہ گدہون کے خوف سے لپک لپک کر ایک جگہہ جمع ہورہی تہین۔ برگیڈیر کے پاس سامان جنگ بہت تہا جو دہلی مین زیادہ رہا کرتا تہا اور اگر پانچ سو آدمی اونکے ساتھہ وفاداری کرتے تو اونکو کوئی خوف میرٹھہ کے باغیون کے حملہ سے نہوتا لیکن جو کچھہ واقعات کہ اس فوج کے آنے سے دہلی مین ہوئے وہ پوری تفصیل کے ساتھہ نہین بیان ہوسکتے اسقدر خوفناک قتل عام تہا کہ وہ چند لوگ جو بچکر بہاگے تہے وہ بہی بہت کم سوائے اون حالات کے واقف ہین جو اونکے سامنے ہوئے۔ فلیگ اسٹاف مینار مین ہر ایک عمر کی عورتون کا خوفناک مجمع تہا اور سب سپاہیون کی لیسنس کی طرف آنکہین پہاڑ پہاڑ کر دیکہتی تہین کہ جہان سے وہ ... تہین کہ اونکے دشمن آتے مین بہت سی اون مین بالکل لڑکیان تہین بہتون کی حال مین شادیان ہوئی تہین گو کیٹ کی سی تازہ دولہن کوئی نہتی مگر تہوڑے سی وہان ایسی ہی تہین کہ جو تہوڑے دن مین بیاہی گئی تہین۔ گو سولیین یا فوجی سپاہیون کی بیٹیون نے کبہی تازہ ولایت ہونے کے باعث کوئی جہگڑا یا اوسکے آثار نہ دیکہے تہے اور اب یہ بہین مین جوڑی ہوئی ہونٹ اور ... آنکہون سے یہہ مینار کے اندر ... رکہی ہی تہین کہ ہمارا وہ موت کی ساتہی تہین اور میرٹھہ کی حالات ... یاد کرکر وہ خاموشی کے ساتہہ ہمت اور بہادری مدد اور کامیابی کیلئے اپنے خاوندون کے واسطے دعا مانگتی تہین۔ بڑے زور شور سے نعرہ بلند کرکے آفتاب کی روشنی مین ننگی تلوارین لیئے ۳ رسالہ کے باغی کشتیون کے پل سے جمنا کو اوس پار سلنگڑہ قلعہ کے شمال کے جانب ہوکر کلکتہ دروازے سے داخل شہر ہوئے اور وہان اپنا غارت گری کا کام یون شروع کر دیا کہ

یوروپین لوگونکی سکانات جلا دیئے گئے اور جو ملا اوسکو کاٹ ڈالا وحشی غل غپاڑہ سے کہ جو سڑکوں پر ہو رہا تھا اور شہر کی جلنو سے بیچارے لوگونکو بہت خوف ہوا۔ باغی آگے بڑھے قلعہ کے پاس ایک چھوٹا سا دواخانہ لوٹا گیا اور چمن لال دیسی ڈاکٹر مارا گیا۔ مسٹر فریزر کمشنر کو جلدی کی گاڑی بھگا سے دیکھکر جو بادشاہ محمد بہادر اور انکے بیٹوں کے پاس مدد کے واسطے جاتے تھے انہوں نے زور سے پکارا کیا۔ فریزر ایک بہادر آدمی تھا اوسنے گاڑی ہی سے رخ کرکے جو سوار کہ قریب تعاقب کئے آتا تھا اوسکے گولی ماری لیکن قبل اسکے کہ دوسری گولی وہ چلاوے کئی سپاہی ننگی تلواریں لیئے آگئے اور سر تن سے جدا کر لیا۔ دروازہ پر کسیقدر ٹھہر کر بابو بلی سنگھ سے باغیون نے دریافت کیا کہ کپتان ڈگلس کہاں ہیں وہ بہادر افسر مقابلہ کے واسطے تلوار لیئے ہوئے نکل آیا لیکن شمس الدین کی گولی سے مارا گیا اب گھوڑے سے اوترکر وہ شاہی محل کے کمروں میں جہاں یہہ رہتا تھا گئے اور پادری جنکینس پلٹن کے پادری کو اپنی لڑکی کے ساتھہ کہ جو کم سن لیڈی بلا کی حسین تھی اور ابھی ولایت سے شادی کرنے آئی تھی پایا اور دونوںکو ذبح کیا۔ پہلے باپ مارا گیا اور باوجودیکہ لڑکی نے بہت سماجت کی اور ان لوگون کے پیرون پر پڑی لیکن بے سود وہ بھی بیحرمتی کے بعد (جسکو ایک مسلمان اپنی بیوی اور لڑکی کی سخت غضبناک مصیبت خیال کریگا) غارت ہوئی قتل عام کے سمندر میں اب ہر ایک جگہہ مجسٹریٹ سوداگر کلرک جج۔ کلکٹر۔ کاشتکاران نیل اونکی بیویاں اور لڑکیاں گھڑی ہوئی تھیں بنک لوٹ لیا گیا تھا بیچارا اور اوسکی بیوی اور بچہ ایک عجیب بیدردی سے مارے گئے یعنے ٹوٹے ہوئے شیشوں سے اونکے ہونٹہ کاٹے گئے۔ اخبار دہلی گزٹ کا دفتر کھود ڈالا گیا۔ پریس جسنا میں پھینک دیا گیا اور چھاپے کی گولیاں بنائی گئیں چھاپنے والی اور کمپوزیٹر بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیئے گئے۔ اس یقین سے کہ اوسکا باپ اور پوری شہر میں کسی جگہہ چھپا بیٹھا ہے اور کیسٹ کو خوفناک افسوس تھا گو ہر ور نے ہر ایک طرح سے اعتبار دلادیا تھا کہ اونہوں نے کہیں جگہہ پائی ہوگی۔ لیکن اوس سوال کا کوئی جواب تھا کہ وہ ہمکو کیونکر چھوڑ کر گئے "

"آج کے سے دن میں یہہ بالکل غیر ممکن بتلانا ہے" غل غپاڑا زیادہ ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب باغیاں اور ہر رجمنٹ معہ آزاد قیدیوں۔ قیدیوں پولیس کے بدمعاش میرٹھہ اسکا شاہی پل ہوکر جمنا سے گذر رہے تھے کہ جہان سے یہہ ہنسی خوشی سے دروازہ کے قریب آئے جو فوراً اونکے استقبال کیواسطے کہولا گیا تھا۔

"دین دین اور دھرم" "فرنگیونکو موت" "کمپنی جان اور جان بل کی موت" "بڑے لارڈ صاحب بہادر کی موت" "اوسکے لوگ کیوں ہمپر حکومت کریں جب ہمارے ہزار کے مقابلہ میں اوسکا ایک ہے۔ موت آوے موت اونکا راج ختم ہوگیا"!

برگدیر گریوس نے حکم دیا "ریلی آگے بڑھو کہ ان کمبختونکو مارو" ۵۴ ویں رجمنٹ اور دو توپوں کو لیکر کرنل کشمیری دروازے کیجانب بڑھا کہ جہان اپنی سوچی ہوئی تدبیر کے موافق بہت سپاہیوں نے گولی مارنے سے انکار کیا اور بھاگ کر ایکطرف اپنے افسروں کو چھوڑ کر ہوگئے کہ جن پر سواروں نے غضبناکی سے حملہ کیا۔ بہتونکو مارا اور کہا "شاباش شاباش" کرنل ریلی نے دو کے گولیاں ماریں اور قبل اسکے کہ وہ زخموں کے باعث جانیں دیں اپنی پلٹن کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔

"مارپیٹ کی پلٹن میری لڑکے۔ میری لڑکو دغابازی سے ہوشیار رہو دغوی سے ہوشیار"

یہ اوسی کے موافق کارروائی تھی جیسا کہ حوالدار پرشاد سنگھ
نے دیوانخانہ مین بیان کیا تھا ۲۰ وین پلٹن اپنے
افسرون کو نہ مارے گی۔ لیکن تماشا خاموش کھڑے رہنے
مین اگر کوئی دوسرا مارے عذر ہوگا اسطرح کے بدمعاشی
سے اونھون نے غریب کرنل ریلی کپتان اسمتھ اور
بہت سے افسرون کو مارا۔ ۲۰ وین اور ۱۱ وین ابھی
کھڑی ہوئی تھی کہ جسکے افسرون کو ایک عجیب تشویش
پیدا ہوگئی تھی کیونکہ ان سیاہ اور چمکیلی آنکھون مین
ایک دل بھی انسانی رحم سے پر نہین معلوم ہوتا تھا۔
۳ رسالہ کے لوگ جو بھوری وردی پہنے ہوے تھے
بہت سے چاندی کے تمغے لگائے ۲۰ وین کے لوگون
سے بھائی چارہ قائم کرتے اور ہاتھ ملانے کو اوترے
اب پرشاد سنگھ نے کرنل کا گھوڑا اوسکے مردہ ہاتھون
سے لگام نکالکر لیا اور رجمنٹ کی کمان شروع کی
جب یہ شروع ہوا ریورسلی نے آنکھین بند کرکے کہا
"اف اے خدا وہ لوگ گولی مار رہے ہین اور ہم لوگ
گزرنے ہین یہ"
ہرور نے اوس وقت غین لگاکر کہ جس سے ۲۰ وین پلٹن کا
مع اپنے افسرون کے قتل وہ بخوبی دیکھ سکتا
تھا۔ بہت سے جنتین اپنی بیویون اور بچون کے روبرو
مارے گئے جو مینار کے اندر تھین کہا "بدمعاشون نے
قتل شروع کر دیا در حقیقت شروع ہوگیا"
ریورسلی صرف بچا لیکن ایک جوان سپاہی نے کہ جو جنگ
اور غصہ مین بہت مست معلوم ہوتا تھا تعاقب کیا اپنے
ساتھی کے تعاقب سے پریشان ہوکر اپنی تلوار لیے ہوئے
چونکہ پیدل ہی تھا کھڑا ہوگیا کیونکہ اوسوقت اوسکو
کوئی مدد کی امید نہ تھی یہ سوار چاہتا تھا
کہ اپنے گھوڑے سے اوسکو کچل ڈالے لیکن یہ دیکھتا
کہ گھوڑا آگے بڑھا اسنے نیچے سے نکلکر سوار کے تلوار ماری
اور کام ختم کر دیا۔ یہ جوان سوار اپنے تئین خیال کرتا تھا
کہ کبھی نہ مارا جاویگا کیونکہ اسکے داہنے بازو پر ایک
قرآن کی آیت بندھی تھی لیکن ریورسلی کی تلوار نے
پورا کام کیا اور گھوڑا اوس مسجد پر غائب کیطرف
اور ریورسلی بیدم مینار کیجانب بھاگا۔ ہرور نے لکھا ہے
کہا یہ اسوقت پوری بہادری ریورسلی نے نہین
دکھلائی"
"تاہم ہم سب لوگ جب یہ ۷۴ پلٹن مین شامل ہوئی تھی
کسقدر اوسپر ہنسا کرتے تھے"
"ہان تم سمجھتے ہو کہ ایک بالکل دبلے پتلے آدمی سے تعجب
کیسی بہادری کا کام نکل سکتا ہے"
ریورسلی زرد اور بیدم پہونچا۔ وردی بہت کر اوس
افسر کے خون سے تر بتر تھی جسکی لاش اب سڑک پر
پڑی ہوئی ہے اور جسکے ساتھی اب میرٹھ والون کی سرکشی
کو بڑھے ہی جو ابھی تک جلدی جلدی داخل شہر ہورہے
تھے۔
اب اسلحہ خانہ سے ایک زور شور سے دھڑکے کی آواز
آئی کہ گویا بہت سے گولے چھوٹ رہے ہین۔
ہر ایک گولے۔ بندوق اور گولون کے ٹوٹنے کی آواز سے
اون غریب عورتون اور بچون کے دل کو صدمہ پہونچا
تھا کہ جو مینار مین مثل بکریون کے سب بند تھے ہر ایک موت
کی آواز ہی یا ہر ایک ہندیون کا نعرہ اون لوگون کی
موت ہی کہ جنسے وہ محبت کرتے ہین۔ ہرور کے آدمی اپنی
بھری ہوئی بندوقون سے سہارا لیکر اسطرح کھڑے
ہوئے گویا کسی پنجرے مین مثل شیر کے بند ہین۔ اور غصہ
کے ساتھ بڑے بڑے چھیدون سے شہر کیطرف دیکھتے تھے
کہ جہان مینارون کے درمیان ہوکر بہت سے گھرون کے
جلنے کا دہوان آسمان پر چڑھ رہا تھا۔ اوس کل شور
اور افسوس مین کہ جو ۳۸ وین پلٹن کے افسرون سے

بارے جانے سے پیدا ہوا کہ جنگی میگزین سے انھون نے کچھ
دستیابی نہ کرائی۔ مسٹر ہڈسن اور ولسن کو صرف یہ خیال تھا کہ کس
طرح سے انکی عورتون اور بچون کو بچا سکین، کہ جو ان کے
زیر نگرانی رہتے۔ اور بخصوص ان عورتون مین جو سٹون کی
کیونکہ یہ جانتے تھے اور آپس مین یہ بھی گفتگو کرتے تھے
اگر ۳۸ وین و ۵۴ وین نے بلوہ کیا تو کل امید حفاظت جاتی
رہیگی اور سب لوگ ہمیشہ کیواسطے جاتے رہینگے۔

ستائیسوان باب

قتل عام

جوش کے ساتھ نعرہ مارتے ہوئے فوج پیدل کے باغی سپاہی
شاہی محل ہوکر شہر مین اپنے مددگار اور معاون شاہ دہلی
محمد بہادر شاہ بادشاہ کے دو بیٹون مرزا مغل اور مرزا ابوبکر اور
اوسکے پوتے کے سامنے گذر رہے تھے۔ اب بابو بلی سنگھ نے
شاہی نشان بغاوت کا اوٹھایا۔ بہت پرانا شاہی نشان
کہ جو شکست کے بعد ظاہر نہیں ہوا تھا کہ جب سر ولسلی نے
مرہٹون کو لڑائی کے بعد میدان سے ہٹا دیا، اور دہلی
اور گرد کو فتح کیا تھا۔

بہادر اور مستعد ولنگ بائی اسلحہ خانہ مین تھا کہ جو شاہی
محل اور کالج کے درمیان مین واقع تھا۔ کل دیسی ملازم
باغیون کے شریک ہوگئے تھے۔ اور وہ تنہا صرف تین
افسرون کے ساتھ تھا۔ تاہم اوسنے سب
دروازے اس ارادے سے بند کروا دیے تھے کہ آخیر دم
تک حفاظت اسلحہ کی کریگا کیونکہ وہ بخوبی واقف
تھا کہ دہلی کا میگزین سب سے بہت بڑا کل ہندوستان مین
ہے۔ اسمین تین سو توپین اور ۲۰ ہزار ہتیار اور دو لاکھ
گولیان اور بہت سی بارود تھی۔ اسواسطے اوسنے
ارادہ کر لیا تھا کہ اس کل سامان کو بجائے اسکے کہ باغیون
کے ہاتھ مین پڑے اوڑا دینا چاہئیے۔

چنانچہ میگزین کے اندر اس نے دو توپین توپ بھری ہوئی
رکھین اور ایک انگریز سپاہی کو مقرر کیا کہ جہان ٹن لگا کر
اوسکو حکم دیا کہ میگزین کے اندر آوے جسجگہ پر وہ اور صرف ایک دوسرا
انگریز اور تعین تھا۔ اسطرح سے یہ چار افسر اچھی طرح سے
توپون کے بھرنے مین مصروف تھے گویا پریڈ کے واسطے
طیار ہو رہے ہین۔ پچاس گز کے فاصلہ پر اونھون نے دیکھا
کہ فقیر گنہگار اسے درویش فلاح الدین وسعد و دوسرے
دیسی افسرون کے شور مچاتے آتے ہین۔

"اسلام کی اور خدا کی عزت اور عزت پیغمبر کی بات و سفید منھ
کے فرنگیون کو ٹکڑے کردو"

لیکن ولنگ بائی اپنی جگہ سے نہ ہٹا حتی کہ اوسنے گولیان کھاکر
پہلے تو بچا لیں کے اوڑانے سے قریب پانسو حملہ آورون کی
جان لی اور بعد اوسکے حکم دیا میگزین مین آگ لگا دی جاوے
جیسے ہی کہ بتی جلی وہ خود مع ساتھی تینون افسرون کے کھڑکی کے
راستہ دریا مین کود گیا اور وہان سے سیدھے کشمیری دروازے
پہونچے قبل اسکے اسلحہ خانہ کی کل چھت ہوا مین اوڑتی ہوئی
نظر آئے ایک بہت زور شور سے آواز آئی جو اسطرح
سے معلوم ہوئی کہ گویا نیچے زمین چل رہی ہے اور ہزارون
گولیان اور گولے زناٹے سے اوڑ گئے۔

اسکے بعد سوائے پتھرون اور لوہے کے گرنے کی آواز
اور حملہ آورون کی لاشون کے نظر آتا تھا دہلی پر سیاہ
دھوان چھایا ہوا تھا۔ خاموشی معلوم ہوتی تھی اس
دھوئین مین غروب آفتاب کے وقت تمام شہر کے
مینار اور گنبد معلوم ہوتے تھے کہ روشنی مین چمک رہے ہین۔

اس میگزین کے اوڑنے سے ۳۸ وین اور ۵۴ وین
پلٹن نے بھی بلوہ کر دیا۔

مسلمانون کے جنگی نعرہ "دین دین" کی آواز چارون
جانب سے آرہی تھی اور گولی کی آواز اوسکے بعد آتی کیونکہ
[illegible] پلٹن اوسکے سپاہی اپنے پرانے افسرون کے

مارنے کو ٹھہرے - کہ جن غریب افسرون کی آوازین مینار تک پہونچتی تھین -

میجر ابٹ جو ٥٤ وین پلٹن کی کمان کرتے تھے اور سپاہیون کے بہت دوست تھے - عاجزی سے خواہش کی "٥٤ وین کے افسرون کو بچاؤ"

اونھون نے گستاخی سے کہا - "بالکل بےفائدہ - میجر صاحب وہ سب مارے گئے ہین - ہم کسی کو سواے آپ کے نہین بچاسکتے - آپ نہ مارے جاوینگے"

اسکے بعد یہ لوگ میجر صاحب کو گھیرے خود گولیان برداشت کرتے شہر کے دروازے سے کنٹونمنٹ کیطرف لے گئے کہ جہان سے بہت سی گاڑیان اور بگھیان سڑک کرنال پر جاتی ہوئے ملین - سپاہیون نے کہا "یہ چند افسر ہین جو اپنی جان بچانے کو بھاگ رہے ہین - انکے ساتھ اب آپ جائیے اب ہم آگے آپکو نہ بچا سکینگے" "اچھا تو تمکو رجمنٹ کے جھنڈے تو دوگے"

وہ اونھون نے دیکر اونکو اور ایک کپتان کو گھوڑے پر سوار کرکے روانہ کیا - حالانکہ دوسرے [illegible] نے ہر ایک افسر کو جو سامنے آگیا مار ڈالا - جیسے ہی کہ وہ اپنا حصہ شہر کیجانب آیا سرور کے سپاہیون نے گولیان سرکین اور بہتون کو مارا اور زخمی کیا - خون سے شرابور ولک بائی میجر کیطرف جانے کی کوشش کرتا تھا - لیکن چند گانون والون کے ہاتھ پڑگیا کہ جنھون نے اوسیوقت مار ڈالا -

قتل دہلی کے مصائب قریب قریب اوسی قسم کے تھے جسطرح سے کہ بنگال کے اور بڑے بڑے شہرون مین ہوا تھا - بنک اور چاندنی چوک کی دوکانین لٹ گئی تھین - بہت سے بھاگے ہوئے یوروپین کہ جو باغون اور کونون مین چھپے ہوئے تھے پکڑے گئے درختون مین باندھ کر مار ڈالے یا اوڑا دیے گئے -

عورتین ننگی کی جاتین اور نہایت وحشیانہ اون کے ساتھ سلوک ہوتا - اور چھری مار ڈالی جاتین یا دیسے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے - شہر اپنے والے جن مین خاصکر مسلمان تھے لڑکون کو چھریون پر سے مارتے یا اور کسی وحشیانہ طرح سے جان لیتے - وہ خاندان [illegible] وحشی طریقہ کے ساتھ یہ بھی کرتے تھے کہ پہلے قبل مرنے کے ماں اور باپ اپنے بیٹون کے مرنے کا رنج دیکھ لین - کچھ بھی رحم کسی کو نہین دکھلایا گیا - نازک عورتون کی بالکل پوشاک کھول ڈالی جاتی اور بعد اونکو یونہی ننگی چھوڑ دیجاتین اور اوسوقت خون آلودہ بدمعاش اونسے وحشی حرکات کرتے کہ جب تک موت یا پاگل پن اونکی دردناک حالت کا خاتمہ نہ کرتی -

جس وقت کہ دہلی مین فساد ہورہا تھا جب [illegible] لوگون کی آنکھین کھلی تھین [illegible] شکل [illegible] عورتون کی [illegible] حفاظت کررہی تھی [illegible] ساتھیون نے ایک [illegible] گولی ماری کہ جو قریب آیا - اور اسطرح سے بالکل میدان ہمارے رکھے تب بھی سرور کو بہت تشویش تھی کہ شاید باغی سپاہی حملہ کرین - بلکہ جو بہت سے توپخانہ کی پلٹن لاسکتے تھے کیونکہ محمد شاہ نے اپنے اسلحہ خانہ سے بہت مدد کی تھی -

اور اب اس تشویش مین جیک کے دل مین ایک پریشان وشوکت خیال گذرا - ایک پرانے بہادر کا کہ جو بےبسانہ عورتون اور بچہ و لڑکیون کے واسطے کافرون اور وحشی بت پرستون - خدا، انسان اور بیگناہ دشمنون سے لڑرہا تھا -

ڈاپلے نے کہ جسکی آنکھین غصہ مین چمک رہی تھین کہا "وہ ایک شیطان کو نہ چھوڑو - اگر ممکن ہو سبکو مار دو"

پرورس "وہ جیک کے آدمی اپنی بندوقون سے ہر ایک
ہندی کی جان لیتے ہین کہ جو ایکہزار گز تک کے فاصلہ پر
نظر آتا ہی - مین نے دیکھا کہ سرجنٹ - یڈر نے ایک گروجی کو
آٹھ سو گز کے فاصلہ سے مارا"
ہیرور "ہان اب یہ غلطی چربی لگے کارتوس ہیں جو
ذات کھونے کے استعمال کر سکتے ہین چھوٹے وفادار"
چند سوارون کو دیکھ کر ڈوایل نے کہا "یہ کمبخت ہم سے
اسطرحسے نفرت کرتے ہین جسطرح سے کہ ایک ہندو
نیکی یا پاک پانی سے نفرت کرتا ہی - چاند تھوڑی دیر
مین نکلنے والا ہی - اسوقت ہمکو پھر لڑنے کا موقع ملیگا"
گو بہت سی لیڈیان کرنال کیطرف بھاگ گئین
اور میناپور سے بعافیت چلی گئین تھین - لیکن تھوڑی
ابھی وہین تھین - اور اونمین کیٹ اور لیتا بھی تھی -
اونکی گاڑی اور گھوڑے گاڑی بان نے چرالئے - اور
اس باعث اور دوستون کے ساتھ ان دونون بہنون
سے کوئی بھی نہ بھاگ سکی - اور ابھی تک پولی اور
اونکے باپ کا حال ایک بند راز تھا - آخری لوگ
جو میناپور سے نکلکر گئے تھے ایک افسر اور اوسکی بیوی تھی
اور اب صرف نصف درجن کے قریب لیڈیان بچی تھیں
صبح تک ہیرور کی زیر نگرانی و حفاظت مین رہ گئی تھین

۲۸ اٹھائیسوان باب

کشمیری دروازہ

اسوقت ایک گاڑی جسمین ایک جوڑی بیل کی جتی ہوئی
تھی - اور جسکے ساتھ تھوڑے سے سوار گورے سپاہی
پریشان نگہبین اور سنجیدہ صورت جنوب جانب مینار
کے آرہی تھی - کرنل روڈکن اس گاڑی کے ساتھ تھے -
ہیرور نے پھاٹک پر آکر پوچھا "اس گاڑی مین کیا ہی"
روڈکن نے گھوڑا ٹھہرا کر کہا - "اسمین ۴۵ پلٹن کے
مرے ہوئے افسر ہین"
گاڑی پر ریشمی کپڑا اور ململ پڑی ہوئی تھی - اور ایک آدھ ہاتھ
یا عضو ادھر اودھر لٹکا ہوا تھا جس سے افسوسناک گاڑی
کے اندر کا اسباب معلوم ہو سکتا تھا -
ہیرور نے پوچھا "گاڑی کے اندر جسقدر لاشین ہین وہ سب
کیا ۴۵ وین ہی پلٹن کی ہین!"
"سب! بہت سی لاشین چھت سے آئی ہوئی ہین - کپتان
تم اسقدر متعجب کیون ہو"
"یون ہین"
بات یہ تھی کہ ہیرور کو خوف تھا کہ اب تک پولی اور پادری مارے
ضرور گئے ہونگے - اور یقین تھا کہ روڈکن اپنی گاڑی مین اونکو بھی لایا
ہوگا - یہ معلوم کرکے کہ گاڑی مین کیا ہی - لینار کی لیڈیون نے زور سے
نعرہ افسوس بلند کیا -
ریورسلی جا کیلا ۴۵ وین پلٹن سے بچکر آیا تھا - یہ دیکھکر بہت غمگین
ہوا - ہیرور نے کپڑا اوٹھا کر تھوڑی دیر تک اندر دیکھا - چہرہ آزاد
گذری ہوئی زمانہ کی خوشی کے نشانات عیان تھے -
روڈکن نے کسیقدر چہرہ کو بشاش بنا کر کہا "کپتان ہیرور بہت
سے لوگ فوجی ملازمت کی حقارت کرتے ہین اور خیال کرتے ہین
کہ کچھ بھی نہین ہی - آخر یہ اسقدر گران قیمت مہنگا پڑتی ہی"
قبل اسکے کہ ہیرور کچھ کہ سکے کرنل نے پھر کہا "برگیڈیر گریوس نے
مجھ سے خواہش کی ہی کہ تمکو ایک خاص حکم دون کہ جسکی ہوشیاری
سے تعمیل کیجاے کہ تم اپنے سپاہیون کو یکجا کرکے بحفاظت ان
لیڈیون کو اونکے پاس تک پہونچاؤ کہ جو کشمیری دروازہ پر ہین"
جیک نے امید ظاہر کرکے کہا "خدا کرے شاید پادری وسٹن
اور پولی وہان ہون"
"مین نہین خیال کرتا - کم سے کم مین نے نہین دیکھا - ہم یہان سے
عنقریب چلا دیئے جائینگے - اور اس مقام کو چھوڑ کر میرٹھ پہونچنے کی
کوشش کرینگے کہ جہان ابھی تک ڈریگون گارڈ کی ایک پلٹن
مقیم ہی"

ڈوکن نے گھوم کر اپنا گھوڑا دوڑایا۔" اور شاید اس تشویش کے
وقت بھی اوسنے لینا کا چہرہ دوسری بار دیکھنا مناسب
نہین خیال کیا۔

اب گرد و بڑھتی جاتی تھی۔ اور رات ایکمرتبہ پھر آ گئی۔ ہیورنے
بگل بجا کر اپنے سپاہیون کو بلایا اور مینار کے باہر لیڈیون
کو نکالا۔ اونکی گرد بھری ہوئی بندوقون اور سنگینون کے
ساتھ سپاہی کر دیے اور کئی بار سپاہیون نے لیڈیون
کو یقین دلایا کہ خوف کی جگہ نہین ہے جب تک ہم مین سے
ایک بھی زندہ رہیگا یا ایک بھی گولی ہمارے ہاتھ مین ہے
اسوقت تک کوئی بال بیکا نہوگا۔

ہیورنے اپنا بازو لینا کو دیا۔ کیٹ مِس اور ریورس کے
ساتھ تھی۔ اور سرجنٹ ریڈرنے لڑکی ولی کو کندھے پر
چڑھایا تھا۔ غرضکہ ہر ایک سپاہی یا تو بچون یا کچھ قیمتی
اسباب کے ساتھ تھا۔ کل غریب لیڈیان غمگین و پریشان
تھین۔ لیکن اونکا رنج اوسوقت اور بھی زیادہ ہوا جب
اونھون نے دیکھا کہ کشمیری دروازے کے سامنے بہت سی
لاشین پڑی ہوئی ہین۔ اور جنمین چند ۳ دین اور
۵۴ دین کے افسر اور اونکے ملاقاتیون کی ہین۔ ہیور اپنی
کوشش کرتا رہا کہ انکے خیالات کو ہٹائے رہے۔ لیکن اسکی
کامیابی قریب قریب ناممکن کے تھی۔ "خدا کی قسم اسوقت
تو تحصیلون اور مینڈھکون کی بہار ہو گئی۔ کیونکہ آج بہت
سی اچھی ذات کے برہمنونکی لاشین دریاے گنگ مین
بہا رہی ہونگی" لیکن کسی نے اسکا جواب نہین دیا۔ بلکہ
ایک گولا اوسکی طرف اسطرح سے گونجتا ہوا آیا کہ اوسکو
کہنا پڑا کہ لیڈیو ہوشیار رہو۔ لڑکو تیار رہو مستعد رہو ورنہ
ہم مین سے چند کی ترقی اب آسمان کو ہوگی" اس گولے
نے کوئی صدمہ ان لوگون کو نہین پہونچایا۔ بلکہ وہ سیدھا
مغربی دروازہ پر جا کر ٹوٹا کہ جس سے ان لوگون کو نقصان
نہین پہونچا۔ اون لیڈیون اور فوجی اور سول افسرونکو یا

اب کوئی سواری نہ تھی کہ جو کشمیری دروازے کے میدان
مین جمع تھے۔ لیکن چند توپون کی گاڑیان مل گئین کہ جنمین
گھوڑے متفرق قسم کے لگے ہوئے تھے۔

ٹمبل سے ہیورنے کہا کہ "ایک سنتری بٹھاؤ اور جو کوئی شخص خزانہ
اور گرجا گھر کے درمیان آوے اوسپر گولی سر کر دو۔ اسحاب
مین لیڈیون کی مدد کرونگا۔ ملون تمہارے سپاہی باہمن جانب
رہینگے"

"بہت اچھا"

"ہاے میرے پاپا۔ ہاے میری بہن کھو گئے کھو گئے"
یہ لینا اور کیٹ کی چیخنے رونے کی آواز اوسوقت معلوم
ہوئی کہ جب علحدہ علحدہ توپون کی گاڑیون پر سوار کیگئی
کہ جنپر بارود وغیرہ کے صندوق [illegible] جاتے تھے اور اب
عورتون اور بچون سے بھرے ہوئے تھے۔

گاڑی بانون کو حکم دیا گیا کہ وہ گھوڑون کو تیز کرین اور شہزادہ
کے داہنی جانب سے ہوکر ٹھاکر بورا اور دوابے سے نکل کر
میرٹھ کو جاوین۔ کرنل ڈوکن گھوڑے پر سوار راستہ
دکھلاتے تھے۔ اور یہ گاڑیان مع اپنے تمام بوجھ کے پیچھے پیچھے
اڑی جاتی تھین۔

جیسے ہی کہ ہیور لینا کے کان مین تسلی اور جدائی کے الفاظ
کہہ رہا تھا کہ مین بہت جلد تمہارے ساتھ ہونگا۔ ایک گولا
داہنی جانب سے ٹوٹا۔ ایک بالکل جلتا آگ کا کشمیری دروازے
سے نکلتا ہوا معلوم ہوا اور بہت غل شور مین بہت سے
گولیون کی آوازین سنین کہ جو کان کے قریب سے اب گذرتی
تھین۔ اب اسموقع پر اپنی دشمن صاحب کی سخت تین
گوئی پوری ہوتی نظر آتی تھین۔ چھت سے بیگناہ مارے
یا زخمی ہوے۔ گاڑیان توڑ ڈالی گئین۔ گھوڑون کے گولی
ماری گئی۔ گاڑی کہ جنمین لینا تھی اوسپر ہر طرف سے [illegible]
گھسیٹ کر لے گئے۔ اور نہین معلوم کہان۔ اپنے
تئین پاش پاش ہونے سے بچانے کے [illegible]

ایک ہاتھ پکڑا اور دوسرا ہاتھ لینا پر جھکایا۔ وہ دو کے صندوق پر
بیٹھ گیا۔ زخم اور خوف کے باعث بہت سی لیڈیان گر گئین
اور تھوڑی سی اس باعث کہ وہ پڑین کہ اونکے لیٹے گھوڑے گر گئے
تھے دونون گاڑیون کے گولیان لگ چکی تھین۔ ایک
اسمین سے گر گیا تھا اور ایک کی لاش ابھی موجود تھی۔ یہ
چارون گھوڑے پوری وحشت کے ساتھ چلے جاتے تھے
اور ہیرور کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویا خواب دیکھ رہا ہے۔
ایک ٹیلے سے ٹکر کھا کر یہ نہر کے پل کیطرف جھکے اور دریا
جمنا مین گاڑی لیگئے کہ جہان خیریت سے اوسوقت پانی
بہت کم تھا۔ دو لیڈیان کہ جنکو لینا اور ہیرور مین کوئی
نہین پہچانتا تھا گاڑی سے گرین اور دریا مین بہ گئین
[illegible] گھوڑے نہر دریا کے کنارے تک لیگئے اور وہان سے
[illegible] پہونچے دیکھا کہ جنگل مین وہ اور لینا تنہا
رہ گئے۔ لینا [illegible] کے ساتھ تنہا اکیلا [illegible] جو اسوقت نصف
[illegible] اور بالکل بے مدد اوسکے ہاتھ [illegible]
[illegible] نظرون کے سامنے ہر ایک جانب آگ لگ رہی
تھی۔ یہ [illegible] لوگون کے بنگلے رعایا کے گھر سبز درخت اون
لوگون کے کہ جو انگریزون کے دوست تھے جل رہے تھے اور
یہ سب اونکے چہرے روشنی مین مقابل تھے۔
دہلی چند میل اب فاصلہ پر تھی۔ لیکن سب کو توپ اور گولے
کی آواز سے یہ معلوم ہوتی تھی۔ بند دریا کے قریب کہ جہان
مسٹر [illegible] چیف کمشنر کا بنگلہ تھا سبز و فلین سر ہوتی نظر آتی
تھین کیونکہ گھر ہیرور کو معلوم نہ تھا۔ لیکن گھوڑون کے غضبناک
سے بھاگنے کے وقت جو لیڈیان گری تھین وہ آہستہ آہستہ
دریا سے ہو کر اوس جانب گئی تھین۔ بہت سے گارڈ کے لوگ وہان
مارے گئے۔ بہتون کے گولیان لگین اور تھوڑے ہی سے
تھے کہ جو [illegible] کے مکان تک پہونچے اور دریا کے اوس جانب
گئے کیونکہ باغی اونکا تعاقب کئے ہوئے تھے جو کوئی راستہ
[illegible] تھا اوسکو سنگینین مارتے کیونکہ گنگار لے فقیر

اور دوسرے ساتھی کر رہے تھے شکار کرو اور مارو [illegible]
شکار کرو اور مارو مسلمانون اسلام کی قسم ہندو وشنو کی
قسم انکو مارو۔ کافرون یعنی گورا لوگون کو مارو اور اونکی
بیویون اور لڑکون کو ناپاک کرو۔
یہ مٹکاف ہوس کے میدان مین تھا کہ جہان سے ہیرور اور
لینا کی پارٹی کے لوگ بھاگ کر بچ نکلے بہت سے انمین کمزوری
اور زخمون کے باعث باغیون کے ہاتھ آئے اور فوراً مارے گئے
اس سے ناواقف کہ بلوہ کل صوبہ مین پھیلا ہوا ہے ہیرور کو ناامیدی
اپنے اور اپنے نازک ساتھی کے باعث کچھ نہ تھی۔ لینا کو معلوم
تھا کہ وہ اب اپنی قوم مین اکیلی بچی ہے۔ یہ یقین تھا کہ کپٹن
وملن اور چھوٹی ولی اور خوش لڑکا ڈگی ریورس بھی مارا گیا۔
ہیرور شیر کے مانند جو بدلے کے واسطے باغیان سے گھوم رہا تھا
کہ جنکے ہاتھون اوسکے اسقدر لوگ قتل ہو گئے کہ جنسے اسقدر
بیگناہ لوگون پر آفت آئی۔ خیال یہ سخت ضروری تھا کہ
وہ لینا کو اپنے تئین پوشیدہ کرکے میرٹھ یا کرنال کو پہنچا
دے کہ جو اسی میل کے فاصلہ پر اوسجگہ سے تھا کیونکہ دہلی کو
واپسی کا خیال بالکل بے سود تھا مگر سوچ یہ ہی تھی کہ کسطرح
یہ سفر کرین کہ بہت تھکے ماندے پریشان تھے اور چارون
جانب اونکے دشمن پھیلے ہوئے ہین اگر ملن یا دوسرون نے
کپٹن کو اسوقت تک نہ بچایا ہوگا تو وہ آفت اور غارتگری
مین ضائع گئی ہوگی اور اگر محل مغلیہ مین پادری صاحب اور
بیولی کو جگہ نہ ملی ہوگی اس غضبناک دن کے شروع ہوتے ہی
اونکی قسمت کا خاتمہ ہو گیا ہوگا۔ اب بھی ہیرور واقف تھا
اور نہ کوئی دوسرا سوائے باغیان کے جانتا تھا کہ بڈھا
شاہ دہلی ایک خفیہ چشمہ اس بغاوت کا تھا اور اسطرح سے
بہت سے پناہ مانگنے والے اوسکے محل مین اعتبار کے ساتھ
گئے اور وہان مرزا مغل اور مرزا ابوبکر اور الٰہی سنگھ کے حکم
سے مارے گئے۔
ہیرور نے وہ تنبچہ توپخانہ کے گھوڑون سے نکالے اور گھوڑا لیکر

اور سپر لینا کو جھکایا اوسنے اپنا پھٹا تو شدان دیکھا کہ نہیں خوش قسمتی سے ایک نصف بوتل برانڈی اور تھوڑا پانی تھا گھوڑے کی لگام لیکر سڑک کی تلاش مین بڑھا اور اوس تجربہ اور ہوشیاری کی کہ جو خاصکر سپاہی و سیاح بہادر ان مین ہوتی ہے اوسنے توپخانہ کی دو دوریان نکالین۔ شمال کیجانب اوس دن کے واقعہ پر افسوس کرتا ہوا دہلی کیجانب پیٹھ کرکے بڑھا۔ مگر اوسکے ساتھی کی آنکھین ابھی اوسی جگہہ لگی ہوئی تھین کہ جہان سے سرخ آگ کی چنگاریا اوٹھتی تھین کیونکہ اوسکا خیال تھا کہ وہان ہی اوسکے عزیزون کی قبر ہے۔

۲۹
اونتیسوان باب
بلوہ

ایک روز مین نہین بلکہ بہت دنون مین اون ظلمون کا خاتمہ ہوا کہ جو شہر مین ہوئے تھے کہ جب باغیون نے اپنے تئین پوری طاقت مین ہزارون فوج لوگون کی شرکت سے دیکھا اونھون نے انگریزی رعایا کو طرح طرح سے دق کرنا شروع کیا۔ تیمور ظالم کا وقت معلوم ہوتا تھا کہ دہلی مین پھر آیا۔ چند بد قسمت انگریز کہ جنمین مسٹر جج سلی اور مسٹر رانیس کہ جو سفید اطلس کے کپڑے اوسی روز کے کہ جب وہ کیٹ کی سہیلی بنی تھی پہنے ہوئے ایک مسجد مین پناہ گزین تھی کہ جہان وہ بے آب و دانہ بہت روز رہی آخر کار مایوسی مین اونھون نے ایک صوبہ دار کو آواز دی کہ جو راستہ سے سامنے گذر رہا تھا۔ یہ لوگ دروازہ پہ ٹھہرے اور جھانک کر دیکھا کیونکہ تعداد کی نسبت شک تھا۔ اور نہین معلوم تھا کہ وہ کیونکر مسلح ہون۔ جج نے کہا مسز ایکبارگی موت بمقابلہ ہر ایک امید کے بہت اچھی ہے۔ اسکے سوا میری لڑکیان اب میرے ہاتھ سے گئین۔ میری اب زندہ رہنے کی خواہش نہین ہے۔

یہ اس شخص کی خوش قسمتی ہے کہ اسکو معلوم نہوا کہ کیونکر اوسکی لڑکیان سڑک پر ماری گئین ہین۔

صوبہ دار نے کہا "ہتیار رکھدو"

جج نے کہا "قسم کھاؤ۔ اپنا پاک وعدہ دو کہ تم ہمکو پانی دوگے اور محمد شاہ کے پاس لیچلو گے کہ جسکی اگر خوشی ہو مار ڈالے۔"

سپاہیون نے جواب دیا "ہم اپنی روح کی قسم کھاتے ہین لیکن تم اپنے ہتیار ہمکو دیدو"

"او ہمارے پاس صرف دو خالی بندوقین ہین"

ہتیار دیدیئے گئے۔ بعد اوسکے سپاہیون نے ان لوگون کو نکالا۔ آٹھ لیڈیان آٹھ مرد اور گیارہ بچے تھے کہ جو بہت پیاس اور بھوک سے پریشان تھے۔ اور اس باعث تھوڑا چبوترہ مین ٹھہرے ہوئے۔ مسٹر لیس نے کہ جسکے پاس ایک بچہ تھا۔ صوبہ دار سے عاجزی کی کہ ذرا سا پانی دیدے اور اس کے عوض مین میری زندگی لے لے۔ لیکن اوس وحشی نے بچے کو ہاتھ سے چھین کر سنگین کی نوک مین پرو کے مارا۔

اس خیال سے کہ خود بچہ پر گر پڑے لیکن اس وحشی نے سنگین کے بل اسکو نکالا کہ جسکے بعد گولیان چلنے لگین اور یہ سب ایک جگہ ڈھیر ہوگئے۔ شاہ و شاہزادگان و سرگروہان بغاوت نے انگریزی خزانہ لوٹا کہ جسمین قریب پچاس لاکھ کے روپیہ اوسوقت موجود تھا۔ اسکے علاوہ انھون نے بہت کچھ پایا۔ ۴۸ عورتین کہ جنمین بہت سی لڑکیان دس سال سے ۱۴ سال تک عمر اور بہت سی بڑی لیڈیان تھین کہ جو باغیون نے کمینہ اغراض کے واسطے رکھ چھوڑی تھین ایک عرصہ کے بعد اون سے اونکے کپڑے لے لئے گئے اور دہلی کے بدمعاشان کے حوالہ کی گئین کہ جنھون نے دن دھاڑے بدفعلیان کین۔ اونکی انگلیان کاٹی گئین۔ چھاتیان کاٹ ڈالین اور ایک لیڈی جیسا کہ بیان ایک قصیدہ ... اپنا آنکھ ... سے دیکھا تھا

تھی پہ خنگی بڑھتی رہی اور جان دی۔
جیسا کہ ہم آگے چلکر بتلاوینگے لینا چند میر ٹھہ کے پناہ گیرون مین تھی۔ تاریکی ہر یشانی مین کیسے اور لینا دونون ایک دوسرے سے چھٹ گئی تھین۔ ملن کو نہین معلوم تھا کہ آیا وحشیون نے انھین بھاگ کر بنا ڈالی ہے یا گرفتار ہوکر بار ڈالی گئی ہے اور جس افسوس اور رنج کے ساتھ وہ ان خبرون کو سنتا تھا اون پر خیال بھی دوڑایا جا سکتا ہے جو بیان مین اسقدر طاقت کہان ہے۔

اپنی محافظت کے واسطے یہ غریب عورتین اب کس سے تعاقب کرین کیونکہ اسوقت پرانا قانون مغلیہ کا بھی توڑ دیا گیا تھا کوئی تے گورنمنٹ کی برائیون اور ظلم اور ذلت عورتون کی دور کرنے والی تھی کہ جو اسلام کا ایک جزو ہے تاہم ایک قسم کا قانون کسی زمانہ مین مسلمان بادشاہت دہلی کے واسطے تھا۔ ابوحنیفہ کے قانون پر عملدرآمد ہوتا تھا کہ جسکا اعتبار اسوقت ترکی مین کیا جاتا ہے۔ گو برانڈی اور کڑوی تیز شراب اس طریقہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی ہین۔ وحشی مسلمان۔ اور عیاش ہندو کے سامنے انگریز عورتون کا چلن ٹھیک نہین۔ اور اس باعث انھین یہ خواہش پیدا ہوئی انکی ذلت کیجاوے اور انکو تکلیف دی جاوے مثل دوسرے بت پرست اور کافرون کے یہ بھی عورتون کو صرف جانور خیال کرتے ہین کسیقدر گھوڑے سے زیادہ مرتبہ دیتے ہین لیکن اونکی نظرون مین جانور کے برابر مفید نہین۔ یہ صرف عیسائیت کی بدولت ہے کہ وہ مرد کے ساتھ برابر مرتبہ پائے ہوئے ہین۔ اور اس مرتبہ کے واسطے وہ عیسائی مذہب کے مرہون ہین۔

بہت سی ہندو عورتین ہمارے بچون اور لڑکون کی موت پر ہنستی تھین اور یہ انکی اپنی اولاد کے ساتھ کیا محبت ہو سکتی ہے کہ جو گنگا نہار اونٹ کی قربانی مین اپنے بچون کو بہاتی ہین۔ یا جو ٹوکری مین رکھکر جنا مین بہادیتی ہین اور جب کسی گدھ کو ٹوکری سے بچہ کو لیتے ہوے دیکھتی ہین اوسوقت یہ خیال گذرتا ہے کہ مہادیو جی نے نذر قبول کی۔

مرزا مغل جسنے کہ دو کھوئی ہوئی پادری صاحب کی لڑکیون کی تلاش کے واسطے حکم دیا تھا۔ اب دن بڑھتی ہوئی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا تھا اور مرزا ابوبکر ایک رسالہ کا جنرل اور بہت سے دیسی افسرون کی اعلی عہدہ پر ترقی کردی گئی تھی۔

شمس الدین باغی اور سابق کا تمغہ ۳ رسالہ کا رسالدار تھا۔ پرساد سنگھ ۴۵ دیسی پلٹن کا کرنل ہوا اور بہت سے حوالدار اور نایک کپتان اور میجر ہو گئے تھے کیونکہ یوٹ کھسوٹ کی ترقی دہلی کے کاموں مین تھی کہ جہان شاہ محمد بہادر شاہ اپنی نوے سال کی عمر مین مثل اپنے بیٹون کے ان ظلمون کا بانی تھا۔ اور جو اب بادشاہ توپون کی سلامی کے ساتھ کل ہند کا بنایا گیا تھا۔ اس قتل عام کے تین روز بعد اونکی سواری دہلی سے نکلی کہ جسکے گرد بہت سے سپاہی او وہی بہت سے ننگی شمشیرین اور گھوڑون پر تمغے لٹکائے ہوئے تھے آگے آگے ہاتھی تھے۔ رنڈیان ناچ رہی تھین کہ جو زیورات سے لدی ہوئی تھین۔ نقارہ بجتا تھا۔ اور ہزارون لوگ چلاتے جاتے تھے۔

تیسوان باب

کیٹ کی شادی کی پہلی شب

۱۱۔ مئی کو جو شرفا شریک شادی پادری ویلٹن کے گرجا مین جمع ہوئے تھے اب ادھر اودھر پریشان تھے مرے ہوے اور پریشان سپاہیون اور گدھون کے باغ اور گلیون مین شکار تھے۔

کسیقدر تعجب کی بات ہے کہ سرور اور لینا کا ساتھ قتل عام شروع ہوتے پادری ویلٹن اور ہولی محل مین تھے

اور دلہن مع اپنے آدمیوں اور ہر گذر گر یہ - کرنل مڈکی دو
دوسروں کے شرک میں جو پر جا رہا تھا -

"مگر کیٹ کہاں تھی ؟" -

وہ دلہن جسکی ابھی چند ہی غضبناک گھنٹے توپ تفنگ کے
گذرے ہیں کہ شادی ہوئی تھی - دلہن نے اپنے تئین نثار کر دیا
ہوتا اگر اوسکو معلوم ہوتا کہ وہ ابھی محفوظ ہے اور کسی نے
ہاتھ نہیں لگایا کیونکہ اوسکے دل سے خوفناک سے خوفناک
خیالات گذر رہے تھے - اوسکی وہ دلہن اور دوست اور کئی
لڑکیاں اور [illegible] لڑکیوں میں تھیں کہ جنکا ذکر پچھلے باب
میں ہم کر آئے ہیں اوس گاڑی کے گھوڑے کہ جنہیں دلہن آنکھ
مع اور دوستوں کے چھوڑ آیا تھا جب شہر پناہ سے گولیاں
سپاہیوں نے سر کین گرین — زخمی ہو کر مر بیٹھ
یہ اپنی جگہ سے گرا بالکل بیہوش پریشان گاڑی
کے پہیوں میں پڑی ہوئی تھیں - تھوڑی دیر کے بعد
گرد سناٹا تھا - بہت سی لاشوں کو اپنے گرد دیکھنا
خوف کھا کر شہر کیطرف بھاگی وہ کشمیری دروازے سے
گذری کہ جہاں کوئی شخص اب [illegible] لاشوں کے نگہبانی
نہیں کرتا تھا - اوسکی کالی پوشاک تھی - [illegible] اور چہرہ
سے اوسکے ہاتھ [illegible] بالکل [illegible] ہو رہا تھا -
گو کبھی دہلی کی سڑکوں پر اکیلی پیدل نہیں گذری تھی تاہم
وہ شہر پناہ سے واقف تھی [illegible] ہوئی
اپنے گھر کی طرف چلی اور کہاں [illegible]
کہ شاید [illegible] اور اوسکا باپ [illegible] ملے - ایک
صاحب کا بیان ہے کہ اون کل ناامیدیوں میں سب سے
قابل رحم وہ ہوتی ہے کہ جسمیں امید کا کچھ نشان ہوتا ہے کہ
بالکل دوسرے کے آنکھوں سے [illegible] سکا نام [illegible]
میں ہوتی ہوئی وہ اپنے باپ کے گھر یا [illegible] جسکے
فرشتے ہو کر گذری کہ جو دونوں کھڑے رہے کہ جسکی جگہ
درویش فلاح الدین نے ایک بانس کا ڈھانچہ میں

ایک کا تعویز ۲۹ آیت قرآن لکھی تھی یہ نکلین کا فروں کے
کام مثل ہوا کے ہیں کہ جسکو پیاسا مسافر پانی خیال کرتا ہے
اور جب قریب پہونچا [illegible] اور دیکھتا ہے تو کچھ نہیں ہے
کالج کے اوس جانب اوڑتی ہوئی سیکڑوں تھی اور اوسکے
قریب محل کی دیواریں کہ جنپر آتشبازی کا سامان لگا ہوا
تھا - اور سیکڑوں قسم کے رنگوں سے [illegible]
تھی - کیونکہ شاندار [illegible] کے سامنے یہ ۱۱ مئی کی شب
جشن برات تھی

کبھی کبھی آہ یا دردناک آواز اوسکے کان میں گذرتی تھی کہ
اوسکا پیر کسی نیم جان پر پڑتا جو رستہ میں پڑے ہوئے
تھے کہ جنکے چہرے وہ چاندنی کی روشنی میں دیکھ سکتی تھی وہ
مثل [illegible] کے کہ جسکا [illegible] تب [illegible] ہو جاتا [illegible] تھی
کبھی کبھی جو دروازے [illegible] پیچھا نہیں کرتی -
کیا وہ [illegible] کیٹ [illegible] ہے [illegible]
اور دوستوں کے [illegible] میں خوش تھی [illegible]
باپ [illegible] شادی [illegible] دیکھا تھا ؟
وہ [illegible] شہر [illegible] چاندنی [illegible]
میں [illegible]
ہو [illegible] گئی -
اب یہ ادھی سڑک پر تھی کہ جہاں شہنشاہ [illegible] کی شاہی
عہد [illegible] ہوئی تھی جو رخصت ہو کر [illegible]

جب کیٹ نے کسیقدر آرام کر کے اپنی گھڑی دیکھی تو معلوم ہوا کہ نیم
شب گذر گئی ہے - اور چونکہ گھر کے بہت سے خیالات
اور رنج اور افسوس سے بھرے گذر رہے تھے وہ اپنے
گھوڑے [illegible] کا نام لیکر روئی اور یقین کر لیا کہ اوسسے
اب ملاقات نہ ہو گی لیکن اب اپنے گھر کی ایکبار اور دیکھنے
خواہش نے اسکو مجبور کیا کہ وہ آگے بڑھی اور تھوڑی
دیر بعد اوسنے اپنے تئیں شاہجہان کے مسجد کے قریب دیکھا

دیکھا کہ جسکے سفید سنگ مرمر کے دو مینارین آسمان سے
باتین کر رہی ہین کہ جو ہر ایک ۱۳۰ فٹ اونچائی مین
سرخ اور سیاہ سنگ موسی کے بنے ہوئے ہین۔
وہ سوچی کہ اپنے گھر سے وہ آدھی دور آئی ہی اور ابھی
اسیقدر اور جانا ہی۔ تھکاوٹ اور جو کچھ کہ دن مین ہوا
ہی اوس سے پریشان ہو کر اوسنے خیال کیا کہ شاید کوئی
رحیم مسلمان اوسکو اپنے وحشی اہل مذہب سے بچائے
یا کوئی ہندو دستگیری کرے وہ مسجد کے زینون پر چڑھی
کسی دوسرے وقت اگر وہ جاتی تو شاید چھت کی تعریف
کرتی۔ لیکن اسوقت اوسکا سناٹا تو غضبناک تھا
اوسنے اپنے تیز دھڑکنے والے دل کو اطمینان دیا اور
اون دعاؤن کو یاد کیا کہ جو اوسکا باپ پڑھا کرتا تھا
اوسکو معلوم ہوا کہ گویا وہ اب مرا ہی چاہتی ہی کیونکہ
[illegible] عجیب شکل ہی تعجب اوسکے تصورات مین
[illegible] اونچی اور چوڑی مسجد ۲۶۰ فٹ لمبی ہی
جسکے طول مین سنگ مرمر اور سنگ موسی لگا ہوا
ہی۔ دیوارین اور چھت بالکل شفاف سنگ مرمر کی ہین
عمدہ بیلدار کارنس بنی ہوئی ہی۔ اور بہت سی چاندی
کی شمع کہ جسکے گرد جواہرات جڑے ہوئے تھے رکھی تھین
غریب کیٹ کی آنکھون مین یہ بالکل خواب معلوم ہوتا
تھا اس باعث اوسنے اپنی نگاہ نہ ڈالنے کے واسطے
آنکھین بند کر لین۔ وہ اسقدر دبکی تھی کہ اب اوٹھ
نہ سکتی تھی۔ دل سے بیزار تھی۔ اور سفید سفید پتھر پر
اپنے دل مین ارادہ کیے ہوئے پڑی تھی کہ جو
کوئی مسلمان سب سے پہلے یہان آئے گا اوسکے پیرون پر
گر کر وہ مدد کی خواستگار ہوگی۔ لیکن کمزوری تھکاوٹ
سے کہ جسکو نیند کہنا چاہیے گو اوسی قسم سے کچھ تھی
وقت کچھ گذرا اور تھوڑی دیر آرام کیا۔ اوسکو
معلوم ہوا کہ کچھ طاقت اب پھر آگئی ہی اور یہ وقت اب
صبح کے تین بجے کا تھا کہ جسوقت اگر کوئی درویش ملتا تو
وہ وہی مصیبت برداشت کرتی کہ جس سے بچنے کے واسطے
گھوم رہی تھی کیونکہ ایک عورت کی موجودگی [illegible]
ایک کافر کی لڑکی سے خیال کیا جاتا ہی کہ مسجد کو ناپاک کرو یگی
جب اس نئے خوف نے اوسکو گھیرا چارون جانب گرجون
مین خاموشی دیکھکر اوسنے ارادہ کیا کہ ایکبار اور قسمت کو
آزمانا چاہیے۔ وہ لمبے لمبے زینون سے
پھر اوتری اور اوس بڑے پھاٹک سے ہٹ کر کہ جو محل کے
روبرو تھا وہ ایک ایسی گلی سے نکلی کہ جو ترکمان دروازے
کو گئی تھی۔ لیکن مشکل سے ۲۰ قدم بڑھی تھی کہ ایک سیاہ
شکل نیلے کپڑے پہنے ہوئے زیادہ تر یقین تھا کہ ہندوستانی
ہی جو اپنے تئین ایک مکان کے سایہ مین پوشیدہ کیے ہوئے
تھی آگے آئی اور اوسکا بازو پکڑ لیا۔ ایک مایوسی اور
مصیبت کا نعرہ اوسکے منہ سے نکلا لیکن یہ آواز اس
شکل کے ڈھیلے ڈھالے کپڑون مین رہ گئی۔
کیٹ نے اوسکے پیرون پر گر کر افسوس کے ساتھ کہا "مین
غارت ہو گئی۔ کھو گئی گئی"

اکتیسوان باب (۳۱)

آتش پرست

وہ شخص کہ جو نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور جسکے
کمر مین ایک سیاہ شال تھی اور ایک اونچی ٹوپی دیے ہوئے
تھا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ آتش پرست پارسی
ہی۔ یہ صاف انگریزی بولتا تھا۔ "ہش ہش۔
خوف مت کھاؤ تم کیا پادری وسٹن کی لڑکیون سے
ہو"
"ہان ہون میرے اوپر رحم کیجیے"
"اور کل تمھاری شادی ملن سے ہوئی ہی ٹھیک ہی"
"ہان ہان ہان"

"غریب لڑکی کیا تم مجھکو نہین پہچانتین ہا"

"افسوس نہین ہا"

"مین مجسن جی جمشید جی پارسی کپڑے کا سوداگر ہون جن ساتھ چاندنی چوک مین ملن صاحب ... کرتے تھے۔ تم اکثر میرے گھر اور دوکان مین میم صاحبون شاید اپنی بہنون کے ساتھ آیا کرتی تھین"

"تمھاری لڑکیان مین - اور مین خیال کرتی ہون کہ تم باپ ہو مین واقف ہون اور امید ہے کہ مجھکو بچاؤ گے"

"مین اپنی جان کو خطرہ مین ڈالکر تملو بچاؤنگا"

یہ لائق بڈھے پارسی نے اطمینان دیا جو یکسان ہندو اور مسلمان سے نفرت کرتا تھا - جو مثل اپنے اہل قوم ایک باامن تاجر تھا - جسکی ہر ایک خواہش تھی تمام دنیا مین امن رہے - اور انگریزی عملداری دہلی مین برقرار رہے۔ اوسنے ادھر اودھر دیکھکر کہ کوئی دوسرا دیکھتا تو نہین ہے اپنی کشمیری شال کیٹ کے کندھے پر ڈال دی کہ کوئی پہچان نہ سکے۔ "میرے ساتھ اس راستہ پر آؤ اس باغ اور دیوار کے درمیان جہان سے امید ہے کہ بلا کسی دوسرے کی نگاہ سے گذرے ہملوگ داخل ہونگے میرا گھر چاندنی چوک مین ہے اور جیسے ہی کہ ایک بار دوکان داخل ہوا مجھے امید ہے کہ ہم لوگ پوری طرح پر محفوظ ہونگے بشرطیکہ تم اپنے تئین بالکل پوشیدہ رکھو۔"

اوسنے افسوس بھری آنکھون سے بھر ماجرہ کی اور کہا "اور تم میرے باپ ہو اور میرے خاوند کا پتہ لگاؤ گے مین مضطرب حالت مین بہت تکلیف اوٹھا رہی ہون"

"مین اپنی حد بھر کوشش کرون گا لیکن بلا مدد خدا کے مین کیا کر سکتا ہون"

پارسی نہایت مہربانی سے بولتا تھا اور ظاہرا وہ اوسکی خواہش تھی کہ اوسے بچاوے۔

غریب کانپتی ہوئی کیٹ نے لالہ رخ کا حال پڑھا تھا اور سب حال خراسان اور آتش پرستون کا دیکھا تھا اور کل بت پرستون مین کہ جو ہندوستان مین ہوئے ہین لیکن بت پرستی عجیب ہے مگر کبھی کیٹ کو یہ خیال نہ تھا کہ وہ کسی زمانہ مین اون لوگون کی نگہبانی مین جاویگی۔

اوسکے وحشی خیالات کو اب خیال اعتبار نے دور کر دیا کہ اب وہ اس بڈھے شخص پر اعتبار کر سکتی ہے۔ پارسی کی ملاقات سے اب اوسکو پورا حال یاد آیا۔ اکثر اوسکی دوکان سے خرید فروخت کی تھی - اور سوا اسکے مع اپنی بہنون وڈگی ریورس کے اکثر ملن کے گھرون مین ملاقات کی تھی۔

"تمھاری خوش قسمتی تھی کہ مین آج اتفاق سے اسقدر صبح باہر نکل گیا تھا - لیکن مین تمام شب ایک دوست کے یہان رہ گیا کہ جو میرے ہم مذہب ہین کہ جنکو باغیون نے لوٹا اور زخمی کیا آیا ہون"

بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ سب کی نظرون سے اوجھل ہوکر پارسی کے گھر پہونچ گئی اور پیچھے کے دروازے سے اوسمین داخل ہوئی - اور جس محبت انتظار اور خوشی سے پارسی کے گھر کے لوگون نے خیر مقدم کیا اوس سے بہت اطمینان کیٹ کو ہوا۔ گو یہ لوگ اوس خوف کو پوشیدہ نہ کر سکے کہ جو کیٹ کی موجودگی سے ان لوگون کے دلون مین پیدا ہوا کیونکہ اونکو معلوم تھا کہ اگر کسی باغی یا مفسد نے دیکھ لیا کہ انکے یہان ایک میم پوشیدہ ہے تو وہ ضرور مکان کو غارت کر دیگا اور دوکان لوٹ لیگا۔ لیکن پارسی سوداگر فرنگیون کا مشکور رہتا۔

اوسکو انگریزی کے عقلمندانہ قانون نے بہت سا روپیہ جمع کرنے کا موقع دیا تھا کہ جنکی کوشش سے ٹھگ اور اسکے عیبون کے مارنے والے نیست و نابود ہوگئے تھے

علاوہ اسکے ... ملن صاحب کا بھی بہت مرہون تھا کہ جسکے
خاطر اوسنے ارادہ کیا پھر ایک خوف پیر گیٹ کا تھا حفاظت کی
جاوے - حتی کہ جب زمانہ آوے یا اسکو بھی اپنے بزرگوں
کے ساتھ ہی گھر سے باہر جانا پڑے -
کل خاندان میں راز رکھا گیا اور باقی تمام عمر گیٹ چھپے
نیم جان پڑی رہی - اوسکو صرف اسقدر یاد آتا کہ
عرق گلاب سے پارسی کی بیٹیوں نے اوسکے چہرہ کو دھویا
اور کہا کہ وہ ابھی پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے جسمین ملن سوتا تھا
اور جسمین تھک رہتے تھے - اور اوسکو پردہ پائین
گھر یوں کی منزل پر چھپا رکھنے کو اوٹھا لیجاتے ہیں کہ کہین
جاسے ہوا نے اوسکے گورے چہرے سے اوسکو پہچان
نہ لین -

گھنٹوں وہ آنسو بہاتی - اور تھوڑی
تھوڑی دیر کے بعد اپنی شادی کی انگوٹھی کا بوسہ لیتی
جو اوسکے پیارے پاپا نے نذر کی تھی - اور جسکو روپی نے
چھپایا تھا - اور یہ اب سونے کا چھلا ہے - ایک زنجیر تھی
کہ جس سے وہ دنیا میں بھی گویا بند ہے

اوسنے اس بڑھے آتش پرست کو مثل دوسرے بت پرستونکی
بیبیون کے نازک سیدھی اور بھلے مانس پایا - کیونکہ
آتش پرست فرقہ کی عورتین اپنی نیکیون کے واسطے
ہندوستان مین مشہور ہین -

آتش پرست کوئی عیسائی واعظ مسلمان درویش
ہندو فقیر سب بن سکتا - کیونکہ وہ اپنے باپ دادا کے
زمانے کے اسقدر پابند ہین کہ گویا ابھی تک دارا یا سکندر
کے مقابلہ کو ہیں پاک آگ کو چاندی کی انگیٹھی مین
لیئے آتا ہے یا ابھی تک سیرس اعظم تخت فارس پر متمکن
تھے کہ جہان سے مسلمانوں کے حملے کے باعث انکو یہ
لوگ نکال دیتے گئے تھے -

ہر ایک زمانہ سے آتش پرستوں کیطرح سے محسن بھی
ہمیشہ ایک کپڑا گہرے نیلے رنگ کا پہنتا تھا اور کبھی جھک کر
طلوع کے وقت آفتاب کو سلام کرنے مین نہین چوکتا -
یہ ایک رسم تھی کہ جو پہاڑیوں کے رہنے والوں مین اب بھی
جاری ہے - کیونکہ پرستش آگ دنیا کے سب سے پرانے مذہبون
مین ہے - اپنے پیغمبر اور خدا مین اوسکو یقین تھا کہ جسنے اپنی
عقلمندی اور نیکی کی امید مین بیاہ نہ تھا زندگی بسر کی کہ
جسکو اوسنے ایک دن آگ سے ڈھکا ہوا پایا اور بنا کسی خوف کے
اوسمین سے گذر گیا - اور اوسمین خدا کی شکل کو چشمہ روشنی
دیکھا - محسن مثل اپنی قوم کے دوسرے لوگون کے بہت محنتی
تھا کیونکہ ہندوستان کے تجار اور محنتی لوگون مین پارسی
سب سے ... بڑھے ہوئے ہین -

اوس کمرے مین جسمین کیٹ سوئی ہوئی تھی ابھی تک
کچھ نشانات ملن کے رہنے کے تھے - ایک جاپانی کرسی پر
اوسنے چند کارچوب پائے - ایک کان پور کی ساخت کا بکس
کہ جسمین دو جوڑے تھے ایک ہاتھ کا دستانہ اور ایک
فوجی ٹوپی ان چھوٹی چیزون کو کیٹ نے جمع کرکے بطور تحفہ
یادگار رکھنے کی چیزون کے اپنے کھوے ہوئے خاوند اپنے پیارے
ملن کے ... رکھا -

روز محسن جمشید جی شہر مین پادری واٹسن اور لفٹنٹ ملن
کے حالات دریافت کرتا - مگر سب کوشش بیکار تھی کیونکہ
اگر یہ لوگ تہ خانہ مین دہلی کے چھپے ہوئے نہین تو یقین
ہے کہ اور یورپین لوگون کے ساتھ ضرور غارت ہوئے
اب بھی امید باقی تھی کیونکہ مرسکاف چیف کمشنر نے
اپنے تئین تین روز تک دہلی مین پوشیدہ رکھا تھا اور
دس شب جنگلون اور جھاڑیون مین گھوم کر داخل چھاونی
ہوئے کہ جو دہلی سے ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ
پر تھا اور اسکے مکان پر شاہ سنگھ صاحب جمعدار اور اب
ایڈجوٹنٹ کے پلٹن کے کپتان کا قبضہ تھا وہ کیسی کیسی
اپنے دلمین کہتی کہ کیون

سمجھا کہ ہمارے نے یہ بات چھوڑ دیا۔ کہ مجھکو کبھی اطمینان اور
خوشی پھر نصیب ہو گا؟"
آفتاب کیطرف اشارہ کر کے بڑھیا یہی جواب دیا کرتا۔
وہ لوگ سب خوش و خرم ہیں کہ جو خدا کے زیر سایہ ہیں
اور دیکھو وہ خدا کا تخت ہے اور دنیا میں خوش و خرم
رہنے کے واسطے (اسکا ذکر) ہم لوگوں میں ایک مثل ہے
کہ ہر ایک آدمی بیر دو سے گیہوں لاوے نرد ای روٹی
کھاوے اور شیراز کے میدانوں میں جو انگور اوگتے ہیں
اونکی شراب" لیکن کیٹ بعض اوقات پریشان
نظر آتی۔ پریشانی کے وقت اوسکو خود اپنی شکل
میں شبہہ ہوتا۔ پھر وہ خیال کرتی کہ وہ مشکور ہے
اور لوگوں سے جو غارت ہوئے ہیں ابھی تک بچی رہی
اور اب کم سے کم اوسکی زندگی محفوظ ہے۔ اور اوسکی نہایت
خبرگیری کیجاتی ہے۔ اوسکی پہلی زندگی معلوم ہوتا کہ بالکل
مثل خواب کے گذر گئی۔ اوسکی نظروں میں پوشاکیں زنانہ
پارسی کے خاندان کی سب عجیب تھیں۔ صرف سوداگر
سے انگریزی میں گفتگو کر سکتی تھی۔ کیونکہ اسنے ایام جوانی
میں کلکتہ کا سفر کیا تھا۔ شہر سے گھوم اور تحقیقات کر کے
وہ آتا تو ضرور کچھ نہ کچھ خبر کیٹ کو دیتا۔ لیکن یہ عموماً خفیف
قسم کی ہوتی کہ بلوہ اور قتل عام کل ہندوستان میں ہو رہا
ہے محض جدل اور توپخانہ کے باغی سپاہیوں ہزاروں
اور لاکھوں کی تعداد میں ہر ایک جگہ سے دہلی میں آ رہے
ہیں۔ شہر کو بالکل سپاہی گھیرے ہوئے تھے اور یہ خوف
کیا جاتا تھا کہ بہت جلد یہ محمد بہادر شاہ کے جھنڈے سے
بالکل تباہ ہو جاوینگے۔ اسواسطے کیٹ کے دل سے
یہ بھی امید جاتی لگی کہ وہ کبھی ہندوستان سے باہر جاویگی
جامع مسجد شاہجہان کی سنگ مرمر کی منبر پر کھڑا ہو کر حافظ
فلاح الدین لوگوں سے پیشین گوئی کرتا کہ خاندان مغلیہ کی
پچھلی شان و شوکت بڑھے شاہ دہلی کے بیٹے مشہوری کی

رکھینگے اور انہیں سے ایک اوسکے بدلے ہو گا کہ جسکے
دہلی آ رہا ہے۔ اور یہ شہزادہ دنیا میں اپنے ہمنام کی برابر
ہوگا۔"
ایک روز ان خبروں کو بیان کر کے محسن جمشید جی نے
کہا "اور اب وہ تمام مشہور رستے ہندو پوری امید
کرتے ہیں کہ رسم ستی پھر جاری کرینگے کہ جو [illegible]
لاٹ صاحب کلکتہ والے نے گو رواج مذہب کی نہیں ہے
تاہم بند کر دی ہے۔ اور خدا نے ہم سے کہا کہ کسی بیوہ کو جسم
آگ سے جلانا پاپ ہے۔ کیونکہ وہی نشان ہے کہ جو ہم اوسکا
سمجھتے ہیں کہ جو دنیا پھر کی قسمت کا فیصلہ کرنے والا ہے
اسکے بعد وہ اور بھی خوفناک خبریں لایا۔ سپاہی غرور
کرتے ہیں کہ اونھوں نے سب فرنگیوں کو
مار ڈالا ہے۔ اور ولایت کی ملکہ اونکی عورتوں کو [illegible]
[illegible] اور سپاہی [illegible] کہ ہندوستان [illegible] لانیکو بھیجتی
ہیں لا کیٹ اسکا کچھ مطلب نہ سمجھ سکی۔ اور نہ اس خبر کا
جب محسن نے اطلاع دی" میو لاک صاحب خوفناک
ٹیپ والے کے ساتھ جو ننگی تلواروں سے چلتے ہیں کانپور
اور لکھنؤ کے درمیان گذرے تھے"
یہ پارسی نہ بتلا سکا کہ کون ٹیپ والے لوگ ہیں۔ لیکن
سپاہی لوگ انکو "سمات کا پلٹن" کہتے ہیں۔
کہ جو اسوقت وسیع تعداد میں دہلی پہونچے تھے۔ انگریزین
فساد کرتے اور ہندو مسلمان انہیں بلوہ اور فساد بچانے
لیکن عوام میں خوشی تھی۔ اور جو تشویش انگریزی
کافروں کے شکار کرنے سے پیدا ہوتی تھی وہ اب دور
ہوتی جاتی تھی۔ شاید اسوجہ سے کہ اب شکار کیواسطے
اور [illegible] نہ تھے۔ یہ پارسی کے دل میں یہ امید
پیدا ہوئی کہ وہ کیٹ کو باہر لے جا سکیگا اور معلوم ہوتا تھا
کہ وہ دریا اسی مقام کو کہ جانے یا آسمان وہ
کلکتہ پہونچ سکے۔

بلن چونکہ شہر کے کنارے دروازون پر دیسی سپاہیونکا
رہ تھا اسواسطے اسکو کسیقدر مشکل معلوم ہوا کہ کیونکر
ہ ایک سفید عورت کو شہر کے باہر لیجاوے - چونکہ مصیبت
بر ضرورت فوراً ایک اپنا ذریعہ نکال لیتی ہے - اس باعث
بر وزیر پارسیون سے مشورہ کر کے ایک ترکیب سوچی گئی
سے سنتریون کو شبہ نہو - اور یہ غریب پناہ گزین
شہر کے جاوے اور وہان پر اوس نہر دواب وہ ...
ہو گیا -

۳۲ بتیسوان باب

پارسیون کا مرگھٹ

یب ترکیب اوس طرح تھی سے جو اوسکے واسطے
جا گیا تھا عذر نہین کر سکتی تھی یعنے مرنے کا بہانہ کر کے
جس بہانہ نے اون لوگون کی آنکھون کو سیاہ کر دیا ہوتا
ئین پاتے کہ جو اوسکے پیارے اور چاہنے والے تھے - لیکن
قیقت یہی ترکیب بتلائی گئی کہ وہ اس طرح سے بچے
پارسیون کے کندھون پر قریب غروب آفتاب جاوے
یار اور اسکو اپنے لوگون مین جانے کا اشتیاق پیدا
- اور اس باعث وہ راضی ہو گئی کہ اسی طریقہ سے
ہر کے باہر نکل جاوے - مگر شبہ تھا کہ اگر چہرہ اوسکا
بھی دیا جاوے وہ اپنے بالونکا کیا کریگی ؟ -
یا مدار بیچے محسن کو یہ تدبیر ڈھونڈھی تو معلوم ہوئی -
را سپہر غور کر کے اوسنے اپنے تئین اطمینان دیا کہ اونکا
غرض اعلے اور نیک ہے - وسنے اپنی دوکان بند کر دی
ہا ہے مشہور کیا کہ ایک عزیز مر گیا - اور اب
ال سے جو اوس زمانہ مین نت نیا بدلا کرتا تھا اجازت
اور ایک پروانہ شہر کے باہر لاش لانے کو لیا
یہ لوگ امید کرتے تھے کہ بہت فاصلہ تک بذریعہ
جا سکیگی - عام سڑکون پر باغی چور بدمعاش

ہر ایک قسم کے بھرے ہوے تھے - ریل کی سڑکین جسقدر تھین
توڑ ڈالی گئین تھین -
اور بعض جگہ ریل کی پٹریان - درویش فلاح الدین اور
فقیر گنہگار اسکے ... بدمعاشون کے مشورہ پر توڑ ڈالی
گئین تھین - ہر ایک درجہ اور جماعت کے لوگون کی یہ رائے
تھی کہ یہ نشان ترقی و تہذیب کو غارت کرین کہ جو اونکا دشمن
نے قائم کیا ہے - ولایتون مین بولیان جلائی جاتین کہ
جسکی طاقت سے یہ لوگ ناواقف تھے - حالانکہ اوسکی صورت
و شکل سے خائف تھے -
مرزا مغل نے ایکبار کہا تھا یہ ناپاک جنی گھوڑا فرنگیون کا
آگ کی گاڑی ہمارے بزرگ کے تکیون سے کمین تر جاتی ہے کہ جو
ایک لوہے کی سڑک پر چلتی شور مچاتی اور آسمان کو خراب صورت
سے سیاہ کرتی اب زندہ نہ رہیگی کہ جو مسلمانون کی قبرین
اور برہما کے مندر کو ناپاک کرتی - آتش پرستون کی آگ بجھاتی
کھنڈ کے جنگلون کو کاٹتی اور کسی شے کی عزت نہین کرتی جاتی
ہے اب اوسکی موت ہو جائیگی
پس محمد بخت خان باغی صوبہ دار رجمنٹ توپخانہ اور اوسکے
گولہ اندازون نے ایک بارہ پنی توپ سے آگرہ اور دیگر مقامات
مین سب لوکوموٹیو اوڑا دیا - اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے -
ون یا جانے باعث تشویش کے کیٹ کے واسطے تھا کہ اوسکو
کبھی جرأت نہین ہو سکتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ کوئی دوست
و عزیز اوسکا سواے پارسی کے خاندان کے اب رہ گیا ہے -
وہ اوس مقام کو جانتی تھی کہ جہان جانے والی تھی اور ایک خوف
اوسکو یاد کر کے پیدا ہوا کیونکہ اکثر بلند اور ہنستے ہوئے ٹکی کے
ساتھ کہ جب ایسی غضب کی حالت کا اندازہ نہین ہو سکتا
تھا وہ اوس وحشی قبرستان کو آئی کہ جہان مرنے کے پارسی
اپنے اعزا کو دفن نہین کرتے بلکہ پھنکواتے - لاش ایک ٹکٹکی پر
رکھی جاتی اور ایک خاص مقام پر جو اوسکے واسطے معین
ہے جسمین یہ تنگا ہوا ہے اور جسکے آس گرد ایک جنگلہ لگا ہوا

پارسی جہان تک ہوسکتا ہے اوسکے گرد و قریب نہین جاتے
اور مسلمان سے خوف کھاتے ہین کہ جو عزت کے ساتھ مردے
کو زمین مین دفن کردیتے ہین اور ہندوؤن سے کہ جو دریا مین
بہا دیتے ہین۔ یہ لوگ گول گوتھا پسند کرتے کہ جو بمبئی مین
بہت ہین کہ جہان پارسی تمام ہندوستان سے زیادہ رہتے ہین
آٹھ پارسی جو مصنوعی لاش کو اوٹھانے آئے از حد خوش
تھے۔ اور بہت خوشی سے گفتگو کرنے کو۔ یہ ایک لفظ بھی
اوسکا نہین سمجھ سکتی تھی لیکن جو کچھ کہ وہ گفتگو کرتے
وہ سب تجارت کی بابت ہوتی۔ کیونکر روپیہ
پیدا کیا جاوے۔ چاے۔ کافی۔ شکر۔ چاول۔
اور ہر ایک قسم کے دوسرے تما کپڑون۔ ریشم کشمیری شال
دکھن کی ململ۔ اور دوسرے کپڑون پر گفتگو کرتے رہے
چونکہ چار بجے اور اب وقت آگیا کہ چلین کیونکہ تھوڑا تھا دیر
مین آفتاب بہت جلد مہ ٹھر کے اوسکا اب غروب ہوگا۔ ایک
پارسی نے کہا "پچھلے مرتبہ جب گول گاتھ اپنے بیچارے
لڑکے کو رکھنے آے اور انکو تو محسن کی نگرانی کے واسطے چھوڑ
گئے تھے"
"وہ ان جانورون نے فوراً آنکھین نکال لین تھین"
"پس مجھے نہین معلوم کہ آگے اوسکو کیا نصیب ہو۔ خوشی یا رنج
وہ کیا نہی آنکھ کی گئی تھی"
"لیکن میرے لڑکون کو خیال کرو کہ جنکی پیشوائی کو بھی کوئی گول گوتھا
نہین کرنے آیا تھا۔ اونھون نے مثل بت پرست ہندو کی
قبر اپنی پانی مین پائی۔ کیونکہ وہ کمبخت ٹھگون کے ہاتھ سے
ضائع ہوے تھے۔ خدا عقلمند انگریزون کو برکت دے کہ
جنھون نے خیریت سے ٹھگون کو یہان سے اوڑا دیا"
کسیقدر زور سے کیٹ کا دل دھڑک رہا تھا کہ جب محسن جمشید جی کی
بیوی اور لڑکیون نے اوس سے الوداع کی سفید کپڑا پہنایا
اور اوسکے چہرہ پر برقع ڈالا۔ جب وہ ٹکٹی پر لیٹی تو اوسکے
منھ سے آہ کی آواز نکلی۔ ٹکٹی کے چھ ڈنڈے تھے اور یہ سب

لوہے کے تھے کیونکہ لکڑی پاک خیال کیجاتی ہے۔ اور آگ پر
کو چڑھائی جاتی ہے۔
محسن اور پانچ دوسرے پارسی بالکل سفید کپڑے پہنے تھے
اوسکو اوٹھایا مکان کا دروازہ کھلا اور بند ہوگیا اور کیٹ
نے کئی ہفتون کے بعد پہلے تین پہر سڑک دہلی مین دیکھا۔
اسوقت ایک لاش بنی ہوئی آہستہ آہستہ جاتی اب کسی
شان و شوکت کی گاڑی یا گھوڑے پر نہ تھی۔ آسمان گرم
تھا شام ہوگئی تھی۔ تاہم کیٹ کو اس خوف سے کہ کہین کوئی
پہچان نہ لے بیہوش بننا پڑا جیسے ہی یہ سڑک سے بڑھے
چینی کے برتنون مین شربت کے بیچنے والون مشہور
مٹھائی بیچنے والون۔ بنیے ہندون تنباکو بیچنے والون
اور چینی کے بیچنے والون سے گندے بعض مرتبہ کیٹ طرف
کہ جواب اوسکا نام ہونا چاہیے اپنا دل بہت چور پایا۔ اوسکے
کانون مین گانے کی آواز آئی خوف طاری تھا۔ شک و شبہ
تھا کہ کہان وہ جاوے گی اور کسکے ساتھ یہ وقت تھا کہ
جب کسیقدر اوسکی سمجھ تھی اوسکی عقل وغیرہ کی خراب کرنیے
والی تھی۔
ان خیالون سے اوسوقت جاگی جب اوسکی لاش زمین پر
رکھ دی گئی۔ اور ہندوستانی مین اوسکے گرد گفتگو
ہونے لگی پارسی کشمیری دروازے پر پہونچ گئے تھے اور
گارڈ کے حولدار نے کہ جو ہر وہین پیش سے تھا اس لاش
کے نکلنے مین حجت کی۔ کیونکہ مسلمان اور ہندو مین قدرتی
نفرت تھی۔ اور ایک ایسے اندھیرے مین اونکو بالکل اختیار
تھا کہ وہ آپسمین فساد کرین اور صاف ظاہر کرین کہ کسطرح
سے دل سے وہ دونون آپسمین نفرت کرتے ہین۔
حولدار نے حقہ چھوڑ کر پوچھا "تم کیا لائے ہو"
"وہ سلام صاحب اپنے گھر کی ایک عورت"
"سلام تمکو بھی۔ کیا مردہ"
"وہ ہان ورنہ یہان کیون آتے"

"اچھا مجھکو اوسکا چہرہ تو دیکھنے دو"

عقب اور آفت کے چہرے پہ گران پا سیون نے اوس دیسی افسر سے کہ جو کرنل کی پوشاک پہنے ہوے تھا عاجزی کی۔ اور جسنے بجاے ہمدردی کے برعکس حقارت سے انکو کافر اور بت پرست کہا"

شہر باکر اور حولدار نے اوسپر لشان کرنا شروع کیا۔

"اگر وہ مرگئی ہے تو مین بلا کسی جرم کے اوسکے جسم پر تلوار لگا سکتا ہون کہ جس سے جو کچھ تم کہتے ہو اوسکی سچائی کا اعتبار ہوگا"

"یہ ایک چیز ہے ذرت کی امانت! مردہ کی اہانت و بے عزتی!"

"ہان ایک بت پرست کیا تم کہ جو ان کو اپنی لاش نذر نہین کرتے اور کیا وحشی چڑیان تمھارے اعزا کی لاشین نہین کھاتین پھر ایک مسلمان کی صاف تلوار سے کیا ہرج ہے"

اوسنے اپنی تلوار گھومانا شروع کی۔ اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے"

"اے صاحب (ایک دیسی کرنل کیطرف دیکھکر) اس پروانہ کو تو پڑھیئے کہ جسپر کوتوال شہر کے مہر و دستخط ہین"

"کیا تمھارا مطلب عاصم علی خان سے ہے۔ کہ جو ہمارے پلٹن مین ہین۔

"نہین جی"

"پھر کسکے دستخط ہین"

"کوتوال آغا حسن کے"

"تو بہت تعجب اور بت پرست دونون ہی آغا حسن آج کو توالی کے سامنے توپ پر رکھکر اوڑا دیا گیا"

"کیا بیہودہ اسکو پھاڑ ڈالا"

"... دیا"

"تمھیں ... ... توپخانہ سے"

"اور ... ..."

"تیرے ... سے ... جرم کافی تھا کہ ایک گوری لڑکی کو چھپا

تھا اور مرزا مغل سے اوس بابت ایکبار اشرف خان نے تحقیق

"یہ فرنگن جج مسلی کی بیٹی تھی"

"اے چشمہ روشنی کیا یہ سچ ہے"

"ہان بس پیادہ عاصم علیخان آجکل کوتوال ہے"

محسن نے اپنے اور کیٹ اور اپنے احباب کی جان کا خوف کھاکر کہا "لیکن مری لڑکی کو گول گو تم مین وقت معین پر جانا چاہیئے"

حولدار نے جو شرارت پر کمر باندھے تھا جواب دیا "ہرا نہو تم نہین جب تک کہ ہم نہ دیکھ لین" یہ کہکر اوسنے کسن پھاڑ ڈالا آخر نہایت تعجب اور زور سے کہ لوگ دور سے جمع ہوگئے کہا "دیکھو سفید انگریز کی لڑکی ہے"

چھپا پاسیونکی یہ سب سے عمدہ موقع گرفتاری کا تھا۔ یہ ہندوستانی کرنل تلوار لیکر آگے بڑھا۔ اپنے ... ایک قیدی شکار ظالم اور بیرحم ہندوستانیون کا دیکھکر کیٹ کا خون خشک ہو بالکل جمع تھا۔ اوسنے ایک آواز زبان سے ... نکالی اور ... آنسو انکھ سے بہا۔ گو کہ پرشاد سنگھ کے کمبخت ہاتھون سے کہ جو صوبہ دار ہمارے پلٹن کا تھا پکڑ لیا تھا۔

تینتیسوان باب ۳۳

میرٹھ کے پناہ گزین

اوس شب کے بعد دوسری صبح کو جو کیٹ نے پریشانی اور آفت مین دہلی کی سڑکون اور شاہی جامع مسجد مین صرف کی دیکھا کہ روبی لمن اور جمیل پیرسلی اور جسپہ انگریز پناہ لینے والے شریک میرٹھ پہ شاہ ہرا و ظہور پیدا ہوکر چند گانون سے جا رہے ہین اور وہان سے بیگم آباد کو جہان ایک بہت بڑی سرائے ہے۔

انکی آنکھون سے وحشت برستی تھی۔ اور اونکے دل مین ناامیدی تھی۔ کیونکہ وہ ہاتھون سے چھٹ گئے تھے کہ جنکے

وہ صفحہ ہستی پر سب سے زیادہ محنت کرتے تھے اور
ایسے وحشیانہ طریقے سے کہ جس سے خون پیدا ہو کسی نے
مِلن کو یقین دلایا تھا کہ وہ توپ کی گاڑی جس پر
کیٹ بیٹھی ہوئی تھی مٹکاف ہوس کیطرف گئی ہے۔
یہ سنکر سپاہیوں کے ساتھ جنمیں بربورا اور دیگر
سپاہی ملے ہوئے تھے وہاں گیا۔ لیکن کہیں ہے کا
پتہ نہیں لگا۔ واپس آنا ناممکن تھا۔ اس خیال سے
کہ کئی افسر دریا کے اسجانب آئے ہیں شاید وہ نکل آیا
ہو۔ پس شکستہ دل مِلن کے واسطے اور کوئی علاج سوائے
اسکے نہ رہ گیا تھا کہ میرٹھ کیطرف جاے۔ اس پارٹی
میں سوائے ٹمپل اور اوسکے سپاہیوں کے اور کوئی
نہ تھا کہ پیدل گاڑیوں یا گھوڑوں پر تھے جنمیں سے
ہر ایک کو کچھ نہ کچھ داستان اور عجیب و غریب حال اپنے
بھاگنے کا بیان کرتا تھا۔ ایک شریف کا جنکو دہلی گرد
سے علاقہ تھا کئی میل تک ایک نایک اور چار سپاہی
تیسری پلٹن نے تعاقب کیا۔ اوسکے ساتھ اوسکی بیوی
اور بچہ بھی تھا جو سو رہا تھا۔ اور اپنی بندوق سے
تین بار متواتر گولیاں بھر کر ماریں اور ہر ایک سوار کو اوسکی
کاٹھی سے گرا دیا۔

تمام شب کو خاموشی رہی کبھی کبھی ایک نعرہ افسوس
اور آہ کا نکل پڑتا۔ پچھلے دن کی محنت اور تکلیف سے سب
لوگ بالکل بیدم تھے ہر ایک شخص اپنی بندوق اور اسباب
وغیرہ سے لدا ہوا تھا نہیں تو اپنے ٹٹوؤں کو لادے ہوے
تھے۔ جب صبح ہوئی اونھوں نے ایک دوسرے کا
چہرہ دیکھا اور گفتگو شروع ہوئی۔

مِلن نے جسکا چہرہ بالکل زرد آنکھیں خونیں ...
اور منہ تو سیاہ گویا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہجار کی مصیبت
برداشت کئے ہوے ہے کہا۔ "کیا تم میں سے کسی نے
دیسی فوج پیدل کے ریورس کو کل شب دیکھا تھا"

ٹمپل نے جواب دیا۔ "مریوس ٹگے والی گاڑی میں
چچی کی لڑکیوں کے ساتھ تھا۔ لیکن مجھکو ٹھیک یاد نہیں"
"لیکن کیسیکو کچھ غریب لیلی کی خبر نہیں معلوم"
"وہ ایک کم سن پیار کے قابل لڑکی تھی"
"اس کمبخت دن کے شروع ہی میں وہ یقین ہے نہایت خوش
ہو گی"
"وہ غضبناک قسم خدا کی غضبناک دن تھا"
ڈائل "مجھکو پورا یقین ہے کہ ہم لوگ بہت جلد کل
یا پرسوں دہلی واپس آویں گے۔ ہر ایک آدمی
اور بچے کو بدلے لیے میں ماریں گے"
ٹمپل "ہاں ڈائل ہاں۔ جو کچھ خون خرابہ
ہوا ہے اوسکا حساب ضرور ہوگا۔ اونھوں نے سو ایک
ایک کو مارا۔ لیکن ہم لوگ اونکے ساتھ بچے پیرن کی طرح
سے برتاو کرینگے۔ کیوں جوانوں؟" تمام لوگ
بدلہ لینے کی خواہش سے چلائے "سر کے بدلے میں سر
لیں گے سنگین کے بدلہ سنگین۔ اون لڑکوں۔
عورتوں۔ لڑکیوں اور بچوں کی کیا گت ہوئی تھی خود
کرو" ڈائل نے جو چرٹ اوڑا رہا تھا کہا "قسم
خدا کی جب ۳۸ ویں پلٹن نے بلوہ کیا میں چاہتا تھا
کہ صرف ایک ہی رجمنٹ ہماری مدد کو آوے۔ صرف
ایک ہی اس سے مطلب نہیں کہ وہ کون ہے۔ کسقدر
ہم لوگ ذلیل بے عزت خاموشی کے ساتھ کشمیری
دروازہ پر قتل عام دیکھا کئے جو اون ظالم پاجیوں
نے کیا" کرنل رٹکن نے "مسٹر ڈائل یہ سب اوجڈ
نہیں تھے۔ بلکہ پورے قواعددان سپاہی تھے۔ اپنے
دیسی افسروں کے زیر کمان کئی ہزار باغی رجمنٹ
پوری تھی"
"وہ بیرحم خون کے پیاسے۔ اور میری کیٹ اور اوسکا
خاندان کیا ہو گیا۔ سب فنا ہاے افسوس"

وہ اپنا ... او شہو مرد کی طرح مصیبت برداشت کرو"
وہ لیکن مجھکو مشل انسان کے صدمہ بھی جلد ہم ہوتا
چاہیئے"
وہ اچھا اب دوسرے ہفتہ مین اگر خدا کی مرضی ہے
ہم لوگ ہر ایک نافرمان ویسی غلام کو سنگین اور
گولون سے اوڑا دینگے"
وہ نکالا اس سے کچھ بھی مطلب ہمین نکل سکتا ہے
جو ہو وہ تو ... نہین سکتا ہے"
ہندوستانی ہمیشہ ... تھے ان لوگون پر
نہایت حقارت سے دیکھتے اور واقف
تھے کہ کسقدر مصیبت ان لوگون نے برداشت کی
ہے - وہ صرف خیال کرتے کہ یہ دہلی سے بھاگے ہوئے
پناہ مانگنے والے ہین اور جو فوراً دہلی مع اور لوگون
کے بدلا لینے کو واپس آوینگے -
کرنل ریوکن نے جسکے دل مین ایسے خیالات بلند
ہو رہے تھے کہا کہ بنگال کے احاطہ مین اسوقت
ڈیڑھ لاکھ فوج ہے لیکن ان مین دو رجمنٹ رسالہ ۱۹
پیدل اور توپخانہ کے یورپین ہین اور یہ سب
دور دور برٹش اعظم کی سی چار چند جگہ مین پھیلے ہوئے
ہین - اور اگر بغاوت کا بخار پھیلے تو روکنے کے واسطے
ہمکو ایک بہت سخت مشکل ہوگی"
بھائی آرام سون پر آؤ ... کر ریورسلی نے کہا مین خیال
کرتا ہون کہ مین پوری ایک بوتل برف و شربت کی
اسوقت پی سکتا ہون"
مل نے کہا مگر مین ایک قطرہ ٹھنڈے پانی کے واسطے
ممنون ہونگا - مین امید کرتا ہون کہ بخار یا کوئی
سخت بیماری بہت جلد ہونے والی ہے" ریورسلی کو
جو انگلستان اور ہندوستان مین ہر ایک آرام کے
ساتھ رہا معلوم ہوا کہ وہ ہر ایک سے اب ہی ہو گیا

اب کوئی نہ ٹٹی کا تر کرنے والا اور نہ کوئی رات کو
مدد دینے والا پنکھا قلی نہ کوئی خدمتگار نہ کوئی مچھر دن
سے بچنے کو پردہ اور نہ جنوری کہ ان تکلیف دہ جانورون
کو پردہ کے اندر سے نکالے - تاہم دلی کی مصیبت سے
بڑھکر مصیبت ہے - اوسنے اپنے بھائی افسرون کیجانب
دیکھکر کہا کہ مل تمکو بہت مشکل پڑیگی - میرے پاس
اب صرف دو چر شہد رہ گئے ہین جنمین سے ایک تم لو"
ایسے وقت مین اوس شخص نے تین بار حسد کرنا چاہیئے
کہ جسکی نہ تو بیوی نہ لڑکا نہ عزیز و اقارب افسوس
کرنے کو ہین - ریورس تمہارے چر شے کا شکریہ"
بہت سے بھاگنے والے جنکے پاس گھوڑے اور گھسان
تھین - اور جو زیادہ تر سویلین تھے پیچھے رہ گئے جنکا
پیچھے رہ جانا آخر بہت برا ثابت ہوا -
دوسرے روز آفتاب بہت گرم تھا - مل اور دوسرے
سپاہیون نے اپنے سرون مین ایک تر رومال باندھ
ٹھنڈا رکھنا چاہا - اور جب یہ کسی کنوین کے قریب
پہونچے - مل نے اپنے ساتھیون سے کہا جسمین بہت
سے زخمی سپاہی تھے کہ وہ پانی نہ پیئین بلکہ اپنے بدن کو
صرف تر کرین کیونکہ اس سے بیماری کا گمان ہے اور
اب وقت آگیا ہے کہ ہر ایک یورپین لڑنے کے واسطے
طیار ہو -
تھکے ماندے وہان سے ہیہ بڑھے - اب ڈوکن بھی
پیدل تھا کیونکہ جب یہ اپنے گھوڑے کو کھڑا پانی دے رہا
تھا - ایک جانور اوسکی ناک مین گھس گیا جس سے پریشان
ہوکر دیوانہ وار گھوڑا جنگل کیطرف بھاگ گیا -
انبہ کے درخت کے نیچے اونھون نے قریہ نگر مین قیام کیا
مل نے نہایت تلخی سے کیونکہ اوسوقت اوسکو ہرگز
خیال نہ ہو سکتا تھا کہ کیٹ اوسکی پیاری کیٹ تھکی
ماندی اوسی پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے کہ جسکو ابھی دہ

محسن جمشید جی پابہئی سوداگر کے یہان خالی کرایا ہی -
مرید نگر اور خاص بیگم آباد کے اوسجانب دوسری
شب کو بہت سی یورپ مین لاشون کو پڑا پایا کہ
جسمین اوںھون نے اپنے ہمسفرون کو بھی دیکھا
جو گاڑیون اور گھوڑون پر ایک شب آگے گئے تھے
تھوڑی ہی دیر کے بعد اوسکو آگرہ کا گنبد نظر آیا جسکے
گیارہ بڑے اور چھوٹے گنبد . آفتاب کی روشنی
مین چمک رہے تھے - ۴۲ میل کے سفر کے بعد یہ لوگ
داخل میرٹھ ہوئے جہان اوںھون نے ۳ رسالہ کا
سب کام دیکھا - ۱۱۰۰ فوج پیدل نے بنگلے
غارت کردیے اور کنٹونمنٹ جلادیے - لیکن انکو
۲ نمبر رفل سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ ان سپاہیون
نے غضب کیا کہ جو سرگروہ اور سرغنائی کا کام انکو
کے کرتے اور اوسوقت قریب کے بنگلون مین
انتظار کرتے تھے -

ملن نے صرف سادی رپورٹ اس امر کی
کمانیر فوج میرٹھ سے کی اور اوسنے یہ دلی خواہش ظاہر
کی کہ وہ دہلی کو بھیجا جاوے جہان وہ امید کرتا
تھا کہ فوج بہت جلد جاویگی - لیکن اوسکو معلوم ہوا
کہ جو معاملات ملک کے سرانجام کرتے ہین اون کو
کسیقدر ذاتی لحاظ ہے اور امور کا خیال تھا - دہلی
مین حملہ کرنے کے واسطے زیادہ فوج کی بمقابلہ میرٹھ
کے ضرورت تھی - افسرون مین مشورہ ہوتا تھا
حکم دیا جانے والا - اور ایک پوری فوج طیار ہو چلی
تھی پس بہت دن تکلیف وہ سستی و تذبذب مین
رہا جس سے قریب قریب ملن پاگل بنگیا - تاہم بخوشی
کام کرتا تھا - کل ملک مین تشویش پھیلی ہوئی تھی اور
وحشی فرقہ پنڈاریون نے برابر انکو مستعد و پرجوش
رکھا -

آخر کار ملن نے جو چاہتا تھا کہ کوئی گرمجوشی سے کام
کرے مستعد ہوا کہ ان بدمعاشون کے خلاف
وہ چالیس سپاہی زیر کمان ٹمپل لفٹنٹ پیچھے
بہت آدمیون بنگال فوزلیر کے لیکر بڑھا -

چونتیسوان ۳۴ باب

ملن اور پنڈارون

ایک روز پہلے ہوشیاری کے ساتھ اوسنے قرب
وجوار مین پتہ لگا کر سردہنے کیطرف جو خاص جاگیر
زیب النسا بیگم سمرو کے گذارے کے واسطے تھی جسپر
وہ مع اپنے متبنے لڑکے مسٹر ڈیویڈ ڈلس سمرو کے باوجود
مخالفت ایسٹ انڈیا کمپنی قابض تھی -
اسکے سپاہی ایک جھگڑے مین جسطرح سے کہ دیسی
عورتین سفر کو نکلتی ہین آگے بڑھے - پر وہ اسقدر
مضبوط باندھا گیا تھا کہ اون دیسی عورتون سے
علاحدہ رہین کہ جو اصل کارنش انفنٹری کے سپاہی
تھے - اور اوس سے پچاس قدم ادھر ادھر ملن اور
دوسرے ہمراہی ساتھ تھے -
لفٹنٹ ٹمپل کسیقدر اچھی طرح سے پوشیدہ اپنا پیچ
اپنے پاس رکھے ہوئے گاڑیان بنا - ان بیلون سے
اوسکو نہایت تکلیف دی ایسی کہ جیسے گھوڑے جب
مین تھین دیتے تھے -
جیسے ہی کہ گاڑی گیہون - گنون - روئی - جوار کے
کھیتون سے جو جنوب جانب سردھنا کے جو دس کوس
دہلی سے ہی گذرے ایک سوار اونکے قریب سے نکل کر
جنگل مین گھوڑا بھگا کر گم ہو گیا -
ملن نے اوس راستہ سے اپنے ہمراہیان کو دوسری
طرف لیجا کر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ بدمعاشون کا
آگاہ کرنے گیا ہی - رات ابھی بہت نہین گذری تھی -

کاڑی سڑک پر روکی گئی کہ جو شخص گذرے پوشیدہ
نہ جا سکے - اور ٹمپل کی پارٹی سے . دو قدم پر ملن نے
پنے تئین چھپا لیا تھا -
یہان پر کوئی اسوقت نہ تھا - نزدیک ایک بانس کا
نکان بارہ فٹ اونچا تھا جسمین ایک سُرخ جھنڈا لگا
س امر کے ظاہر کرنے کو لگی تھی کہ یہان ایک شخص
شکار شیر کے نذر ہوا ہے - یہ کسیقدر خوفناک خیال تھا
علاوہ پنڈارون کے جو کھنی سے سہنی پر جا رہے تھے
جانب بھی سڑک پر نظر پڑتے تھے - یہان کمپنی پنڈارون
جانب سے چھیڑ چھاڑ کے واسطے ٹھہری رہی جسمین
یہ بہت سے دیسی سپاہی شامل ہو گئے تھے - اسکے
ند سپاہیون نے آپس مین گفتگو کی کہ کسقدر بدنامیان
نھون نے ہندو اور عیسائی آبادی دیہ کے ساتھ
بن بالیان کان سے گھسیٹ لیں - اور عورتون کے
یور کے واسطے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے - ایک گھنٹہ شب
زری - بھیڑیون کتون اور سیارون کی آواز کے سوا
ر کوئی آواز نہین آئی - بعض آوازین عجیب غریب
ی تھین - ملن کا خیال تھا کہ یہ بدمعاش جانورون
ی آوازین اس غرض سے بول رہے ہین کہ اپنے ساتھیون کو
ع کرین -
راہیان اب ندی کے کنارے جا کر بیٹھے - ٹمپل کو کسیقدر
ے صبری بھی معلوم ہوئی -
ن نے پوچھا " ڈائل کیا کچھ تم بیمار ہو کہ اسقدر
موش بیٹھے ہو ؟ "
نہین چلنے کے قبل مینے کچھ ایسا گوشت کھا لیا تھا
جسکے ہضم کرنے کے واسطے ایک بہت بڑا اور سخت
رہ چاہیے "
لیکن شاید پنڈارون کی گولیان اور دشوار ہضم
نا ہو گی "

غارت ہون پنڈارو - مجھے امید نہ تھی کہ تم استے
ظالمون مین پھنسو گے "
" کیون ؟ "
" کیونکہ تمھاری اعلی اغراض کے واسطے دہلی مین
ضرورت ہے نہ کہ یہان حولدارون اور کانسٹبلون
کے کام کرنے کو "
" لیکن مین عمداً تو اپنی زندگی . . . خطرہ مین ڈالونگا
افلاطون نے کیا کہا تھا "
" مین نہین جانتا کہ کیا کہا "
" انسان اپنی زندگی مین مثل ایک سپاہی کے بنایا گیا
ہے جس سے وہ ہٹ نہین سکتا جا ہے جو کچھ ہو جبتک
کہ کمانیر اوسکو نہ بلائے "
ڈائل نے ٹھہر کر کہا " افواہ ہے کہ پانچسو تعداد مین
پنڈارے ہین - اور تمھارے ساتھ صرف اتنے ہی سپاہی
ہین "
" ہش - اگر پہلے سے مجھکو معلوم ہو جاویگا کہ خطرہ
ہے تو مین خاموشی کے ساتھ چلا جاؤنگا - لیکن ابھی
اطلاع سپاہیون کو کہین نہو "
" میرے ملک مین ہوشیاری کا کوئی رواج نہین ہے "
" شاید تم میرا مطلب نہین سمجھے "
" روبی تم بالکل بدل گئے ہو اور ہندوستانی مصائب کے
تم نے برداشت نکئین : کچھ قصور تمھارا نہین ہے
غریب پرور مین جب اونکے سپاہیون کی وردی
دیکھتا ہون میرا کلیجہ بھر آتا ہے - نہین معلوم کہ اونسے
کیونکر یہ آفت برداشت کی ہو "
ملن نے اپنے نیچے کے ہونٹھ چبا کر آہ کھینچی اوسکے دل مین
خیال گذرا یہ کسطرح سے اوسکے دوسرے نازک سُکّا
نے برداشت کی ہو گی "
" اوسکی سیاہ مونچھین اور سفید چہرہ ابھی تک

میری نگاہ کے سامنے ہے"

"کیون اور کیونکر۔ ڈوائیلی ؟"

"وہ ایسا جوانمرد تھا۔ اسقدر اسقدر"

"اسے خوب دلیفا بھی اوسکے ساتھ تھی"

"ہان اوسکے ساتھ ہے"

"ٹھیک ہے آگے کہو"

"بہت اچھا"

"مین خداسے دلی دعا مانگتا ہون کہ یہ جو تم صیغہ ماضی استعمال کر رہے ہو وہ آخر مین غلط نکلے"

"یہی مین بھی دل سے چاہتا ہون"

ملن (آہستہ سے) "پچاس گز کے فاصلہ پر طیار رہو" ہر ایک شخص نے اپنی بندوق اوٹھالی اور داہنے ہاتھ کی بیچ کی اونگلی اوسکے گھوڑے پر رکھی دہلی کی لڑائی کو یاد کیا۔

یکبارگی کسیقدر شور معلوم ہوا کہ جو شاخون سے نکلا۔ اور بہت سے وحشی غضبناک آدمی طرائے تلوار سے لوگ مرزئی پہنے ہوے تھے۔ بہت سے پیرون سے ننگے تھے۔ صرف سر پر پگڑی اور میلا کمربند تھا۔ تلوارین سنگین چاندنی رات مین چمکاتے ہوے جھاڑیون سے نکل پڑے۔ درخت سے اوترے کہ عورتون کو لوٹ لین او گرفتار کرلین۔ کیونکہ اونکو یقین تھا کہ گاڑیون مین عورتین ہین۔ اور خیال کرتے تھے کہ گاڑیبان اونکا راستہ بھول گیا ہے۔ ورنہ اسقدر کیون دیر لگاتا۔ لیکن اونکو بہت خوف معلوم ہوا جب ایک وحشیہ مرہٹہ مارا گیا۔ ایک لحظہ بعد تین آدمی ٹمپل کے تپنچہ سے مارے گئے قبل اسکے یہ لوگ ایک گولی چلا یا

ایک گھونسا ارسکین یا سنبھل سنگین پچاس گز کے فاصلہ پر سے کئی گولیان سر ہوئین اور ملن نے چلا کر کہا جوانو آگے بڑھو سنگین نکالو۔ یاد کرو دہلی کے واقعہ کو یاد کرو

بچون اور عورتون کو یاد کرو"

ایک زور سے نعرہ بلند ہوا اور بلا سخت مقابلہ کے پنڈارون نے سخت بازو ہاتھی کے قریب لاشین چھوڑ بھاگ گئے۔ جو سب ظالم بدمعاش اور اپنی جانون سے بے خبر تھے۔

ایک بھی انگریزی سپاہی زخمی نہین ہوا۔ پنڈارون کے پرانے سب ہتیار اور بہت سے کیمپنی کے مقتول جو پنڈارے اپنے پاس رکھتے تھے بیل گاڑی مین لادے گئے۔ شالی کپڑون اور کوتون مین مرے ہون گی بہت سی اشرفیان بازوبند۔ پالسیان۔ بھری ہوئی نکلین۔

ملن "سپاہیو یہ ہمارا پہلا کام تھا۔ ہمارا پہلا بدلا"

ڈوائیلی "اور ہمارا ایک بھی آدمی نہین مارا گیا"

یہ لوگ لاشون کو چھوڑ کر چلے گئے کہ جنگلی جانور چیتے ان کے عزیز ہین۔ ایسا ہی ایک واقعہ گوالیار مین ہوا کہ ایک سپاہی لفٹننٹ کالبرن اور بیالیس سپاہیون سے ہوا کہ اونھون نے پانچسو باغیون کو ہاتھرس کے قریب مارکر بھگا دیا۔

۳۵
پنتسوان باب

باپ اور بیٹی

پولی کو جب باغ محل مین بابو بلی سنگھ نے ڈالدیا وہ تھوڑے عرصہ تک اس وہم مین رہی کہ وہان اس غرض سے لائی گئی ہے کہ اپنے باپ کی مدد کرے اور اس سے بالکل بے خبر تھی کہ شہر مین اوسکے پیچھے کیا ہو رہا ہے۔ غریب لڑکی آگاہ نہ تھی کہ ان خاموش ہندوستانیون کا لانے سے کیا مطلب ہے۔

بدقسمت پادری کا چہرہ اور سیاہ کوٹ بالکل خون سے آلودہ تھا اپنے رومال سے پونچھا اور اپنے سایہ سے کہ ایکبارگی

اوسنے خنجر پیر رکھا۔ وہ عرصہ تک بول نہ سکا۔ اس باعث
اچھی طرح نسمجھ نہ سکی کہ کسنے پادری پر حملہ کرکے اوسکو
زخمی کیا۔

اوسکا سر اپنی چھاتی پر رکھ کے کہا "میرے پاپا۔
میرے پیارے پاپا۔ مین پیرون پر گر کے اون سے عاجزی
کرونگی"

"اونکے سامنے دو زانو نہ ہو بلکہ خدا کے سامنے ہو اور سے
عاجزی نہ کر کیونکہ وہ جاہل بت پرست ہین۔ بلکہ
خدا پر بھروسہ کر تیری مدد پر یہ لوگ زود جست نہ پا سکینگے"

"اے پاپا تمھارا کیا مطلب ہے مین سمجھتی نہین کیا
ہونے والا ہے؟"

"یہ رحم کرنے والے بیرحم ہین کیونکہ اونپر رحم ہوگا۔
بیٹا ایکیشا کہان ہین"

"وہ گھر مین پاپا"

"اور طلسن"

"وہ اپنے سپاہیون کے پاس یا شاید گھر مین"

"ہاتھ ملکر۔ "افسوس افسوس"

"اگر جہان تمکو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ مین تمھاری
مدد کرونگی کہ کھڑے ہو۔ کسقدر تم کمزور ہو کوشش
کیجیے اے میرے پاپا۔ یہ تمکو کسنے مارا کسکو جرات ہوئی"

"ایک ہندوستانی درویش نے کہ جسکے ہاتھون مین
مجھکو میرے ناشکرے خدمتگار عاصم علی نے چھوڑا"

"آہ جیک ہمارے ساتھ ہے۔ وہ بہت جلدی
سمجھ لین گے"

پھاٹک کہ جس سے یہ باغ محل مین بند کی گئی تھی بند ہوگیا
تھا۔ ایک جانب ۳۰ فٹ اونچی دیوار تھی کہ جو کل محل
کے گرد گھری ہوئی تھی مینارین حفاظت کے واسطے
تھین۔ اور باغ ایک میل لمبا اور پاؤ میل سے زیادہ چوڑا
منہ قلعہ سلنگ کے تھا۔ جنوب جانب محل تھا جسمین

چمکتی ہوئے مینارین اور سونے اور تانبے
کے گنبد دیوارین سنگ مرمر کی زمین پر سنگ موسٰی
اور بڑے بڑے دروازے سبز رنگ گوٹے سے لیس
پردے پڑے ہوئے تھے۔ چار توپین چارون بڑے
پھاٹکون پر تھین۔ لیکن سب سے بڑی توپ پرانے
پھاٹک پر تھی۔ جہان دو پتھر کے ہاتھی تھے کہ جنپر راجہ
چیتور اور اونکے بھائی کی تصویرین لگی تھین۔
اوس کھڑکی اور محل کے درمیان کہ جہان پولی کا دل
دھڑک رہا ہے مع ایشیائی آراستگی کے ایک باغ تھا
کہ جو شاہجہان نے بنوایا تھا۔
اپنے سایہ کو سنبھال کر پولی نے پوچھا "او پاپا پھاٹک
کو نہ کھولنا چاہیے۔ اون لوگون کو تمھارے جہان
قید کرنے سے کیا فائدہ ہے؟"

"پولی کیا تمکو معلوم ہے کہ تم کہان ہے"

"باغ محل مین یہ ایک عجیب مقام ہے کہ جہان یورپین
لوگ بالکل نہین آتے جاتے۔ ایسا ہی کپتان ڈگلس
بیان کرتے تھے اور وہ اس سے اچھی طرح سے بجا ہی ہوکہ
واقف تھے"

"میری غریب لڑکی"

"وہ پھر بیہودہ آدمی یہان آتا ہے!"

"کون پولی؟"

"وہی صوبہ دار بلی سنگھ جسکی وضع پر ہم لوگ
ہنسا کرتے تھے"

"پیاری پولی وہ کسی عمدہ مطلب کے لیے نہین آتا ہوگا
مین اوس ملعون درویش کی انسے شکایت کرونگی
جسنے آپ کو مارا۔ اور اوس عاصم علی کی بھی کہ جو
قابل پھانسی ہے جیسے اور قید کرنے کے لیے"

بلی سنگھ نے یہ آخری الفاظ سن لیے۔
وہ بالکل سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا ایک ہیرا اور ایک

چڑیا نگری مین لگائے۔ بھالا پستول لئے جسمین
جواہرات جڑے ہوے تھے۔ پادشاہ کے چار آدمی شہزادی
پوشاک پہنے اوسکے ساتھ تھے۔ اوسکی آنکھین خوشی
اور مسرت مین چمک رہی تھین۔ اوسکا میلا چہرہ
بالکل خون سا سرخ تھا۔ لیکن ظاہرداری مین وہ بالکل
شریف اور نیک بنا ہوا تھا۔ وضع ہر ایک مسلمان کی
اوسکی چہرہ نئی ہو بنا لیتا ہے۔ پادری صاحب نے بہت عاجزی سے
کہا کہ اے صاحب میری لڑکی کو آزاد کرو اگر چاہو مجھ
جان لو مین بڈھا ہوگیا ہون اور مین بالکل ہرج نہین
کہ مین آج مرون یا دس برس بعد لیکن اوسکو آزاد کرو
اور مین خوشی سے اپنی گردن تلوار کے واسطے کھول دونگا
پولی نے وحشت مین کہا کہ پاپا پاپا یون آپ کیونکر گفتگو
کرتے ہین۔

وہ بابو بلی سنگھ نے ہندوستانی مین جواب دیا کہ تمھاری
لڑکی یہان رہیگی۔ کیونکہ تمھاری نقصان رسان جان
نہ لیجاویگی۔ پرانا جعل ساز اور خراب مذہب کا
پھیلانے والا۔ چاہیے وقت آوے کہ جب تمھاری ایک
کی جگہ ہزار جان ہون اور تلوار انصاف اوسے قتل
کرے۔

شہر مین زور شور اور کبھی کبھی توپ کی آوازین بڑھتی
جاتی تھین۔ کیونکہ بہت سے بدقسمت یوروپین خاک
اور خون مین آلودہ اپنے کپڑے پھاڑے مایوسی کے
عالم مین جو باغ کے اندر اس غفلت مین کو خاندان
مغلیہ شریک بغاوت نہین ہے محل کو پناہ کے واسطے آئے
تھے۔ مسلح آدمی اونکو مارنے کے واسطے چارون طرف
سے آگئے۔ باغیون نے پکڑا بالکل ننگا کیا اور کھجور یا
کسی اور درخت کے تنہ مین باندھ دیا کہ جہان
بہادر شاہ کے حکم کا انتظار کیا جاتا تھا۔
پولی ان خوفناک حالات کو نہ برداشت کر سکی اور چیخ

پادری کے سینہ مین چھپا لیا اس طرح سے ایک کو دو
نے سنبھال کر چلتی لیتی دھوپ مین ٹھہر گیا اور بلی
اور اوسکے ہمراہیان یہ تماشہ دیکھتے رہے۔ ان
پادری نے اپنے خدمتگار محمد علی کو پہچانا کہ جو غصہ
گستاخ کپتان ڈنگاس کی تلوار گھسیٹتا ہوا آیا جو شا
بابو بلی سنگھ کے حکم سے [illegible]
تو تھا۔ [illegible]
[illegible]
ہو آئے اور جسکو لندن سے پادری لائے تھے جہان
گلیون مین نہایت مصیبت کے ساتھ تھوڑی
کت مین بچا یا لگا بچا کر روزی پیدا کرتا۔ پادری
صاحب نے کہا کہ اے آدمی اگر تم انسان ہو
تو بتاؤ کہ کیا تمھارا پیغمبر محمد اجازت دیتا ہے کہ
بے مدد عورتون اور بچون کو مارو اور ایسے
مظالم پیدا کرو۔

وہ تو نہین ہمارے پاک امام اور درویش لکھ
ہین کہ اون لوگون کو مارو کہ جو مسلمان نہین ہو
وہ کیا پیغمبر یہ نہین کہتا کہ ان افعال کی اس د
اور آنے والی دنیا مین پوری سزا ہوگی۔

وہ یہ مین نہین جانتا کہ قرآن مین کیا لکھا ہے
مین نے عیسائیون کے ساتھ ہی اوسکو بھی
پڑھا ہے۔

وہ پس تمکو جو قرآن کو جانتے ہو اور پڑھے ہو
اپنی بائبل کو آگ مین پھینکنا اور قرآن کی پیر
کرنا چاہیے۔ قسم خدا کی دیکھو یہ فرنگی
کسطرح سے قرآن اور پیغمبر کی نسبت گفتگو کرتا
کیا تمھین بالکل شک نہین ہے اور بس نمک اور روٹی
بدلے مین جو پانچ سال تم نے میری کمائی کھ
[illegible] بدلہ [illegible]

"کوئی نہین" (تلوار ٹیک کر)

"کیونکہ ہم ایسے ہی کے تمھارے ہاتھون مستحق تھے"

"اپنی قسمت کے موافق کرو۔ ایسا ہی اوسوقت خدا نے لکھا تھا کہ جب ستارے بنائے تھے اور ہم لوگ کسطرح اوسکو مٹا سکتے ہین"

"یہ سب جوش جنون پاگل پنا ہی"

"یہ کچھ جنون اور پاگل پنا نہین ہی۔ تم خدا کی اوسیطرح سے عزت کرتے جسطرح سے کہ ہندو شیو کی کرتے ہین۔ اور اوسوقت قتل کرتے ہین جب وقت موافق ہوتا ہی۔ تب سب ناپاک فرنگی ہمارے رحم پر ہو۔ اس باعث اب تمھارا وقت آگیا ہی"

پولی بالکل اس گفتگو کو نہین سمجھی کیونکہ یہ سب اردو مین ہورہی تھی۔ اوسنے ایک آہ ٹھنڈی کی۔ ادھر علی سنگھ نے درمیان مین پڑکر کہا "بس ہوگیا وسٹن صاحب آپ کی لڑکی شاہ کی اب قید مین ہی اور اونکے روبرو پیش ہوگی"

پادری صاحب نے نہایت اطمینان سے کہا "صوبہ دار شکریہ۔ پولی ہم سب بچ گئے کیونکہ شاہ دہلی ملکہ وکٹوریہ کی ایک وفادار رعایا سے ہی۔ اور ہمکو بچائے گا۔ لیکن لینا اور کیٹ پاپا"

"افسوس لینا اور کیٹ (ہاتھ ملکر) وہ شہر مین ہین خدا اونکی مدد کرے"

دم کے نکل جانے سے زمین پر گرنے والا ہی تھا کہ پولی نے گلے لگایا اور سنبھال لیا۔

رسالدار عاصم علی کیطرف دیکھکر پولی نے کہا "میرا پاپا معلوم ہوتا ہی کہ مر رہا ہی۔ اگر تم نے کبھی اوس سے محبت کی ہو تو مدد کرو۔ اونھون نے تمھارے اوپر ہمیشہ مہربانی کی ہی"

رسالدار نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین جواب دیا "وہ سب پولی بہت بیمار ہین۔ لیکن وہ جلد صحیح ہوجائینگے"

محفوظ اور امن مین ہی اگر تم ضدی نہ ثابت ہو"

"کیونکر اور کس سے؟"

"مرزا ابوبکر سے"

اپنے بھالے کو اوسکی پیٹھ پر لگا کر ابو نے کہا "چپ چپ جاو شہر کو جلو وہان تمھارے واسطے سب کام ہی (دو سپاہیون سے کہا) تم سلیم گڈھ کے میناروں مین ان صاحب کو لیجاو اور وہان دوسرے حکم کا انتظار کرو (دوسرے سپاہی سے) اور تم لوگ اس لڑکی کو دوسرے محل مین لیجاو کہ جہان مرزا ابوبکر کے روبرو کل شب کو پیش ہوگی کیونکہ ہم لوگ سب اپنے سرون کو بچانا چاہتے ہین"

اب باپ اور بیٹی علحدہ علحدہ ہوے پادری صاحب چاہتے تھے کہ اپنے تئین ان دو شخصون کے پنجون سے چھڑا دین لیکن نہ چھڑا سکے۔ وہ اوپر عاجزی سے دعا مانگنے کو ہاتھ نہ اوٹھا سکے کسیقدر پسینا جسم پر آیا اور کہا۔ "اے باپ جو آسمان پر ہی میری غریب لڑکی کو بچا۔ میری پاک اور بے دھبہ بیٹیون کو ان بیرحم بدلا لینے والون بھیڑیون اور بت پرستون سے بچا۔ اون لوگون کو بچا جو اپنے تئین نہین بچا سکتے۔"

پولی غریب لڑکی نے جسکی عمر ابھی سولہ ہی سال کی تھی آسمان کیطرف ہاتھ اپنے باپ کے واسطے دعا مانگنے کو ہاتھ اوٹھا بے قصور پاک بے گناہ یہ انگریز لڑکی اپنے واسطے بالکل خوف نہ کھاتی تھی۔ لیکن اوسکا دل دھڑک رہا تھا اوسکی آنکھون سے کیفیت انتظار معلوم ہوتی تھی۔ اوسکے لب علحدہ علحدہ تھے لیکن آواز منہ سے نہین نکلتی تھی ایک دوسرے سے علحدہ کیا گیا اور ہر ایک نے مایوسی اور افسوس کی نگاہ ایک دوسرے کیطرف کی۔

اگر پادری وسٹن اپنی لڑکیون مین کسی سے زیادہ محبت کرتے تھے تو یہ سنبھلے ہوئی والی پولی اوسکی سب سے چھوٹی

لڑکی تھی - کیا یہ وہ نازک تھیں دل پھر ملینگے کہ جو بمقدار آفت اور رنج مین خوف کھاتے ہین - ؟

ہم دیکھینگے -

وہ محل کو گئی اور اوسکا باپ اوس دیوار سے گنبد کے کہ جو دریا کے سامنے ہے شاہ برج اور راج گھاٹ دروازے کے بیچ مین ایک کوٹھری مین لایا گیا - بس ٹھیک دریا جمنا کے سامنے کہ جہان پرانے زمانہ مین ہاتھی اور دوسرے جنگلی جانور لڑا کرتے تھے -

اوسکا افسوس اور رنج خیال کیا جا سکتا ہے کہ جہان وہ تنہا غور کرنے کو چھوڑ دیا گیا اوسکی لڑکیان اوسکو معلوم تھا شہر مین ہین - اور تیسری شاہ مغل کے محل مین ہمیشہ کے واسطے قید -

اچھا ہوتا اگر تینون قبر مین ہوتین - اونکی مان کا خیال آتا - بیدا ہوسکے - عا... ... - کبھی کبھی اوسکا دل پھر ادھر آتا اور وہ اپنے تئین کوسنے لگا کہ جب اپنی مری ہوئی کی یاد آجاتی -

اوس بعد ازان پھر اور کچھ عرصہ دوسرے دن تک گولون اور گولیون کی برابر آواز آتی اور اسکو بجانے کے اوڑ جانے کی آوازنے تو گویا محل کی بنیاد تک ہلادی تھی -

گویا وڑی صاحب نے اپنے پیر ایک چارپائی پر پھیلائے لیکن کیٹ اور لینا کی تصویرین سامنے برابر آتی تھین - لینا ہرور کے ساتھ تھی اور کیٹ ایک میل کے فاصلہ پر چاندنی چوک مین اور پولی زنانہ مین بطور ایک قیدی کے رکھی گئی - اور ہوشیاری سے اوسکی نگہبانی ایک آیا کرتی تھی کہ کہین کھڑکی سے کود نہ پڑے -

اوسکے عاشق مرزا ابوبکر کو اوس سے ملاقات کی فرصت نہ تھی - ہر گھر کے باغیان اور دوسرے شہر مین آتے تھے اور وہ انہین مشغول تھا -

پس جب دوسری صبح دہلی مین ہوئی وہ نون باپ

اور بیٹی نے خیال کیا کہ وہ ایک رات جدا جدا کرکے اور نیچے لیکن ایک سے دو دن سامنے ہے جسکے خاتمہ کا حال وہ ابھی دریافت نہین کر سکتے تھے -

چھتیسوان باب

مرزا ابوبکر

ہمکو بہت کچھ افسوس اور بے مثل رنج کا حال نہ بیچ جوش و خروش - مشرقی مظالم کہ جو ایسے وقت ہونے مین بیان کرتے ہین کہ جب ہم لوگ جنھون نے راجپوتون سکھون - گورکھون اور مرہٹون کو مطیع کیا تھا گذر والے تھے - جب ہر ایک قصہ موت ہر ایک انگریز دل کو صدمہ پہونچاتا تھا - جب ہماری نازک لیڈیون کو اچھی طرح سے معلوم ہو گیا تھا - کہ کس طرح سے بندوق بھرنا اور چھوڑنا چاہیے - جب با امن سوتیلین اپنے تکیہ کے نیچے تپنچہ لیکر سوتے اور اپنی بغل ہی مین بارود بھرتے - اور جب غریب خوبصورت لڑکیان سوتیلی ماؤن والی ناسمجھی ہی مین گولون پر مثل کھلونے کے ہاتھ رکھ دیتین کہ جب ماہیگیر روتی اور نگہبانی کرتین - اور اونکے باپ سر جیمس اور بڑے مرد کے احکام کا خوف ناک سے خوفناک راتون کو عالم یاس مین انتظار کرتی تھین -

دوسری صبح کو وہ آیا جو پولی کی نگہبان تھی اوس دعا کہ جو یہ رو رو کر مانگ رہی تھی حاصل ہوئی وہ خدا تو میرے بابا کیٹ اور لینا اور کل دوستون کی محافظت کر کہ جو اوس سے محبت کرتین یا اوسکی حفاظت کرتین " آیا بالکل نابینا نیلے کپڑے پہنے تھی کہ جسکو حکم ہوا تھا کہ پولی کو بلی سنگھ کے حوالہ کرے - اس باعث جب وہ آئی تو دیکھا کہ چہرہ بالکل زرد ہو گیا ہے اور رنج اور افسوس سے بھرا ہوا آنکھ کے گرد حلقہ مین گیا تھا -

کیا یہ پولی تھی - جو معلوم ہوا تھا کہ جھٹنے ہی کے واسطے

پیدا ہوئی ہی ؟ ۔
اب اوسکو ہر ایک قسم کا خوف وحشت سے پیدا ہوا تھا
جسکا انگلستان مین پر امن لوگون نے حلون سے کبھی وجود
نہین تھا ۔
بابو بلی سنگھ اور ایک سپاہی کو دیکھکر وہ خوف سے پیچھے ہٹی
اور اوسکے پیرون پر گر پڑی ۔ لیکن یہ خاکی صوبہ دار تمام
دن کی سڑکون مین مار پیٹ اور تمام شب عیاشی کے
بعد اس قابل نہ تھا کہ اوس سے اس طرح سے سلوک
کیا جاوے ایک خوفناک سرخی اوسکی سیاہ آنکھون
سے گذری اور اوسکے لب زرد اور خوفناک ہوگئے ۔
جیسے ہی کہ وہ ہاتھ پیرون تک لے گئی اوسنے اوسکا
کندھا پکڑ لیا اور اطلس کا کپڑا پھاڑ ڈالا جس سے پولی
بالکل کمر تک ننگی ہوگئی تھی ۔ اور اوسکے سنہلے بال کندھے
تک پڑے ہوے تھے ۔ بلی سنگھ نے نہایت تلملا عشق
اور وحشت سے اوسپر نظر کی ۔
بلی سنگھ دل مین سوچا ۔ قسم روح محمد کی سفید چمڑے
کی فرنگن لڑکی کو اسطرح سے دیکھنا کہ اوسکے سنہلے بال
کندھے تک لٹکتے ہون بہت بیہودہ خیالات پیدا کرتا ہی
مین نہ اسکو اپنے واسطے کیون نہ رکھون ؟ ۔
لیکن لوگ اس ماجرے سے بخوبی واقف ہین ۔ اور
اس باعث اور لوگون کے ساتھ پیش کیجاویگی ! ۔
پولی سوچی تھی کیا اسقدر اوسکو خدا نے چھوڑ دیا ہی اور
بے مدد کر دیا ہی کہ وہ بابو بلی سنگھ کے رحم پر ہو جسپر وہ
مع دوسرے دوستون کے اوس وقت حقارت سے
جبکہ سامنے ہوگی تھا ہنستی تھی ۔
اوسکا قدرتی غصہ پھر پیدا ہوا کہ الٹتے مین دیوار
چھجے کے نیچے شور معلوم ہوا ۔ اوسکو اودھر دیکھنا پڑا
اور پولی کو آگے گھسیٹ کر کہا " دیکھو مس بابا اگر تم
ہمارے احکام کی تعمیل نہ کروگی یا مرزا ابوبکر کو خوش نکروگی

کیا تمھاری گت ہوگی " ۔
صبح کا آفتاب اپنی معمولی حشمت سے چاندنی چوک مین
چمک رہا تھا کہ جسکی پوری سڑک لاہوری دروازہ تک
نظر پڑتی تھی اور یہان سے معلوم ہوسکتا تھا کہ کیا
سڑک پر ہورہا ہی ۔ پولی نے اپنی افسوس بھری
آنکھین اوس مکان کیطرف کین کہ جو کوتوالی کے مقابل
مین ہی اور جسمین دوہرے دروازے اور سبز جھلملین چڑہی
ہوئی ہین ۔ اور قریب مسجد کے ایک مکان تھا جہان
چھت پر بیٹھکر ۱۷۳۹ء مین خاموشی کے ساتھ نادر شاہ نے
پچاس ہزار آدمیون کو دہلی کی سڑک پر قتل کرایا تھا ۔ یہ
وہ مکان تھا جسمین روبلی ملن پارسی سوداگر حسن جمشید جی
کے ساتھ آرہا تھا ۔ لیکن غریب پولی کو یہ مشکل معلوم
ہوسکتا تھا کہ اسوقت کیٹ ملن نے پلنے کوچ مین
غلبہ غنودگی کے باعث نہین بلکہ تھکاوٹ سے سو رہی ہی
ایک خوفناک شور اب نیچے سڑکون مین بلند ہوا اور اسکے بعد
اب گاڑیون کی آواز معلوم ہوئی کہ ہزارون لوگ ننگے
ہوجاتے ہین ۔ چارون جانب ایک ایسے مجمع سے گھرے ہوے
کہ جو کمربند لگاے پگڑیان دیے ہوے تھے جو بالکل ننگی
میمین تھین اور اونکے ہاتھ ڈوریون مین بندھے ہوے
تھے اور یہ بازار مین لائی جاتی تھین ۔ بدمعاش قلی اور
ہندو ہر ایک درجہ کے قہقہہ لگاتے تھے ۔ یہ خوفناک
واقعہ جب آنکھون کے روبرو سے گذرا پولی مرجھا سی گئی
بابو بلی سنگھ نے کہا " دو ننگی لیڈیون مین ایک تمھاری صاحب
جج مسلی کی بھتیجی ہی "
افسوس ان مالدار لیڈیون مین سے ایک ! کیا پھر انگلستان
تبادلہ ہی ؟ ۔ دوسرا کون ہی ؟ لیکن وہ خود ہی سمجھ نہین
سکتی تھی اور تھوڑی تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک وحشی دل
شکن سے بلند ہوئی تھی جیسے ہی کہ شب ہوئی ان دو لیڈیون
کی لاشین کتون اور بھیڑیون کے واسطے شہر کے باہر پھینکدی گئین

اس افسوسناک ماجرے کے بعد پولی نے بالکل ضد نہین کی اور داخل دیوانخانہ ہوئی۔

بڑی اونچی کھڑکیون سے اوس سنگ مرمر کے کمرے مین آفتاب اون رنگین میناروں مین چمک رہا تھا سونیکی کارنسین اور بہت سے جواہرات چمک رہے تھے۔ گو یہی روشنی اون بیدست و پا معصوم لڑکیون پر بھی گر رہی تھی کہ جسمین بہت سے بد تماخون خرابے سے کر دیے گئے تھے بال پریشان تھے اور کپڑے پھاڑ ڈالے گئے تھے۔

یہ دیسی سپاہیون کی نگہبانی مین بڑی ملاقات کے کمرے مین ٹھہرائی گئی تھی۔ اس مجمع مین وہ چہک والی خوبصورت ولیتی لیڈیان نظر آئین جو تازہ ولایت سے آئی تھین۔ اور جنھون نے کلکتہ کے لوگون کی آنکھون کو فریفتہ کر دیا تھا۔ اونکی پوشاکین جنپر عرصہ تک لوگون نے اپنا وقت صرف کیا۔ اب کہان وہ سیٹھی صورتی چہل چہلاہٹ اور چہک والی مہذب لیڈیون کی تھی محبت و سادگی۔ غرور و ہمت۔ طرحداری اور خاموشی عقلمندی۔ محبت سے بھرے ہوے دل یہ سب اس مصیبت مین بالکل مٹے ہوئے تھے۔

بابو بلی سنگھ جو قدآور اور لمبا آدمی بالکل کالی وردی پہنے ہوے تھا۔ اور شمس الدین رسالدار ان غریب لڑکیون کے مجمع پر اسطرح سے دیکھ رہا تھا جسطرح سے کہ ایک بھیڑیا بھوکے ہوے دنبہ کو دیکھتا ہے لیکن اب یہ ایوان سے نکال دیے گئے اور آگے اب اونکی قسمتون کا خاتمہ تھا۔

آخری آدمی جو شاہزادے کی نظرون سے سبا فقیر گنگارا سے تھا کہ جسکے منھ مین پانی بھرا ہوا تھا۔ اور عاصم علی اور فرخ پانڈے تھے آخر الذکر جیک ہرور کی دونالی بندوق لیے ہوئے تھا جو اوسکے واسطے اور جریدے جسم کے واسطے کسی دوسرے وقت مناسب معلوم ہوتی۔

ایک چھوٹے سے بچہ کی اوس مجمع سے جو باہر جاتا تھا آواز آئی " او بہن پولی۔ پیاری پیاری پولی بہنا مجھکو گھر لیچل گھر کو بہن لیناکے پاس مین بہت بھوکی اور خوف زدہ ہون " یہ آواز غریب چھوٹی ولی کی تھی جسکی عمر صرف چھ سال تھی جسکی آنکھین اودی نیلی رخسارے مثل سیب کے اور بال بالکل سنہلے تھے۔ لیکن جیسے ہی کہ پولی نے آواز دی اسکا کہین پتہ نہ معلوم ہوا۔

اب پولی ایک ملمع کی ہوئی کرسی کے روبرو لائی گئی کہ جہان بلیتھی ہارے ابوبکر بیٹھا ہوا بہت خوشی کے ساتھ کیفیت دیکھ رہا تھا۔ بلی سنگھ نے قالین کے کونے سے بارہ مرتبہ سلام کیے جسمین ہر دفعہ اوسکا سر زمین سے لگ جاتا تھا۔

شاہزادہ بے رعب سست اور عیاش آدمی تھا۔ اور اوسکے زرد بدن سے معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین چربی زیادہ ہے جس سے پولی کسیقدر جھجکی۔ جیسے ہی کہ یہ ایک بہت بڑی سڑک کے واسطے ہے اسکا حصہ کسیقدر چھپا رکھا تھا۔ پولی بہت پریشان خیال تھی۔ اوسکی پوشاک ایک عجب مرکب شال اور زیورات سے تھی۔

اس تخت کے کونے پر سنہلے حرفون مین شاہ عالم کے حکم سے لکھا گیا تھا۔

شعر

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

آج مرزا ابوبکر تنہا دیوانخانہ مین تھا۔ بڈھا ظالم بادشاہ ابھی تک محل (زنانہ) سے نہ نکلا تھا۔ مرزا مغل کمانڈر انچیف باغی کی کمانیری کا پورا کام کرتا اور محنت کے ساتھ اس فرض کو ادا کرتا تھا۔

مرزا ابوبکر نے سماعت کے بعد کہا " یہ بہشت کے لائق تر

"مس وسٹن خوف مت کھاؤ۔ تمکو تکلیف نہ دیجاویگی۔
نہین ایک بال کو بھی تکلیف نہوگی۔ تم یقین ہو مجھے
بخوبی جانتی ہو۔"

"میرے حاکم تم میرے بڈھے باپ سے واقف ہو
تمنے میری بہنون اور مجھپر ایکبار بڑی مہربانی کی تھی
ایکمرتبہ ہمکو کشمیری شال اور طوق تحفہ مین دیا تھا جو بیچ
لارڈ تمکو یاد ہوگا۔"

"ہان اچھی طرح سے بخوبی۔"

"تمنے ہمکو عزت۔"

مرزا ابوبکر نے کسیقدر سنبھل کر جس سے اونکے چہرے کی
رنگت بدل گئی کہا۔ "اب عزت اور بھی تمھاری کیا چاہتا
ہون۔"

(ہاتھ جوڑکر) "اے میرے حاکم میرے اوپر رحم کر۔"

"اس کمسن فرنگن کی ایسی بھلی آواز ہے کہ سانپ
بھی جنگل کا مست ہو جاسے۔"

"مین آپ سے شکایت کرونگی کہ میرے پیارے باپکے
ساتھ کل بہت بدسلوکی آپ کے آدمیون نے کی۔ آپ
میرے حاکم انگریز ہیے بخوبی واقف ہین۔ اگر وہ ابھی
زندہ ہے تو اوسکو بچائیے اور مجھکو دیکھنے دیجیے۔ ہمیشہ
تمھارے واسطے ہملوگ دعائین مانگین گے۔"

"کافرون کی دعا گالی کی برابر ہے۔ لیکن دیکھیے کیوہ۔"

"ہان میرے لارڈ مجھے وہان لے چلیے۔"

"اب بالکل غیر ممکن ہے۔"

"کیا وہ مرگئے۔ کیا وہ مرگئے۔"

"وہ زندہ ہین اپنے باپ شاہ کی قسم کھاتا ہون
وہ زندہ ہین۔ لیکن بات یہ ہے کہ کسی دوسرے مرد کی
آنکھ آج سے مس وسٹن نہین دیکھے گی۔"

"اوسکی جان بچاؤ اور آزاد کرو۔"

"اوسکی جان بچالی جاسے گی بشرطیکہ ممکن ہوگا۔"

"کیا ان سب حرموات کا اسے میرے لارڈ آپ کو کوئی
خوف نہین ہے۔ تمکو یاد رکھنا چاہیئے ایک خوفناک سزا
تمھاری اور تمھارے لوگون کی ہونے والی ہے۔"

(ہنسکر) "دیکھو یہ چھوٹی لڑکی یا ملکہ ہمکو دہمکی دیتی ہے
لیکن تمکو خود نہین معلوم۔ کیا تم کہتی ہو۔ سلطان اور
شاہ وحاکم ہمر آیندہ سے اجازت نہ دینگے کہ تمھارے
آدمیون سے کوئی ہندوستان کو آوے اور اگر برگیڈیر
نپولین نے مدد کی تو لوگون سے بحر قلزم ہی ہے
جسکو تم ریڈسی کہتے ہو خاتمہ کردیا جاویگا۔"

"اے نہین شاہزادہ وقت پر رحم کر۔ تم ہمارا مقابلہ کسی
بات مین نہین کرسکتے ہو۔"

"مس بولی تم بڑی بہادر و دلیر معلوم ہوتی ہو لیکن
باوجود یہ اچھا نہین کوئی دوسرا بدلنا چاہیے۔"

"جہان پناہ اگر ہمکو اجازت دین۔"

"اگر دین تو کیا ہو؟"

"آمنہ؟ نہین وہ پیغمبر کی مان نہین۔ فاطمہ تھین
وہ اونکی لڑکی اور چار پاک عورتین ہین تھی۔ ایک
کافرہ کا نام ایسا رکھنا مناسب نہین۔ اچھا نور محل
رکھو۔ ایک دہلی کی ملکہ اس نام کی ہوگئی ہے۔ لیکن
وہ کافرہ تھی۔ اور نہ کسی سفید منہہ غلام کی لڑکی۔"

"جہان پناہ یہی اچھا ہے۔"

"اچھا نور محل سہی۔ آیا سے کہدو۔"

"یہ مثل ہزارہی گلاب کے خوبصورت ہے۔"

"اچھا اسکو زنانہ کے اوس حصہ مین رکھو جو پھاٹک
کیطرف ہے۔"

"جہان پناہ اس انتظام سے راحت نہ ملیگی۔"

"کیون۔"

"کیونکہ وہان شاہ برج سے پانی دیوار کے قریب
ہوکر گذرتا ہے۔"

"اس سے بحث نہین وہ سب سے علیحدہ ہے۔ اور تمکو اپنی جان کی قیمت پر دیکھنا چاہیے کہ کوئی اوسکے قریب نجاوے۔"

(پولی کیطرف مخاطب ہوکر) "مس وسٹن وہان تمھاری پوری خبرگیری ہوگی۔ اور جب تمھارے خیالات یکجا ہونگے مین تمھارے پاس خود آؤنگا اوسوقت تک تم سے کچھ کہنا بیکار ہے۔"

"میرا غریب پاپا!"

"اطمینان رکھو وہ ابھی تک محفوظ ہے"

"لیکن مائی لارڈ کہان ہے؟"

"ابھی چہار دیواری کے اندر۔"

"محفوظ۔ شکریہ! اور تم؟"

"قسم روح اور چادر حضرت محمدی کی یہ تو مجھے پریشان کیئے دیتی ہے" ایک آیا اور وہ حبشیون کے سے غلام جنکے جسم پر سفید پوشاک اور سر پر لال جبہ پگڑی تھی اسکو لے چلے مگر نہین معلوم تھا کہ وہ کہان ہے۔ قبل سپہر کے اوسکو زور شور سے بخار چڑھ آیا۔

مرزا ابوبکر بانک چادر کی قسم اکثر کھاتا تھا کہ جو ایک مشہور یادگار رکھنے والا جیتھڑہ قندھار مین رکھا ہوا ہے۔ جہان شاہ شجاع نے ایک بیتہ انگریزی گارڈ کے ساتھ پرستش کی تھی اب یہ ہمراہیان اپنے دل مین کچھری بچاتے تھے۔ ایک نے کہا۔ "کیا ایک کمبخت چھوٹی فرنگن لڑکی ہم اتنے لوگون کو پریشان کر رہی ہے دیکھو خراب کرتی ہے۔ ایک شاہزادہ دہلی جسکے ہی واسطے آفتاب نکلتا ہے۔ اڑکا تھا بہادر شاہ کا جو اگر نیم شب کو صبح کہدے تو بالکل تارے گم ہوجاوین اور آفتاب نکل آوے۔"

جیسے ہی بابو بلی سنگھ نے شاہزادہ کی مدد کی کہ وہ اپنی آرام کرسی سے اوٹھے۔ اوسنے کہا معلوم ہوتا ہے

یہ بہت جلد دن نکلے گی۔ اور علاوہ اسکے ایک کمبخت یہ ہے کہ اسکی شکل سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت جلد بیمار ہونیوالی ہے۔ اور ہم لوگ ان فرنگیون کے علاج سے واقف نہین ہین"

"ایک حکیم علاج کرسکتا ہے"

"لیکن اوسکے بعد نہین جب وہ مجھ سے ملاقات کرچکی ہو اوسوقت مجھے عزیزن کی حسد وجلن کا خوف ہے" لیکن عزیزن جسکا ذکر کیا گیا ہے خاص محل تھی جو بہت سے ظلمون اور جرائم کی بانی تھی کہ جن حالات مظالم سے آنے والی جنوری مین کورٹ مارشل کے وقت ہم لوگ آگاہ ہونگے۔

"اور مین اوس بڈھے فرنگی ملا کو اوسکی آنکھون کے روبرو ایک گولی سے اوڑادونگا"

"کیون"

"مس پولی اطاعت کا سبق لیگی"

"اس تم بہت کم فائدہ اوٹھاؤگے۔ بڈھے بجت سنگھ شاہ لاہور کے سایہ پر ٹیک لگاکر"

"تو پھر جہان پناہ کسطرح آپ اوس فرنگن لڑکی پر دخل پاوینگے"

"مین مشکل سے جانتا ہون"

"تو پھر مین ایک تدبیر بتلاتا ہون"

"ہان فوراً بتلاؤ"

"پادری وسٹن کو اسیجگہ قید رکھیے اور اوسکی زندگی ہروقت خطرہ مین رکھیے جسکی جان بچانے کو وہ بخوشی متابعت کریگی"

شاہزادہ نے اس خیال کو پسند کیا اور مسکرایا۔

"ایسا ہی ہو پھر سنگ اسود کعبہ کی قسم یہ پورا خیال نہین ہے! اور اب مین گھوڑے پر سوار ہوتا ہون مجھکو شمس الدین خان اور اپنے وفادار رسالہ کے

سواروں سے شالامار باغ کے میدان میں پڑ بیٹھے ملنا ہے
اسواسطے ہمکو اب چلنا چاہیے"
شاہزادہ بے خبر تھا۔ شاہی رسالے کے جنرل کے
فرائض ادا کرے۔ لیکن بابو ٹلی سنگھ کے ظالم مشورہ
کی پابندی کی گئی۔ اور کچھ عرصہ تک بدقسمت پاڈری
وسٹن کی زندگی برقرار رہی کس غرض سے کہ نتیجا اوسکو
بالکل نہیں معلوم تھی۔

سیتیسواں باب

تین مندروں کے باغیں

اسطرح سے جب پاڈری وسٹن اور اوسکی دو لڑکیاں
اور نیز یتیم لڑکی ولی بالکل علیحدہ علیحدہ قیدی شہر دہلی
میں ہیں۔ جیک ہرور توپخانہ کے گھوڑے کی لگام پکڑے
کہ جسپر اوسنے لینا کو سوار کیا تھا میرٹھ کی سڑک کی تلاش
میں بڑھا۔ جو راستہ پریشانی اور جلدی میں بھول
گیا۔ اور اس باعث اوسکو کوئی کشتی نہیں ملا کہ تیر
دو داب کے اوسجانب جائے۔ باغیوں نے محض شرارت
سے یا اس غرض سے کہ بھاگنے والے پناہ نہ پاویں
دونوں پلوں کو توڑ ڈالا تھا۔

جیسے ہی کہ ہرور نے اس خوبصورت شہر کیجانب نگاہ
اوٹھائی جسمیں سے دو مقاموں سے آگ نکل رہی تھی
کہا کہ "افسوس ہزار پانسو آدمی ہی میرے ساتھ ہوتے
پانسو یا اگر اوسکے پاس اپنی بہادر رجمنٹ کے صرف
نصف آدمی ہوتے یا وہ ہمیں سے کہ جنہوں نے سل
نکلنس کیمبل اور ہولاک کے زیر کمان بدلا لینے کیواسطے
چڑھائی کی تو وہ ضرور اوس شب کو بہت کچھ ان قیمت
ان پانڈیوں اور خاندان مغلیہ کے واسطے کر دیتا لیکن
اب تو وہ بھاگنے والوں سے تھا۔ اور اس باعث موجودہ
حالت میں یہ خواہش فضول تھی۔

اگرچہ غصہ میں بھرا ہوا تھا تو لینا کے خیالات افسوس
سے بھرے ہوئے اور ملائم تھے۔
"ہرور کیسیقدر اب مشکل اون حالات غضبناک پر
خیال ہی کا دوڑاتا ہے خون خرابہ مار پیٹ ہم نے دیکھا اور یقین
کرتے ہیں کہ یہ اوس حصہ دنیا سے ہے کہ جو خدا نے بدی
کے واسطے بنایا ہے"
لینا "خدا نے ملک بنایا لیکن پانڈیوں نے قصبہ"
یہ جواب ہرور کی جانب سے تھا کہ جسنے افسوس سے زبان
کھولی۔ کیونکہ اوسکو معلوم نہ تھا کون شخص مرا اور کون
نہیں؟ یہ آگے وقت پر بتلایا جائیگا۔

اونکو معلوم نہ تھا کہ بھاگنے کے وقت ایک پاؤ میل کے
فاصلہ پر جہاں سے وہ خوف اور گھبراہٹ میں بھاگ رہے
ہیں۔ اوسکی کمپنی کے سپاہی اور پلٹن کے لوگ اور
عورتیں میرٹھ کیجانب بھاگ رہی تھیں۔ بہادر
ڈو مائل مثل دوسروں کے ایک بچہ کو گردن پر لادے
تھا جو نہیں معلوم کسکا تھا۔

ہرور اور لینا خاموش آگے بڑھے کبھی کبھی آپس میں
گفتگو کرتے۔ جیک نے اپنے دل میں کہا "کیا مجھکو
کچھ حق حاصل ہے کہ اوسکو اطمینان دوں یا اسکے لیونگا
بوسہ لوں"
لینا کو صرف اپنے کھوئے ہوئے خاندان کا خیال
تھا کہ جو کبھی اب پھر ملنے والا نہ تھا
اوسنے صدق دل سے افسوس اونچ ظاہر کیا۔
مگر اوسکی اصلی خواہش تھی کہ بخیریت وہ اور اوسکا
خاندان کسی مکان تک پہونچ جاوے۔ رات کی شبنم
اور اوسکے نتائج بخار وغیرہ کا خوف تھا۔ وحشی جانوروں
کا خوف تھا جو جنگل میں بھرے ہوئے تھے آگ وہ
روشن کر نہیں سکتا تھا۔ سور۔ ریچھ بھیڑیے۔ شیر
اور انسے بڑھکر ایک جماعت کے مجنون وحشی ہندوستانی تھی۔

گھڑی گھڑی کے بعد آہٹ پاتے ہی جبک اپنے ہاتھ مین تپنچہ اوٹھا لیتا جسکی صرف یہ خوشی تھی کہ قسمت نے لینا کو اوسکے سپرد کیا۔ اور اس بارہ خاص مین اوسکا ستارہ بلا شک بلندی پر تھا۔

ایک ہاتھ گھوڑے پر اور دوسرا اوسکے بازو پر رکھکر اوسنے کہا "پیاری لینا کوشش کرو کہ تمھارا رنج زیادہ نہو۔ امید کرو کہ کم سے کم سب ہاتھ تھک گئے ہین اور یہ تم اون سے جلد بلونگے کیونکہ ہم نہین جانتے کہ آگے کیا ہو۔

اپنے تئین خیال کرتا ہون کہ کسیقدر الھڑ ہون اور نہین جانتا کہ کسطرح سے اطمینان دون۔ لیکن یہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمھارے اقربا ایسے نیک اور اچھے ہین کہ خدا اونکی حفاظت کریگا"

"یہ سچ ہی سچ ہی لیکن مین کسطرح سے امید کر سکتی ہون خصوصً جب مین خوف کرتی ہون کہ وہی امید تمھارے دل سے نکل گئی ہی لیکن مین کوشش کرونگی کہ آنسو روکون شاید تم ان سے پریشان ہوتے ہو اور مجھے خود نہین معلوم کہ کہان تک ابھی مصیبت برداشت کرنی پڑیگی"

ایسی تکلیف کے وقت مین "تم" کا لفظ جبک کو بہت پیارا معلوم ہوا لینا کی آواز ایسی بھلی اور پیاری تھی کہ اندھا آدمی بھی اوسپر عاشق ہو جاتا اور چونکہ اب دونون تنہا تھے اس باعث اس جنگل مین اوس پرانے زمانہ کی بار بار یاد آتی تھی۔

جبک تجربہ نے سکھلا دیا ہی لینا برداشت سب سے عمدہ شے ہی"

"کیونکہ اس سے دوسرے روکے جاتے ہین"

"صحیح ہی اور اس باعث ایسی طاقت جو حاصل کرنے کے قابل ہی"

"جبک تم مضبوط آدمی ہو۔ مین ایک کمزور ٹوٹے ہوے دل جوش سے بجھی ہوئی اور خالی تکلیف دہ ہون"

"لینا اب تمھاری زبان سے وہ نہین نکلتا جو دل مین ہی۔ لیکن مین خدا کی قسم نہین جانتا کہ ہم کہان ہین"

"ہم لوگون نے میرٹھ کی سڑک چھوڑ دی ہی۔ بہت عرصہ ہوا مین اوس سڑک پر پاپا کے۔ پیارے پاپا کے ساتھ گئی تھی اور اس باعث بخوبی جانتی ہون"

"اور ہم لوگ نہر دواب سے نکل آئے ہین۔ وہ جو آواز ہم لوگ سن رہے تھے اوسنے مجھکو بھگا دیا"

اور اب ہمکو کوئی جگہہ تلاش کرنا چاہیے کہ جہان شب کو رہین۔ اور مین صبح تک نگہبانی کرونگا"

چاند پھر اسایہ بادل کا جو آیا تھا وہ ہٹ گیا تھا وہ چمک رہا تھا اور جوار اور روئی کے کھیتون سے گذر کر انھون نے ایک باغ دیکھا کہ جسمین بالکل خاموشی اور سناٹا دیکھکر بیٹھ گئے۔

اس باغ کے درمیان مین ایک ٹکڑا زمین کا بالکل صاف تھا جسپر چاند چمک رہا تھا درخت بہت خوبصورت عمدہ املی اور انبہ کے تھے انمین جگنو ادھر ادھر چمک رہے تھے۔ وسط مین ایک بہت بڑا تالاب تھا کہ جو بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا کہ جسمین سفید خوبصورت کنول کے پھول لہرا رہے تھے۔ اسکے تین جانب تین چھوٹے چھوٹے شوالے تھے۔ تینون یکسان دیوارین انکی سنگ مرمر کی تھین اور زینہ کہ جسپر چینی کا کام تھا۔ ہر ایک مین ہر ایک رنگ کی شمع روشن تھی کہ جنکی روشنی ایک جھلملے ہوے بہت سی دریا مین گرتی تھی۔ جہان چاندکی روشنی کے باعث یہ حباب سی معلوم ہوتی تھی۔ یہ تین مندر بیچ جانشین مہیش کے تھے۔ اوس مقام پر سوائے پوجاریون کے اور کوئی شخص نہین آسکتا۔ اور جہان بہروپئے اوسی مایوسی اور امید تین

جسطرح سے کہ کیٹ نے جامع مسجد شاہ جہان مین
صرف کی اپنی سب یہ صرف کیا جاتا تھا اوسنے
ایسا مقام پسند کیا کہ جہان گھاس زیادہ تھی اور
اپنا گھوڑا کھول دیا اور وہان سے تالاب کو پانی پلانے
لے گیا۔ اوسنے گھوڑے پر نظر شفقت کی کہ اوسکی
مدد سے وہ لینا کو بچائے رہا۔ گو لینا کو فوجی کاٹھی
کے باعث کسیقدر تکلیف تھی مگر اس گھوڑے کی بدولت
غریب بچ سکی۔

جیسے ہی کہ جیک نے گھوڑا پانی مین ڈالا کہ کسیقدر
گھبرا کر پیچھے ہٹا کیونکہ بہت سے گھڑیالون کو یکبارگی حرکت
ہوئی کہ جو ادھر اودھر جا رہے تھے۔ جیک نے اپنے دل
مین کہا " قابل نفرت شیاطین اگر مین اسمین غوطہ
لگاتا تو یہ میرے گوشت کو کھا ہی گئے تھے"

بہت سے اسمین ۲۰ فٹ کے لمبے تھے۔

اپنے بڑے چغہ سے کہ جو وہ توپ سے لے آیا تھا اوسنے
ایک کوچ ایسے مقام پر بنایا جہان گھاس نرم اور
خشک تھی اور لینا کو سلا کر اوسپر کپڑا ڈال دیا کہ شبنم
سے بچی رہے۔

" اگر ممکن ہو پیاری لینا ایک نیند سو لو۔ اور مین بہت
ہوشیاری سے تمہاری نگہبانی کرونگا۔ اس باعث
خوف نہ کھاؤ"

" پیارے جیک تم اپنا ہاتھ مجھے دو"
اسنے دوڑ کر ہنسکر اپنا ہاتھ دیا"

جیسے ہی کہ لینا نے اوسکو دبا کر اپنے لبون کے قریب
لگایا کہ ہربرٹ نے آنسو بہ رخسارون پر معلوم کرکے
کہا۔

" نہین نہین! اسکو اب یہ نکرنا چاہیے"

" اس دنیا مین جیک اب تم ہی میرے دوست ہو
اور مین بخوبی جانتی ہون کہ تمہارا اس نجات دہ
محبت کے قابل نہین"

دونون ہاتھون پر بوسہ لیکر اوسنے اپنا چہرہ اودھر ہٹا کر کہا
" لینا سو رہو سو رہو"

یہ اپنی پستول لیکر ایک انبہ کے درخت کی جڑ پر بیٹھ گیا۔
کچھ عرصہ بعد سوائے لینا کے خراٹے کی آواز کے اور
کچھ نہ معلوم ہوا۔ وہ سو رہی۔ اور ہربرٹ کو اس سے
بخوبی اطمینان ہو گیا۔ لیکن اسکا یا مانند رحمتی کی آنکھ
مین نیند نہ آئی۔ اوسکو معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہ
اوس دلہن کی شادی کو ایک سال کا عرصہ گذر گیا ایک
بڑے کھجور کے درخت نے لینا کو شبنم سے بچایا لیکن
ہربرٹ اپنی اس خواہش کو نہ بچا سکا کہ ایکبار اوسکی
طرف نگاہ رہے۔ یہ ادھر اسطرح سے خراٹے مین
سو رہی تھی کہ بالکل خبر نہین رہی۔ ہربرٹ نے اپنے
دل مین کہا " شکر خدا کا اگر شبنم نے اوسپر زیادہ اثر
نہ کیا ہو تو آیندہ سفر کے واسطے وہ کافی طاقت حاصل
کریگی۔ بال کی لٹین اوسکے چہرہ پر سے ہربرٹ نے ہٹا دیا
جسکے بعد خوبصورت زرد چہرہ نظر آیا کہ جیسے
کپڑا کھسک گیا تھا کیونکہ اسنے ایک خواب دیکھتی ہوئی
کروٹ بدلی تھی۔ جیسے ہی کہ سیاہ [illegible] اوسکے
سیاہ بالون پر آکر بیٹھ گئے کہ جنکی چمک سے [illegible]
پہ ہی سی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اب اپنا چہرہ کو اوسکے
چہرہ پر سے ڈالکر وہ تنہا سنتری کے طور پر علحدہ
بیٹھ گیا۔

اوسنے ایک عجیب غمناک خوشی سے اس بے تعصب
نرم چہرہ کو دیکھا کہ جس سے شان اور خاندانی
شرافت ظاہر ہوتی تھی۔

جرٹ اور بے شرائے سپاہی کا خیال کرتا کہ جو اوسکو
آرام دینے والی تھی۔ لیکن انقلاب وجود کہان
جیک نے یہ خیال کیا کہ کسیقدر یہ عجیب ماجرا

عجیب — فنا دنیا کی ہے کسقدر مین نے خواہش کی
تھی کہ ایک — بیٹے پر کہ مرجھایا ہوا پھول ایک
اوتارا ہوا دستانہ لینا کا اون دنون کے بعد کا جب
سے کہ اوسنے رد کئے کے باعث مجھے چھوڑا پایا تہا اور
اب مین یہان تنہا اوسکے پاس ہون اس نشان
کو تکل مین پیاری لینا اپنے نشان میری حفاظت مین
چھوڑ گئی ہے اور اگر میری بلا سے [illegible] باقی ہے تو ضرور
حفاظت ہوگی لیکن مجھے معاوضہ مین کیا ملیگا — خاص
کر جبکہ یہ جیسا کہ اگر کسی دوسری عورت کے ساتھ
سلوک کیا جاتا وہ اوسکو اگر تی یہ اوس شخص کے واسطے
دشوار ہے کہ جو ابھی تک پیشتر کیطرح سے اوس سے محبت
کرتا ہے — یہ ایک عجیب بات ہے — مین چاہتا تھا کہ ہماری
مدد کو وہی تین آدمی کارنس [illegible] کے ہوتے —
جبکہ اس معاملہ کی سچائی دریافت کرتا جاتا تھا —
عشق کا پہلا اور آخری منزل عاشق و معشوق کی
حفاظت ہے —

وہ سو نسکا — لیکن کسیقدر یہ نہین چھپاؤنگی جھکاوٹ
اور ماندگی سے جھپٹا تھا کہ ایک شخص کی آہٹ پاکر اوٹھا
اوسنے ایک ہندوستانی کی تھی جو قریب کھڑا ہوا تھا اور
جو چاندنی مین اوسکو اور سونے والی لیڈی کو آنکھین
گاڑے دیکھ رہا ہے

۴۸

اڑتیسوان باب

ایک ہندو کاشتکار

بہت سہم کر ہیرا اپنی بندوق لیکر کھڑا ہوا لیکن یہ آدمی
چونکا اور اسنے سلام کیا — ہیرا نے خیال کیا کہ یہ بالکل
غیر مسلح ہے یا شاید شکوہ جاوے اور دوسرے لوگ مدد
کو آجاوین اور اسطرح سے خوفناک ثابت ہو —
ہیرا ایک لمحہ بھر کے واسطے اس سوچ میں بیٹھا گیا
خود وہ تلوار سے اسکے سر کو تن سے جدا کرنے پاتھ کہ
دیکھا ایک غریب مین ہے شکل ہے یا شاید [illegible]
ہوا — ایک اوسنے کا [illegible] ہندوستان کے بہت
حصص میں پایا جاتا ہے اپنی پوشاک پہنے تھا کہ جسطرح
سے تمام دنیا مین ہر ایک خیالات اور طرز کے لوگ نے
ہین — اسکی پوشاک مین صرف وہ دھوتیا تھین
کمر کے نیچے گھٹنون تک لٹکی ہوئی تھی اور دوپٹہ
گلے کے گرد تھا — اوسکی بڑی بڑی آنکھین جسمین نا
بالکل کھال نظر آتی تھی چمکتی تھین [illegible]
صرف ایک زیر پائی [illegible] بالیان تھین اور
گلے مین کنٹھا جو قیمتی معلوم ہوتا تھا اور بھی سفید
داڑھی مین بالکل پوشیدہ تھا کہ جسپر نہ تو نیل لگا
تھا اور نہ سیاہ — اوسنے کہا سلام صاحب خوف
نہ کھاوین ایک یا اس بوڑھا آدمی ہون اور تم کو
دوست ہے

"سلام — لیکن یہ کیسے معلوم ہو کہ تم انگریزون کے
دشمنون مین سے ہون جو نہ تو کو نقصان پہنچا سکتے
اور نہ اونکا ایسا ارادہ ہے"

"بہت اچھا ہے تم جسطرح سے دیکھتے ہو ہم بھی
ہین لیکن تم ہو کون ہا"

"میرا نام [illegible] ہے ایک ہندو کاشتکار [illegible]
کنسو [illegible] کا ہون — مین خیال کرتا ہون کہ آپ [illegible]
بھاگتے ہوالون مین [illegible] کا [illegible] خوفناک [illegible]
جان بچانے بھیجے ہین"

"ہان ایسا ہی ہے — اور مین امید کرتا ہون کہ [illegible]
ہمارا حال ذرا اپنے لوگون سے کہدیگے اور
بہادر شاہ کے آدمیون سے چھپنے [illegible] کی ہے"

"خدا نہ کرے — مین نے تم لوگون سے [illegible]
چاول اور [illegible] کی تجارت کی ہے [illegible] کہ چھپا [illegible]

…کی جنگ میں سید حیا کو شکست دی تھی کام کرتا
…پچاس برس ہوئے جب میں بچہ تھا - اور میری
…لڑکی پادری صاحب کے یہاں آیا ہے کہ جسکے ساتھ
…نے مثل اپنی لڑکی کی برتاؤ کیا - اور جسکے باعث
…اپنے ملک کا سچا رہونگا - اور اوس قوم کے
…آدمی سے محبت کرونگا "

…تھا سفیہ کے باپ ہو جسکو میں نے پادری صاحب
…یہاں پر کئی بار دیکھا ہے "

…نے یہ سب حال لینا سے کہا جو گفتگو سنکر
…رہی تھی - کہنے چونک کر پوچھا " خدا بخش ؟ "
…نے سر جھکا کر جیسے ہی پیہا جھک کر سلام کیا
…اپنے ٹھیکے کے کام پر جب کنٹونمنٹ جاتا ضرور
…صاحب کے یہاں اپنی لڑکی سے ملنے جاتا تھا -
…پادری ولسن صاحب کی بڑی لڑکی مس لینا ہے
…افسوسناک ماجرا ہو - پادری صاحب اور دوسری
…یں اور کہاں ہیں "

…مس خدا بخش میں خود نہیں جانتی کہ وہ کہاں
…شاید موت میں سوتے ہیں "

…یا شفقہ - بڑھیا کی نظر زمین پر رہے میں اوس
…سوچا کرتا تھا - یہ میرا دستور ہے
…آج میرا گھر ادھر ہوا - میرا گھر نزدیک
…لینا وہاں ٹھہر نہیں سکتی - شبہ اونکی جان
…جلد میں تمکو اپنی جان خطرہ میں ڈالکر
…نیک پادری ولسن صاحب کی لڑکی کو
…لیا ہو گئی - جو ہمیشہ میرے اوپر مہربان رہے - "
…نزدیک بیٹھ کر لینا کے کان میں کہا
…پوچھا کیا ہم اس بڈھے کا اعتبار کرسکتی ہیں "
…کان میں کہا اور نیک خدا بخش کو اچھی طرح سے
…مجھکو شبہ نہیں وہ ضرور اپنے ملک کا سچا ہوگا

تین یہ ابھی نہیں بھولا ہوں کہ کس طرح وفادار
سپاہی رہے - لیکن وفاداری کے بیلے ہی نشان پر اسکا
خاتمہ ہوگا (لینا کو گھوڑے پر سوار کرکے ہندوستانی نے
کہا) ۔ ہاں بڈھے دوست چلو میں امید کرتا ہوں تمہارا
گھر نزدیک ہے کیونکہ سڑک اون لوگوں سے بھری ہے
جنسے میں ملا نہیں چاہتا ہوں "

ہندو کاشتکار نے پھر سلام کیا اور شمال کیجانب ہاتھ
سے بتلایا - جہاں اپنے گیہوں اور جوار کے کھیتوں تک
وہ لیچلا - اس باغ سے مکان نصف میل صوبہ پرگاو
میں تھا جو چھ میل دہلی سے خوش قسمتی سے بالکل علحدہ تھا
بڈھے خدا بخش اور اوسکے گھر کے لوگوں نے نہایت
وفاداری سے ان … کی مہمانداری کی تین روز
تک یہ لوگ بخیریت اور پوشیدہ رہے - لینا کو اس عرصہ
میں کچھ طاقت بھی آگئی - جو بہت ہی مناسب تھی کیونکہ
ابھی اوسکو بہت سے مصائب برداشت کرنے ہیں -
اس قدرتی امید سے کہ سفیہ جو اوسکے گھر کی آیا ہے اپنے گھر
واپس آویگی - اور اوسکے بچھڑے ہوؤں کا حال بتلاویگی
لینا عرصہ تک خدا بخش کے یہاں قانع رہی اور بڈھا
بعض اوقات حوصلہ کے بڑھانے کے واسطے اپنے طور پر
یہ کہا کرتا " شاباش لینا اپنی ہمت کو برابر قائم رکھو
تم جیسی کہ ہمیشہ سے ہو اب بھی خوش قسمت لڑکی ہو "
بجز اسکے جبکہ … کو مکان کے اندر رہنا پڑتا اس باعث
ناقابل برداشت تھا کیونکہ خدا بخش کا مکان دوسری
… کیطرح چھوٹا تھا بالکل صاف ہوا کی جگہ نہ تھی - گوبر
… مویشی اور بچے سب ایک ہی جگہ - لیکن اس سے خدا بخش اور
اوسکے لڑکوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا تھا - کیونکہ زیادہ تر
حفاظت کے واسطے اپنے بچوں کے کھیتوں میں یہ لوگ تمام
وقت صرف کرتے - لیکن وہ دن شروع ہوتے وقت دعا
مانگتا - اور پھر جیا کو سونگھتا - اوسکی بیوی اوسکے سامنے

کھانا پروستی۔ اور جو کچھ پس ماندہ بچتا خود کھاتی اور گو
بہت کم واقفیت تھی کہ ہرور اور لیلا میں کیا تعلقات ہیں
مگر ایک دفعہ اشارہ کیا کہ لیلا کو اوسوقت کھانا چاہیے کہ جب
ہرور کھا چکے۔ خدا بخش زیادہ جسیم جانوروں اور موتیوں کی
بہ نسبت اپنی گھر کی عورتوں کے معلوم ہوتا تھا۔ بطور ایک
برہمن کے اوسکو تناسخ میں پورا اعتبار تھا۔ وہ واقف
تھا کہ دوسرے جنم میں وہ کیا ہو۔ مجھ ڈر اگا سے مینڈک
گو یہ معلوم تھا کہ عورت نہ ہوگا۔

ان دونوں کو کسیقدر فاصلہ پر بٹھا ہوتا تھا کہ کہیں انکے
قریب آنے سے خدا بخش کی برادری میں بٹہ نہ لگے کھانا انکو
کیلوں کے پتوں پر دیا جاتا تھا۔ دال۔ چٹنی۔ سوکھی روٹیاں
تھی چپڑی روٹی۔ مکھن دہی یا پانی مٹی کے گھڑے سے
دیا جاتا تھا جسکے بعد خدا بخش اپنے ایک پوتے کو گود میں
کھلاتا۔ اور بعد اوسکے کھانا کھا کر کہ جسمیں روٹی اور ایک
ٹھنڈی پیاز کی ہوتی کھیت میں کام پر چلا جاتا اسطرح
دن گذرتا اور کچھ بھی خبر دہلی کی نہ ملتی۔ لیلا کو کبھی کبھی
غیرہ کے کھانے کو جی چاہتا۔ لیکن اوسکی یہ تاب تھی
کہ وہ زبان سے نکال سکے۔

خدا بخش کو ... عورت سے تھی کیونکہ
اس قوم کی کسی عورت کو اپنے خاوند سے مہربانی یا توجہ کی
امید نہیں ہوتی جو اوسکا امر نصیب ہے سمجھتی یا اوسکو اوسوقت
تک کھانے کی اجازت دیتا جب تک کہ وہ خود نہ کھا لیتا۔

خدا بخش نے ... لوگوں ... بہت دیکھا تھا
اسوقت لیلا کی پوری ہمدردی کرنے لگا۔ اکثر کہا کرتا
سچ دوست کیونکہ زندگی مثل ایک قطرہ کے کنول پر ہے۔
یہاں۔ سیکڑوں کا ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن چندروزہ صحبت
دشمن۔ دوست باپ عزیز سے جنگ یا امن میں زیادہ نگاہ
رکھنا برابر ہے اور اگر یہ تم سے ہوسکے تو مثل وشنو کے ہو جاؤ
ہرور نے خیال کیا کہ اسکا تو کچھ مطلب نہیں ہے۔"

لیلا کو خوش کرنے کو خدا بخش دہلی کو تیسرے روز ...
کو سوار ہوا کہ وہاں سے خبر لاوے۔ مشکل سے اوسکو
گئے دو گھنٹے ہوئے ہونگے کہ وہ اپنے مکان کو گھوڑا
دوڑاتا ہوا واپس آیا۔ وہ نہایت پریشانی سے کہا
صاحب تمکو یہاں سے فوراً بھاگ جانا چاہیے ایک لحظہ بھر
بھی نہ ضائع کیجیے۔

"اب کیا ہوا خدا صاحب"

"صوبہ دار پرشاد سنگھ کے مکان میں باغیان کی ایک
بڑی فوج دہلی سے براہ کشمیری دروازہ آرہی ہے کہ وہ
سب ملک کو لوٹے۔ اور چونکہ ہم لوگوں سے ایک شخص
اون سے مل گیا ہے شاید اوسنے تم لوگوں کی خبر دی ہو اور
وہ یہاں آکر گھر کی تلاشی لینگے"

لیلا نے کہا "او خدا بخش میں تو خوف کرتی ہوں کہ
تمہارے لوگ بہت زیادہ خطرہ میں ہیں"

"اور وہ کیوں اوسکے خلاف ہوا ہے"

"کیوں؟"

"کیا ... روئی زمین پر مثل گھاس نہیں بوئی ہوئی
... برہما نے ایسا ہی حکم کیا ہے کہ جو کچھ تمام زمین پر ہو کو مہادیو
اوسکو اسیطرح سے غارت کریں کہ جسطرح سے تمہارے
لوگ دہلی میں غارت ہوئے ہیں کیونکہ میں سنتا ہوں
کہ وہاں کوئی نہیں بچا"

"بڈھا غلطی کرتا ہے" لیلا نے ... دیکھکر
"جسطرح سے کہ ہم بچائے ہیں شاید اور بھی بچ گئے ہوں"
خدا بخش کیطرف ہاتھ اوٹھانے کی غرض سے بڑھا کر جس
بڈھا برہمن ہٹا کیا "اور مثل ہمارے شاید اونکو
بھی محافظ مثل خدا بخش کے پاس ہوں"

"رعایا بہت پریشان ہے کیونکہ امیر شاہ اور مرزا
مغل نے مسجدوں اور بازاروں میں اعلان دیا
راسوں اور درویشوں کے ... آپ لوگوں کے ...

بہت سے آدمی مرے۔ اور اونکی فرنگی عورتین ملکہ انگلستان سرداران اودھ اور زمینداران دہلی سے شادی کرنے کے واسطے بھیجنے والی ہی کہ اونکے لڑکے وارث اراضی ہوں۔ اور عیسائی بنائے جاویں"

"لینا کیا تم یقین کرتی ہو کہ یہ بے وقوف ان واہیات باتوں پر یقین کرتے ہیں"

"لیکن یہ اور ایسی داستانیں سچے ہوں تو ہندوستانی شوق سے سنتے اور کہتے پھرتے تھے"

"گیلان صاحب اب میاد میرٹھ کے پہونچنے کا خیال محال ہے"

"تو پھر کہاں"

"تم صرف ایک راستہ ہی شمال کو جاؤ۔ میں تمکو خدا کی زیر نگرانی سپرد کر سکتا ہوں"

"شمال میں کہاں ہے"

"سونپت جھند اور کیتھل کے درمیان بڑے جنگلوں میں بیگے"

"لاہور کی ریل اوسی راستے سے بنے والی تھی لیکن اب کچھ عرصہ کے واسطے ایسی سب چیزوں کا خاتمہ ہے"

"پندرہ کوس دہلی سے ہی"

"اور وہ انگریزی میل سے زیادہ ہوا وہاں ہم نیچے تک پوشیدہ رہیں۔ لیکن کسطرح سے رہینگے"

"وہ املی کے درخت کے نیچے چونکہ تم لوگ اپنی جان کی بڑی قدر کرتے ہو سوتا"

"رہ گیوں"

"کیونکہ املی کے سایہ سے کوڑھ پیدا ہوتا ہی اور بخار پیدا کے درخت کے نیچے سونے والا ننگے ہوتا۔ کیونکہ وہ ایک چھوٹیس درخت سے برابر لڑکے اور وقت تک پیدا ہوتا ہو جیسا کہ میرے بھائی نے حکم نہیں دیا کہ اوس سے اپنا تارلیں ہوا کرتی۔ اس جنگل میں چونکہ اپنے سندر اور قبرین پہنچیں

جہاں تم پہونچ سکتے ہو"

"یہ اپنے مندر اور قبرین"

"ہاں [illegible] [illegible] موجود [illegible] میں تمکو چھپا سکتا [illegible]"

"میں چھپا تو [illegible] [illegible] ہوں"

"پیاول انشاء [illegible] [illegible] [illegible] چلو میں اوس [illegible] چھپا [illegible] [illegible]۔ اور [illegible] صورت [illegible] کہتا ہو۔ خدا تجھے ان [illegible] [illegible]۔ افسوس [illegible] کا [illegible] حملہ [illegible] تو میرے بھائی [illegible] کے واسطے [illegible] ہونگا"

ادھر تو باتیں کرتا جاتا اور ادھر اوسنے بڑی چالاکی کہ سب [illegible] طیار کرا دیا کاٹھی درست کی۔ اونکی بوڑھیا نے لینا کو ایک چادر دی اور یہ فوراً سوار ہولی۔ ایک تھیلے میں کھانا [illegible] رکھا جو اونے ایک مرتبہ اور [illegible] کیطرح [illegible] [illegible] [illegible] کی سب چیزیں [illegible] اوسنے [illegible] کہ خدا بخش کے خواہ کیوں کہیں آفتاب کی روشنی انکے چمکنے سے وہ پہچان لیا جاوے۔ لینا گھوڑے سے کی لگام لی۔ تھوڑی دور تک ہندو کا تعاقب کیا اور جب کہ شب ختم ہوئی۔ ایک مرتبہ پھر ان لوگوں سے علیحدہ سوا خدا بخش نے اطمینان دلایا کہ سڑک جو جنگل کو گئی ہی بالکل سنسان ہے اور بہت کم کوئی ادھر جاتا ہی۔ ان لوگوں نے جھک کر سلام کر کے رخصت کیا۔ علی مردان خان شہر کے جنوب جانب ٹھیکا ہوتے ہوئے۔ لینا ٹھہر گئے ہوئے دل اور بڑی تشویش کے ساتھ کہ نہیں معلوم ایک گھنٹہ ہم گئے بعد یا دس ہی منٹ کے بعد گیا ہو لیکن اونکی کوشش سے خوش معلوم ہوا اور نہ کہا کہ لینا [illegible]

"وہ اس تو بیابان کے بڑے کو کھڑا کر دے نہایت آہستگی [illegible] گویا اب بھی تو چین تو پ لا دے [illegible] [illegible] چھوٹ جاوینگے"

[illegible]

"یہ میرا قد وہ چند میل کا ہے"

"لیکن ایسی سڑک پر"

"وہ بیشک سب سڑکوں سے سلطان سڑک ہے"

قبل نیم شب کے یہ جنگل میں پہونچے کہ جسکا حال خدا بخش نے بتایا تھا۔ اور یہ سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہندوستان کے جنگل ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ کوئی رات شب گذارے۔ اگر انسانی دشمن نہیں تو اور قسم کے موجود۔ اور بخصوص اگر آگ نہ جلائی جاوے تو ان سے بچنا مشکل ہے۔

"دنیا میں اس سے زیادہ خرابی نہیں ہو سکتی۔ مگر شاید اس سے بڑھکر ابھی خرابی ہو"

"اوہ جیک کیا خرابی ہو"

"اگر بجائے مئی کے اگست ہوتا کہ جس مہینے میں رات دن آسمان پر برابر ہی ابر ہوتا ہے۔ اوسوقت کیا ہوتا"

"سچ ہے جیک میں بڑی ناشکری ہوں"

"اچھا تو ہمکو خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ یہ مہینہ مئی کا ہے"

اونتالیسواں باب

سون پت کے جنگل میں

[illegible]

پھر تھوڑے لوگ نہیں وقت پر آ گئے

[illegible]

[illegible] اور کچھ جواب نہ دیا۔ جواب کیا دیتا۔ سوائے خدا کے [illegible] ایک [illegible] آ پہونچے [illegible] قدموں کی آہٹ [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ بعض پتیاں اسقدر گھنی تھیں کہ بالکل اندھیرا [illegible] ہو جاتا تھا۔ دوسرے موقع پر معلوم ہوتا تھا کہ [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد لیتا کے [illegible] قدم [illegible] زمین پر پڑ گئے اور انکے درمیان [illegible] اور گرے ہوئے مکانات نظر آئے کہ جسکا خدا بخش نے ذکر کیا تھا۔ کہ جو ظاہر اسباب ایک ہندو مندر کا ٹکڑا تھا۔

ابھی تک آٹھ دس [illegible] کی اصل وضع کے بنے ہوئے تھے۔ انکے گرد ایک پتھر کی دیوار تھی۔ ہر مندر نے ایک

کار تو سے اس غرض سے وہ اٹھا کہ اگر کوئی ہو تو نکل آوے
لیکن معلوم ہوا کہ کوئی نہین ہے۔ گھوڑا تو
ایک درخت مین باندھ دیا گیا جہان اگر کوئی شیر
نکل آتا تو اسی کے نذر ہو جاتا۔ اور ایک مقام لیلا
کے بیٹھنے کے واسطے پسند کیا اور وہان اوسکو سولا
دیا۔ اور اپنی جانماز لیپی تھیلا خوراک کا پرانا توبخانہ کا
چشمہ اور گھڑا جسکو اوسنے پانی سے بھر دیا تھا رکھا اوسنے
ایک نظر لیلا کیطرف اور دوسری گرد کے جنگل کیجانب
دیکھکر محافظت شروع کی۔ سہروردی کو اب آگے نہین معلوم
تھا کہ آیا لیلا سوتی یا نہین۔ کیونکہ یہ اس خیال سے
کہ وہ جاگ نہ اوٹھے خاموش تمام شب لیلا پر پہرہ
کرتا رہا۔ لیکن اوسپر خود کوئی پہرہ رکھنے والا تھا
جب قدرت نے چاہا کہ وہ بھی آرام سے گو سیاہی تھا
لیکن اوس عیش و عشرت کے نہونے سے کہ جو اب تک
اوسکا حصہ تھین اوسکی بالکل عادت ہٹ گئی تھی۔
نہ تو اب برف مین ٹھنڈا کیا ہوا پانی تھا نہ [illegible]
کہ ہوا ٹھنڈی کرے نہ کوئی پنکھا تھا نہ [illegible]۔ نہ
سر کے پردے نہ حریر تھا اور نہ آتش ہے۔ لیکن اوسکے
دلمین کیا شے تھی کیون ان چیزون کے واسطے اوسکا جی [illegible]
کرون کسقدر عجیب نازک بدن لیلا کو اونکے بغیر
تکلیف ہوگی

ہندوستان مین جنگلات اور بیابانات کے بہت سے حصے
بھی ہین سون پت کے جنگل ہین بہت سے ایسے
کھجور اور ناریل کے درخت تھے۔ بیچ طرح طرح کے
پھول اور میوہ جات ان درختون کا سایہ اون گرد کے
مکانات پر معلوم ہوتا تھا جہان لیلا اور سہروردی
اور جلاوطن لوگون کو بیٹھے ہوئے تھے۔ اس [illegible]
جنگلی بلبلین ایک درخت سے دوسرے درخت تک چڑھی
ہوئی تھین۔ اور ایسی گیت گاتی اور چہچہاتی [illegible]

تارے مجھے معلوم ہوتا تھا
سہرور کے دلمین عجیب و غریب خیالات بھرے ہوئے تھے
وہ سادہ دل اعلی قسم کا تھا اور اب اوسکے دل مین اوس
قسم کی محبت جو ایک باپ کو لڑکی سے اور بھائی کو اپنی چھوٹی
بہن کے محافظ کو اپنی زیر حفاظت سے اور ایک عاشق کو
اپنے معشوق سے ہوتی تھی بلند ہو رہی تھی۔ اوسکو اب لیلا سے
خاص بہت زیادہ محبت پیدا ہوئی شاید کبھی ایسی نتھی
لیکن اوسنے کوشش کی گو اسمین کسیقدر دشواری ضرور
معلوم ہوئی اوسکے عشق کا حال نہ ظاہر ہونے پاوے
لیلا اوسکے قریب تھی۔ لیکن اوسکی قسمت عجیب کہ وہ [illegible]
ایک بوسہ کا بھی استحقاق نہ رکھتا تھا صرف اپنے تخیل
مین لیکر دلکو تسلی دے کہ اب بھی وہ اوسکی معشوقہ ہے
تاہم اوسکو یہ خیال تھا کہ اب وہ وہی نازنین ہے جس سے
اسطرح سے معذور ہے کسی زمانہ مین اوسکی ہونے والی
بیوی تھی اسکے بعد اوسکے دل مین غصہ ان لوگون پر
آیا جو اوسکی پیاری لیلا کے واسطے کوشش کرتے تھے
افسوس زمانہ خلاف باتون سے بھرا ہوا تھا۔ بعض موقع پر
[illegible] نرالی تھی اوسکی دل مین آتی کہ گو لیلا کی مین
[illegible] کے واسطے اسوقت محافظت کرتا ہون لیکن نہ تو
وہ بیوی تھا اور نہ خواب دیکھتا تھا۔ لیکن اس شب کو تو
کار تو ال کی یاد آ گئی۔ مرے ہوئے عزیزون کا چہرہ اوسے
اپنا گھر یاد آیا اور دل مین کہا کیون وہ پرانا مقام
بار بار میرے خیال مین آتا ہے
انہین خیالات اور شبہ مین وہ رات بھی گذری دوسری
صبح ہوئی اور سہرور اپنے مقام پر بیٹھا رہا کہ جب لیلا اوس
مقام سے جہان وہ سوئی تھی اوٹھ کر آئی اور اوسنے
آہستگی سے اپنا ہاتھ سہرور کے کندھے پر رکھدیا دیکھا کہ وہ
[illegible] بالکل نہ سو گیا [illegible]

سیاہ مونچھوں پر موتیوں کیطرح شبنم جمی ہوئی تھی
تاہم اوسکے نرم ہاتھوں نے اوسکے دل میں ایک جوش
پیدا کیا۔

" لینا سلام میں امید کرتا ہوں کہ شب کو تم اچھی طرح
سوئی ہوگی "

" ہان ہروہ میں کسیقدر سوئی۔ تمھاری نگہبانی
اور حفاظت کا شکریہ۔ لیکن میرے دوست تمکو کسقدر
اوس تمیرگری ہے۔ یہ کام تو تمکو مار ڈالے گا "
اپنے پیچھے سے شبنم کو ہٹا کر اوسنے خوشی سے جواب دیا "
میرے واسطے کچھ خوف نہ کھاؤ میں ایسے صدمہ سے نہیں
مرونگا۔ لینا لیکن میں جانتا ہوں اسکا اگر تم انہیں
جنگلون اور شہرون میں ایک مہینہ بھر بھی رہو تو تم معلوم
کروگی کہ انگلستان کے پردون کے بچھونے اور تملل کی کیا
قیمت ہے "

" خدا کا شکر ہے ہم دونون کو دو مٹون دیکھنا نصیب ہوا
اچھا میں اب بیٹھونگی تم سوؤ کیونکہ اب مجھے پورا بھروسا
ہے کہ اگر کوئی شخص سامنے آیا تو اوسپر گولی سر کر سکونگی "

" اچھا تم خدابخش کے بیگ سے کھانا نکالو جب تک کہ میں
اس گھوڑے کی خبر لون کہ جسپر بہت کچھ تمھاری حفاظت
کا مدار ہے دیکھو وہ کیسے کان ہلا ہلا کر اوس گرا رہا ہے "
اسطرح سے دن مثل شب کے بلا کسی واقعہ کے گذرا اور
لینا کی بہت ضد اور شدت سے غنودگی کے ظاہر ہونے
سے وہ پہر کو تھوڑے عرصہ کے واسطے سو رہا اوسنے ان
گرے ہوئے مکانات کو پھر دیکھا اور سوچا کہ
جب تک وہ کوئی آگے چلکر دوسرا مقام تلاش نہ کرے
اسکو کوئی عمدہ مقام اپنے تئین چھپانے کا اس سے نہیں
مل سکتا "
یہ مکانات بالکل گرے ہوئے تھے اور اب اونکی صورت
سے یہ دریافت کرنا مشکل تھا کہ اصل میں یہ کیا تھے مکان

شوالے تھے یا قبرستان تھے۔ اسکے نیچے ایک ندی بہ رہی تھی
اونچے پتھر انہیں دروازون کے قریب تھے ایک کے نیچے
تو گھوڑا اپنا باندھا دوسرے میں لینا کو جگہ دی اور آپ
چلکر دروازہ پر خود بیٹھا رہا۔ کیونکہ اوسکو یہی بندوبست
سوجھا کہ اگر کوئی باغی ادھر چلا آوے سوا تو وہ اپنا گھوڑا
اور تلوار سے کچھ محافظت کر سکیگا۔ کئی مرتبہ وہ لینا کو
تنہا چھوڑ کر اوس راستہ ہو کر پھر گیا کہ دیکھے کو
دشمن یا دوست ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن کوئی نظر نہیں
گھی چپڑی چپاتیان اور نمکین روٹیان اور سوکھی کھجور
خدابخش نے دی تھی تھوڑی سی دریا کے پانی کے ساتھ
خوراک تھی۔ لیکن اس خوراک کا تیسرے روز خاتمہ ہوگا
اور کوئی امید سوائے جنگل میں بھوکے رہنے کے نظر نہ
آتی۔ ہروہ کو بھی اب پژمردگی ہوئی [illegible] دیکھا
کہ رخسار سے کیسے زرد ہوتے جاتے ہیں اور آنکھوں
نیچے کچھ سیاہ گوشت معلوم [illegible] ہوئے تھے
خوبصورت بال اب چھٹکنے لگے تھے [illegible]
کنگھی کرنے اور خوشبو لگانے کو [illegible]
ارادہ کرکے کہ مجھے اب کرنا چاہیے [illegible] لینا
کچھ کہنے کا ارادہ کیا۔

یہ دونون ایک دوسرے کی بغل میں بیٹھے ہوئے
جنگل کی طرف دیکھ رہے تھے کہ لینا نے پوچھا۔ "
تم کیا کرتے ہو "

" ہان لینا تم جانتا ہو کہ میں [illegible]
شکریہ ادا کرتا ہون کہ اوسنے میری مدد کی کہ تمکو
[illegible] واسطے [illegible] کرتا تھا "

" پیارے جیک [illegible] تمھارے اوپر
ہوگا "
جیک کے کہتے وقت لکنت ہوئی تھی۔ اور لینا
جواب دیتے وقت گردن جھکا لی کیونکہ وہ اوسکو [illegible]

کہ اب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیسے [illegible] باتوں کی [illegible]

[illegible]

"لینا تم چاہتی ہو [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible] سب سے زیادہ کا خوف ہے

اور یہ شہر [illegible] سے بھری ہوئی ہے اور لوگ اسقدر

[illegible] کی دقتوں اور شورشوں سے پریشان ہوگئے

ہیں کہ قبل اسکے کہ حرص کی خواہش پیدا ہوئی تھی وہ

پہل کریں وہ دیکھتے ہیں کہ اسقدر دشوار سفر

کے واسطے ہم لائق نہیں ہیں"

"گو میں کوئی شے بھی نہیں ہوں اور نہ ایسی حالت ہی

[illegible] مجھے لینا ایک مرتبہ تم سے محبت کی وہ شبیہ

[illegible] دیا کی - لیکن لینا معاف کرو یہ موقع اور

محل تمہیں تشبیہ باتوں کا نہیں ہے"

"پیارے ہوسٹ تمہارا شکریہ احسان [illegible]

[illegible] لیکن تم ہمیشہ دوست رہے - [illegible]

"دوست"

"کیوں"

"[illegible] محبت [illegible] سلوک [illegible]

اور خصوصاً [illegible] جب تم نے پروا [illegible]

[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

"تم چاہتے لینا کہو میں بالکل نہیں بدلا ہوں"

"نہیں پیارے جیک اور میں چونکہ بدل گئی ہوں

اس واسطے اب تمہارے لائق نہیں ہوں"

"لینا ایسی گفتگو کم سے کم اسوقت تو نہ کرو"

"اور ان تکلیف اور مصیبتوں کے بعد جو تم نے برداشت کی

ہیں مجھکو کسی دوسری بات پر گفتگو کرنا چاہیئے"

"صحیح ہے - لیکن میں نے اپنے دل میں مصمم ارادہ

کر لیا ہے کہ کبھی تمہارے اس رنج میں اپنے ذاتی خیالات

اور ذاتی معاملات کا ذکر نہ کروں گی لیکن اب میں ایک تدبیر

بتلاؤں گی جو میں نے سوچی ہے - میرے پاس گولیاں ہیں

اور بہت بارود ہے - لیکن اگر یہ گولیاں ختم ہو گئیں

تو نہیں معلوم اسکی آواز سے کون کون نہ چلا آوے

اور پھر یہ لوگ بلا شبہ [illegible] طرح سے کھانا طیار کر سکیں

گے - یہاں رہنا بھی گویا مرنا ہے - پس کل شام کے

یا ایک گھنٹہ قبل طلوع آفتاب میں [illegible] کے پاس مزید خوراک

اور خبر کے واسطے جاؤنگا لوگ وہاں سے بھاگ گئے

ہونگے اور ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ کیا اس درمیان

میں ہوا

چالیسواں باب

اکیلی

جیسے ہی کہ وہ سر سے روانہ چلنے کو طیار ہوا لینا نے

کہا "میں تمہارے ہی واسطے کہتی ہوں کہ دیر

نہ لگانا"

"بلکہ تمہارے واسطے"

"نہیں نہیں میرا خیال مت کرو"

"پھر کسکا مجھکو لینا خیال ہو میرے پاس تمہاری

زندگی ایک پاک امانت ہے!"

"لیکن انہی کے بعد نہیں"

وہ ہاں ہاں ہزار مرتبہ اپنی جان کی قربانی کرکے میں تنہا
اپنا راستہ جنگل میں نکال لونگا - اب تنہا چپکے بیٹھے
خوف زدہ کیوں ہو میں نے تمکو [illegible]
بہت [illegible] تک [illegible] اور سب تجربہ یوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اوسنے اپنا [illegible]
[illegible] ہاتھوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
معلوم ہوتی [illegible]
[illegible] اوسکو پچھلی خوفناک باتیں یاد آگئیں اور
کوشش کی کہ [illegible] خیال چلا جاوے - اگر [illegible]
ہندوستان [illegible] کیا تو اس سے وہ دونوں
تباہ ہوئے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکا تو اوسکا
کیا حال ہوگا نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی نگہبان [illegible]
وہاں تک بالکل وحشی باغیوں سے راستہ بھرا ہوا ہے -
اوسنے خیال کیا کہ یہ سب خیالات خودغرضانہ ہیں -
اسکے بعد وہ اپنے کنبے کی وفات کے باعث روئی کہ جسکے
اپنی محبت کبھی کم نہیں کی تھی - پھر وہ شاید [illegible]
اور اوسکو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ اوسکا کیا ہوا - اسکے بعد
اوسکے ذہن میں بہت سے خیالات گذرے - لیکن ان
خیالات کو اس خیال نے کسیقدر چھپا کر دیا تھا کہ شاید
آیا [illegible] سے کچھ حال معلوم ہو سکے - لیکن اب چونکہ [illegible]
چلا گیا تھا اس باعث اوسکو اپنی تنہائی کی ہیبت
معلوم ہونے لگی -
اسنے دل میں کہا عزیز میرا اتنا ساتھی کسطرح سے
وہ خدا کے ساتھ مجھسے کہتا ہے کہ [illegible] اچھا عاشق تھا

اور [illegible] - لیکن [illegible]
ہوں کہ خدا کا شکر ہے مجھکو [illegible]
منتظر ہوتا ہوں بالکل ناقابل برداشت ہو [illegible]
تعجب کرتی ہوں کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس [illegible] نہیں ہو سکتا
تھا -
جب تنہائی میں لیٹا [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی [illegible] اگر وہ زندہ
نہ بچے ہوں تو [illegible] اور اپنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ساتھ ہوتی - اور جسکے [illegible]
وہ چھوٹا لڑکا کہ جسکی [illegible]
تو کہاں ہے - [illegible]
اوسکی محبت کی باتیں یاد آتیں [illegible]
[illegible]
کیونکہ [illegible]
[illegible] خیال [illegible]
کسی سے محبت کرتی تھی [illegible]
شاید کبھی نہیں - اس خیال میں کوئی [illegible]
تھی - اوسکو [illegible] خیال [illegible]
[illegible]

پیدا کرتی ہوئی
تنہائی کے باعث ہمت اوس سے بالکل جاتی رہی تھی
اپنے تئین گالیان دیتی کہ خود ہربور کے ساتھ نہ گئی کہ اوسکے
مصائب مین شریک ہوتی - اس انتظار مصیبت کی برداشت
سے بہتر تھا - کہ ساتھ جاکر تکلیف برداشت کرتی - بطور
سنہری کے جب ہربور اوسکی محافظت کرتا تو اوسکے پاپا کیٹ
اور پولی اور ملی کا نام لینا کی زبان سے نکلتا - لیکن کبھی
اپنا نام نکلتے نہ سنا جیکہ خیال کرتا کہ مجھکو معاف کرنا
چاہیئے کیونکہ اوسکی ایسی دردناک حالت مین مین کون
ہوتا ہون کہ میرا نام اوسکے لب پر آوے -
ایک گھنٹہ اوسکی غیر حاضری کا خاموشی سے گذر گیا - لیکن
لینا کے اب خیالات بالکل پریشان ہوتے جاتے تھے -
اوس روز [illegible] میار کے بعد وہ آپ ہی اکیلی ہوئی - دوسرا
گھنٹہ بھی خاموشی سے گذر گیا - تیسرا اور چوتھا مشکل سے
گذرا - اور اوسکے بعد وقت چڑھتا ہوا نظر آیا - لینا نے
اپنی گھڑی مین جو اوسکے باپ نے اوسکی ماں کو [illegible] سالگرہ
پر دی تھی - اور جسکو اب بہت زمانہ گذرا دیکھا -
دو پہر ہوگئی اور وہ ابھی تک نہین آئے !
اوسی جانب بغور دیکھنے لگی جدھر سے وہ گیا تھا لیکن
وہان کوئی نظر نہ آتا تھا - ذرہ سی ہوا بھی پتون اور
ٹہنیون کو حرکت نہین دیتی تھی - وہ کان لگائے تھی
کہ گھوڑون کے ٹاپون کی آواز معلوم ہو - لیکن سوائے
اپنے دل کی دھڑکن کے اوسکو کچھ بھی سنائی نہین دیتا تھا
جیسے ہی کہ آفتاب کی گرمی زیادہ ہوتی بہت سے پھول اور
نباتات [illegible] گرمی جس سے ہوا مین خوشبو معلوم ہوئی -
لینا [illegible] ہربور کی منتظر تھی جسطرح سے ایک چڑیا
[illegible] اپنے گھونسلے مین انتظار کرتی ہو - وہ اپنی [illegible]
اپنے باپ کے گھر مین اوسکی خدمت کو پچاس ویسی ملازم
[illegible] سے [illegible] نہ خود اوسکی [illegible]

جسمین باورچی اور بہشتی بھی شامل تھے - جو خدمتگاری کیا
کرتے [illegible] بتیان جلاتے تھے - اور ایک آیا اوسکے واسطے
ایک دوسری بیٹیون کے واسطے تھی -
اوسکو پیاس بہت معلوم ہوتی تھی - ہربور گھڑے مین پانی
بھر گیا تھا لیکن [illegible] پانی نکالتے وقت لینا نے اوسکو
گرا دیا تھا - [illegible] ہونٹھ سوکھتے تھے لیکن تب بھی اوسکی
جرأت نہ تھی کہ پانی اوٹھکر خود لاوے - پیاس اور گرمی
مین وہ وہان بلا تکیہ کے سو رہی تھی - وہ جسکے اسقدر
خدمتگار تھے اور جسکی ادنی سے ادنی خواہش کبھی رکی نہین
تھی یون عالم مجبوری مین بیٹھی ہوئی تھی -
کوئی تشریف آیا وہان پر دیکھا پنکھا لیے اوسکی حفاظت
کے واسطے بھی کوئی [illegible] نہین کہ جہان تابعدار
خدمتگار آرام کر رہی رکھتے کہ جن پر وہ بیٹھے - اور دریا کی
جمن کی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سنے -
یکبارگی لینا کی آنکھ کو ایک انسانی صورت نظر آئی
ایک ہندوستانی جو سرخ پگڑی دیئے ہوئے تھا - اور
اوسی کی دھوتی پہنے ہوئے تھا - ان مکانات سے
وہ کسیقدر فاصلہ پر جنگل مین بڑی بڑی گھاس اوگی
ہوا تھا جو بعض جگہ اسقدر اونچی تھی کہ سوا سے
اوسکی پگڑی کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا - ایک چھری
اوسکی کمر مین [illegible] ہوئی - اور کندھے پر ایک ٹوکری
سی [illegible] ہوئے تھا -
تھوڑے عرصہ تک وہ ساکت تھا لیکن بعد پھر حرکت
پیدا ہوئی وہ پیچھے جھکی اور ہاتھ مین پنکھا لیا لیکن ہم
دور سے اوسکی نبض چل رہی تھی اور اسقدر دھڑکن تھا
[illegible] اوسکو اوٹھا سکی - اوسنے چھپرون کے اندر
پھر جھکی کہ جو ہربور اوسکے واسطے ٹھیک کر گیا تھا - کہ شاید
[illegible] وہان سے نظر اوٹھے لیکن آدھ گھنٹہ جو
ایک [illegible] کی برابر تھا گذر گیا اور چارون جانب خاموشی ہی

اور جب اوسنے تھوڑے عرصہ کے بعد جھانک کر دیکھا
تو معلوم ہوا کہ وہ ہندوستانی چلا گیا ہے۔
اوسکی چال عجیب و غریب تھی۔ اور اس باعث لینا کے دل مین
بہت خوف اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔
لیکن لینا کو اوسنے دیکھا گویا اوسکو نہ دیکھ سکی
جو اوسکی آنکھ لگی اور یہ ہاتھوں اور پیرون کے بھل رینگکے
اپنی چھری دانتوں مین رکھے گذرا کہ اس مقام کو
اترا ... جہان اوسنے گورا لوگ کی عورتوں کا چہرہ
دیکھا۔

کتالیسوان باب

آیا

جنگل سے نکل کر ہیرو مشرق کی جانب دوڑتا ہوا
لے گیا۔ اور جہان تک یاد رہا اوسنے دہلی کا
راستہ ٹھیک پکڑا جس سے شب کو خدا بخش کے گھر سے
وہ آیا تھا۔ نہر علیمردان خان کو اپنے جنوب جانب
رکھا کہ جس نہر کو ضلع مین ہماری گورنمنٹ نے اور
جب کل رعایا دہلی محمد بہادر شاہ کی سرگروہی مین مٹھائی
اور پھول چڑھانے اسپر جمع ہوئی تھی مرمت کی تھی
وہان سے ہیرو تھوڑا دوڑتا ہوا گیا۔ اون چھوٹی پگڈنڈیون
تک پہونچا کہ جہان سے شکر اور روئی کے کھیتون مین
گذرا۔ اور تھوڑے ہی سے عرصہ کے بعد اوس بڈھے
غریب کا گھر دیکھلائی دیا جسمین وہ اور اوسکا لڑکا
اور حسین ساتھی [illegible] رہتے [illegible] تھا۔
آفتاب ابھی نکل آیا تھا جیسے ہی گھوڑے کو چمکارا
کا اسنے خدا بخش کو دیکھا کہ جو ہی وہ انگوچھے باندھے
ہوئے تھا اور سفید داڑھی جسکی اوڑ رہی تھی۔ وہ [illegible]
[illegible]

اور اوسنے بھرائی زبان سے کہا بھی کہ چلے جاؤ [illegible]
کہا میں عموماً انگریزی دستور رکھتا ہون کہ کھانا [illegible]
بعد سوار ہوتا ہون۔ لیکن آج صبح کو مین اوس شخص کی تلاش
مین آیا ہون جسکا ذکر کر رہا ہون"
"صاحب آپ کے یہان پہلے آئے جسمین نے بہت نقصان
اوٹھایا باغی سپاہی [illegible] کرتے [illegible]
تھے اور ایسا ہی کرتے اگر برخلاف نمک کرنل [illegible] کی
پلٹن کے نہ ہوتے کہ جنکی ذات میری ذات کی طرح سے
اعلیٰ ہے"
"اچھے خدا بخش مجھکو یہ حال سنکر بہت افسوس ہوا
لیکن مین یہان خوراک کے واسطے آیا ہون مجھے پارکر
صاحب کی لڑکی اوس جنگل مین بھیجتی ہے"
"وہ تمکو کچھ ملی ہے نہ"
"وہان اون گرے ہوئے مکانات مین"
"مجھکو خیال تھا کہ تم اسمین ناکامیاب نہ ہوگے۔
جنگل مین پرانے مکانات بہت ہین۔ میری لڑکی صفیہ
دہلی سے بخیریت آرہی ہے"
"اور وہ خبر کیا لائی ہے"
"یہ تم خود پوچھ سکتے ہو۔ دیکھو وہ آتی ہے"
یہ خدا بخش کہہ ہی رہا تھا کہ اوسکی لڑکی اوسط عمر کی
مگر حسین عمدہ کپڑے پہنے آئی۔ ہیرو اوسکو بخوبی جانتا تھا
اور اوسکی ملاقات پرانی تھی۔ جیسے ہی کہ ہیرو نے اوسکے
ہاتھ پر بوسہ لیا وہ رونے لگی۔
خدا بخش کو یہ ناپسند آیا کہ اوسکے گھر کی عورت [illegible] ملاقی
ہو۔ اوسنے صفیہ سے کہا صاحب [illegible] کرو [illegible] دیکھو
کہ [illegible] اپنی [illegible] اور اون لوگون کی جو [illegible]
[illegible] کیونکہ مین نے صفیہ [illegible]
[illegible]

ہو گیا ہوں [illegible]
[illegible] صاحب کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] -
[illegible] ان اور [illegible]
مشہور [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible] پر گمان کرتا ہے کہ
جسکا [illegible] اس باعث - اور - انگریزی خرچ
سے لڑے گا۔

ان افواہوں سے کچھ یوں ہی امید ہو سکتی ہے -
اونھوں نے عجیب غریب روشنی کا بندوبست اور بجلی کا
کہ جیسے ذریعہ سے کلکتہ سے لاہور تک اپنے راز
حالانکہ فاصلہ پانچسو میل ہوتا ہے کہہ سکتے تھے توڑ ڈالوں -
" تمھارا مطلب تار سے ہے "
" ہاں صاحب "
" پھر خوب "
سفینہ سے اوسکو معلوم ہوا کہ جج لسلی اور دوسرے
لوگ کسی دونوں کی پیاس کے بعد مسجد سے نکالے گئے اور
پرساد سنگھ کی موجودگی میں مارے گئے اور اوسی سے
اونکی دونوں لڑکیوں کی گت بازار میں ہوئی تھی -
یہ خیال کرکے کہ کہیں یہ لڑکیاں کس سے میں کسقدر انتظار
[illegible] تھین - کہ لوگ اونکے حسن و جمال کی
تعریف کرتے - کہا - اب اونکے ہزاروں روپیہ جمع ہوجاتے
[illegible] اور روپے کا کیا سوال "
پھر [illegible] نے کہا وہ مجھکو یہ لیتا سے نہ کہنا چاہیے نہیں تو وہ
[illegible] اور [illegible] پولی کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا

خوشنما [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خیال سے کہ اوسکی موجودگی سے آرام تو ملیگی لیجانے سے
انکار کیا کہ دو عورتوں کی نگہبانی مشکل ہوگی - اوسنے یہ
تجویز کی کہ اگر پیچھے کوئی بات ہو تو وہ میں سندر داس آ
باغ میں آکر مل سکتی ہے یہ کہکر وہ سوں پت کیطرف بڑھنے
دھوپ ابھی بہت نہ چڑھی تھی اور شبنم کے قطرے ابھی تک
گھوڑے کی کاٹھی پر نظر آتے تھے -
دوسرے تیسرے [illegible] سفید
اور سنگ مرمر کے سندر داس تک آ گیا کی لیکن کہیں [illegible]
صاحب کا نشان نہ معلوم ہوا -
چپاتیاں - چاول کی موٹی روٹیاں و سوکھے میوہ جات
و مٹھائی خاص ہندو خاندان کے سامان خورش سے
تھا لیکن اوسوقت انھیں سے ہرورنے خوش ہوکر اپنا
گھوڑا جنگل کیطرف بڑھایا -
یہ شاید آرٹیکس کا قول ہے کہ جنھوں نے کسی جگہہ بیان کیا ہے
" سب ناامیدیوں میں عشق کی ناامیدی سب سے بڑھکر
ناقابل برداشت ہے " لیکن ہرورکو کوئی مایوسی نہ تھی
اوسکا خیال تھا کہ اگر کوئی سیاہ صورت آدمی سامنے
آگیا تو [illegible] اوس سے مقابلہ کر سکیگا -

چالیسواں باب

جادوگر

ہرور نے دل مین کہا دد غریب لینا کے واسطے مین ان
چپاتیون اور گھی سے زیادہ عمدہ و نفیس خوراک اگر
ممکن ہوتا مہیا کرتا۔ کیونکہ ہمارے واسطے یہ خوراک بہتر
بدلہ ہے کہ [illegible] ہماری اعلی خورش کا جو یہ ہمکو
یہ خوراک نصیب ہوئی

یکایک باہر گولیون کی آواز اسکو معلوم ہوئی اور
بعد اوسکے تعاقب کرتی ہوئی آواز کہ جس سے گھبرایا ہر
ایک لمحہ مین دیکھا کہ بیس ہندوستانیون نے اوسکو
گھیر لیا ہے۔ معمولا آدھے ڈھنگے بلا کرتے وغیرہ کرتے تھے
انکے ہاتھون مین بانس کے بھالے اور چند ہتیار تھے
چندکے پاس زنجیک کھائی ہوئی دیسی بندوقین تھین
ایک نے بھالا مارا تھا کہ جو ہرور کا کام کر دیتا۔ مگر اوسکے
جیکٹ سے پھسلتا ہوا خالی نکل گیا جس سے صرف تھوڑا
خون [illegible] نکل آیا۔ ہرور نے ایک دوسرے کے بعد
کئی فیر اپنے طپنچہ کے سر کئے جس سے تین تو مارے اور
تلوار سے تین اور گر گئے۔ مقابلہ کر کے اوسنے اپنے گھوڑے کو
کڑکایا اور اسقدر جلدی لیگیا کہ اوسکے پیچھا کرنے والے
تعاقب نہ کر سکین۔ وہ دیسی پیچھا کرتے جاتے اور نعرہ
بلند کرتے تھے ہرور اس خیال سے کہ یہ لوگ پورا تعاقب
اوس مقام تک نہ کرین وہ چند کھیتون کیطرف مڑا۔
اور وہان سے جب دیکھ لیا کہ اب کوئی شخص تعاقب
نہین کرتا سوا ہے کہ جنگل کیطرف گیا۔ پسینے مین
بالکل شرابور [illegible] اوسکا دل غصہ اور جوش مین دھڑک رہا
تھا۔ جب یہ پھر اپنا طپنچہ بھرنے لگا اوسوقت اوسکو
معلوم ہوا کہ کئی جگہ زخم لگے ہین۔ گھوڑا ایک سے زیادہ
جگہ سے زخمی ہوا کہ جو بلاشک خطرناک ہو سکتا تھا۔ کیونکہ
اگر زخم کے مارے گھوڑا نہ چل سکتا تو کیونکر لینا تک
پہنچتی۔ اوس خون کو دیکھ کر جو گھاس و [illegible] پر ہوا
ہے شاید وحشی جانور نہ آجاوین۔ ہرور نے آگے جنگل مین

بڑھکر اون درختون کو دیکھا جن سے اوسکو ایک خاص [illegible]
اسقدر عرصہ تک رہنے سے ہو گئی تھی۔ اسکے بعد مکانات
گرے ہوئے معلوم ہوئے۔ لیکن یہان اوسکے واسطے
ایک دوسرا سامان تشویش اور خوف پیدا کرنے والا انتظار
کر رہا تھا۔

اوسی دروازہ کے قریب جہان وہ لینا کو چھوڑ گیا تھا
ایک دیسی دیکھا کہ جو بالکل دبلا لیکن اچھے سڈول
اور بدن کا آدمی تھا۔ صرف ایک سفید پگڑی اور سرخ
دھوتی پہنے ہوئے ہے اور اندر ہرور کیجانب بیٹھے ہوئے
دیکھ رہا ہے۔ یہ شخص نصف سایہ مین تھا لیکن اوسکی سرخ
پگڑی انگوٹھیون۔ بالیون۔ اور کڑون کی [illegible] پر
آفتاب کی کرنین پڑ رہی تھین۔ اوس تجربہ کے بعد کہ جو
دیسیون کا ہو گیا تھا یہ چاہتا تھا کہ ایک گولی سے اسکا
ڈھیر کر دے۔ لیکن سوچا جب تک کہ اوسکے ساتھ اور
لوگ ہون یہ ہرگز میرے وار سے بھاگ نہین سکتا۔
اسنے گھوڑے کو کھول دیا اور آہستہ آہستہ آیا اسقدر
آہستہ نہین کہ اوس ہندو کو نہ معلوم ہو گیا ہو کہ جو دیکھکر
کچھ گھبرایا [illegible] ہرور کے قریب آنے کے بجائے اسکے
کہ یہ بھاگے اسنے ایک ہاتھ ہلا کر اور دوسرا منھ پر رکھکر
خاموشی کا اشارہ کیا۔ اوسوقت اوسکو بھی متعجب ہوا۔
جب اس ہندو نے پگڑی سے بانسلی نکال کر بجانا شروع
کی۔ بہت پریشان اور خوف زدہ ہو کر ہرور قریب آیا
اور دروازے کے نیچے ایک شکل دیکھی کہ اگر وہ ہندو
زور سے بازو پکڑ کے نہ کہتا کہ چپ رہو وہ ایک نعرہ
افسوس بلند کرتا۔ یہان لینا وسطی گھاس او تنکون
کے کوچ پر لیٹی ہوئی تھی۔ گرمی اور تھکاوٹ کی شدت
سے نیند مین ہے دیکھا کہ ایک دو ہاتھ گز کا سانپ آنکھین
نکالے اور اپنا لمبا منھ کھولے کھڑا ہے ہندو نے کان مین
کہا کہ چپ صاحب چپ۔ یہ بڑی [illegible] سانپ ہے بہت [illegible]

سانپ اگر چھوٹے قد کا ہو تو انسان دو یا تین گھنٹہ میں فوراً
مر جاتا ہے مگر بڑے سانپ کا کاٹا ہوا تین گھنٹے میں مرتا ہے۔
اور چاہتا تھا کہ پستول سے سانپ کو مارے لیکن اس
ہندو نے اسے روک لیا۔ تھوڑی دیر اور بانسلی بجا کر
کچھ الفاظ زبان سے نکال کر جیسا کہ ظاہر ہوتا کچھ
منتر پڑھ رہا تھا۔ اس جادوگر نے اسقدر جلد جیسے
اپنی انگلیوں کے درمیان اس سانپ کا سر
پکڑ لیا کہ وہ ہل نہ سکا۔
لینا نے پریشانی سے چیخ ماری اوسکو یہ خیال کہ کس
آفت سے ابھی وہ بچی ہے۔ اوسکو دیکھا جو سر پیدا
ہوا تھا کہ ایک ہندوستانی قریب کھڑا ہوا ہے اور ہیرور کے پاس
بیٹھا ہے۔ منہ سے کچھ نہیں نکلتا ہے۔ اور جیسے بلا ایک کلمہ
کے زبان سے نکالے ہاتھ پکڑ لیا۔ تعجب سے دیکھا کہ
وہ ہندو اپنی چھری سے دانت سانپ کے نکال کر اسکے
ٹکڑے میں رکھ رہا ہے۔ اس زہریلے دانت کے
نکلنے پر جادوگر نے اپنی بہت خوشی ظاہر کی۔
لینا اس واقعہ سے کچھ بھی صدمہ نہ سمجھی وہ گہری نیند
میں سو رہی تھی اور اوسکو معلوم نہ تھا کہ کون جانور
اوسکے قریب سانس لے رہا تھا مگر جیسا پورا حال سنا
تو بہت ہی پریشان ہوئی۔ یہ ہندو اب ندی کیطرف
دوڑا گیا اور وہاں سے اپنے پیتل کے لوٹے میں پانی لا کر
لینا کو پلایا اور کہا "غریب فرنگن میم صاحبہ بہت گھبرا
گئی ہیں یہ صرف پانی ہے اور بہت اچھا ہے ندی جمنا
میں ملی ہے اور جمنا پاک دریائے گنگ میں ملی ہے اور
اچھی ہو جاوے گی۔ میم صاحبہ سانپ گیا۔ اب کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکیگا۔"
اصل یہ ہندو شخص ایک سانپ پکڑنے والا تھا اور جب
اوس نے اسکو گھاس میں دیکھا تھا اپنے پیشہ کے واسطے
[illegible] پکڑنا چاہتا تھا اور نہایت ہی اوقت مضطر آیا
کہ لینا کی جان بچ جائیگی۔ ہیرور اور لینا اب سے واقف
تھی کہ یہ چھوٹے درجہ کے سانپ ہیں کہ جو بانسلی بجا کر یہ
اپنی طرف لیجا لیتے ہیں۔ شکریہ بہت ہیرور نے جو کچھ تھیلی میں
تھا قریب قریب سب دیدیا۔ واقعی یہاں اور تھوڑے سے
روپیہ ادا اس خیال سے کہ جادوگر کی نگاہ پیچھے کیطرف لگی
ہوئی ہے اوسنے اپنا چاقو کا تعویذ نکال کر دیدیا۔ لینا نے
اپنا ایک زیور بھی دیدیا کہ جسکے لینے سے وہ ہندو بہت [illegible]
کر کے چلا گیا۔ ہیرور نے دیکھا کہ یہ شخص اب اس کو [illegible]
دیکھ گیا ہے کہ جیسے باعث اوسکے دل میں شک پیدا ہوا۔
لینا کے دونوں ہاتھ دبا کر کہا "اس طرح سے ہم لوگ
بچے"
"ہیرور تمہارا مجھ سے مطلب ہے"
"میں کہتا ہوں ہم لوگ اگر تم مصیبت برداشت کرتیں
میرے کل رنجوں کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا"
"لیکن میرا کیا ہوتا۔ مجھ شیطان کا کیا ہوتا"
"تم جیسے میرے دوست بہت اچھے اور مہربان ہو میں نے
تمہارا چہرہ کبھی اسقدر آج کیطرح سے زرد نہیں دیکھا تھا
جب اوس ہلاک جانور کو میرے قریب دیکھا تو کیا خیال
کیا تھا"
"خیال! میں خود نہیں جانتا کہ کیا میں نے خیال کیا"
"تمکو کیا خیال اوس وقت پیدا ہوا تھا"
"خیال! لینا تم یہ سوال کیونکر مجھ سے پوچھتی ہو"
"شاید سانپ کی سانس نے مجھکو بالکل پاگل بنا دیا"
(آہ سرد بھر کر) اچھا لینا مجھکو یہی خیال پیدا ہوا کہ ایک
ایسے شخص کو پیدا ہونا چاہیئے کہ جو اپنے معشوق کو آفت
اور مصیبت میں دیکھے"
"مجھکو خوف تھا ہیرور شاید کہیں تم پر کوئی مصیبت تو
نہیں نازل ہوئی۔ تمکو امید کے خلاف آنے میں زیادہ
عرصہ لگا"

"اور میرا جانا تمکو کھلا تھا"

"اب مجھکو سوائے تمھارے دنیا مین کون عزیز ہے۔ سوائے تمھارے اور کون دوست ہے۔ تمکو دیر ہوئی"

"صفیہ کے ساتھ باتون مین دیر ہوئی وہ دہلی سے آئی ہے"

"ہان صفیہ میری پرانی آیا تمسے اوس سے ملاقات کی"

"ہان قریب ایک گھنٹہ تک گفتگو رہی"

"اور وہ کیا خبر لائی"

"کوئی نہین اون لوگون کی کوئی نہین کہ جنسے ہم محبت کرتے ہین اونکے حال سے وہ اسیقدر نا واقف ہے جسقدر ہم ہین۔ وہ صرف اسقدر مجھسے کہہ سکی کہ باغی تعداد اور طاقت مین ہر ایک لمحہ بڑھ رہے ہین۔ اور ہر ایک جگہ تار کاٹ دیے گئے ہین۔ نانا صاحب مرہٹون کے شاہ بنے ہین۔ بس بہت جلد بلوہ اور لڑائیان ہونگی۔ اس باعث ابھی ہمکو تھوڑے روز اور پوشیدہ رہنا ہوگا۔ بہتر ہوتا اگر ہم تھوڑے روز بعد کچھ میل فاصلہ پر دریائے گنگ کے قریب ہوتے"

تھوڑے عرصہ تک لینا کے آنسو بہتے رہے کہ جسنے اوس سے کہا "مین خوف کھاتی ہون کہ کہین کوئی دوسری آفت نہ آجاے اسواسطے آنکھ نہین بند کرتی"

"تم شاید بھول گئین کہ جب تک تم سووگی مین تمھاری حفاظت کرونگا"

"سچ ہے سچ ہے مین تمھارا شکریہ ادا کرتی ہون پیارے دوست"

"لیکن لینا ہمکو اب یہان سے چلنے کے واسطے طیاری کرنا چاہیے"

"شاید ہم اس سے اچھی جگہ پاوین لیکن کیون"

"کیونکہ ایک دیسی نے کہ دوست نہین ہمارا اقامتگاہ دیکھ لیا ہے اور اس باعث سوائے اسکے کوئی چارہ نہین کہ ہم لوگ جاکر دوسری جگہ چھپ رہین"

"سچ ہے ہم لوگ انھین سے کسی شخص کا اب اعتبار نہین کر سکتے"

"نفرت سے خوف سے عداوت سے۔ یہ صرف مجھکو یقین ہے کہ یہ لوگ ہمکو پکڑا دینگے۔ اور خصوص اوسکے بعد جب یہ شخص ہماری طرف چوری سے تک دیکھتا رہا"

"تو پھر بھاگنا چاہیے ہے درست"

"مین چاہتا ہون کہ ہم لوگ غریب ہوتے لینا"

"کیون"

"اسوقت قدرتاً ہمکو ایسی زندگی سے محبت کرنیکی خواہش ہوتی"

"پھر بھاگکر کدھر اور کہان جائین"

"جہان خدا مہربان لیجاوے۔ مین نہین خیال کر سکتا ہون کہ کہان۔ ہان ٹھہرو مجھے یاد آیا"

"کیا ہے درست"

"آگے بڑھنے کے واسطے مین نے ایک تدبیر سوچی ہے افسوس اب تک نہ خیال آیا"

"وہ کیا ہے جلد بتلاو کون تدبیر ہے"

"یہان سے کرنال کچھ کم ۵ میل ہے اور وہان یا کہین بھی ہین ہملوگون کو بلا آرام ادھر چلنا چاہیے۔ دن کو اپنے تئین پوشیدہ رکھین اور نہر علیمردانخان کو اپنے سامنے رکھین" فوجی اسٹیشن

"وہان شاید ہم کچھ بابا یا پولی بائیکٹ کی خبر سن سکین گے۔ کیونکہ بہت شخص دہلی سے کرنال کو بھاگے ہین۔"

"ہر طور خدا کی رہنمائی اور تمھاری مدد مین اپنے تئین سونپتی ہون"

"اچھا تو آج رات کو ہم کرنال کو چلین گے"

بیالیسواں باب ۴۲

ایک وفادار بڈھا صوبہ دار

ہرور کو ایک گھری سی جنگل میں ملی جو اوسنے گھوڑے کے
زخموں میں لگائی اور جب کسیقدر رات بھیگی لینا کو گھوڑے
پر سوار کرکے سڑک کرناٹک کی تلاش میں بڑھا - راستہ اپنا
جنگل سے نکالا - اس امید پر کہ وہ نہر علیمردانخان کو
جلد پہونچ جاویگا کہ جو ساٹھ میل کرنال سے ہے -
جنگل سے ایک میل بڑھے تھے کہ ایک مجمع مسلح دیسیونکا
سفید اور نیلی پوشاک پہنے ہوئے چاندنی میں نظر آیا کہ
جو جھاڑیوں میں گولیاں مارتا اسطرح سے آگے بڑھا کہ
گویا وہ کسی نقشہ کے موافق جا رہا ہے -
ہرور کی زبان سے نکلا "لینا تم دیکھتی ہو آخرکار میرا
شبہہ صحیح نکلا"
"اگر اوسکے امکان میں ہوتا تو وہ جادوگر ہماری
جان کھواتا"
"ہاں بدمعاش ایسا ہی کرتا - ہم لوگوں نے چند لمحہ ہی
پیشتر ہوشیاری کی"
"جبکہ خدا کا شکر ہے کہ جسنے ہمکو ایسا کرنے کی جانب
راغب کیا"
ایک آہ لینا کی زبان سے نکلی - کیونکہ ایک گولی اوسکے
سر کے قریب ہو کر گذری -
"بندوقیں بھی ہیں - پس یہ وہی بدمعاش ہیں
جنسے ابھی ہم سے سابقہ ہوا"
پیراسے جنگل میں درختوں سے ہوتے ہوئے [illegible]
اپنے ساتھی کے گھوڑے کی باگ لئے ہرور سوں بت کیطرح
جا رہا تھا کبھی کبھی تھوڑی دیر کے لیے تھکاوٹ کے
باعث درخت کے تنے کے نیچے چھپ رہتا - اور پھر
چلنے لگتا بعد نیم شب ہرور کو ذرہ ذرہ امید ہوئی کہ
وہ اس جنگل کے اوسجانب تک بخیریت پہونچ سکے گا -
درخت اب دور دور ہیں چھوٹے اور بڑے ملنے لگے اور جنگل
درختوں کا خاتمہ - چاندنی کی روشنی میں سبز پگڈنڈیاں
جھنڈ کی طرف کی نظر آنے لگیں - ہر ایک جگہ بالکل خاموشی
تھی - ہرور گھوڑے کی باگ ابھی لئے ہوئے تھا اور
نہر علیمردانخان کے کنارے اس امید میں جا رہا تھا کہ کوئی
سڑک کرناٹک کو ملجاوے - رات کو چلنا اور دن کو قیام
کرنا اونکا سلسلہ تھا - وہ دونوں اپنے غم اور افسوس کے
خیالات میں محو موقع سے جا رہے تھے
صبح کی کسیقدر روشنی اور خنکی سے لینا گھبرائی - مگر چونکہ
نے ہوشیاری سے ایک چیتھڑا اوسکو دیدیا تھا - ایک
آگے بڑھ کر پگڈنڈی ملی کہ جسپر لکڑی کے ڈنڈے تھوڑے
تھوڑے فاصلہ پر یہ اشارہ کرتے ہوئے گڑے تھے کہ
یہ سڑک جھنڈ ہو کر دہلی کو گئی ہے - لیکن ان سب کا ہونا
بالکل خاتمہ تھا - انجینیر اور سیر سڑک بنانے کی جگہ اب
گولی اور بندوق سے کام کرتے تھے - مگر ہرور کو اب معلوم
ہوا کہ وہ دونوں بہت جلد مشہور شہر پر پہونچنے والے
ہیں جسکا اوسکو ایک نقشہ کے دیکھنے سے خیال تھا جو
اونکی نظر سے مینار میں گذرا تھا قریب گنے کے اونچے اونچے
کھیت کے کھیت تھے اور اونمیں راستہ چھپ گیا تھا
اور ان مصیبت زدوں کی تکلیف اور زیادہ کرنے کے
واسطے چاند بھی اب اپنی جگہ پر جا رہا تھا - صبح ہوتی جاتی
تھی - کیونکہ وشنو کی چڑیا "گھڑی گھڑی" پکار رہی
تھی -
ہرور نے کوئی خوف ظاہر نہیں کیا - بلکہ شمال مغرب کیجانب
ایک چھوٹی سی پگڈنڈی دیکھ کر بڑھا - ابر کے باعث
کسیقدر اندھیرا تھا لیکن درختوں کے اوسجانب
روشنی معلوم ہوئی کہ جس سے ظاہر ہوا کہ بہت جلد [illegible]
انتظار کے دوسرے دن کا آفتاب برآمد ہوگا اور لب

بے گھر کے کتون کے جو گنے سے ہردر کو کسقدر خوف
پیدا ہوا کہ کہین وہ کسی قصبہ یا گاؤن کے قریب تو
نہین ہے۔ اوسکا خیال یہ مشکل سے ختم ہوا تھا کہ اوسنے
دیکھا کہ آگے کی سڑک ایک پھاٹک کے اندر گئی ہے جسکی ہر ایک
جانب ایک بڑی بھاری سنگی دیوار ہے اور جسمین بندوقون
کے واسطے ٹیڑھے سوراخ بنے ہین در اصل یہ ایک ہمیشہ ایسے
موضع کا پھاٹک تھا اوس قسم کے کاشتکارون کا کہ جو
بہت کم خدا بخشی کیطرف سے علیحدہ علیحدہ اور پکا تا
مین رہتے ہین۔ بلکہ ایک مقام پر ملکر رہتے ہین اور اپنی
مویشی اور مکانات کی محافظت کے واسطے دیوار طیار
کر لیتے ہین۔ اسمین ایک آدھ چھوٹا سا قلعہ کسی مینار
کا ہوتا ہے۔ ان ہر ایک موضعون مین ایک سردار ہوتا
ہے کہ جو ماتحت کاشتکاران کا سرگروہ خیال کیا جاتا ہے
ہر پنچ بھی ہوتا ہے۔ انصاف کا ہے۔ اوسکی سادہ
عدالت ایک درخت کے نیچے ہوتی ہے جو عموماً پھاٹک کے
نیچے بڑھ آتا ہے۔

ہردر کو اب بہت بڑی پریشانی تھی۔ وہ نہین جانتا تھا
کہ کسطرف جاوے۔ ادھر ہٹنا اوسکے واسطے اسیقدر
خوفناک تھا جسقدر آگے کا بڑھنا۔ کیونکہ دن ہو گیا تھا
اور قریب کوئی چھپنے کی جگہ نہ تھی۔ گاؤن کے لوگ بیدار ہوگئے
تھے۔ دیوار کے اندر آوازین سنائی دیتی تھین اور
خوف تھا کہ بہت جلد اوسکی قسمت کا کہین فیصلہ نہو جاوے
خیال گذرا کہ منت کے ساتھ سردار گاؤن سے مدد کا خواستگار
ہو۔ لیکن کتون نے مدد چاہی حالانکہ کوئی بڑھے
محمد شاہ دہلی اور اوسکے بیٹے کے پیچھے سے نہین بچ سکا
وہ جلد گھوڑے کی باگ موڑکر تھوڑے عرصہ کے واسطے
چھپا چاہتا تھا کہ قریب اوسکے غل معلوم ہوا اور دیکھا
کہ قہقہہ لگاتے ہوے ایک مجمع آیا۔ جو ظاہراً سب
وہی معلوم ہوا جسنے سڑک پر اوس سے مقابلہ کیا تھا۔
اور جاوسکا جنگل مین تعاقب کیے ہوے تھے اور اسیے
یہ لوگ معلوم بھی ہوتے۔
لینا تھا یہ گاؤن مین جو لوگ پناہ بھی پاوین گے ہوا لیکن
بالکل ہی بیمدد اور وہ غارت جاوین گے
اوسنے طمنچہ کا کندہ پھاٹک پر مارا اور دربان سے کہا
دروازہ کھول جو فوراً کھل گیا۔ اور اوسکو ایک چھوٹا
باغ اور اوسکی چھوٹی سی ٹکڑیان اندر دکھلائی دیتی۔
گاؤن والے سب اپنا کام شروع کیا چاہتے تھے۔ پورب
تالاب اور شیوالہ کو جا رہا تھا مستعد اور محنتی سب
مرد ورا اپنے کھیتون کو کدال لیئے ہوے جا رہے تھے
عورتین کنوون سے گھڑے لیے پانی بھر رہی تھین یا
تالاب کو نہانے۔ اور قبل برہما کے مندر مین وہ
اپنے سیاہ بالون مین تیل ڈال رہی تھین۔ آنکھوں
سرمہ لگا رہی تھین کہ جو مندر ایک الدار بیرونی
گناہ کے باعث بنایا تھا کہ اوسنے ایک مرتبہ ایک
سے محبت کی تھی۔
اب سرکون مین یہ آواز بلند ہوئی کہ ایک صاحب
لوگ ہے اور ایک مجمع ہردر کے گرد جمع ہوگیا کہ جسکے
قد آوری اور قوی اعضا کو دیکھ سب پیچھے معمول
اور سوقت ہٹ گئے۔
جب ہردر نے اپنے طمنچہ کو ہلا کر بیحد استقلال
کہا کہ مجھکو گاؤن کے چودھری کے پاس لیچلو
دل مین ایسی ہی گھبری تو ان تالوسے
ہوئی تھی۔ جب اوسکو لوگون نے قہقہہ سے جواب
دیا۔ ایسی نسبت تر اوسکا خیال تھا کہ اگر مر جاؤ
تو قناعت ہی مین جائیگی تو وہ ضرور لیگا۔ لیکن
جب خود غارت ہوا تو لینا رہی اور اس غریب کا
ہوگا۔ دل نے یاد ہی کی۔ اور اسکی جانب
کر سکا۔

یہ لوگ خصوصاً لیلیٰ کو بہت دق کرتے اور منہ چڑھاتے
تھے اور وہ ہمیں گالیاں دیتے تھے۔ جو خوش قسمتی سے وہ
نہیں سمجھتی تھی۔ اسکے بعد ہم بہت تھک گئے اور
[illegible] کے پیچھے لوگوں نے چھینکنا شروع کیے۔ مگر
[illegible]
[illegible] خیال کرتے
[illegible]
[illegible] چل سکتی ہے۔ ہر دو نے اس خیال سے
[illegible] کی کہ شاید اس سے پوری لڑائی شروع
ہو۔

آخر یہ معاملات بالکل دور کو پہنچ گئے تھے کہ ایک لمبا
[illegible] سفید مونچھوں والا اور [illegible] سفید
[illegible] آگے بڑھا اور لوگوں کو ہٹا کر چلا کر آواز
سے ہندوستانی میں کہا کہ تم لوگ سب خاموش رہو
یا ہماری مذہبی کتابوں میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ اگر
[illegible] سے بھی [illegible] ہے۔ اور ہم [illegible] ہندوستان کے
فرقوں سے جس طرح سے کہ خداوند یسوع مسیح سے بڑا
[illegible] اور جیسی جو تمہارے گھر میں ہے وہ سب اسوقت
[illegible] ہے۔

"حضور جناب میں آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں
[illegible] عجیب عورت کیجانب سے جسکو میں بچاتا ہوں
شکریہ ادا کرتا ہوں اور اوس خدا کا نام لیکر جس نے
ہندوستانی اور یورپین دونوں کو پیدا کیا ہے شکریہ ادا
کرتا ہوں"

میں نے جو صاف انگریزی بولتا تھا پوچھا "صاحب
یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟"

"دہلی سے۔"

افسوس وہاں بھی مثل دوسرے جگہ کے بہت خرابی
[illegible] ہوا ہو۔ افسوس تباہی شاہجہان آباد پر بھی

آزادی ہوئی ہے۔ اور آپ لوگ جاتے کہاں ہیں؟

"کرنال کو"

"صاحب شاید آپ کو معلوم نہیں کہ کل کرنال کی فوج
باغی ہو گئی۔ اوسنے افسروں کو جب وہ کھانے کی میز پر
بیٹھے ہوئے تھے مار ڈالا۔ اور اب یہ لوگ [illegible] سے
شرکت کے واسطے بڑھ رہے ہیں"

"کیا تم کہتے ہو اب بھی بڑھ رہے ہیں؟"

"ہاں اور ایک گھنٹہ میں ہم [illegible] کی خبر
پاتے ہیں"

"لیلیٰ آخر کار ہماری قسمتوں کا اب خاتمہ نظر آتا ہے"
افسوس [illegible] ہوئے لیلیٰ نے جواب دیا "جیسا کہ
[illegible] شاید یہ آدمی ہماری مدد کرے نیک معلوم
ہوتا ہے"

"لیلیٰ تم بڑی خوش قسمت لڑکی معلوم ہوتی ہو اور
تمنے بڑی ہمت سے بے پروائی کی" اس قدر بات سے
ہر دو کے [illegible] تھا کہ اوسکے مایوس چہرہ کو دیکھ کر ہمیں
کو رحم آیا اور اوسنے اونکو اور ایک فوجی سلام کرکے
کہا "خوف نہ کرو صاحب کیونکہ میں تمہاری مدد کرنا
چاہتا ہوں اور کر بھی سکتا ہوں"

"تم انگریزی کمپنی کے سروس میں رہ چکے ہو"

"ہاں صاحب ۴۵ سال" اور [illegible] اپنا گلے کا تمغہ اور تمغہ
دکھلا کر "میں بھوانی لعل صوبیدار [illegible] ہوں فوج
پیدل [illegible] کی پلٹن کا ہوں جسوقت میں بھرت پور پر
حملہ کیا اور جب سب یورپین سپاہی مارے گئے تھے
[illegible] زمانہ کا کبھی [illegible] تھا۔ میں نے صاحب
کمپنی کی بڑی لڑائیوں میں اچھی طرح شرکت کی ہے۔ اونکا
[illegible] فیروز شاہ [illegible] اور [illegible] جہاں اوسکا
[illegible] کھایا ہے مشکور ہوں۔ لیکن قسم [illegible] میں [illegible]
تھا کہ [illegible] دن کے [illegible] کے [illegible] جان [illegible]

مارا جاتا۔ لیکن یہ ذلت میری قسمت میں تھی۔"

"ذلت۔ کیا کورٹ مارشل ہوا؟"

"نہیں صاحب میں نے بہت سے کورٹ مارشلوں کے خود اجلاس کیا ہے مگر کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔"

"لیکن تمھیں ذلت کا لفظ کیوں اٹھانا پڑا۔"

"[illegible] میرے بہادر [illegible] دشمن [illegible] میں جو تھوڑے فاصلہ پر ایک [illegible] اور انھوں نے اور [illegible] لوگوں کی دیکھا دیکھی [illegible] آنے کی خبر سنتے ہی بغاوت کر دی۔ میں نے اس کوشش اور محنت سے بہت سے افسروں کی جان بچائی کہ جو اپنی تلواریں اور جانیں بچا کر بھاگے۔ بعد اسکے بہ میگزین کا پلٹن کے ساتھ اون لوگوں نے انگریزی بنگلے لوٹے۔ کنٹونمنٹ جلائے۔ اور گو کمپنی لینسر نے تین مرتبہ حملہ کیا مگر دلی کو مجھے لیکر چلے اور دھمکی دیتے تھے کہ اگر چلنے سے انکار کرونگا وہ مجھکو توپ پر اڑا دینگے۔ تھوڑے عرصہ تک تو میں فوج پر نگہبان کو تارہا۔ لیکن یہ ارادہ کئے ہوئے تھا کہ نمک حلال رہونگا۔ اس باعث رات کو بھاگ آیا اور ۴۵ سال کی ملازمت کے بعد جسمیں چھ مرتبہ لڑائیوں میں زخمی ہوا اب میں مثل فقیر کے ایک اپنے عزیز کی روٹیوں پر پڑا ہوا ہوں۔ میں جو ایک مرتبہ بڑی حشمت اور شان سے دیسی فوج پیدل کا صوبہ دار میجر تھا۔"

یہ بڈھا رو پڑا اور [illegible] افسوس سے کمر جھکالی۔ اوسکی ملازمت۔ عزت۔ اور حشمت سب ایک ساتھ اوس سے رخصت ہو گئیں۔

"اگر میں کلکتہ کے پہونچنے تک زندہ رہا۔ میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ تمھارے حقوق پر پہلے لحاظ ہوگا۔ صوبہ دار ہمت نہ ہارو۔"

لینا کو اس گفتگو سے امید پڑی اور عاجزی سے کہا۔

"تو اچھے صاحب تم میری تنہا حفاظت کروگے؟"

میرورڈ نے لینا کیطرف نگاہ کرکے کہا۔ "لینا اگر ضرورت [illegible] تو دو باتیں [illegible] کہہ سکتا ہوں [illegible] ہیں اور [illegible] رہیں گے۔"

"میرا بھائی [illegible] اور [illegible] سونبھو لال صوبہ دار [illegible] کرینگا۔ [illegible] لیکن تمھاری بہن [illegible] اگر [illegible] میری تنہا جانب سے [illegible] کرینگا۔" [illegible] پر ہم اونکو آگئے۔ اور ایک دوسرے پھاٹک میں جو اوس سڑک کے کونے پر تھا لیجا کر کہا۔

"اس طرف [illegible] صاحب تمکو وقت نہ کھونا چاہیے۔" چوبدار پھر پھاٹک بند کر دیا کہ جسپر [illegible] تختیاں رکھی ہوئی تھیں۔ انکے بند ہونے پر میرورڈ اور اوسکے ساتھی اپنے تئیں محفوظ خیال کیا۔

میرورڈ نے لینا پر ایک اطمینان کی نگاہ کی کہ جس سے ظاہر ہوتا تھا وہ از حد شکوہ [illegible] کے ہیں۔

لینا نے [illegible] سے اپنا سر [illegible] اظہار شکر [illegible] میں ہلا دیا۔ وہ [illegible] رہی تھی کہ باہر سے غل و شور کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ بہت سے لوگ آرہے ہیں۔ میرورڈ نے گرد اگرد [illegible] سے دیکھا۔ لیکن [illegible] صوبہ دار نے مسکرا کر [illegible] اوسکو [illegible] سلام کیا۔ [illegible] خوف نہ کھاؤ۔ شمبھو لال تمھارا [illegible] اور اسکے بھائی نے ۴۵ سال تک کھایا ہے۔"

شمبھو لال کے [illegible] کی جگہ ایک بنگلا [illegible] کہ جو جنگ اسی کے بعد کسی کمانیر کے واسطے بنایا گیا تھا یہ ایک گھاٹی سے گھرا ہوا تھا دیواریں [illegible] رئیس بادشاہزادہ کے [illegible] بنوائی تھی کہ جب ہندوؤں سے [illegible]

اور سکون اور آخر میں انگریزون نے ایک ہاتھ مین
تلوار اور دوسرے مین ڈالی لیکر یکے بعد دیگرے اس
سرزمین پر حکومت کی تھی -

تینتالیسوان باب

زمیندار کا گھر

بڈھا صوبہ دار بخوبی واقف تھا کہ ہر ایک لڑکا تازہ
ولایت اور ہر ایک افسر ہندیون کو برہمن سے
لیکر قلی تک کو نگر سمجھتا ہے - بادشاہ دہلی سے لیکر ایک
ادنی درجہ کے شخص تک کو وہ غلام کہتا ہے - مگر اسکے
ساتھ انگریزی خاص اوصاف کا وہ معترف تھا -
۲۵ سالہ ملازمت اور قیام کنٹونمنٹ شہرات اور
بارکون نے اوسکو سکھلا دیا تھا کہ کیونکر ایک انگریز
عیسائی عورت کی عزت کرنا چاہیے - وہ بخوبی واقف
تھا کہ ملکہ بھی جو اسوقت تخت پر ہین ایک لیڈی ہین
بس اوسنے لیڈا کے ساتھ مہربانی اور عزت کے ساتھ
برتاو کرنا شروع کیا اور ہمیشہ کوشش کرتا کہ یہ خوش
رہے - اسنے مسکرا کر اولٹر ہی سلام کرکے کہا "
مین نے بہت سے عجیب و غریب تماشے دیکھے ہین
ایک پرانا ہندی ہون کہ جسکو سب شمالی ہند کے حالات
عرصہ کے یاد ہین اوس زمانہ مین جب لارڈ [illegible]
کے عہد مین بھرت پور کے محاصرہ مین کام کیا اوسوقت
ہم لوگ ڈاک گاڑی یا لکی گاڑی یا کشتیون سے سفر
نہین کر سکتے تھے - ایک مقام سے دوسرے مقام کو
کوچ کرتے مہینون مین سیکڑون میل ایک جگہ سے
دوسری جگہ خیمہ اوٹھاتے جاتے تھے - پانچ میل
کے بعد پڑاو پڑتا - اور جیسے ہی کہ تمہارے ٹیلیگراف تار
اور ریل جاری کرتے ہین کہ اونکے ہاتھون نے بہت
چیزون کو تیار کیا لیکن دیکھو یہ میرے بھائی قنوجی لال کا
مکان ہے اور یہ دیکھو وہ خود خیر مقدم کرنے آتا ہے "
دونون ہاتھوں سے سلام کرکے اور جھک کر کہا " سلام
صاحب سلام میجر صاحب -
" سلام قنوجی لال سلام تمہارے بھائی سچے اور
دیانتدار صوبہ دار میجر ہے اور ہین منوج بیل نے تمہاری
جانب سے ہماری محافظت کا وعدہ کیا ہے "
" اور یہ ضرور ہوگی "
جیسے ہی کہ ہنڈا گاڑی پر سے سہارا دیکر ہیرو نے
اوتارا - قنوجی لال کی لڑکی اور بیوی اوسکو اپنے
گھر لیگئین کہ اتنے مین پھاٹک پر پھر غل و شور کی
آواز آئی کہ جسپر صوبہ دار نے غصہ مین کہا " اسکو
روکنا چاہیے " زمیندار نے جواب دیا " بھائی تم
خود ان لوگوں سے کہدو کیونکہ بھوانی مجھ سے کہین
بڑھ کر تمہارا اثر ہے " قسم پرماکی میری یہ دونون
توپین انسے گفتگو کرینگی - قنوجی اپنے
آدمیون کو تالاب مین سنگین سے ابھی گانون خالی
کردونگا "
ہیرو صوبہ دار کے ساتھ پھاٹک کیطرف مڑا اور
ایک سوراخ سے دیکھا کہ وہی مجمع لوگون کا ہے کہ
جسکے ہاتھون سے ابھی وہ بچا ہے - یہ بہی مسلح
ہندوستانی تھے کہ جنھون نے خدابخش کے گھر سے
چلتے وقت اوسپر حملہ کیا تھا - علاوہ اسکے بہت سے
کاشتکار اوسکے شریک ہوگئے تھے - اور اونھون نے
مستعدی اور گرمجوشی سے کام کرنا شروع کیا جو گمر
بھی تھا - اور ایک شخص ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے
بہت گرمجوش معلوم ہوتا تھا - وردی بہت ہی
ڈھیلی تھی -
ہیرو نے تعجب سے کہا " عجب اتفاق ہے یہ دیکھو میرا
بدمعاش خدمتگار فرخ پاؤ ہے میری پرانی وردی

پہنے ہوئے ہے" یہ ایک کنٹھی گلے میں پہنے ہوئے تھا
اور چہرہ سے ظالمانہ پن ظاہر ہوتا تھا۔ اوسکی اور لیتیا
کی صورت اوسوقت ہونے والی تھی اگر اوسکا دوست
عین موقع پر درمیان میں نہ پڑتا اور یہ لوگ بھی مشعل
دوسرے شیگارے کے سپاہیوں کے مارے جاتے۔
فرخ بامڈے چپ کی بیقل لے اور زور سے چلا رہا تھا
"ان فرنگیوں کو مار ڈالو۔ انگریزوں کو مار ڈالو۔ ہر ایک
سر کے واسطے شاہ تمکو انعام دیگا۔" ابھی ہنگل بامڈے
بارکیپر کی قرابیندار کی کے باعث اسکے آگے سے ہٹا اور
اپنے ساتھیوں پر حاصل ہو گیا تھا۔ پر ہرور نے اپنی
پستول سوراخ دیوار کے اندر رکھی اور بہت جلد لیتے
پر اسنے خدمتگار کا خاتمہ کیا ہوتا اگر بھوانی لال اوسکا
ہاتھ نہ پکڑ لیتا اور کہتا "صاحب بارود مت خراب
کرو میں اسسے گفتگو کرونگا۔ اگر مان گئے تو بہتر ورنہ
دونوں کو ان توپوں سے خاتمہ کرونگا۔ کیونکہ ان سب
ہمکو قبل اوسکے تیار کرنا چاہیے کہ کرنال کی فوج یہاں
داخل ہو"

یہ ہی جگہ دیوار پر کھڑے ہوکر بھوانی سنگھ نے
دی کہ فرخ بامڈے نے جو اپنی شرارت سے بند تھا کہا
"مار ڈالو ان فرنگیوں کو۔ ابھی مارو۔ ایک دن دو دو پر
دونوں کے برابر ہے۔ سب سفید کافروں کو مار ڈالو"
ہرور نے بےصبری سے کہا "تب تو یہاں کے
سپاہیوں نے مدد لینے کو کہا تھا"
"ہاں صاحب لیکن"
"کیا تم اونکا اعتبار نہیں کر سکتے"
"نہیں یہ اپنی بات کے سچے ہیں اور سب یہاں
آ رہے ہیں گے"
"تو پھر میں ان لوگوں پر حملہ کرنے کو شریک ہونگا
کہ جو مدد اجنبی لوگوں کے ہاتھ لینے کو کوشش کر رہے ہیں وہ جنہی

جسمیں ایک نازک بدن میم ہے"
"لیکن صاحب اگر میں اپنے سپاہیوں کو لاؤنگا
جو شہر ہی میں ہیں تو میں خود گمان کرونگا"
"ہاں صوبہ دار میجر تم ہی لیکن میں تمہارے ساتھ
ہونگا"
"میں پھر کہتا ہوں نہیں۔ کیونکہ اگر ایک گولی نے
تمہارا کام تمام کیا تو اس غریب لیڈی کا کیا ہوگا"
"سچ ہے سچ ہے"
بھوانی سنگھ نے چند سپاہیوں کو حکم دیا کہ "جاؤ لپکتے
ان توپوں کو بھرو"
آہستہ آہستہ رسیوں میں باندھکر یہ توپوں کو لائے
کہ خوبصورت تھا اور جنگ اسیتی کے زمانہ کی تھیں۔ لیکن
خوش قسمتی سے کوئی موقع ان توپوں سے کام لینے
نہیں ملا کیونکہ توپوں کے اوٹھانے ہی کا اشارہ
تھا۔ اور چند منٹ میں بالکل سڑک خالی ہو گئی۔ صوبہ دار
خوب ہنسا کہ یہ لوگ ڈر کر بھاگ گئے۔
"ہرور آخرکار یہ بھاگ گئے"
بھوانی لال "مجھے صاحب اب بھی خوف ہے۔ اور
اگر کرنال کے ابھی یہاں شاید جلد آ گئے تو ہم اون کا
نہ کر سکیں گے۔ اور یہ سب سے یہ خبر کہیں مشہور ہو گئی
نہ معلوم ہو کہ [illegible]
بہت بڑی فوج [illegible]
کیونکہ اس [illegible]
ان باتوں سے ہرور کا دل [illegible]
بھوانی لال کے الفاظ کی یہ گونج تھی کہ تھوڑے فاصلہ
پر سے آواز نقارہ کی سنائی دینے لگی
"دیکھو کرنال کے باغی آ گئے ہیں"
یہ لوگ قریب نہیں آئے بلکہ پانی پت کی سڑک سے ہوکر
نکل گئے۔ ہرور [illegible] سکا تھا کہ انکی تلوارین

انگلی اور دوسرے ہتھیار کھیتوں کے قریب چمک رہے
ہیں کہ جنگی وردیوں میں ابھی تک ملا کا چہرہ لٹکا ہوا
تھا پوری قواعد کے ساتھ اپنے دیسی افسروں کی
کمان میں یہ جا رہے تھے۔ اور ساتھ میں بہت سے
ہمراہیان کمپ تھے۔ عورتیں چھکڑوں میں اور سپاہی
لوٹ کھسوٹ ہاتھوں پر رکھے ہوئے دہلی جا رہے تھے۔
بھوانی لال نے دانت کٹ کٹا کر کہا کہ "دیکھو وہ کمبخت
وہاں جاتے ہیں اور بھوانی انکو غارت کرے ان سے
تو صاحب تم بچے"
جیسے ہی کہ قنوجی لال کے ڈرائنگ روم میں یہ پہنچے
اوسنے ہاتھ ملا کر کہا "مبارک صاحب مبارک ہیں
اس دوہری کامیابی پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں"
"لیکن یہ کیونکر۔ کیا تم ہاتھ ملانے سے اپنی ذات
نہیں کھوتے"

"یوں ہیں تھوڑی سی دیر کو"
"تو تمنے میری یہ خاص عزت کی"
"نہیں صاحب میں ابھی جا کر پاک ہو جاؤنگا"
"وہ کیونکر"
"صرف کلمہ پڑھ کر نہاؤنگا اور دعا مانگونگا"
"یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ بھوانی لال بھائی
اور میں جیسے آفتاب نکلتا ہے ہر روز تالاب میں نہاتا ہوں"
اپنی ذات کی چالاکی سے تذکرہ کرنے اور ہنسنے سے ہر دو کو
زمیندار پر شبہ ہوا کہ یہ شخص قابل اعتبار نہیں ہے خصوصاً
پرانے زمینداران بنگال سے تھا کہ جو کچھ اراضی پر
قابض تھا اور شاہان مغلیہ کو برابر خراج دیتا تھا
اور یہ بھی انتظام انگریزی گورنمنٹ کی بدولت کوئی تبدیلی
انتظام میں نہیں کی۔ گورنمنٹ کی جانب سے ایک عبودیت
لکھوائی گئی کہ آئندہ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو۔ لیکن چونکہ
بہت سے لوگ اپنے وعدہ کو پورا نہ کر سکے اس باعث
انکی ریاستیں ضبطی میں آگئیں۔ پرانی زمینداریاں نئے
زمینداروں کے ہاتھ میں گئی تھیں لیکن قنوجی لال کا
انتظام ویسا ہی رہا اور علیحدہ مثل پرانے زمانہ کے ہنود
کے ایک مسلح مقام میں رہتا تھا۔
اوسکے مکان میں تھوڑا سا اسباب انگریزی بھی موجود
تھا کہ اسمیں گھڑیاں انگریزی تھیں اور جس سے لینا کو آرام
اور راحت کا خیال آیا پہلے شب کو جب یہ رہی پورا گھر
اور برآمدہ لیمپوں سے روشن کیا گیا اور اونکے واسطے
کھانا خاصکر طیار کیا گیا۔ کیونکہ خیال تھا کہ فرنگی جنگلی
میوہ جات اور اسکا مربہ بہت پسند کرتے ہیں۔
جب کھانا ہو چکا ایک نوجوان ہندو نے ستار اور
دوسرے نے طبلہ بجانا شروع کیا۔ تھوڑی سی کمسن
لڑکیوں نے سیاہ بال کھولے اور گھونگھرو پہنے ہوئے
گانا شروع کیا۔ لینا اسپر کچھ تو تھکاوٹ اور کچھ افسوس
اور کچھ رنج و ان مصائب کے خیال سے کہ جو اوسنے
برداشت کیے ہیں اور کچھ اوسپر خیال کرکے جو آنے والی
ہیں بیکل سی نظر آتی ہوئی تھی۔ گویا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ جاگنے کی حالت میں خواب دیکھ رہی ہے۔ ہیرو ڈر
اودھر بہت خوش تھا کہ بھوانی لال نے اوسکو چھوڑ
دیا۔ اور جو پہلا چھوڑ اوس مینار کے بعد تھا۔

چوالیسواں ۴۴ باب

نور محل

اوس سے کہ جو ہیرو نے صوبہ دار میجر بھوانی سنگھ سے
سنا معلوم کیا کہ کھنڈہل مکانات کہ جنمیں وہ جنگل
سوں بیت میں رہ آیا ہے وہ نہ تو کسی مسجد یا خانقاہ۔
یا محل کے کھنڈہل ہیں اور نہ پہلے لوگوں کا مسکن تھا
جو مشہور تھا کہ پرانے زمانہ میں بہت سی عمارات ہوتی تھیں
تھے یا جان میں جان کی جسے تمام دنیا پر اوس وقت حکومت تھی

جب آدم یہان آئے ایک ماجرا کہ جس سے انگریزی مگر نادر تحفہ ہین۔ بلکہ یہ ٹکڑا ایک پریشان و شوکت نشہور کا تھا جس سے ایک عورت کے عجیب قصہ کو تعلق ہے یعنی نورجہان کہ جسکو اکثر کتابون مین نورمحل بھی کہتے ہی نام ہے کہ جو مرزا ابو بکر پیاری کم سن لڑکی کا اپنے حضور [illegible] مین رکھنے والا تھا۔ وہی نورمحل کہ جسکا ذکر [illegible] مین سکے بیچے ہوا ہی۔

یہ ایک عجیب قصہ تھا کہ جس سے پردانہ محبت کی کی لالچ اور حرص کی معقول سزا خوشی اور رنج ظاہر ہوتا ہے۔

سنہ ۱۶۰۸ء کے قبل جب شہنشاہ سلیم نے تخت دہلی پر معہ خطاب جہانگیر کے ساتھ جلوس کیا شہرہ کہ ایک امیر علیخان فارسی کا کاروان خیروان اور اوغلان کا حملہ کہ ایا امیر علی کسی زمانہ مین میدان کنعہ لئے ہر کہ جو سب سے سرسبز اراضی فارس مین ہی قابض تھا لیکن اپنی فضول خرچی سے اپنی کل دولت صرف کر دی تھی۔ اوسکی جیب مین صرف چند سکہ رہ گئے تھے۔ جس وقت کہ یہ دارالسلطنت مغلیہ مین اپنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ وارد ہوا ایک مالدار سوداگر کاروان نے کہ جو شال کلاہتون۔ مخمل وغیرہ کی تجارت کرتا تھا۔ اسکے حالت پر رحم کھا کر اور اوسکی لڑکی کی خوبصورتی سے متعجب ہوکر بڈھے شہنشاہ اکبر کے محل مین اوسکے واسطے جگہ کی۔ یہان کی لڑکی نے اپنے حسن لاخیز اپنے گانے کی خوبصورتی سے اور اوس ذہنی شہرت کے باعث کہ جس سے یہ برمحل شعر کہتی تھی بہت سے معتقد پیدا کئے اور اسکا نام نورمحل رکھا گیا۔ بالکل یہ شاہزادہ سلیم دلدادہ ہوگیا کہ چونکہ بالکل لڑکا تھا زیادہ تر محل مین رہا کرتا تھا۔ لیکن اس حال عشق کے ظاہر ہونے پر شہنشاہ اکبر نے حکم دیا کہ یہ باہر رہے۔ نورمحل کے باپ نے شہنشاہ کی ملازمت مین بہت بلند رتبہ حاصل کیا۔ ایک دیا جیسے تو قرضہ سخت بر بار دوسرے جانب بنگالہ کی صوبہ داری کا وعدہ شگفتہ وہ اسقدر راضی ہوگیا۔ اور [illegible] اگر کوئی کہتا تو عقد ہوتا کہ اپنی لڑکی [illegible] باعث جس [illegible] نذر کرے۔

اسنے اپنی کم سن لڑکی کو اوسکے ناشتہ سے ہوا [illegible] اور اپنے فضول اخراجات کے [illegible] کرنے کو کہ وہ پرانی شان و شوکت [illegible] کر سکے ارادہ کیا جو فارسی شاہزادہ سب سے زیادہ روپیہ دیگا اوسکے ہاتھ لڑکی فروخت کر دیگا جیسے تھا کہ وہ اس ارادہ مین مستعد ہوا کہ ایک کاروان حسین لڑکیون کی خریداری کو ایک اصفہان سے امیر ابیوپار [illegible] کو دہلی آیا۔ اسطرح سے لالچی علیخان اپنے مکان مین [illegible] چاندنی چوک مین واقع تھا بردہ فروش سوداگرون کو لایا کہ اوسکی لڑکی نورمحل کو دیکھین اور دام لگائین۔ یہ سوداگر کہ جو اپنے پیشہ اور تجربہ کے باعث بہت بڑے حسن اور خوبصورتی کے اندازہ کرنے والے تھے اسکو دیکھکر بہت متعجب ہوئے اور ایک بہت بڑی رقم علیخان کو دینے کو کہی۔ اس سے اور بھی لالچ اس کمبخت کو بڑھی۔ پس سوداگرون نے کہ جنکے پاس شیر افگن بہت مالدار رئیس فارس کا حکم تھا کہ زیادہ سے زیادہ قیمت لگاوین اب دو چند کر دی۔ اور پھر زیادہ قدر یہ چند اور تمسک پر مہر اور دستخط ایک قریب کے کوتوال کے روبرو ہوگئے اب اسکے گلے مین ان لوگون نے ایک کنٹھا اون خوبصورت پھولون کا ڈال دیا کہ جو اصفہان کے پہاڑون مین واقع [illegible] پاسے کھلا کرتے ہین۔ اور جسمین یہ طاقت بتلائی [illegible] ہے کہ جو شخص پہنے اوسکو تندرستی اور کامیابی حاصل ہو۔

علیخان کو روپیہ گنا دیا گیا۔ اور [illegible]

گر جو کچھ اوسوقت کسی سرح کچھ زیادہ نہ تھا ساتھ لیگئے
[illegible] اوسکی بہاجری سے اوسکے
بہرے کانون پر کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ وہ دونون
لالچ اور حرص کے مہرون سے ثبت تھے - کاروان
فوراً پہنچ گیا کیونکہ اسوقت سوداگرون کے پاس
اسقدر روپیہ نہ تھا اور نورمحل کی بہت قیمت
دیتی تھی - [illegible] کی دونون [illegible] شہر کے
[illegible] یہ معلوم تھا کہ کون اس پالکی
[illegible] والے ہوتے سوار ہوتے ہیں پردے کے
[illegible] اور چالاکی کہ بچا سکے کہ وہ
[illegible] تندرستی کو زیادہ مضبوط کرتا -
اور اون سوداگرون کو یہ خوف
پیدا [illegible] اسلئے کہ شیرافگن کے ہاتھ
بچا [illegible] کہ ہمارا سب روپیہ غارت ہو -
[illegible] پوشاک کی [illegible] لگا دیئے ایک عمدہ [illegible]
ایک [illegible] لگاسے - علیخان اوس بڑی دولت
فخر کرنے کہ جو اوسکے سامنے جمع تھی اپنے دل مین کہتا
[illegible] مجھکو روپیہ خرچ کرنیکی ایک عجیب قابلیت ہے -
گولکنڈہ کی [illegible] جہاں جواہرات کی سطح ہے
[illegible] کوئی - کیونکہ میرے خرچ
کرنیکو اچھا سامان ہے - جب یہ روپیہ سب خرچ کر دونگا
گا اوسوقت شاید مجھے نورمحل کی پیاری آواز یاد آوے
اور شاید سچ بھی ہو - خدا اوسپر رحم کرے - لیکن
اوسکی ایسی لڑکی [illegible] کہتون سے بہری آئیے
بیٹھے باپ کے واسطے ایک سونے کی کان کے موافق
[illegible] اور اوسکو ذرا سا بھی خیال
[illegible] ایک [illegible] سے ہاتھی پر سوار
[illegible] عمدہ [illegible]
[illegible] ہمراہ [illegible]

ساتھ لیکر کہ جو عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے وہ چار
طوائفون کو اپنے ساتھ ہودے مین بٹھلائے وہاں سے
حکومت بنگالے کے واسطے بڑا خوف افسوس اور شرم
چلا - لیکن روپیہ جو اسطرح سے برباد کیا گیا اوسنے
تھوڑے عرصہ کے واسطے تو کچھ مسرت پیدا کی لیکن
وہ اپنی فضول خرچی سے بہت جلد قرضدار ہو گیا اور
اوسکے واسطے کئی مرتبہ اوسکو چوری کرنی پڑی -
پس اوسوقت تک جب اکبر نے وفات پائی اور سلیم
تخت پر بیٹھا بہت سے لوگ اس سے ناراض ہو گئے تھے
شاہزادے کے [illegible] حکم اکبر کی شادی ہو گئی تھی لیکن
وہ اپنی [illegible] کسی کا عشق کبھی بالکل نہیں بھولا تھا
اور اگر خواہش ہو تو چار بیویاں تا قونا کر سکتا تھا
اوسنے علیخان سے اوسکے سر کاٹنے کا خوف دلا کر کہا
کہ جا شیرافگن کو بہکا کر کہین تباہی کے مقام پر لا
اور اوسکا وہین تمامہ کرکے نورمحل کو اپنے قبضہ
مین لا -
اپنی لالچ اور حرص مین اب بھی بھرا ہوا تھا اوسنے
شیرافگن کو کہلا بھیجا کہ سون پت کے جنگلون مین
آکر ملاقات کر لیکن جاسوسون نے اس بدقسمت
خاوند کو اسکے ارادے سے اطلاع دی تھی لیکن اسکے
دل مین اول تو یہ خیال آیا کہ بجائے اسکے میری پیاری
بیوی کسی غیر کے ہاتھ پڑے اوسکو شمشیر مار ڈالے
لیکن اس خیال سے باز رہ کر اوسنے اپنا خنجر اوٹھایا
اور حسب وعدہ علیخان سے ملنے کو بڑھا کہ جسکے
گرد مرہٹہ سپاہیون کا ایک بہت اچھا مجمع تھا -
شیرافگن نے شبہہ کر کے علیخان سے کہا کہ دیکھو
مین یہان اکیلا آیا ہون اور تمہارے ساتھ ہمراہی
ہین قسم کھاؤ کہ تم میرے ساتھ دغا نہ کروگے
[illegible] قسم پاک قبر کی کھاتا ہون [illegible] کی قسم کھاتا

اسکے واسطے کوئی بات نہ تھی۔
شاہ پسید کے قہر کی قسم کھانا کوئی معمولی بات نہ تھی
اسکی ابھی تک فارسی بہت عزت کرتے تھے۔ لیکن
شیرافگن کو اس سے اطمینان نہین ہوا۔ اوسکا
دل ابھی تک شبہہ سے بھرا ہوا تھا۔ اور جب اسنے
دیکھا کہ مرہٹے سپاہی اوس چبوترے کو جہپر ملاقات
ہوئی گھیرے لیتے ہین۔ اسنے علیخان کے خنجر مارا۔
اسکا گرنا تھا کہ مرہٹون نے شیرافگن کے پرخچے پرخچے
کردئے۔ اوسکے جسم کے سب زیورات لے لئے اور اوسکی
لاش جنگل کے وحشی جانورون کو دیدی۔ اسکے بعد
ایک بہت بڑا امیر دہلی۔ بنگال کا گورنر ہوا۔ شیرافگن کی
موت محض غلطی اور حماقت سے ہوئی۔ ورنہ سلیم کا
منشا اوسکی جان لینے کا نہ تھا کہ جسنے فوراً سپاہیونکو
بھیجکر نعش تلاش کرائی۔ شیرافگن کی لاش دوسرے
روز تو مل گئی لیکن علیخان کا کوئی ٹکڑا تک [illegible] دوسرے
روز نظر نہین آیا۔

اب نورمحل خاص سلطان کی ملکہ دہلی ہوئی اور کوئی
عورت کبھی دبدبہ اور [illegible] مین کسی مشرقی دربار مین
اسکے موافق نہین بڑھی۔ اب اوسکو شاعری کا مذاق
اور بھی بڑھا۔ اوسنے عطر گلاب اور دوسرے عطر
بنائے باغ دہلی مین وہ خوش و خورم رہا کرتی
تھی سنگ مرمر کے ابھی تک چشمے ہین کہ جہان وہ
شہلی اور خطری چڑیون کو دانہ کھلایا کرتی تھی لیکن
اوسکو جب جہانگیر کشمیر کو بھاگا ہے کشمیر کی وادی بہت
پسند آئی تھی۔ اوسکے عمدہ مذاق اور تکلف سے جہانگیر
کے دربار کی بہت رونق بڑھ گئی تھی۔ اوسنے زنانہ
کپڑے ایجاد کیے کہ اونسے جو بیشتر استعمال کیے جاتے تھے
بہت مناسب تھے اور پہلا کام اوسکا یہ تھا کہ سونپت
کے جنگلون مین اوسنے اپنے پہلے خاوند شیرافگن کی قبر عمدہ بنوائی

اور سوقت کہ جب سلیم نے الہ آباد کے قریب جنگ کی وہ بہت
بچی کہ ہاتھی جسپر وہ بیٹھی ہوئی تھی مرہٹون کا نشانہ تھا اور
جو زخمی ہو کر پاگل ہو گیا اور دریا مین گھسا کہ جہان
وہ دھارے کے ساتھ بہتا ہوا چلا گیا اور یہ ڈوبتے ڈوبتے
ڈوبتے بچی۔ جب افسوس اور خوف مین چیخ رہی تھی۔
اوسنے دیکھا ہودے پر داغ خون کے پڑے ہوئے
ہین کہ جو خون ایک سپاہی کے بچے کا تھا کہ جو اوسکی
گود مین ابھی تک بیٹھا ہوا تھا کہ جب ایک تیر نے اوسکا
کام تمام کر دیا۔ مگر ایک بڈھے کنجڑے کی صورت شخص نے
نہایت ہوشیاری کے ساتھ ہاتھی کو سنبھالا اور
نورجہان نے حکم دیا کہ یہ شخص دوسرے روز انعام
لینے کے واسطے سامنے حاضر آوے۔

اس بڈھے کنجڑے پر بہت نشانات تکلیف اور مصیبت کی
برداشت کرنے کے تھے۔ لیکن ان آفات کے ساتھ
بھی اوسکا چہرہ کچھ بھی بھونڈا نہ تھا۔
اسنے آتے کے ساتھ ہی زور شور سے کہا۔ اے محمد کے
رسول اللہ جیسا کہ کہتا ہے دو فرشتہ انسان کے
ساتھ ہمیشہ رہتے ہین۔ ایک داہنے جانب چھپا ہوا
اور دوسرا بائین جانب۔ ایک دیکھنے والا اور دوسرا
اوسکی حرکات کا لکھنے والا۔ لیکن میرے ساتھ اوس نے
کیا کیا ہے۔ موت آوے اے ستار ابھی۔ لیکن میرا کیا
وہ شخص کہ جو میرے اچھے کام لکھتا ہے۔ برائی بھی
جہان سکتا ہے وہ ضرور لکھیگا۔ مین نے کوئی کام عمدہ
نہین کیا اور نہ کسی بچے کا ہمیرا افسوس۔ اے نورمحل
میری لڑکی میرے سینہ مین لالچ اور حرص کے داغ دیکھ
مین علیخان تیرا کمبخت بڈھا مصیبت برداشت کیا ہوا
باپ ہوں۔

وہ میرا باپ غیر ممکن ہے اوسکو کئی سال گذرے کہ شیطان
کے جنگل مین مارا گیا ہے

"قسم پاک کعبہ و مکہ معظمہ کی مین وہی ہون دیکھو میرے
سینہ مین شیر افگن خان کے خنجر کا داغ پڑا ہے"

"لیکن تم کیونکر بچے!"

"ایک فقیر نے میری جان بچائی کہ جسنے میرے زخم کو
جنگل کے درختون کے پتون سے پورا کیا۔ مگر اچھا ہوتا
اگر مین تب ہی مرجاتا۔ اے میری نور چشم اور نور بصر
مجھے اپنے سامنے پیرون پر گرنے دے کہ مین پچھلے
گناہون کی معافی مانگون"

بڈھے نے اپنی ڈاڑھی جھاڑی کہ جسمین خاک بھری
ہوئی تھی۔

اسکے بعد نازک نورمحل روئی اور وحشی فرقہ بھیل
اور اپنا جیون کے پچھلے [illegible] اور مصائب اور تکلیف کے
حال دریافت کیے۔

کل مصائب اور تکلیف کے واسطے بطور انعام کے
اوسکو وزیر اعظم اپنے دربار کا مقرر کیا۔ لیکن یہ
عہدہ اوسکا چند روزہ ہی رہا۔ کیونکہ سلیم کو
محبت خان نے قید کرلیا تھا۔ اور اپنے سن سیدگی
مین مرنے کے وقت اوسکی بھی قبر شیر افگن خان کی
قبر کے برابر اوسی جنگل مین بنائی گئی۔ سلیم کے
مرنے پر نورمحل بالکل دنیا کے کامون سے تارک
ہو گئی۔ صرف غم ظاہر کرنے کو سفید پوشاک پہنتی
جب یہ مری اور لاہور مین سلیم کے برابر دفن کیگئی
اوسوقت معلوم ہوا کہ اوسکا خراسانی گنٹھا اتنکل
اپنا اصلی رنگ چھوڑ کر موتیون کی رنگت پر آگیا تھا
اس واقعہ کے بعد کہ جو ۱۸۵۷ مین ہوا مقبرہ جو
جنگل مین تھا بالکل تباہی مین آگیا۔

یہ قصہ تھا کہ جو صوبہ دار میجر نے لینا اور ہیرو سے
کھنڈرون کی نسبت بیان کیا کہ جسمین یہ لوگ جا کر چھپے
اور [illegible] سانپ کے کاٹنے سے اسقدر
بچے تھے۔

پینتالیسوان باب

آخر کار پتہ لگا

لینا کا دل اگر آرام نہیں پاتا تھا مگر جسم کو ضرورت
تھی۔ ہندوستانی گانون کی خوبصورتی جو جا بجا گرے
ہوئے درخت اور پربتین نظر آتی تھین اوسکے واسطے
کافی نہ تھی۔ یہ مقام سب سے علیحدہ تھا۔ بڑے بڑے
انبہ کے درخت آمیون سے لدے ہوئے اور تمر ہند کے
درختون مین املیان لگی ہوئی تھین۔ یہ درخت
سیکڑون سال تیموریہ عہد کے پورانے ایک ہندو مندر
وشنو کے گرد لگے تھے۔ جسکی دیوارین جھک رہی تھین
کہ جہان ایک چٹائی پر ایک بڈھا فقیر حقہ پی رہا تھا
تالاب پر درختون کا سایہ تھا جسمین سفید کرن کے
پھول اور بہت سی سنگھاڑے وغیرہ کی بیلین پڑی
ہوئی تھین۔

ان قدرتی خوبصورتیون کی نہ لینا کو اور نہ ہیرو کو پروا
تھی۔ اور یہ بخوشی کل ہندوستان بخشدیتے اگر انکو کوئی
ولایت پہونچا دیتا۔ کئی ہفتے گذر گئے اور یہ خاموشی
کے ساتھ زمیندار تیغو جی لال کے یہان ٹھہرے۔ ہیرو
مکان کی دیوارون کے باہر جانے کی جرأت نہ کرسکتا
تھا۔ بعض اوقات خیال کرتا کہ گویا وہ فوجی قیدی ہے
مثل خدابخش کے گھر کے اسکو یہان لینا کی بہت کم خبر
ملتی تھی کہ جو زنانہ مین رہا کرتی تھی اسقدر واقف تھا
کہ زمیندار کے اہلخانہ کوئی بات اوسکو خوش رکھنے مین
اوٹھا نہ رکھیں گے کیونکہ ہندو بڑے خوش خراج آدمی
ہین۔ اور جب تک کہ وہ انکو جو سونپ دیا ہے سیدھے ہین
اونکا مذہب ایک ذریعہ اونکی خوشی ... کا ہوتا ہے
یہ ملک کہ جو کل سرزمین مین سب سے خوبصورت ہے

اوسکے چشمہ درخت میوہ جات پھول سب کو دیوتون
سے تعلق ہے۔ اس بات کے دریافت کرنے پر کہ اوسکے مہمان
میان بیوی یا بھائی بہن تھین۔ قنوجی لال کو بہت
تعجب پیدا ہوا اور اس باعث لینا کو ہرورسے بہت
دور رہنا پڑا۔ لیکن بڈھا صوبہ دار میجر انگریزون کے
طرائق رہائیش سے اپنے بھائی سے زیادہ واقف تھا
وہ سمجھ گیا۔

صوبہ دار ہرور کی رجمنٹ سے بخوبی واقف تھا اور
برگڈ مین اوسکے ساتھ پنجاب لاہور و بارڈونج کے عہد
مین ملتان اور گجرات کے اوڑاے مین کام کیا تھا وہ
ہرورسکے پاس بہت بیٹھا کرتا تھا کہ جس سے فوجی باتین
کرنے مین کبھی نہ تھکتا۔ یہ بڈھا بہادر اس امید مین
تھا کہ وہ اس یوروپین کے ذریعہ سے ضرور اپنے حقوق
کو حاصل کریگا۔ اوسکا چال چلن صاف ہوگا اور اوسکا
عمدہ پھر لیگا لیکن یہ امید اور بھی زائل ہوتی جاتی تھی
کہ جب وہ سنتا کہ فوج برابر باغی ہوتی جاتی ہے اور جیسا کہ
پیشین گوئی ہوئی تھی جنگ پلاسی کے سو سال کے بعد
انگریزی راج خاک مین ملا جاتا ہے۔ اوسکو بغاوت کی خبرین
ضلع فیروزپور۔ علاقہ آگرہ۔ لکھنؤ۔ وانبالہ۔ وکانپور سے
کہ جسکا نام افسوس کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ معلوم ہوئین
تفصیل ہر ایک کی قریب قریب ایک ہی تھی۔ پل اور ریل
توڑ دیئے گئے تار غارت کر دیے گئے۔ میگزین اوڑا دیئے
گئے۔ کشتیان بڑے دریاؤن مین ڈوبا دی گئین۔
سفید فوجی اور سول افسر مار ڈالے گئے لیکن میرٹھ
اور دہلی کے کہین تباہی اور بربادی نہین ہوئی سوائے
کانپور کے جہان نانا صاحب اور اوسکے ساتھی عظیم اللہ خان
نے وحشی سے وحشی ظلم اور جبر و تعدی کی۔ اور بعد
اس ظلم و تعدی کے ہندو دیوتون کی تعریف کرتے
ہمکو اسقدر طاقت تاجر انگریزون پر بخشی یہ حالت عمدہ
اور خوبصورت مینے مٹی مین منہ کی تھی۔ لوٹ
کھسوٹ مار پیٹ اور غارت گری کے سبب یہ فقرہ بلند
کرتے پھرتے "کمپنی کے راج کا خاتمہ۔ اور عملداری
مغلیہ کی ترقی ہے" درویش فلاح الدین جامع مسجد سے
ایک شاہی ہاتھی پر سوار ہو کر با آواز بلند وعظ کرتا یہ
کہ فرشتون نے ان کافرون کو غارت کیا اور حضرت نے
محمد شاہ دہلی کی مدد کی۔"

گو ہرور نے بہت کچھ لینا سے جو کچھ خود سنتا چھپایا لیکن
ان خبرون سے ہرور کے دل مین غصہ آیا اور مایوسی
پیدا ہوئی کہ جسکا بیان کرنا مشکل ہے۔ غصہ تو اسبات پر
کہ وہ اسطرح سے اپنی پلٹن سے جدا ہوا۔ اور مایوسی
اس بات پر کہ وہ لینا کو آخر نہ بچا سکیگا۔ ان باغیون
کے دلون سے چربی کے کارتوس کا قصہ اوتر گیا تھا
اب صرف مذہب اور قوم کا جھگڑا رہ گیا تھا۔ یہ بہت
جلد کسیقدر بدمزگی سے ظاہر ہوا کہ قنوجی لال کو اب
بڈھے شاہ دہلی کی طاقت روز بروز معلوم ہوتی
جاتی تھی اور یہ کہ اوسنے غلطی کی کہ وہ فرنگیون کو
اپنے گھر مین جگہ دی اس باعث کچھ عرصہ کے بعد وہ
ہرورسے سرد مہری کے ساتھ برتاؤ کرنے لگا۔ اور
ایک روز ہرور نے لینا کے کان مین کہا
"قسم خدا کی اب معلوم ہونے لگا کہ ہم لوگ مہمان
بطور بار کے ہین اور اب ہمکو دوسری جگہ ڈھونڈنا چاہیے"
اوسی شب کو زمیندار کے گھر کے لوگ سوتے کے بہت
بجھ گئے اور رسالہ کے نقارہ بجنے سے جگ اوٹھے کہ
جو اب پھاٹک پر بج رہا تھا۔ ہرور ابھی تک چارپائی پر
سویا نہین تھا۔ اس باعث اوسنے فوراً اپنی پستول
اور تلوار ہاتھ مین اس خیال سے اوٹھائی کہ کوئی آفت
ضرور آئی ہے۔ اور اوسکو صوبہ دار میجر بھی اسی طرح سے
مسلح ملا۔ کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ نہایت غصہ مین

ووشرہ رہا تھا۔ چاند چمک رہا تھا اور اوس سے ہر ایک شے مثل روز روشن کے معلوم ہوتی تھی اور پھاٹک کی ڈیوڑھی پر سے دیکھنے سے معلوم ہوا اونھون نے ۳ سوار اور نصف ننگے فقیر گنہگار اسکو ایک افغانی ٹٹو پر سوار دیکھا۔

صوبہ دار میجر نے ایکشخص سے پوچھا "تم کون ہو"

"ایک نائک ۳ رسالہ کا"

"اور کیا تم چاہتے ہو شب بسری"

"نہین صاحب"

"پھر کیا۔ لوگ بلا کسی وجہ کے۔ ہرگز اسطرح سے نقارہ نہین بجاتے"

"مین یہان معہ سواران حسب الحکم شمس الدین خان رسالدار سواران کے دو گوروں لوگون کے لینے کو آیا ہون"

اپنی پستول کمر سے نکال کر "ہم نہ تمہارے اور نہ رسالدار کے کہنے سے ان لوگون کو حوالہ کرینگے"

فقیر نے چلا کر کہا "تمکو شاہ دہلی محمد بہادر شاہ کے حکم سے دینے ہونگے۔"

"ہم کسی کے کہنے سے نہ دینگے جب تک ایک ایک پتھر اس گھر کا موجود ہے۔ ہم نہ دینگے۔ بھائی تم گفتگو کرو پرے ہو اور یہان حکم دو"

زمیندار کا چہرہ زرد ہوگیا۔ اور جسطرح شبنم کے قطرہ گرتے اوسطرح سے اوسکے چہرہ کا پسینا مثل موتیون کے چمکنے لگا اور وہ خوف سے بہت ہی ڈرا۔

صوبہ دار نے پھر کہا "تم دیکھتے ہو۔ کہ ہم نے انکو جگہ دی۔ اونھون نے ہمارا نمک اور روٹی کھایا ہے۔ پس اونکے جسم ہمارے سامنے پاک ہین۔ جاو شمس الدین خان جسنے تمکو بھیجا ہو اوس سے یہ ہی کہو۔ یہان مت ٹھہرو چلے جاؤ ورنہ تمپر گولی سر کیجاویگی"

فقیر "تمارا سر اسکا ذمہ دار ہوگا"

"ہان اور دیکھو میرا بھائی اسکا جواب دہ نہین ہے بلکہ مین تنہا مین بھوانی لال صوبہ دار میجر ۱۵ وین بنگال فوج پیدل دو کی پلٹن کا ہون۔ میرا نام دہلی کے باشندگان سے جاکر کہدو"

"مجھکو تو اطلاع دینے کا حکم ہوا ہے اور لوگ پیچھے اپنا حکم کو پورا کرنے آوینگے"

فقیر نے کہا "افسوس تمہاری حالت پر ہے ابھی تم لوگ اس نافرمانی کے جرم مین اوڑا دیے جاوینگے"

"دہلی مین کتنے مسلح آدمی ہین"

"پچاس ہزار سے زیادہ فوج پیدل اور رسالہ"

ہیرو نے اس تعداد کو خیال کیا کہ یہ ایشیائی مبالغہ ہے

نائک نے اپنا گھوڑا پھیر کر کہا "تو پھر کیا تم حوالہ کرنے سے انکار کرتے ہو"

"بالکل"

"یہ عدول حکمی بالکل بیکار ہے کل ہی تو کافی فوج آویگی اور مکان کو غارت کردیگی"

اس فقیر نے دھمکی دیتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ اور اپنے گھوڑون کو دہلی کی سڑک کو پھیرا۔

زمیندار نے کسیقدر سختی سے کہا "بھائی بھوانی لال تمنے مجھکو بالکل تباہ کردیا۔ ہمارے مکان کا کل اسوقت تک سوائے خاک کے کوئی تہ نہ رہیگا۔ اور افسوس ظاہر کرنے کو اپنا منھ کپڑے مین چھپا کر وہ زنانہ مین چلا گیا۔ صوبہ دار میجر بھی اسکے پیچھے گیا۔ اور ہیرو اب اکیلا اون خیالات مین محو کہ جنکا اندازہ بس خیال ہی مین بمقابلہ ہون کے آسانی سے ہوسکتا ہے رہ گیا اوسکو خود بالکل خوف نہین تھا بلکہ لینا کا خیال

اوسکو یہ گمان معلوم تھا اس مرتبہ یہ خبر پولی ٹیکن کی جانب سے دشمنون کو ملی ہے کہ جنھون نے آپ تعاقب کیا۔

۴۶ چھیالیسوان باب

پھر بھاگے

ہندوستان مین ایک غیر متعصب اور نیک دل یورپین کی پریشانی کا پورا اسباب یکجا رہتا ہے۔ پرانے اور عجیب عادات اور خیالات کہ جو ہزارہا سال سے بلاتغیر چلے آتے ہین۔ لڑکپین اور واہیات عادت زندگی اور مذہب برادری اور توہمات سے ہندو اور مسلمان سب کیسے باہدیگر بستہ اوسکے مخالف ہوتے ہین۔ اور وہ بہت میل جول نہین کر سکتا۔

ہوبرا ابھی تک چاندنی مین برانڈے کے اندر گھومتا رہا اور غور کر رہا تھا اوسکو یہ تجویز کرتے خوف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اور لینا تنہا اب پھر صعوبت سفر برداشت کرین۔ کیونکہ اب خوف پیدا ہوا کہین بوا زمیندار اوسکو شاہ دہلی کی نذر کے واسطے روک نہ لے۔ اس خیال کو صوبہ دار میجر نے روکا کہ جسکا چہرہ اوسوقت کسیقدر سیاہ تھا۔

"میرے بھائی کو بہت تشویش ہے اور مجھپر بہت ناراض ہے کہ اوسکی تباہی کا مین بانی ہوا"

"مین سمجھ گیا مجھکو یہان" رکھنے کے باعث ہی نہ"

"ہان صاحب لیکن مین کیا کر سکتا ہون۔ نہین یہ ممکن نہ تھا خاموش کھڑا رہتا۔ اور آپ لوگون کو اوسکے حوالہ کرتا کہ وہ بدمعاش آپ کی جان لین"

"مجھکو اسکا نہایت افسوس ہے"

"مین نے آج شب کے واسطے اپنے بھائی کو کم سے کم راضی کر لیا ہے"

"وہ شخص بہت بورا معلوم ہوتا ہے تمنے کیونکر راضی کیا؟"

"اس صلاح پر کہ اگر کوئی فوج کل آوے تو تمکو اوسکے حوالہ کر دین"

"صوبہ دار بہادر این"

بھراتی لال (ہنسکر) "وہ قبل اسکے وہ ناپ مچا کر دو بھلے انس سابق ٹھگ اور جعلساز کرنل کو رپورٹ کرے مین ایسا بندوبست کرونگا کہ ہم لوگ بہت فاصلہ پر ہوجاوینگے۔ مجھکو بھی بھاگنا پڑیگا۔ اور اسطرح سے سب الزام اپنی گردن پر آپکی جانب سے رکھ لونگا کیونکہ بمقابلہ تنوجی لال کے تکالیف برداشت کرنے کے خود محصور ہونا پسند کرونگا"

"مین کافی طور پر شکریہ نہین ادا کر سکتا۔ لیکن تم واقف ہو کہ مجھکو اس لیڈی کا بچانا نہایت ضروری ہے۔ اور مصیبت بھی برداشت کرنی ہوگی اوسکا شکر گذار ہون"

"میری موجودگی سے یقین ہے کہ بہت کم ہوجاویگی"

"تمھاری ہندو عورتین نک فرسلی صوبہ دار صاحب مثل ہماری انگریزی لڑکیون کے ہوتی ہین۔ صرف فرق ایک کو دوسری سے یہ ہے کہ ایک مہذب زمانہ اور ملک کی پلی ہوئی ہے۔ اور اس باعث یہ تکلیف اور سفر اوسکے واسطے نہایت ہی خوفناک ہین"

"مین اپنے تئین تمھارے اور میم صاحبہ کے حوالہ کرتا ہون۔ کیونکہ اگر یہان رہا تو شاید میرے گولی ماردی جاویگی۔ یا میری ہی پلٹن کے آدمی جو دہلی پہونچ گئے ہین توپ پر رکھ کر اوڑا دینگے کہ اونکے مذہب اور آزادی سے باغی ہوا۔ (گھڑی دیکھکر) اب پانچ گھنٹہ صبح ہونے مین باقی ہین۔ تاہم اسقدر عرصہ مین بہت کچھ ہوسکتا ہے مین ایک پرانا سپاہی ہون اور گو یہ سپاہی گری سے خوب واقف ہون۔ اگر لیڈی ہو نہین گئی تو چلنے کے واسطے

طیار کرو - اور مُنّو جی لال یا اسکے دوسرے عزیز کو
اسکی اطلاع نہ کرو - بین ٹھیک بارہ بجے تین گھوڑے
باہر پھاٹک پر طیار رکھونگا"

"کیا تم واقعی یہ سب انتظام کر سکتے ہو"

"اور زیادہ کام بھی اگر ضرورت ہو کیونکہ یہان ایسے
لوگ ہین جنھین ہمارا اپنے بوڑھے بھائی کے مجھکو
زیادہ اعتبار ہے"

کتّے کے بھونکنے اور بگل کے بجانے سے جو کھٹکا پیدا
ہوا تھا اوس سے لینا حسب معمول نہ سو سکی تھی اور
ڈرائنگ روم مین نہایت پریشانی کے ساتھ جہان
سب سپاہیان سوائے ایک کے نکل ہو گئی تھی - ہرور کا
انتظار کر رہی تھی -

"یہ جو شور و غل ہوا تھا یہ وہی تھا لیکن اس کو دیکھے
زمیندار مین ایک عجیب تبادلہ"

"تبادلہ!"

"تمنے دیکھا ہو گا کہ کچھ عرصہ سے وہ ہم لوگون سے
اوس طرح سے مخاطب نہین ہوتا ہو جس طرح سے ہونا
چاہیے"

"بلا شک مین نے دیکھا تھا - وہ سرد مہری سے
پیش آتا ہے"

"لیس صوبہ دار تجویز کرتا ہے کہ ہم لوگ آج شب کو یہان
سے فوراً جسقدر جلد ہو سکے اوسیقدر بلا کسی سامان
کے چلدین ورنہ خوف ہے کہیں ہم لوگ محمد شاہ کے حوالہ
نہ کئیے جاوین"

ہرور نے کسیقدر سنبھل کر گفتگو کی لیکن اوسکے طرز
کلام سے فکر اور تشویش ظاہر ہوتی تھی - جواب دیتے وقت
لینا قریب آئی اور کہا "تمہارے چہرہ سے ظاہر ہوتا
ہو کہ تم اسکے متعلق ابھی اور کچھ کہتا ہے - لیکن افسوس
نہین معلوم یہ معاملات کہان ختم ہو نگے -"

خدا ہی اکیلا جانتا ہو"

لینا نے افسوس کے ساتھ سانس بھری اور اپنے ہاتھ کو
اسمرتبہ ہرور کے ہاتھون مین بہت عرصہ تک رکھے رہی
اور گو اب انہین مثل بھائی و بہن کے انس ہو گیا تھا
لیکن کہ جو خوف اور صدمہ سے پیدا ہوا تھا مگر لینا کے
نرم ہاتھون نے اوسپر کچھ اثر پیدا کیا تھا - لینا نے
اپنی حالت سمجھ کر ہاتھ جو کھینچتی ہوئی اوسکے ہاتھ سے نکال
لیا - "ہمکو خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے اور کپتان ہرور
اپنا سفر شروع کرنا چاہیے"

"آئین کپتان ہرور!"

"تمکو یہ تو خیال نہین ہو کہ ہمارا عہدہ تم سے لیلیا
گیا ہے"

"نہین لینا - مگر تمہاری زبان سے کپتان کا خطاب
نہین پسند کرتا"

"کیون"

"صرف اسباعث - صرف اسباعث کہ -"

ہنکر "کیون"

"تمہارے ہاتھ کانپتے معلوم ہوتے تھے جس سے
ظاہر ہوتا تھا تم اسباعث شرمسار ہو کہ مجھ کمبخت
کی نسبت کوئی مہربانی کا خیال دل مین گذرا"

"اور جبکہ معاف کرو گو میری حالت دردناک ہے -
لیکن پہلی باتین اب بھول جاؤ"

"لیکن دیکھو وہ بھوانی لال آتے ہین"

بھوانی لال اپنی بائین بغل مین کچھ کپڑے لیکر آئے -

"صاحب ہمکو اپنا بھیس بدلنا چاہیے اس سے ہم
جلد بھاگ سکینگے"

"لیکن میرا چہرہ دھوکا دیگا"

"نہین اوسکے بعد نہین کہ جب مین ہوشیاری سے
رنگ دونگا" یہ کہکر بھوانی لال نے ایک پیتل کا برتن نکالا

اور ہرور کی گردن اور منھ پر لگایا کہ جس سے وہ بالکل
تانبہ رو ہوگیا - جس چہرے کو دیکھ کر لینا متعجب ہوئی
ہرور کی وردی بالکل چیتھڑے چیتھڑے ہوگئی تھی اسکو
چغہ پہنایا گیا اور ایک بڑی ٹوپی ایرانی سر پر رکھی گئی -
صوبہ دار ہیجر نے جو اپنا بھیس بدل چکا تھا اطمینان سے
کپڑے پہنا کر کہا " پھر آپ صاحب جہان کہین جاوین
بالکل افغان کا بھیس بدل کر جا سکتے ہین - یہ چیزین مین
افغانستان سے اوسوقت لایا تھا جب مین بریگیڈیر
بلک کے ساتھ وہان گیا تھا "

" لیکن لیڈی کو کیونکر بھیس بدلوگے "

" مین نے اونکے واسطے بھی بندوبست کر دیا ہی "

" ہم لوگ کسطرح تمہارا ان مہربانیون کا شکریہ ادا کرین "

" کپتان صاحب اوسکا بھی وقت آویگا - امیر آدمی
جب لڑتا ہی تو اپنے چہرے کی اور غریب اپنی کپڑے کی
فکر کرتا ہی - میرے پاس صرف اب ایک وردی ہی اور وہ
بھی پھٹی ہوئی لیکن تمہارے ذریعہ سے بہت کچھ امید ہی -
افغانی بھیس مین کوئی ان سے نہ بول سکیگا اور تم
جب تک کہ ہم ڈاکوؤن یا کسی دوسرے فرقہ کے
ہاتھ نہ پڑین "

اب لینا کو اوسنے ایک بہت ڈھیلا ڈھالا جبہ جسپر
ریشمی اور عمدہ کام بہت بنا ہوا تھا پہنایا - ان اپنے
ڈھیلے ڈھالے کپڑون مین ہرور اور بھوانی لال نے
ہتیار رکھے -

بھوانی لال نے " لیڈی کے ساتھ ہونے سے کوئی شخص
ہمپر شبہہ نہ کریگا کیونکہ یہ سب لوگ جانتے ہین افغان
لو حسد اور رشک سے بھرے ہوتے ہین اپنی عورتون کو
مثل دوسرے مسلمانون کے بند نہین رکھتے بلکہ اجازت
سفر کرنے کی دیتے ہین - یہ سفر گھوڑون کی
پیٹھ پر یا بیل گاڑیون وغیرہ کے کرتی ہین - لیکن
افغانون کا مذہب سنی ہی اس باعث سے مسلمان
فارسیون سے نفرت کرتے ہین کہ یہ لوگ حضرت علی کے
معتقد ہین انکی چاند مین غدر سی حماقت ہوتی ہی
اسباعث ہوشیاری کرنا کہ ٹوپی سر سے نہ کھسکے "

" صوبہ دار یقین جانیے مین خوب ہوشیار رہونگا "

فانوس خاموش کرکے بھوانی لال ان لوگون کو رستہ دکھلاتا
کھڑکی سے ہوکر برآمدے مین آیا - وہان سے دیوارون سے
اوترکر وہ نیچے آیا - کسی نے گھر مین نہ دیکھا کہ تمام سب
سو رہے تھے سواے زمیندار کے جو یہ کہہ رہا تھا کہ انکو
تکلیف وہ مہمان کیا کر رہے ہین جو دوسرے دن کے
ماجرون پر نہایت تکلیف اور افسوس سے غور کر رہا تھا
چاند ابھی روشن تھا اور ایک شخص تینون گھوڑے
لیے پھاٹک پر کھڑا تھا -

صوبہ دار نے موچھون کو بلا کر کہا " مین صرف ایک
گھوڑا اپنے بھائی سے عاریتاً لیتا ہون - ایک تو
۱۵ دن تک پلٹن کا سپاہی رہا اور یہ آپکا تو بچہ ہی نہ والا ہی "
اب جیسے ہی بھاگے [illegible]
کیونکہ جنگ بھوانی لال نے آواز [illegible] خاموش
کیا - ایک لمحہ کے بعد [illegible]
گاؤن کے مکانات سب اندھیرے مین تھے سواے
ایک جھونپڑے کے جو [illegible] کا ہسپتال تھا -
یہ جاہری سے بنایا تھا جسکی [illegible] جاتری
دیتے تھے - لیکن کوئی چراغ روشن نہ تھا -

ہرور نے پوچھا کس طرف چلین صوبہ دار " لینا کو
ہرور اوسوقت بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا -
کیونکہ اوسکے دانت موتیون کے سے تھے اور اب
سیاہ موچھون کے علاوہ لمبی داڑھی تھی کہ جو اگر
دیکھتا تو کوئی دوست مجھ قزلباش [illegible]

" مین امید کرتا ہون کہ ہم لوگ جہانگیرآباد کے قریب

جو یہان سے پچاس کوس پر قیام کرینگے - جہان ہمارے
قیام کو شاید کوئی بنگلہ ملجاوے - اور وہان سے کسی
اسٹیشن کو چلتے ہوئے کسی یورپین اسٹیشن کو پہونچ
جاوینگے - اس وقت مجھے کوئی تدبیر سوا اسکے نظر
نہین آتی "

" اور معقول بھی ہے - گھوڑے کی باگ کو پھیر کر ہم تو
ادھر چلا گیا آیا ہوگا "

" چلا گیا مگر بلا شک جائے " یہ آواز ایک دوسرے
شخص کی تھی کہ جو دیوار کے قریب لیٹا ہوا تھا - اور
جسکا بدن گہرے اندھیارے مین نظر نہ آتا تھا - جو
مثل گریلے کے سیاہ تھا - اور جسکے بال بہت سے لٹک
رہے تھے - اسنے اپنے ہاتھ ہلایا اور کہا " فرنگی
افغان کے بھیس مین ہین - اخاہ افوہ سنیون
کے بھیس " یہ گنہگار اسے نہ پتہ تھا کہ جو پیچھے پتہ لگانے
کو چھپا تھا - اور نائک اور سپاہی دہلی کو لوٹ گیا تھا
جہان اب یہ بھی اپنے گھوڑے خوب تیز کرتا ہوا
چلا گیا "

۴۷
سینتالیسوان باب

ٹوٹا ہوا پل -

بہت جلد یہ لوگ علی مردان خان اور کرنال کی
سڑک سے اوس جانب نکل گئے - بھائی لال نے چونکہ
پنجابی حالات ملک سے واقف تھا - اس باعث
اسنے تجویز کی کہ ہم لوگ بھاگیت کے قریب والے
لکڑی کے پل پر سے ہوکر جمنا کے اوس پار چلے جاوین
سڑک سے بہتر کے اوس جانب نکلے - اور چونکہ آفتاب کی
حدت نہایت تھی اس باعث جنگل مین آرام کو ٹھہرے
جہان مرغیان کثرت سے تھین -

سواے پرندون اور پتیون کی آواز کے کوئی آواز
نہ سنائی دیتی تھی - گھوڑے درختون مین باندھ دیے
گئے اور اونکو دانہ دیا گیا جو ہوشیاری سے بڑھا
صوبہ دار اپنے ساتھ لایا تھا - صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا نے لینا کو کسقدر بشاش کیا - اوسکے نرم رخسار
چمک اوٹھے اور مسکرا کر ہیرو سے کہا " مین اسقدر
تھک گئی ہون اگر ہو سکے تو سونے کو جی چاہتا ہے "

" لینا اگر نیند آئے تو سو لو کیونکہ آج شب بھر ہمکو
بہت دور تک سفر کرنا ہے "

" اگر مین بچی تو ضرور ہے کہ سالہا سال تک اسکو
خواب مین یاد رکھونگی "

یہ سو گئی اور اس باعث وہ اس خوف و تشویش
سے بچ گئی کہ جو اوسکے دونون ساتھیون مین تین
سوارون کے آجانے سے پیدا ہوا ایک ان مین ادھر
کا کوئی رئیس تھا اور دوسرا اوسکا خدمتگار جو
جنگل سے آرام لیکر اب باہر جاتے تھے - ان لوگون
نے اپنے گھوڑے تیز کئے اور سوال کرتی ہوئی نگاہ
سے دیکھا - یہ تینون بڑی سفید پگڑیان پہنے ہوے
تھے اور ہمراہی بڑی ڈھالین اپنی پیٹھ پر لٹکائے
تھے مالک انکا بہت قیمتی کپڑے پہنے ہوئے تھا اور
چہرہ مین بہت اچھا کام تھا - ہیرو کو بہت خوف
معلوم ہوا کہ کہین لینا جاگ نہ پڑے اور منہ سے
برقع ہٹائے اور یہ لوگ دیکھین کہ یہ گورے لوگ
ہین

" تم لوگ صاحب کون ہو "

" افغان " صوبہ دار کا جواب تھا -

" افغان یہان ! "

" ہان صاحب اسمین تعجب کی کون جگہ ہے "

" تم اوس طرح سے گفتگو نہین کرتے جس طرح سے
وہ لوگ کرتے تھے کہ جنسے کابل مین میری ملاقات ہوئی تھی "

"ہان ٹھیک ہے کیونکہ ہم لوگ خیبری ہین"

"کہان تم لوگ جاتے ہو۔ کیا دہلی کو محمد شاہ اور اسکے شاہزادون کی نوکری کرنیکو۔ اگر یہ غرض ہو تو میرے ساتھ ہو لو میں نام نور الدین امیر الامراء کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

"ہان صاحب [illegible]"

پوچھا حضرت [illegible] کیونکر وہ شریف اور [illegible] ہوا نظر آیا۔ لیکن اوسنے کسی بات پھیر کر انپر نظر ڈالی۔

صوبہ دار نے جب یہ لوگ چلے گئے کہا "خدا اسکو غارت کرے اسنے مجھسے جھوٹ بلوایا۔ اوس شخص کو ہم لوگون کی نسبت کچھ شبہہ تھا۔ ورنہ وہ اسقدر پوچھنے کی جرات نہ کرتا۔ اور اگر یہ اون لوگون سے راستہ مین ملا کہ جو ہماری تلاش مین ہین تو شاید پتہ دے دیگا"

لینا اپنی مختصر نگہری اور اچھی نیند سے جگائی گئی۔ گھوڑے طیار کیے گئے۔ اور گو دوپہر کی گرمی ابھی تھی لیکن یہ لوگ گھوڑون کے بھگاتے چھوٹے قصبہ [illegible] سے گذرے اور وہان سے جیلان آباد کی طرف گئے جو ۱۲ میل او بجگہ سے تھا۔ یہان بالکل ملک صاف تھا۔ جوار دھان کے کھیت کے کھیت لہلہا رہے تھے۔ جابجا انبہ کے درختون کا جھرمٹ تھا۔ اور یہان! وروہان ایک آدھ تاڑ کا درخت کہ جنکے [illegible] اکے باعث ایک دوسرے سے ٹکر ٹکر اتے تھے نظر آئے۔ کہ اتنے مین صوبہ دار کے منہ سے کوئی اضطراب کا کلمہ نکلا۔ کیونکہ اسکی نظر سے کوئی ادھر تو فلان درختونکے پیچھے گذری اور گھات [illegible]

رسالہ کے سوار دھاوا کیے ہوے آ رہے ہین"

"مگر کیا تم اسقدر فاصلہ سے اونکو پہچان سکتے ہو [illegible]

صرف گولی تیر آفتاب مین چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے [illegible] فاصلہ پر شاید کسی گھڑی [illegible]

[illegible] معلوم ہوتی"

[illegible]

رحمت [illegible] اور [illegible] بڑھی

لینا [illegible] ہماری جانب آ رہے [illegible]

[illegible]

تھے۔ میرے نے پوچھا "کیا ہم لوٹ چلے [illegible]

اون [illegible] اپنے [illegible] پر اعتبار کرینگے"

"ہمکو صرف اپنے گھوڑون پر اعتبار کرنا چاہیے کیونکہ"

"وہ اب اسقدر نزدیک آ گئے ہین کہ اونکے چہرہ مجھکو یہان سے نظر آ رہے ہین"

"تیز دھوپ سے میری آنکھین دھوندلاتی ہین"

"لیکن میری یقین صاحب - ۱۲ سوار تین رسالہ کے ہین اور ایک اجنبی ٹٹو پر سوار ہے۔ گنوار سے تفتیر ہے۔ تم پر جھانکی [illegible] ہے"

اون تینون نے اپنے گھوڑون کی باگین موڑین جنگل کیطرف اور سکی طرف کہ جہان سے ابھی آ گئے تھے بڑھے۔ اسکے ساتھ ہی ایک آواز آئی کہ جس سے انکو معلوم ہوا کہ دشمنون نے دیکھ لیا اور بھاگنا شروع کیا۔ سوارون نے اپنے گھوڑے پھیر دیے۔ اور چونکہ سمجھ گئے تھے اپنی تلوارین نکال لی تھین۔ انکی چمک معلوم ہوئی۔

یہ کہ گنگا دار اسے کے پتہ دینے کے موافق ایک سرجنٹ مع
بہت سے سپاہیون کے پتہ لگانے کو بھیجا گیا تھا۔
لینا نے دھیمی آواز مین کہا "کیا معلوم تھا کہ ہمارے
اس تجسس سے بھی صرف اسقدر ہی مطلب نکلے گا"
گو یہ خوش قسمتی تھی کہ بس وسٹن اچھے گھوڑے پر
سوار ہونیوالی تھی۔ تاہم اس توپخانہ کے گھوڑے
نے تھکا دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ تک ایک میل کا فاصلہ
انہین اور تعاقب کرنے والون مین رہا۔ لیکن رسالہ
کے سوار آخر کار غالب آگئے۔ اور پھر وہ لوگ
جنھون نے غریب کرنل ریلی اور تہتر وین پلٹن کے
دوسرے افسرون کی جان لی تھی! یہ لوگ غضبناکی سے
اپنے گھوڑے تیز کئے ہوئے ۔ کبھی گڑھے مین گھوڑ
ڈالتے۔ کبھی جھاڑیون سے ٹکراتے ۔ بعض اوقات
کھیتون کو پامال کرتے۔ خیال نہین کہ کہان جاتے ہین
جسقدر آگے بڑھتے اوسیقدر اونکو اب سڑک خراب
اور زیادہ اونچی نیچی زمین ملتی۔ جیک نے پھر کر نہایت
غضبناکی سے انکی طرف دیکھا۔ ایک سوار سب سے
آگے آگیا۔ شاید اچھا سوار تھا۔ جیک نے وردی کی
سے دیکھا یہ شخص اونکی پوری وردی پہنے ہوئے ہے
اسنے دل مین خیال کیا کہ اگر لینا کا گھوڑا اگرا تو صوبہ دار
اپنی جان اوسکے ساتھ دیگا۔
"لینا گھوڑا خوب بڑھائے ہو۔ میری پیاری کالی بھی
جمی رہو اور لگام ڈھیلی کر دو۔ یہ بدمعاش ایک ایک
کے واسطے کئی ہین۔ مجھکو افسوس رہ جاویگا اگر مین
ایک کو مار کر بھی نہ مرا"
کہکر جیک پستول اپنی نکال لی اور گھوڑا اسقدر تھام کر
کہ وہ سوار آگئے فوراً گولی سر کی۔
غصے سے چیخ مار کر اس سپاہی نے اپنے ہتھیار پھینکے اور
گھوڑے سے گرا جسکے پردے سے اپنا گھوڑا اپنے ساتھ ہو لئے

پیچھے گیا۔
"ایک چربی کے کارتوس نے تو اسوقت کام دیا"
لیکن اب اور کوئی مصیبت آنے والی تھی کہ جسپر
صوبہ دار پیچھے ایک آہ کھینچی۔ سڑک ختم ہو گئی تھی۔
اور اب آگے ایک تنگ چشمہ تھا جو دریا سے جمن مین جاکر
ملتا تھا اور جس پار جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ کیونکہ پرانا
پل جو جلیدہ دانشخان نے بنوایا تھا بالکل ٹوٹ گیا تھا۔ بڑے
زور شور سے بہہ رہا تھا۔ اور زیادہ دشمن نہایت غضبناکی
اور مذہبی دیوانہ جوش کے ساتھ پیچھے تعاقب کر رہے
تھے۔

اڑتالیسون باب (۴۸)

کرنل پرساد سنگھ اپنے گھر مین

اب یہ قریب خاتمہ مئی کے تھا جب ہم ناظرین
پھر دہلی واپس لیجاوینگے جو اب بالکل سپاہیون کے
محاصرہ مین ہو گئی تھی اور جنکی تعداد روز بروز بڑھ رہی
تھی۔ اور پادری صاحب کے عالیشان محل اور مینار
کی سیر کرائینگے۔ سورج ابھی تک سنگ مرمر کی چھت پر چمکتے
تھے۔ بڑی چڑیان ابھی تک کارنسون پر بیٹھی تھین۔
پھول اور میوہ جات کے درخت اوسی طرح سے خوشبو
دے رہے تھے جسطرح سے کہ ہم لوگ پچھلی دفعہ دیکھ آئے
تھے۔ چڑیان اور شہد کی مکھیان اوسی طرح سے اوڑتی
تھین۔ لیکن اب محل کا کوئی نیا مالک تھا!۔
اندر کے عالیشان ڈرائنگ روم مین انگریزی سامان
ابھی تک موجود تھا۔ عمدہ انگریزی کرسیون اور مونڈھون
کی جگہ پر اب تھے مالک مکان صاحب چاندی پر تکیہ لگائے
جلوس فرماتے تھے جو کوچون اور بچون کی گدیون سے
نکال لئے گئے تھے۔ پرساد سنگھ سانپ ٹھنگ وہ جو لدا
اور اب کرنل ۴۸ وین پلٹن فوج بجائے اپنی وردی کے

معمولی مشرقی کپڑے پہنے سفید پگڑی سر پر جمائے ہوئے
تھے نزدیک حضرت پادری صاحب کا بڑا حقہ رکھا
ہوا تھا۔ یہ بہادر افسر اپنی جیب میں گھڑی لگائے
اور انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھا کہ جو ہیرے ہیروں سے
سے جڑی گئی تھیں اور جن ہر ایک کے ساتھ ایک حقہ تھا
کپڑے حضرت کے بالکل کٹے ہوئے تھے۔ قریب ایک
بڑا سا شراب کے ٹھنڈے کرنے کا برتن رکھا ہوا تھا
اوگالدان میں پان کھا کھا کر حضرت تھوکتے تھے۔

اب حوالدار پر بہت حیرت انگیز تبادلہ ہوا تھا
اب سب مشرقی تکلفات اوسکو حاصل
تھے کہ جو اوسنے جب برہنہ بلوہ سے حاصل کی تھیں
اور جو تجربہ ہونے والے نظر نہ آتے تھے۔ کیونکہ ایک شہر ایک
دوسرے پر حملہ کرتے اور ہر ایک ہفتہ میں ایک آدھ
کوتوال توپ پر رکھکر اوڑا دیا جاتا تھا۔

اس شام کو جسکا ہم ذکر کر رہے ہیں کرنل صاحب نے
چونکہ اپنے دو ہندو خدمتگاروں کو برخاست کر دیا تھا
اس باعث پان کیٹ مسلن سے بنواتے تھے جو سفید
رنگ کی خادمہ حضرت کی ملازمت میں تھی۔ یہ قریب
کے تکیہ پر جھک رہی تھی۔ خادمہ مشرقی پوشاک نہیں
پہنے تھی بلکہ اپنی ہی۔ کیونکہ اوسکو اپنے اور اپنی بہنوں
کے کپڑے مل گئے تھے۔ چار ہفتہ ہو گئے تھے جب سے
اسنے اپنے تئیں رانڈ خیال کر لیا تھا اور تھوڑے زمانہ
سے وہ پرشاد سنگھ کے ہاتھوں میں ایک عجیب طرح
پڑی تھی۔ اور ابھی تک فضل خدا سے نہ تو اوس سے
کوئی برا برتاؤ ہوا اور نہ ماری گئی۔

جب یہ پہلے گھر میں لائی گئی تو پرشاد سنگھ ناواقف
تھا کہ یہ پادری وسٹن کی اوہی کھوئی ہوئی لڑکی ہے
ہے کہ جسکی تلاش میں مرزا مغل نے زمین و آسمان کے
قلابے ملا دیے ہیں۔ جسکے واسطے ایک سو اشرفی کا
انعام دینے کو وعدہ ہے۔ جب وہ ایک شب اوسکے مکان
میں رہ چکی تھی اوسکو مرزا مغل کے حوالہ کرتا کہ اپنی
سلامتی کو خطرہ میں ڈالا تھا اس باعث اوسنے کیٹ کو
اپنے واسطے رکھا۔ لیکن ابھی تک کمانڈر افواج مرزا مغل کا
خوف لگا ہوا تھا۔ اوسکے خوف اور اس خیال کے
باعث کہ کسطرح سے اوسکو چھپائے اوس سے اچھی طرح
سے سلوک کرتا۔ اور اپنے دوسرے ملاقاتیوں تعقب
گنہگار سے۔ رسالدار شمس الدین خان اور تھا صکر عاصم علی
پادری وسٹن صاحب کے خدمتگار سے علیحدہ رکھتے جو
ایکبار بھی دیکھتے سے پہچان لیتا۔ چاندنی چوک کا
اگر ایک پارسی سوداگر اور اوسکے دوسرے ہم مذہب
[illegible] تھے تو اوسکی وجہ یہی تھی کہ پرشاد سنگھ کو
اسکے ظاہر کرنے میں کہ کون اوسکی قید میں ہے خود خوف
تھا۔ اب اسکا خوف روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ کہ
کہیں پارسی سوداگر یا رسالدار سے کوئی چغلی نہ کھاوے
کیونکہ مردہ یا زندہ کیٹ کی قیمت سو مہر لگائی گئی ہے۔
اسقدر اوسکو خوف تھا کہ ایکروز پارسی سوداگر کے پاس
جاکر اور بہت دھمکی دیکر یقین دلایا کہ وہ میم صاحبہ اب
دہلی میں نہیں ہے بلکہ کرنال کو میں نے بھگا دیا ہے
جب پرشاد سنگھ چلا گیا۔ اس پارسی نے اپنے دل میں
کہا یہ اگر یہ ہندو گنگا میں کھڑا ہوکر بھی قسم کھاوے
تو مجھکو اسکی بات کا یقین نہ آوے۔ مجھکو نہ کسی مسلمان کا
اعتبار ہوگا خواہ وہ پیغمبر کی چادر پکڑ کر قسم ہی کیوں
نہ کھاوے۔ مجھکو صرف فرنگیوں کا اعتبار ہے۔ غریب
فرنگی کہ جنھوں نے اسطرح سے عملداری کی اور ہمکو
تجارت کرنے دی" لیکن دوسرے روز جب سفید پادری
کی لڑکی اوسکی دوکان پر اسباب خریدنے آئی تو پارسی
اوس سے کہا "ملن کی بیوی اپنے باپ کے گھر میں پرشاد سنگھ
کے ہاتھوں میں قید ہے"

کبھی کبھی وہ پنجابی اپنے خیالات کہتا ہے میں کیونکر اس لڑکی کو [illegible] دل دیدیتا۔ کیا سب سفید عورتیں جو کشمیری [illegible] ویسی تھیں اونکے سامنے نہیں لائی گئیں [illegible] شخص مسلمان مرد ہو یا پرسنگھ کے کہ خیال کے چہرہ سے [illegible] ایسا کیا مثل کا زمانہ لاہور اور بنگال کی [illegible] کی خوبصورتی سے خوبصورت عورتیں نہیں [illegible] ہوا ہے میرے پاس تو صرف یہی ایک [illegible] گیا کہ میں اوسکو چھپا کے [illegible] بچا سکے [illegible] کچھ جواب [illegible] گزرنے کے سپاہی کے قریب بیٹھی ہوئی [illegible] بالکل زرد ہو گیا تھا۔ کپڑے سیاہ آنکھیں [illegible] بچ میں اچھی طرح سے عادت کے [illegible] تھی۔ اوسنے یہ رنجیت پرتاب سنگھ سے کہا „میں کیونکر آپ کو خوش کر سکتی ہوں؟”

„رہائی کر سکتی ہو”

„تمنے مہربانی تو حاصل کر لی ہے یہاں تم زندہ ہو۔ اور کیا تم اب چاہتی ہو؟”

„سچ ہے میں اپنے دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں”

„اب ایک ذریعہ ہے کہ جس سے تم مجھکو خوش کر سکتی ہو”

„کہو صاحب وہ بھی کہو” یہ کہکر خوف سے کہ نہیں معلوم کیا کہیں آنکھیں بند کر لیں۔

„وہ یہ ہے کہ تم اپنی زبان بند کرو جس سے سوا افسوس کے اور کچھ نہیں نکلتا۔ میں تمہارے ان افسوسوں سے پریشان ہو گیا ہوں”

تھوڑی دیر تک اسکی طرف اسنے دیکھا اور اوسنے خوبصورتی اور حسن سے کسقدر فریفتہ ہو کر اوسکا ہاتھ پکڑ کر کہا „تم اسقدر غمگین اور ملول کیوں ہو کیونکہ میرا شکریہ ادا کیا چاہتے ہو تو تم مجھ سے محبت کرو اور شادی [illegible] تو کیا میں [illegible] سکتا ہوں۔ شاید میری مونچھوں سے [illegible] آتی ہے۔ تاہم تم میری خاطر ہو کہ جسکو میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں ڈال سکتا ہوں۔ یا دہلی کے بدمعاشوں کو حوالہ کر سکتا ہوں کہ وہ سڑک پر پیروں اور ہاتھوں میں کیلیں ٹھونک دیں”

گیت اس قسم کی گفتگو سے اب مایوس ہو گئی تھی اس سبب اوسکو نہ ہنسی اور نہ تعجب معلوم ہوا۔

„میرے ساتھ شادی۔ کیا تم واقف نہیں کہ میری شادی ہو گئی ہے”

„ایک بدمعاش فرنگی سے جو شاید مر گیا ہے۔ لیکن مر گیا یا زندہ اور ہمیں ہرج ہی کیا میں تم سے شادی تب بھی کر سکتا ہوں پھر افسوس! میں ان سے بیزار ہوں انکو [illegible] میں تمسے نفرت کرتا ہوں۔ رو کو نہیں تو میں تمکو [illegible] ہوں۔ کیا تم خوف کرتی ہو۔ اگر میں پہلے مر گیا تو تم کو ستی ہونا پڑیگا۔ اگر یہی خوف تو تم ستی ہونے سے بچ سکتی ہو کہ دوسری قوم کی ہو۔ تاہم میں نے دیکھا ہے کہ چار رانیاں چار مختلف قوم کی رنجیت سنگھ کے ساتھ جلی تھیں”

„میں صاحب تمہاری ایک بات کے واسطے مشکور ہوں”

„سنکر بہت خوش ہوا۔ وہ کیا شئے ہو گی”

„تمنے غریب پارسی کو سزا اس باعث نہیں دی کہ اوسنے مجھکو بچایا”

„گو گیر کا فر آتش پرست ہے تاہم اوسکی بہت عزت دہلی میں ہے”

„کیونکر وہ تو ایک پارسی ہے”

„ہاں اوسکی بھی وجہ ہے”

„ہاں بطور سوداگر اور بھلے مانس کے”

„محسن جی کی نسبت مشہور ہے کہ وہ مالدار لوگوں کے ہاتھ اعلٰے قیمت پر اور غربا کے ہاتھ کم قیمت پر اپنا اسباب فروخت کر کے مالدار ہو گیا ہے۔ اس باعث وہ کامیاب اور ہر دل عزیز ہے”

گیت پرتاب سنگھ سے اوسوقت زیادہ خوف کھایا کرتی

جب یہ بھنگ کی ترنگ مین مست ہوتا - کیونکہ نہ تو اوسوقت
اوسکو مرزا مغل کا خیال رہتا نہ کسی دوسرے کا - رات
اوسے بہت خوفناک مقابلہ دن کے معلوم ہوتی تھی
جب یہ رات کو سوتی کمرہ بند کر لیتی - اور جب دعا مانگتی
یہ ارادہ کر لیتی کہ اگر پرساد سنگھ دق کرنے کو آیا تو پیچھے
پٹھان پر کہ جو ۵۰ فٹ ہی کود کر جان دیگی - خدا سے
دعا مانگا کرتی کہ اوسکے گناہ معاف کرے -
یہ حالت رنگ کی ملن کی جا ہتی سو لی وہ ملن کی ہو گئی
تھی -

جب پرساد سنگھ شب مین نوکری پر جاتا پھاٹک بھی
بند کر جاتا - ایک گارد ہمیشہ اوسکے مکان پر رہتا - کیونکہ
یہان ایک رجمنٹ سنگھ کا ساجھنڈا لگا دیا تھا -
بہت سی راتین اون نالائق ملاقاتیون کے ساتھ گذرنی
جاتی تھین جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہی - جب یہ سو رہتا تو کثر
طبلہ ستار - اور ناچنے والیون کے گانے کی آواز
سنتی کہ جو پرساد سنگھ کے سامنے ڈرائنگ روم مین
ناچتی تھین -
اپنا منھ اپنے پلنگ مین چھپائے ہوئے اوسکو کبھی کبھی
یہ خواب معلوم ہوتا کہ دوسرے کمرے سے لینا اور پولی
بگار رہی ہین !-

۴۹
اونچاسوان باب

فقیر ایک نئی بات تلاش کرتا ہی

گو قدرتاً ہنس مکھ اور ہمیشہ خوش رہنے والی تھی تاہم
کیٹ کبھی کبھی وہ ملن کی محبت اور عشق کے مرنے کے بعد
خیال کرتی اور غور کرتی کہ اگر ملن دنیا سے چلدیا اور وہ
اکیلی رہ گئی تو وہ کسطرح برداشت کریگی - اوسوقت
یہ دل ہی دل مین خدا سے مناتی کہ جس لمحہ وہ اوسے
اوس سے پیشتر مجھکو اوٹھا لے یا اوسکی وفات کے بعد
فوراً میری موت ہو - اب شاید وہ چلدیا ہی اور مین اکیلی
رہ گئی ہون اور قسمت مین جو ہونا لکھا ہی اوسکا حال
ابھی ظاہر نہین ہی جو سوائے غضبناک کے دوسرا نہوگا
دل مین خیال کرتی اوسوقت کیا ہوگا ؟ اگر وہ ذلیل
کیجاوے جسطرح سے کہ بہت بڑے منتری کی گئین ہین -
وہ تکتی کہ جو اوسکے ساتھ گرجا اوسکو دلہن بنتے
دیکھنے گئی تھین بے حرمت ہوئین اور بھون کے چہرے
بگاڑے گئے ذلیل کی گئین اور حرمت لی گئی وہ کسطرح
سے ان واقعات کے بعد زندہ رہ سکی یا ہے وہ ہنس مکھ
شیرین کلام اکر اوسکے بعد پچھتا چہرے کے آنسو بہنا شروع
ہوتے اور اوسکی روح تار گیا اور نا امیدی حقیر ہی
وہ اکیلی تھی بے مدد اور خوفناک طور سے تنہا بھی اور
اوسے کبھی اپنے باپ کے مکان مین گو خبگ ہی مین سہی
کسقدر اچھی لینا اور ہیر و رہتے -
وہ چیزین جو اوسکی ہر ایک نظر مین سامنے آتی تھین
کیٹ کے افسوس کو اور بھی بڑھاتی تھین - کہین اوسکے
باپ کی پسندیدہ کتب - کبھی لینا کے بجانے کا سامان کہین
ربوہ جس نا پولی کے نام رقعہ - کہین بچے دلی کے کھوف
اور کہین حضرت جیک کا تحریر اندازی کا نقشہ پڑا ہوا
دکھلائی دیتا تھا - کیٹ ملن کی تنہائی دیا کرتی تھی
تعریف کرتی - لیٹ کر وئے ہوئے رخ خصوصاً بعوض
کبھی دو دلہا اور اوسکے پیارے اور نازک خیالات یاد
کرائی تھین - یہ اوسکی گویا خوش قسمتی تھی کہ مرزا مغل کا
خوف اوسکے واسطے ڈھال تھا - گو کبھی کبھی پرساد سنگھ کو
مارنے کا خیال پیدا ہوتا تھا کیونکہ اوسکو معلوم تھا کہ
اگر یہ اطلاع مرزا کو ہوگی کہ کیٹ اوسکے پاس ہی تو اوسکی
جان ایک آن مین ... خیال کیجاویگی -
کیٹ جب اکیلی ہوتی تو وہ اسباب رنج اور ملال کے
خیال ... ہوتے کہ جو اون معصومون ... کیا کرتی ...

شاید یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ اوسکے عزیز اور اوسکا خاندان
ایک ہی گھنٹہ کا خاوند بھی مر گیا یا زندہ ہے بس تو بھی
کو خیال کرتی کہ اب دونون کو ملائی گی - خصوص
پرساد سنگھ کے ہاتھون سے آزادی دلاوے گی -
اسطرح سے خوف کے دن اور راتین گذرتین اور وہ
اپنے باپ کے گھر مین قید رہتی - اپنی شادی کی انگوٹھی
بالون مین باندھ لی تھی کہ کہین وہ قیمتی یادگار اسکے
ہاتھون سے چھین نہ لیجاوے - گو اوسکے پرانی اوسکی
چیزین موجود تھین - تصویر و کتب خانہ اوسی طرح
سے تھا - لیکن اب اوسکا باپ کہان جو صبح اور شام
کی نماز کے بعد ایک بوسہ لیتا تھا - لیکن کہان چھوٹا
ان کے سنجیدہ ہنسی وہ ہنسی ٹھٹھہ بولی اور چھیڑ چھاڑ والی
کہان ہے؟ - اب ان کمرون مین شور مچانے والے سوار
غل مچانے والے فقیر طوائفین اور ہندوستانی ہر ایک
قسم کے اکثر بھنگ کے نشہ مین آئے تھے - اسکا دل
خوف میں دھڑکتا - گو پرساد سنگھ ہمیشہ علحدگی
مین رکھتا - اور اسطرح سے اوسکی نگرانی ہوتی کہ کہین
وہ بھاگ نہین سکتی تھی - اگر باغ کے دیوارون کے
دو بھاگتی بھی گئی تو وہان سے کہان کو جاویگی - شاید
ادن ہاتھون مین پڑے کہ جو پرساد سنگھ سے بھی
زیادہ غضبناک ہون - اوسکو شاید نہین معلوم
تھا کہ فرخ پانڈے اور اوسکے باپ کا خدمتگار
عاصم علی اب اوسکے مالک سابق حوالدار کے روبرو
بیٹھنے والون مین - پرساد سنگھ کو امید تھی وہ ہم
پلٹن کے ساتھ عنقریب ناناصاحب کی مدد کو کانپور
بھیجا جاویگا - جہان بعد قتل عام کے ایک سوار
جنرل وہیلر کی لڑکی کو اوسطرح سے اوٹھا لیگیا جسطرح
سے کہ پرساد سنگھ نے کیٹ کو پایا - اور وہ غریب لڑکی
اب تک معلوم نہین کہان ہی ہمارے سنے کہ کرنل صاحب نے

خیال کیا - وہ ایکمرتبہ بھی دہلی کے باہر مین اسکو لیکر اگر ہوا
کہ بس مرزا مغل کے خوف کے باہر گیا اوسپت ——"
اتنا کہکر دانت کٹکٹانے لگا - ایک شام کو عرصہ تک کیٹ
کو ٹھہرنا پڑا وہ پرساد سنگھ کو پان دے رہی تھی اور اوسکے
ساتھ بولی کی پنکھیا بھی جھل رہی تھی - اور یہ عموماً عشقیہ باتین
کرنے لگے سوتے وقت اپنے چہرہ پر رکھ لیا کرتی تھی -
پرساد سنگھ کمرے مین سو رہا تھا - کیٹ نے جب دیکھا
کہ حضرت کو دنیا و مافیہا کی خبر نہین آہستہ سے اوٹھی
کہ اندر کے کمرے مین جاکر سو رہے اتنے مین ریشمی پردہ
دروازہ کا ہٹا اور ایکبارگی وہ عجیب صورت وحشیانہ
سے مقابلہ ہوا ایک - تو بالکل قریب [illegible]
ٹھوڑی بھی [illegible] ہوئے تھا اور بال اوسکے
[illegible] تھے - اوسکے [illegible] اور کیری کا
ایک ٹیکا لگا ہوا تھا کیونکہ یہ گنگا اسے فقیر تھا - دونو
سرخ جھوڑی وردی بنگال کیولری کی پہنے ہوئے
تھا - اور شکل و صورت اور جسم مین بہت قدآور تھا
اور چہرہ پر اسکے بہت وحشت کے آثار تھے کہ جسکے باوجود
اسکے مونچھین بڑی بڑی تھین مگر ناک کا پتہ نہ تھا
اور اس حسن دو بالا کرنے کو ایک ٹوپی بھی بنگال رسالہ
کی سر پر تھی - یہ رسالدار شمس الدین خان تھا کہ جو
اپنے بھائی افسر سے مشورہ کرنے کے واسطے آیا تھا
کیٹ کو دیکھتے ہی اونھون نے بجلی یا دیگرے نعرہ
مارا - اور [illegible] اسکو پکڑ لیا - [illegible] چلائی
جس آواز نے پرساد سنگھ کو جگا دیا اور یہان تک
دوڑا ہوا آیا فقیر زور سے چلایا "او او برہما! او
وشنو! او اگنی دیو - ایک فرنگن دلی مین
رہ گئی ہے"
"او اے عورت اور پرساد سنگھ چالاک یار
"تم یہان کسقدر عرصہ سے پوشیدہ رہتی ہو -

من ہمکو ایک عمدہ برہمن خیال کرتا تھا۔ اور جانتا تھا کہ ہرگز برہمنوں اور بازار کے لوگوں کو دھوکا نہ دیوے

"اہا ہا یہ وہی چھوکری ہی کہ جو اون ملعون سپاہیوں کے ہاتھوں سے کشمیری دروازے پر ملی تھی میں نے اسکا حال بازاروں میں سنا ہی اور پرساد سنگھ کا پرشاد افسوس غصہ اور حیرت میں گھرا اٹھا۔ اسنے کیٹ کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا کر کہا کہ جا کرے میں لیٹ" کیٹ فوراً چلی گئی اور دروازے اندر سے بند کر لئے۔ اور خیال کیا کہ موت آ رہی ہی" نزدیک پہاری پہارتی رہی"

فرخ پانڈے اور عاصم علی اور جو لوگ کہ پادری صاحب سے واقف تھے اون سے یہ بہت پوشیدہ رکھی گئی تھی اور اب جب وہ ہر ایک گھنٹہ مرزا مغل کے حکم کا منتظر تھا کہ کانپور کو جاوے۔ اور جب اوسنے ایک ڈھکی ہوئی گاڑی کرایہ کر لی تھی کہ دہلی کے باہر اسیوقت چلا جاوے۔ خصوص اوسوقت اوس آفت سے مقابلہ ہو تو کسقدر مایوسی پیدا کرنے والا امر تھا۔

فقیر" پس وہ آنکھوں خوبیاں پوری ہو گئیں کہ جسکا وید میں ذکر ہی۔ قسم برہما کی اے دوست تم نے صرف پان تمبا کو ہی پر اکتفا نہیں کی"

رسالدار نے جواب دیا" کیا یہ وہی لڑکی ہی کہ جو کشمیری دروازہ پر ملی تھی"

"ہاں"

"افواہ ہی کہ وہ تو پادری وسٹن کی لڑکی ہی"

"افواہ غلط ہی یہ میرے مجھ سے یہاں بھاگ آئی ہی اور یہاں کوئی شخص اوسکے حال سے واقف نہیں ہی کیا تم پر بھروسہ کروں میرے دوست"

فقیر نے شبہہ سے کہا" تمکو خوف کاہے کا ہی"

"بد او نحو۔ اب ہم فرنگیوں کو مارتے مارتے پریشان ہو گئے ہیں۔ ایک بوتل رم کی یا پادری صاحب کی کوئی بوتل شراب کی و ایک طشتری پان کی لاؤ کہ ہم سب ملکر اس معاملہ پر گفتگو کریں"

اوسوقت سے کیٹ کے مصائب اور زیادہ ہوئے۔ یہ فقیر اور وہ جو سوار جب کبھی آ جاتے ہمیشہ منتظر رہتے کہ یہ سامنے لائی جاوے اور یا یہ تو بچانے کے کام آئے۔ پرساد سنگھ کو خوف تھا انکار کرنے میں جان کا تھا۔ اوسکی مصیبت اور خوف کے بیان کرنے کے واسطے ایک بہت طاقتور قلم کی ضرورت ہی۔

پچاسواں باب

چلدی!

اب اوسکے ظاہر ہونے کا خوف پرساد سنگھ کو معلوم ہونے لگا۔ بعض اوقات سخت افسوس کرتا کہ اوسیوقت کیوں اسکا نہ خاتمہ کر دیا۔ خیال کرتا کہ اب بھی ایسا نہیں کر سکتا ہی۔ کیونکہ لوگ اسکو پہچان نہیں سکتے۔

جب ایسے لوگوں کے سامنے کیٹ بلائی جاتی وہ اپنے دل میں کہتی" اے خدا۔ اے رحیم۔ کوئی امید نہیں۔ کوئی مددگار نہیں۔ کوئی بچاؤ نہیں"

گنہگار انسے اب پرساد سنگھ کے یہاں دو تین بار ایک آدھ بیاہے آنا شروع کر دیا جسکی وجہ یہ تھی کہ اوسکا علیحدہ کچھ منصوبہ تھا۔ کیٹ کی خوبصورتی پہ وہ فریفتہ ہو گیا تھا اور یہ امید تھی کہ وہ کامیاب ہوگا۔ شاید وہ پرساد سنگھ کے ہاتھوں سے نکالکر اپنے قبضہ میں لاسکے۔ رشوت دینے کا ارادہ کیا اور شاید اوسکی دل کی محبت تیز کرنے حضرت نے اردو میں غزلخوانی شروع کی جو کیٹ کے کان میں مثل سنسکرت وغیرہ کے الفاظ کے جاتی تھی۔

یہ بھی خوش قسمتی تھی کہ یہ کمسن چھوکری اس زبان سے
واقف نہ تھی۔ کبھی کبھی اسکے چہرہ سے وہ دل کا حال
دریافت کرتی کہ یہ لوگ کیا ارادہ کر رہے ہیں [illegible]
غضبناک ہوتی۔ خاموشی سے یہ سنتی [illegible]
انجیلا کے فقرہ اوسکو یاد آتے [illegible]
[illegible] باعث پیارے سنگھ [illegible]
[illegible] کمرے میں چلی گیا جہاں [illegible]
کہ پیچھے کی آواز آتی ہے۔ انگریزوں [illegible]
[illegible] سے [illegible] شاہ دہلی [illegible]
[illegible] ہو گیا تھا۔ [illegible]
پیارے سنگھ [illegible] بیچ کی [illegible]
[illegible] سب فتح کی [illegible]
[illegible] بہت سے رنگین [illegible]
کی [illegible] سے محل روشن کیا گیا۔ [illegible]
[illegible] موجود کیا گیا تھا۔ مٹھائی۔ [illegible]
کی کثرت تھی۔ شراب پانڈی صاحب اعلان لوگوں
کے [illegible] پہنچائی گئی تھی کہ جو ہندو مسلمان
[illegible] سے زیادہ پابند تھے۔ معمول کے موافق
خوفناک ہو کر پیارے سنگھ نے سب سے کہا کہ کیٹ
یہاں نہ آویگی۔ مگر اب وہ دونوں ساتھی مست
ہوئے اور انھوں نے دق کرنا شروع کیا اور
بیچ دونوں اسپر بضد تھے کہ کیٹ لائی جاوے
یا وہ لوگ بلا اجازت اوسکے پاس چلے جاوینگے۔
رسالدار نے کہا: اگر وہ مجھ سے اسطرح سے
پیار کرتی جسطرح سے پیارے سنگھ تیرے ساتھ
کرتے ہیں تو میں تو [illegible] کر اوڑا دیتا کہ
خضر نے کہا: ہم بہت جلد اوسکے جذبات پر حاوی
ہو جاوینگے اور تب
ہاں تب کیا؟

"اور پھر اوسکے بھری بستا کو لیکر چلدینگے"
پیارے سنگھ نے کسیقدر غصہ سے کہا "اوسکا خود
[illegible] سب سے [illegible] کرنے والا ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوتی [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اور لوگوں کے ساتھ جیسے کوئی
رشتہ دار نہیں ہو [illegible] کوئی تعلق ہو
ناچتی ہیں۔ اپنے چہرے اور چھاتیاں بلا شرم
سب کو دکھاتی ہیں یہ سب ہو [illegible] بھی کھیتی
ہیں۔ اور کیا ہم لوگوں سے کوئی انکی حفاظت کریگا
اور پھر پیارے سنگھ تم کہ جنھوں نے کشمیری دروازہ
انھیں کے خون میں اپنے ہاتھوں کو آلودہ کیا
تھا" بات کے کاٹنے کو پیارے سنگھ نے کہا "
"وہ انگریز [illegible] مجھے معلوم ہوا ہے کہ سور سے
کے جنگل میں نظر آئے تھے"
"وہاں ایک صاحب اور ایک میم صاحبہ - اور
اونکا گنگا رام نے مرزا مغل کے حکم سے قنوجی لال
کے قلعہ میں پتہ لگایا تھا۔ شب تک شاید وہ دہلی
آ جاوینگے اور دہلی والوں کو ایک تماشہ ہاتھ
آویگا کہ آخری شخص اوس قوم کا جسپر یوں کے
منتقم ہوگا۔ سب ٹوپی والوں کی موت ہے"
یہ روز جمعہ تھا اور گنگا رام قنوجی لال کے
مکان سے واپس آکر شہر دہلی پر ایک مندر میں
مشغول تھا کہ جہاں اوسنے گنیش کی مورت رکھا

ناریل کا تیل لگانے مین اوسنے سارا دن صرف کر دیا اوسکو معلوم تہا
کہ پہر قلعہ زمیندار کے حوالے کر کے مجہے دونایکون کے ساتہہ جانا ہے
اور اسی سبب سے شراب اور نیز بہی جوش مین بدمست ہوکر اپنی
چمٹا لیئے ہوے وہ دن بہر چاندنی چوک مین گہومتا ہوا نظر آیا۔
پرشاد سنگہ نے گنگا سے "اپنا باجا موقوف کرو۔ کرپان اور گیت گاؤ"
شمس الدین خان نے اشارہ کر کے کہا "شراب بہائی ذرا سی اور دو
کیا یہہ پادری صاحب والی کابلی شراب ہے"
"ہان پادری دستین والی"
پرشاد سنگہ نے "کیون۔ اسکے پوچہنے سے کیا غرض؟"
"اسلئے یہہ بہت عمدہ شراب ہے۔ ابہی اسمین سے ہوکر ایک
چوہیا گئی ہے"
"ابہی ایک چوہیا چہت پر نظر آئی تہی"
"مگر اوسمین مشک کی ایسی خوشبو تو نہین آتی تہی"
فقیر "سچ یہہ ہوگی"
پرشاد "کیا ہوگی"
فقیر۔ "اوسپہ ابہی میرے دلمین ایک خیال گذرا تہا"
"کیا خیال"
"اسمین شک نہین کہ وشنو نو مرتبہ اوتار لیکر یہان دنیا مین آئے
اور اب دسوین مرتبہ گہوڑے کا اوتار ہوگا"
"اور کیا یہہ بہی سچ ہے کہ دنیا کی سب چیزین وہ کہا لینگے"
"کچہہ سٹری ہوے ہو"
"نہین بلکہ اور عقلمند ہوتا جاتا ہون۔ اسلئے کہ جانتا ہون جس
لڑکی کو تمنے یہان چہپایا ہے وہ اوس بوڑہے کا فردستین
صاحب کی چہوٹی لڑکی ہے یہہ وہی ہے جسکے لئے مرزا مغل نے
سو اشرفیون کے انعام کا وعدہ کیا ہے"
"غلط"
"واہ بالکل سچ"
"آخر تم کس بنا پر کہہ سکتے ہوکہ یہہ وہی لڑکی ہے"
"مین نے اوسکا جنم پترہ بنوایا ہے ستارون کی گردش سے مجہے

خبر ہوگئی کہ یہہ وہی لڑکی ہے۔ مجہے معلوم ہوا ہے کہ یہہ کسی فرنگی
پادری کی لڑکی ہے اور نندیشر کی قسم کہا کے کہتا ہون
کہ اگر آج تم اوسے یہان نہ لاسکے تو مین کل دیوان خاص
مین جا کے اطلاع دونگا۔ اور تم جانتے ہو کس غرض سے"
اس دہمکی سے پرشاد سنگہ کے چہرہ پر پسینہ آگیا۔ کہ جو فقیر
کے تمام باتون پر سوا اسکے جنم پتر کے جو اوسنے کبہی عجیب
اعتقاد رکہتا تہا
"کیا میری مہربانی کا یہی معاوضہ ہے"
"نہین نہین"
"پہر کیا"
"فقط سزا"
"مجہسے کونسا جرم سرزد ہوا ہے"
"کاٹ پہانس۔ چالاکی۔ جہوٹ اور فریب"
"تم مجہے غارت اور تباہ کردوگی"
"نہین اسلئے کہ مجہے امید ہے تم اوس لڑکی کو ضرور نکال
لاؤگے تاکہ ہم لوگ اوس سے اپنا دل بہلائین کیا وہ بت
نہین ہے کہ جب ہمارا جی چاہے اوسے غارت کردین"
گنگا رام نے "کیا تمہین اپنے برہمن ہونے کا یقین ہے"
"مین برہمن ضرور ہون۔ پاک سے پاک"
پرشاد سنگہ بولا "اچہا تو کیا تمہارے بزرگون نے جو برہمن
تہے یہہ نہین بتا دیا ہے کہ سب آدمیون کو اختیار ہے جس
طرح جسے چاہین بنائین اسکی پوجا کرین اوسے جس طریقے سے اپنی
پرستش منظور ہے۔ دنیا صرف ایک باغ ہے جسمین طرح طرح کے
پہول لگے ہین اور سچائی کی کوشش سے پہولون کو انسان انتخاب
کر سکتا ہے"
"رام رام اسبات کا خیال تو تمکو اوسوقت کرنا چاہیے تہا
جب تمنے کشمیری دروازہ پر بہت سی جانین لی تہین انہین
مین سے ایک یہہ بہی ہے۔ اسکی بہی جان لینا چاہتے ہو"
رسالدار جوش مین مست تہا کہنے لگا "لیکن یکبارگی

"وہ بات بکجائیگی - ورنہ کل مین دیوان خانہ مین جاؤنگا"

پرشاد سنگہ نے غضب آلود ہو کر کہا "مین جاکے کہدونگا کہ بابو صاحب بہہ مُرتد ہوگیا ہے - اسکی بات کا یقین نہ مانئے"

"بابو ایک سچا مسلمان اور اچہا آدمی ہے مجکو بچاے گا"

"بابو علی سنگہ کا نام لو - وہ مسلمان اور پرانا ٹہگ ہے - اگر اوسے کبھی اس امر کا خیال نہین رہا کہ وہ کیا کرتا ہے - وہ مین گارڈ مین پنکہا قلی کا کام کرتا ہے مجرم کے دنون مین گدہے پر سوار ہوا کرتا ہے - اور مور کی ایسی دم لگاتا تہا - وہ چوکی شاہزادون کی دوستی کے لئے کرتا تہا - مگر ہمارے لئے نہین اور جو کہین مین اکیلا رہی کچہہ دن تو تمہارا اتنا تم بہی ہو جاوے"

اس گفتگو کے وقت اوسکے چہرے سے غصہ ظاہر ہوتا تہا اوسکی آواز اور دہمکی سے پرشاد سنگہ ڈر گیا - پرشاد سنگہ کو معلوم تہا کہ فقیر مجکو کیسا کچہہ نقصان پہونچا سکتا ہے - اوس زمانہ مین گنگا رام سے کی اوپر قانون تہی - آخر پرشاد سنگہ نے غصہ سے کہا "اچہا مین تمہاری اطاعت قبول کرتا ہون"

رسالدار کہڑا ہوا اور کہا "اچہا تو میرے ساتہہ چلو"

"وہ نہین - مین آگے ہونگا تم اوس فرنگی لڑکی کو یہان لے آؤ اوسکے ساتہہ اور میرے ساتہہ جیسا چاہو سلوک کرو لیکن خاموش ہو"

"وہ ایسے خاموش ہیں جیسے جمنا کا پانی"

اب یہہ لوگ ٹہگی مین چالاک اور شراب و بہنگ مین بہت سے تہے اور اسقدر شراب اوڑاتی تہی جسقدر کہ وہ عادی تہے ایسی حالت مین کیٹ کے بچنے کی کیا امید ہو سکتی تہی - جیسے ہی زینہ پر چڑہے پرشاد سنگہ بولا "غل نہ مچاؤ"

"وہ کیون"

"وہ کہین وہ جاگ نہ اوٹہے"

"رام رام وہ جاگ ہی پڑے تو کیا پروا ہے"

"وہ کہڑکی کی راہ سے کہین نیچے نہ کود پڑے مجہے اکثر خوف ہے کہ کہین ویسا ہی نہ گذرے"

"وہ جب سب معاملے ہو چکین تو ہمین اوس پاک رومال کو نہ بہولنا چاہئے - وہ رومال جسے کالی جی کا فرزند گلے مین ڈالتی ہین"

رسالدار بولا "لو دیکہو یہان تو موجود ہے"

دونون نے دروازے پر کان لگائے تو معلوم ہوا کہ اندر سکوت ہے -

"وہ پلنگ پر ہے - اہا اہا اوس شخص کی لڑکی جو ہمیشہ وعظ کہا کرتا تہا جہانتک ہو سکے ویدون کی حقارت کرو"

پرشاد سنگہ نے دروازہ کہولنے کی کوشش کی مگر اسمین انگریزی وضع کی چٹخنیان لگی ہوئی تہین - خیر ایک شخص دوسرے کے کندہے پر پاؤن رکہکر بدقت دروازہ کہولا - دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہ چہوٹا پلنگ بالکل خالی پڑا ہے اور مسہری کے پردے بہی معمولی طرح سے پڑے ہین - میز کے قریب ایک شیشہ رکہا ہے اور لیمپ جل رہا ہے - کوئی چیز نیچے چبوترہ پر بہی نہ تہی جس سے خیال ہو کہ اوسی کے ذریعہ سے اوتر کر وہ بہاگ گئی - اسباب تو البتہ تہا باقی کمرہ بالکل خالی تہا -

"ارے وہ چلدی - یہہ پتہ نہین کہ کہان گئی - اور نہ اوسکا پتہ لگا سکتے ہین" - اگرچہ چہتون اور ٹیلون اور تمام چیزونکو تلاش کر ڈالا مگر کہین پتہ نہین لگا - اب پرشاد سنگہ کا غصہ اور بہی بہڑک اوٹہا - اوسے خیال گذرا کہ شاید اوسکے ہمراہیون نے کوئی مسلمان اوسکو بہگا لیگیا ہے - یہہ حوالدار تہا - باہر کے اور سپاہیون نے کہا بہاگ جانا ممکن ہی نہین اسلئے کہ کوئی فرنگی عورت پہاٹک سے ہو کر نہین گذری ہے -

اکانوان باب

زنانہ مین

پولی کی بہنین اگرچہ اوس سے زیادہ مصیبتین برداشت کر رہی تہین اور رنج و مصیبت کے خیالات اور افسوس سے کملائی ہوئی تہین مگر پولی ابہی تک زنانہ مین تہی بڑی اونچی اور عالیشان عمارت مین وہ رہتی تہی جو

محل دہلی کے سامنے لب دریا واقع ہے [illegible]
سہنے والونکو سب سے پہلے نظر آتی ہے - اسکے قریب
شمال ومشرق جانب وہ مینار ہے جسمین [illegible]
باپ اسوقت تک قید ہے - وہ [illegible] بلاتا تہا [illegible]
کہ اپنی مصیبت مین بہی پادری صاحب کو [illegible]
خدا اوسکے ساتہہ ہے - چہوٹی کہڑکیون سے جو [illegible]
اوسکے پیچہے [illegible] تہین پولی جمنا کا پل اور شہر [illegible]
جہان طرح طرح کی جہنڈیان اوڑہتی تہین دیکہہ سکتی
تہی - اوسکو میرٹہ اور میرٹہ کی وہ سڑکین بہی نظر آتی
تہین جنکو کسی زمانہ مین وہ صبح اور شام [illegible] آکر دیکہتی
تہی - بارہا سڑکون پر سفید گرد اوڑتی معلوم ہوتی جس
سے دریافت ہوتا کہ فوج آرہی ہے - تاہم باغی اس
کثرت سے شریک ہوتے جاتے تہے کہ ہتیارون کی
چمک دمک سے اس کم سن لڑکی کی ساری امیدین پامال
ہوگئی تہین - پولی کے ساتہہ یہہ خاص رعایت تہی کہ
اوسے رہنے کو ایسا مکان ملا جسکی کہڑکیون سے شہر نظر
آتا تہا اسلئے کہ محل مین جو اور بیبیان تہین اونکو باغ کی اور
دیوارون پر بہی نظر کرنیکی اجازت نہتی - اسکے کمرے کی
کہڑکیان باغ کیجانب بہی کہلی ہوی تہین لیکن [illegible]
نظر نکرتی - محل تو نیند کے خیالات پیدا کرتا تہا اور باہر کی
چیزین مملکت آزادی کے خیالات یاد دلاتی تہین - اسکا
کمرہ بہت ہوادار اور عالیشان تہا دیوارین اوسکا نسین
چینم کی تہین جسکا رنگ تو سفید برف کا ایسا اور [illegible] کے
پلاسٹر کے مثل تہا اوسمین طرح طرح کے پہول پتیان اور
بیلین بنی ہوی تہین - ہمیشہ چینی کی گلدانون مین تازے
پہول اور چاندی کے گلاب پاش اسکے قریب رہتے تہے
لیکن یہہ اپنے پلنگ پر بےچین پڑی رہا کرتی تہی پلنگ
پر ملمع کا خوب کام تہا - حیدرآباد کی ساری عقلمندی
صرف کردیگئی تہی - پلنگ پر سبز رنگ کی ساوی کشمیری

[illegible] تہی اور اوسپر گنگا جمنی کام تہا -
پولی کو [illegible] عرصہ سے بخار آتا تہا جسکے سبب جسم اور دماغ دونون
[illegible] تہین وہ ڈہل گئی تہی - اپنی ابتدائی زندگی کا صرف
[illegible] ہوگئی تہی - اور بیماری کے باعث اوسکے حسن وجمال
[illegible] ایسا فرق آگیا تہا کہ بعض اوقات مرزا ابوبکر مایوس
ہوکر کہنے لگتا تہا چاہے یہہ زندہ رہے - چاہے
[illegible] ہمین چندان خیال نہین - باوجود اسکے پولی کی
[illegible] بہت سے پریشان تہا [illegible] کیسی جسکے
[illegible] کا نمونہ اوسنے کسی ہندوستان کے سب سے
بڑی شاہزادی [illegible] کبہی نہین دیکہا تہا - حکیم لوگ جو
اپنے وہم مین کاغذ پر قران کی چند آیتین لکہتے اور لوٹے
مین [illegible] کر اوسے پلاتے تاکہ مریضہ اچہی ہوجائے اب وہ
بہی نہین آسکتے پاتے تہے الغرض پولی کی جان صرف
خدا پر چہوڑدیگئی تہی کہ طبیعت آپ اپنا علاج کرے -
[illegible] دونون مرض زور پر تہا وہ اکثر دلمین سوچا کرتی کہ
[illegible] ابہی بچہ ہون اور اپنے باپ کے زانو پر بیٹہی اوسکے
سبق پڑہ رہی ہون اسکے بعد زندگی سے تنگ آکر اپنے
نازک سینہ پر ہاتہہ مارکے کہتی وہ خداوندا اس دنیا سے تو
مجہے جلد اوٹہا لیجئے
اوسے یاد تہا کہ انگلستان مین صبح کو نماز پڑہنا جو [illegible]
سے خیال کیا جاتا تہا - اگرچہ اوسکے باپ پادری صاحب کا
یہہ خیال تہا مگر وہ تو سوائے اون گہڑیون کے جو
پادری صاحب مانگا کرتے نہ صبح کی نماز تہی اور نہ شام
کی - وہ وقت جب بابو بلی سنگہ اور سپاہیون نے اوسکو
پادری صاحب سے جدا کیا تہا ہر لحظہ اوسکی نظر کے
سامنے رہتا تہا بعض اوقات وہ اونکو [illegible]
کرتی تہی - پہر سے اپنے پاپا انگریز عالم - پادری [illegible]
رحمدل - ملنسار - نیک نیت - اور سچے عیسائی - [illegible]
ایسا غیر متعصب اور پاک دل ایسے سخت [illegible] ہاتہہ [illegible]

اپنی ذہانت اور دانائی سے بہت جلد سیکھ لیا کہ اوسکے
گرد لوگ ہندوستانی زبانمین کیا باتین کیا کرتے ہین اور
ہر چہار طرف سے بار بار مذہبی باتین سنکر وہ بہت نہایت
پریشان ہو گئی تہی - اونکی تقریرونسے ظاہر ہوتا تہا کہ
خدا کے مذہب کے ایماندار پیرو فقط مسلمان ہی ہین
اور خصوصاً یہہ سب امور اون مظالم کے بعد جو اونہون
نے اپنے دشمنونکی بیخبری مین قران کی آیتین پڑہ پڑہ کے
کی تہین - مگر چونکہ یہہ ایک مذہبی لڑائی تہی اس باعث
ہر فرقہ اور ہر گروہ کے بنگالی بہی غصہ مین بہرے ہوسے
تہے اور انگریزونکے نسبت دلونمین عموماً حقارت بہری
ہوئی تہی جنکو یہہ لوگ بدعتی بت پرست اور مکار خیال
کرتے تہے - اگرچہ دہلی کے زنانخانہ مین اوسکی بہت کچھ خاطر
و تواضع کی گئی - اوسکی عزت ہوتی تہی - لیکن جیسے ہی
پولی مین طاقت آنا شروع ہوئی اوسکو اپنا گہر یاد آنے
لگا - اور اب کیٹ کیطرح سے اوسکے دلمین خوف پیدا ہونے
لگا کہ کہین مجھے عمر بہر یہین نہ رہنا پڑے کیونکہ اوسکو
ہر گہنٹہ خبر ملتی رہتی تہی کہ اوسکے ملک کے سب لوگ مارے
گئے اور اگر اوسکو کبہی آزادی ملے کبہی رہا ہو تو
نہین معلوم اوسکی قسمت مین کیا کیا باتین لکہی ہین -
بڑہاپے مین کیا ہونیوالا ہے سر ہی کیون نہ گئی - آخر
صحت ہی کیون ہوتی جاتی ہے - کسی کسی وقت اوسمین
ہمت ہی پیدا ہوتی جاتی اور اپنے دلمین کہنے لگتی مجکو
ہر مصیبت مین استقلال سے کام لینا چاہئے - اس قسم کی
دعائین مانگتے وقت اور پریشانیونمین اوسکو اکثر وہ ناول
اور قصے یاد آتے جنمین اکثر معشوقون اور اون عورتون کو
جنکے حالات قصونمین لکہے ہین بڑی بڑی مصیبتین اور
تکلیفین برداشت کرنا پڑی تہین اونکی حالت یاد کرتی
اور خوف سے آنکہین بند کر لیتی اور کبہی اپنی حقارت
کرنے لگتی کہ جو جو مصیبت اونپر تہی مجھپر نہین ہے -

آیا بار بار اوسکے سامنے شاہزادیکے تعریف کرتی - آنکہونکے
خوشنمائی اور چہرہ کے خوبصورتی بیان کرنیمین اسقدر
مبالغہ کرتی کہ شاہزادیکو کہنیا اور کرشن جی سے بہی
جو پرانے قصص مین سب سے زیادہ خوبصورت
ہیرو مانے گئے ہین بڑہا دیتی - کبہی زلیخا کا عشق کبہی
لیلی مجنون اور فرہاد و شیرین کا حال بیان کرتی -
پولی کے اختیار مین جتنی باتین تہین اونمین سے کوئی
اوسے خوش نہین کر سکتی تہی - بار ہا اوسے خیال ہوتا تہا
کہ گویا خواب مین وہ وہان قید ہے جہان کوئی شخص
کوئی ہیبتناک شخص کہڑا ہے اور اوسکی زبان بند ہے
نہ جاگ سکتی ہے اور نہ بہاگ سکتی ہے -
شاہزادہ ابو بکر کے صرف دو آدمی اوسکے پاس آتے
تہے ایک تو امام جامع مسجد جو ایک معزز اور مقدس
مسلمان تہا جسنے دہلی کی تباہی جنگ وغیرہ اپنی
آنکہہ سے دیکہی تہی - اور عیسائیونکے مارے جانے پر
افسوس بہی کرتا تہا پولی کے حال پر وہ کبہی کبہی روتا
بہی تہا لیکن کوئی امید نہین دلا سکتا تہا - دوسرا
شخص ناچنے والا فقیر حافظ فلاح الدین تہا - پولی جیسے ہی
صحت پانے لگی اوسکا حسن بہی جوش کے ساتہہ بڑہنے
لگا اسلئے کہ صحت مین ضرور تہا کہ اوسکا رنگ روغن
زیادہ نکہر آتا - اس سبب سے مرزا ابو بکر بہی بہت
آنے لگا اور اکثر آکے اوسکے پاس کوچ پر بیٹہتا تہا
اسلئے کہ باوجود لاغری اور دبلے پن کے اب بہی اوسکے
سفید دانت گورا سینہ گلاب کا سا چہرہ سینکڑونکو
برباد کر دینے والا تہا اوسکے ستہرے بالونکے
جہمورے تہے مرزا ابو بکر کے
دلمین خیال گذرتا کہ وہ اوس حور کے ایسے ہین جنکا
قران مین ذکر آیا ہے اور جو ایکہی ہیرے کے
تخت پر بیٹہا ہوا ہے - جس روز اتفاقاً مرزا ابو بکر حافظ

فلاح الدین اور پولی تینوں جمع تھے مرزا ابوبکر نے درویش سے کہا "اگر میں معاملہ کو دخل نہ دوں تو یہہ بالکل ہو معلوم دیتی ہے جو اور خاکی عورتوں کیطرح خاک سے نہیں بنی بلکہ جیسا قرآن شریف میں آیا ہے مشک سے بنی ہیں اور اونمیں کسی قسم کا اور کوئی کجی نہیں ہے"۔

"تاہم حضور یہہ ایک کافری لڑکی ہے۔ مگر خدا بڑا ہے اور اوسمیں بڑی قدرت ہے۔ وہ کافرون پر مہربانی کرتا ہے" ایک کش حقہ کا کھینچکر جسے دو خواصوں نے لاکے قریب رکھدیا تھا "پری یہہ تو پری با نو معلوم ہوتی ہے جو سب پریونکی قیصر ہے"

مرزا ابوبکر اپنی بیوی عزیزن کا خیال کرکے جسنے باوجود اسکے کہ وہ کل ہندوستان کا مالک تھا ایک دفعہ ایک لکڑی رسید کی تھی کہا "مین حضرت پیغمبر علیہ السلام کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ عزیزن کے دلمین ابہی اسکی فکر نہین پیدا ہوئی ہے"

اوس شکستہ دل اور ناتوان لڑکی نے یہہ خیال کرکے کہ کچہہ اوسکی باتین ہورہی ہین اسپر نگاہ ڈالی۔

مرزا ابوبکر "ہا۔ بیشک نور محل نام رکہا تہا کیتنے اوسکے مناسب ہے۔ آنکہین کنول کی ایسی۔ ہونٹہ تو دیکہو کیسے ہین مگر ہائے۔ انہین ہونٹہوں سے ظلم کیا جاتا ہے۔

پولی نے اپنے دلمین خیال کیا "کیا انمین سے کوئی مجسے محبت کرتا ہے ایک بوڑہا ہہگوڑا شخص خیالات بالکل واہیات۔ مین انہوں سے کیونکر باتین کرون"

"دسنو جو زبان سے بول رہا ہے دنیا کے آدمیوںمین سب سے بڑا اور بہادرمین رستم کا ایسا سمجہا جاتا ہے جسنے سفید دیو کو شیراز میں پچہاڑا تہا مگر ابوبکر کے آگے ستے کے مثل تہا" "ہم آگے چلکر بتلادینگے کہ سپاہیونکو ابوبکر کی بہادری پر ناز تہا پولی ڈرا ہٹ گئی اور کسیقدر حقارت اور ملامت کا خیال ظاہر کیا جسپر مرزا ابوبکر نے غصہ سے اپنا کپڑا اٹہاکر اور حقہ کو۔ زمین پر

گرا کر زور سے کہا "قسم ہے حضرت سلیمان کی تم بڑی بیوقوف ہو مگر کیا کہون بہت ہی خوبصورت ہو۔ تم نہین دیکہتین کہ بجائے اسکے کہ کسی ذلیل ہندو سے پالا پڑتا جو تمہین غلام بناتا مین تمہاری تعریف کرتا ہون تمہاری عزت کرتا ہون اور تمہاری جان بچائی ہے"

پولی "مگر خداوند مین ایک عرصہ سے واقف ہون کہ آپکی ایک بی بی موجود ہین"

مرزا ابوبکر "(ہنسکر) میری تین بی بیان ہین"

پولی "اور اب چوتہی کیجئے گا"

مرزا ابوبکر "دل خوش کرنیکو چوتہی بی بی کرونگا"

پولی "ہائے مجہے چوتہی بی بی بنائیگا"

مرزا ابوبکر "خدا کا شکر اور حضرت پیغمبر کا احسان ہے کہ ہمارا مذہب ہمین اجازت دیتا ہے کہ ہم چاہین تو چار شادیان تک کرسکتے ہین"

پولی "مجکو اسکی خبر نہ تہی۔ میرے حضور یہہ ہو نہین سکتا۔ یہہ ہرگز نہین ہوسکتا۔ اسلئے کہ چوتہی بی بی بننے کی جگہہ مین مرنا پسند کرونگی"

مرزا ابوبکر "ہائے فرنگی عورت کیا تو جانتی ہے کہ خدا نے تجہے دنیا مین اس غرض سے بہیجا ہے کہ فقط اپنے ہی تئین خوش کرے"

پولی "نہین حضور"

مرزا ابوبکر "نہین۔ تو پہر کسکو"

پولی "مین نہین جانتی" اور آنسو جاری ہوگئے۔

مرزا ابوبکر "کیا اسکا جواب مین ہی تمکو دون"

پولی "اگر آپکو پسند ہو"۔

مرزا ابوبکر "بس تم اس دنیا مین مجہے خوش کرنے آئی ہو"

باونواں باب

پولی کے واسطے قبر

زر تمام ... جواہرات اور زیور جو فقط ہندوستان ہی مین مل سکتے ہین لاکر پولی کے سامنے رکہدیتے

ناحق کو بھاری بھاری جوڑے اوسکے سامنے لائے جاتے تھے
ہار اور طوق اور طرح طرح کے زنانے زیور بیکار
دکھائے جاتے تھے - اسلیئے کہ پولی کو کوئی چیز بھلی ہی نہین
معلوم ہوتی تھی - وہ صرف موت کے انتظار مین تھی یا اوس
گھر مین جانیگی واسطے جہان اب وہ کسیطرح نہین پہونچ سکتی
یا ڈکی ریلرسن کے پاس جانا چاہتی تھی جسکی باتین اوسکو بہت
کچھ خوش کرتی تھین وہ بربرایا کرتی " غریب ڈکی ریلرسن
اوسے مجھسے اسقدر الفت تھی اسدرجہ محبت کرتا تھا کہا تہا "
یہہ نہین کہہ سکتی کہ محبت کرتا ہے اگر زندہ ہے تو خدا جانے پولی
سے اب بہی ویسی ہی محبت کرتا ہے یا نہین "

اب وہ کہانی ہے اور نہ وہ یتیم لڑکی وہ اوسے معلوم ہوتا
تہا کہ گو اوس کنے کو جسکا نام گیپ تہا دفن ہوئے برسین گذرین

ایک روز پولی سے رخصت ہوتے وقت مرزا ابوبکر نے حافظ
فلاح الدین سے کہا " یہہ خفقان ہے "

حافظ فلاح الدین " زمانہ خود راضی کر لیگا "

مرزا ابوبکر " لیکن اسی رنج و ملال سے صحت نہین حاصل
ہونے پاتی "

حافظ فلاح الدین " تو حضور اسکے خوش رکھنے کی کوشش کرین "

مرزا ابوبکر " یہہ ہمارا کام نہین ہے بلکہ ہم تو چاہتے ہین کہ اوسے
خوشی نہ نصیب ہو "

حافظ فلاح الدین " حضور اسکی زبان سے واقف ہین اب
ہمکو بانو نکے ذریعہ سے کوشش کرنا چاہیئے - قصہ کہانی سے
اسکا دل بہلانا چاہیئے "

مرزا ابوبکر " اوسکے ہنسانیکے واسطے "

حافظ " طوطا کہانی سنائے - شاہزادی بابل کا قصہ اسپر سوالی
چڑیا ابو جہلندر سو کہہ میٹھ تک کا حال بیان کیجئے "

فقیر نے اتنا تو کہا مگر شاہزادے صاحب کی صورت دیکھتے ہی
خاموش ہو رہا اسلیئے اوسنے دیکھا مرزا ابوبکر کا چہرہ سرخ
ہے اور اونہون نے غضبناک ہو کر کہا " مین کون ہون کہ
اس فرنگی لونڈی کو خوش کرون - اب مین تین دن کے
بعد اوس سے ملاقات کرونگا - اگر اوسنے یہہ ضد کی تو اسے
خدا غارت کرے "

حافظ فلاح الدین " مین خود گفتگو کرتا مگر کیا کہون زبانسے
ناواقف ہون اسکے سوا دل مجھے کچھ خوف سا کہانی ہے "

مرزا ابوبکر " یہہ اوس سانپ کے بدولت ہے جسے حافظ
فلاح الدین تم لئے گہوٹے ہوا اور تب سے پیغمبر کی پیروی کی
جگہہ تم ایک ناپاک ہندو معلوم ہوتے ہو " مرزا ابوبکر
اتنا کہکے چلدیا -

درویش کو شاہزادیسے کہین زیادہ تدبیرین یاد تھین
اسنے جادوگر بلوائے جنہون نے طرح طرح کی بولیان
اور عجیب غریب تماشے دکھلائے - لیکن اس سے پولی
بالکل خوش نہوئی - ایک پستہ قد ہندو نے جو میرٹھہ سے
آیا تہا ایک کونڈا اپنی ناک پر رکہا اور اوسپر ایک چھوٹا سا
درخت لگایا اور اس درخت پر چالیس چڑیان بیٹھائین
اون چڑیونکو جب وہ حکم دیتا تو اونمین سے کچھ بولتین
اور کچھ خاموش رہتین - چونکہ اس شخص سے انعام
واکرام کا بہت کچھ وعدہ ہو چکا تہا لہذا اوس نے
پولی کے ہنسانیکے لئے ایک کاغذ کی تتلی بنائی اور اوسکے
بعد کھجور کی پنی لا لا کے ترتیب دی اور یہہ پھنگی پر
جاکے بیٹھہ گئی "

اسکے بعد حیدرآباد کے دو مضبوط پٹھانون کی باری
آئی جو تلوارین اور سنگینین نگلتے اور منہہ سے
آگ نکال نکر دکھلاتے تھے اور اونکے ناک کانسے ہوا
نہین نکلتی تہی کچھہ اور لوگ تھے جو اپنے ہاتھہ کے
پیسے سے پانسنگے ناند مین ایک بیج ڈالدیتے تو فوراً ایک
درخت معہ پتیونکے پیدا کرتے جو ہوا مین پہل کر
ایک پورا ناریل ہو جاتا اور رہلتا - ناریل بیچ مین
ٹوٹتا اور اوسکا پانی گلاس سے پر کرتا آخری تماشہ گرنے

ایک عجیب تماشہ کیا جو عموماً مدراس مین ہوا کرتا ہے کہ بانس ۳۰ فٹ اونچا چڑھ کر اپنا پیٹ اوسپر رکھکے ناچنے لگا جس سے دیکھنے والونکو خوف معلوم ہوتا تھا۔ لیکن پولی کو اسمین نتو کچھ مزا معلوم ہوتا تھا نکچھ دلچسپی تھی اسلیئے کہ یہہ خواہشین مر گئی تھین بعض اوقات اوسے دہڑکا ہوتا کہ مین خواب مین ہون اور اکثر اپنی آنکھین بند کر لیتی اسکے بعد ایک سپیرا اپنی کمر پر ٹوکرا لادے ہوئے آیا۔ ایک لوٹا اور [illegible] اوسکی کمر مین تھی۔ سرخ پگڑی سر پر باندہے اور [illegible] رنگ کا [illegible] بھی کمر مین لپیٹی تھا۔ یہہ وہی شخص تھا جسکو ہم سوانح [illegible] جنگل مین دیکھ آئے ہین۔ اسنے سانپ پکڑ لیکر [illegible] سانپ کو ست کیا جو جھومنے لگا [illegible] منہ باہر نکالتا اور کبھی [illegible] طرح کے رنگ و کہاتا۔ یہہ تماشہ دیکھتے دیکھتے پولی مین کچھ جوش پیدا ہوا۔ اوسکی آنکھین چمکنے لگین اور تکیون سے ذرا سر اوٹھا کے دیکھنے لگی۔ اوسنے سپیرے کی گردن مین ایک وہی چاندی کی تختی دیکھی جسپر ملکہ کا نشان منقش اور ۲۳ نمبر بنا ہوا تھا۔

پولی نے بڑے تعلق خاطر کے ساتھ اوس سے پوچھا "تمنے یہہ کہان پایا"

سپیرا "ایک صاحب لوگ سے"

پولی "کہان"

سپیرا "جنگل مین چھپے ہوے صاحب سے"

پولی "کہان۔ کہان۔ ارے کون جنگل"

سپیرا "اتر کیطرف۔ انگلی سے اشارہ کیا"

پولی "اوسکا نام کیا تھا۔ ہردر یا چپس"

سپیرا "میم صاحبہ مین یہہ نہین جانتا۔ اونہون نے مجھے یہہ دیا مین نے اونکو سانپ سے بچایا برہمنی سانپ سے لوٹے سے پانی دیا جسکے بعد وہ بیمار پڑی رہین پھر اچھی ہو گئین اور بہت اچھی ہین"

یہہ سنتے ہی پولی نے خوشی اور امید سے ملی ہوی ایک آواز ظاہر کی۔ اسنے پہچانا کہ سپیرے کے پاس وہی بازو بند ہے جو بادری صاحب نے بینا کو سالگرہ کے روز دیا تھا۔ اسنے کیٹ کا سارا حال اس سے دریافت کیا اور کہا ہے تو تنہا مگر سب طرح سے بخیریت ہے۔ بہادر [illegible] کے ساتھ ہے۔ بہادر کے ساتھ "

اسنے پولی کو وہ سانپ اور وہ [illegible] کا لوٹا بھی [illegible] اوسنے میم صاحبہ کو پانی دیا تھا۔ [illegible] سپیرے سے "میری بہن کی جان بچائی" یہہ بولی [illegible] اشرفیونکی دو تین تھیلیان جو اوسکے قریب [illegible] سپیرے پر پھینک دین سپیرے نے یہہ دعا [illegible] سلامت رکھے۔ جھٹ اون تھیلیونکو اوٹھا [illegible] رکھ لیا۔ پھر آگے کا حال کچھ بھی نہین بیان کیا۔ [illegible] اتنا کہدیا کہ زمیندار رتنو جی لال کے یہان [illegible] ملی ہے"

پولی۔ "مین تہہ دل سے تمہارا شکریہ ادا کرتی ہون سچے دل سے اسلیئے کہ تمنے مجکو یہہ خبر بتائی"

یہہ بد معاش سپیرا اسقدر اشرفیان لیکے جو یقین ہے کہ اوسنے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی ہونگی چلدیا"

پولی نے جو مسرت اور خوشی ظاہر کی اسکی خبر سنکے مرزا ابو بکر فوراً دوڑ آیا۔ پولی نے سارا حال جو ابھی سنا تھا سب سچ سچ بیان کر دیا۔ مرزا ابو بکر نے عمدہ الفاظ مین اپنا اطمینان ظاہر کیا اور فوراً اپنے بھائی کی تلاش مین دیوانخانہ گیا جسے بہت سے سپاہی گھیرے ہوے کھڑے تھے جنمین سے اکثر نئی وردیان پہنے تھے بہت سے سرداران اودہ و دہلی موجود تھے بابو بلی سنگہ محمد محب خان صوبہ دار اور کرنل پرشاد سنگہ بھی تھے

مرزا مغل کو خبر پہونچی تھی کہ بغاوت کلکتہ کے دروازے تک بڑہتی چلی جاتی ہے اور دہلی سے بنگالے تک برابر قتل عام

ہو رہا تہا - اسوقت وہ ہیہا فوج کے قیام اور خیمہ زنی کے نسبت حکم دے رہا تہا - دونون شاہزادونکی دہشت قریب قریب آگئی تہی - چہرہ زرد - آنکہین گہری اور دست تہتہ ایک دوسیکے خصورت اسقدر ملتی تہی کہ کوئی مشکل سے تمیز کر سکتا تہا - اوسوقت مرزا مغل کے چہرےسے بے انتہا خوشی ظاہر ہونے لگی جب مرزا ابوبکر نے کانمین آکر کہا "پادری کی بڑی بیٹی اوس زرد رنگ اور سیاہ آنکہون والے زمیندار قنوجی لعل کے مکانمین چہپی ہوئی ہے - وہی لڑکی جسکے لئے اوسنے بیفائدہ سو اشرفیونکے انعام کا وعدہ کیا ہے"

یہہ اس خبر پہونچنے ہی کے سبب سے تہا کہ بھاتجی گنگارام کے دو سپاہی اوس رات کو زمیندار کے پہاٹک پر آئے اور مرزا مغل بے صبری سے اونکا انتظار کر رہا تہا - مرزا مغل نے جب دیکہا کہ وہ لوگ خالی چلے آتے ہین تو کچہہ اور رنگ لانیکو تہا اسلئے کہ وہ اسکا عادی نہتا کہ اوسکا کوئی حکم ٹل جائے -

دو سپاہیون نے زمین دوز سلام کرکے مرزا مغل پر اپنی مجبوری ثابت کردی اسلئے کہ اس بارہین وہ کچہہ نہین کر سکتی تہی قلعہ مین توپین لگی ہوئی تہین اور بہت سے سپاہی مسلح موجود تہے -

مرزا مغل "ہان سچ ہے - دو سپاہیونکی جگہہ پچاس جانے"

سپاہی "حضور - مجہے جو رسالدار صاحب نے حکم دیا وہی کیا"

مرزا مغل "کیا خود قنوجی لال نے اوس لڑکی کے حوالے کرنے سے انکار کیا"

سپاہی "نہین جہان پناہ"

مرزا مغل "پہر کسنے"

سپاہی "اوسکے بہائی نے - جو پہلے بنگال رسالہ نمبر ۱۵ مین صوبہ دار تہا"

مرزا مغل "کیا اوسی ناپاک کتے نے حوالہ کرنے سے انکار کیا"

سپاہی "ہان حضور"

یہہ کہکے وہ لوگ چلے گئے -

بابو بلی سنگہ نے آگے کہا "معلوم ہوتا ہے یہہ خبر صحیح کیونکہ یہہ ہندو فقیر بتاتا ہے کہ ۳۲ ویں رجمنٹ کا ایک فرنگی اور ایک میم جو پادری کی لڑکی ہے افغانون کا بہیس بدلی ہوئی صوبہ دار میجر کے ساتہہ کل صبح سے چلی گئی"

مرزا مغل "کہان"

بابو بلی سنگہ "جہانگیر اباد"

مرزا مغل "تم کہتے ہو نہ کہ افغانون کا بہیس بدلے ہوتے"

بابو بلی سنگہ "ہان حضور - اودہ کے ایک زمیندار نواب نورالدین کو جو یہان فوج مین شامل ہونیکو آئے ہین راہ مین جمنا کے جنگل مین ملے تہے سنواب نورالدین کو کچہہ شبہہ ہوا تہا اور اونکی مزاحمت کرتے مگر اونکے ساتہی نکے گہوڑیکو شیر کہا گیا تہا"

مرزا مغل "کیا یہہ اودہ کا زمیندار معتبر شخص ہے"

بابو بلی سنگہ "وہ تلوار کے لوہے کیطرح سچا ہے اور فرنگیونکی ملکہ کی اس تجویز کا وہ سب سے زیادہ مخالف ہے کہ جنگ کریمیا مین جو کافر مارے گئے ہین اونکی بیوہ گان سے روسا اور سرداران اودہ کی شادی کردیجائے اس تجویز کا مین نے اور عظیم اللہ خان نے اون دنون جب ہملوگ ولایت مین تہے پتہ لگایا تہا"

مرزا مغل "اچہا خاموش تو اونہین پناہ گیرون نے جہانگیر اباد کا راستہ لیا ہے خوب ہوا - اب بہت جلد پکڑے جاسکتے ہین"

بابو بلی سنگہ "ایک جوالدار اور ۱۲ آدمی ۳ رسالہ کے اس غرض سے روانہ ہو چکے ہین اور فقیر گنگارام سردار ہے جسنے ان لوگونکو بہاگتے دیکہا تہا"

مرزا مغل "ایک ہندو ناپاک کتا"

بابو بلی سنگھ "لیکن سب سے زیادہ نمک حلال"

مرزا مغل "ان [illegible] میں [illegible] ہوئی [illegible]"

بابو بلی سنگھ "آج [illegible] لیئے [illegible]"

مرزا مغل "اگر بد صورت نہو اور اوس سے پیار کیا جا سکے تو فوراً میرے محل میں داخل ہوگی"

بابو بلی سنگھ "اور وہ اجنبی؟"

مرزا مغل "جو تمہاری خوشی ہو۔ اوسکو عوام کے سپرد کر دینا جو فوراً اوسکا خاتمہ کر دینگے"

بابو بلی سنگھ "ایک ہندو صوبہ دار میجر بھی ہے"

مرزا مغل "اوسکو کل صبح قبرستان میں لیجا کر انچی توپ سے اوڑا دینا"

بابو بلی سنگھ "بہت خوب" مرزا مغل نے دربار برخاست کیا

ترپنواں باب
نمک حلال

لینا ہرور اور بہوانی سنگھ کو ہم نے جہانگیر آباد کی سڑک پر چھوڑا تھا جہاں سپاہی اونکا تعاقب کر رہے تھے۔ ایک لمحہ اونکو دریا کے اوس پار جانیکی کوشش میں بھی نہ ضائع کرنا تھا۔ دریا نہایت زوروں پر بہہ رہا تھا۔ دریا کے کرارے پہاڑ کے مشابہ تھے اور ہر طرف جنگل گھیرے ہوئے تھا جسمیں ادہر اودہر کھجور کے درخت بھی نظر آتے تھے۔ ہرور کو اپنا بالکل خیال نتھا اسلئے کہ وہ خود تو پیر کے بھی پار جا سکتا تھا مگر لینا کا خیال تھا کیونکہ اوسکا گھوڑا پانی میں ڈالنا گویا موت کا بلانا تھا۔ اوسنے بڑی حسرت اور افسوس کی نظر سے ادہر اودہر زور و شور سے بہتا ہوا دریا چٹانیں اور پہاڑیاں۔ سامنے کھنڈروں کے پٹے ہوئے مکانات جنگلی کھپریلوں پر آفتاب کی سبز رنگت۔ یہہ سب چیزیں نظر آرہی تہیں پیچھے سے تین گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں اور شور و غل کا ہنگامہ سنائی دیتا تھا اسلئے کہ تینوں ہی سوار اپنے سب ساتھیوں سے آگے بڑھ آئے تھے اور اب قریب پہونچ گئے تھے۔

ہرور اپنے داہنے جانب ایک رسی کا پل دیکھکر "داہنے جانب چلو [illegible] بھاگ [illegible] بچا سکتے ہو"

[illegible] دو سو گز [illegible] دریا کا پاٹ [illegible] اور برابر تھا"

ہرور نے کہا "لینا ہمارا گھوڑا تمہارے گھوڑے سے تیز ہے میرا گھوڑا تم لو میں ان لوگوں سے بدل سمجھ لونگا مجھے یہیں چھوڑ دو۔ اور تم صوبہ دار میجر کے ساتھ رہو"

لینا "ہرگز نہیں جیک۔ یہہ کبھی نہوگا"

ہرور "خدا تمہاری اس ہمت میں برکت دے۔ لیکن ابھی موقع ہے میں تمسے عاجزی کر کے کہتا ہوں کہ یہہ گھوڑا لو اور جلدی پل تک پہونچ جاؤ۔ تمہارا گھوڑا چل نہیں سکتا"

لینا "چلو چلو جیک خدا کے لئے گھوڑے بڑھاؤ"

ہرور (خاموشی سے) "آخر یہ بیہودہ بدمعاش آگئے۔ خیر کچھ پرواہ نہیں لینا اس بوڑھے گھوڑے کو تیز کر۔ تیز کر خدا کے واسطے تیز کر۔ اور تیز۔ تمہیں میری جان کی قسم جہانتک ہوسکے تیز کرو"

لینا "ارے جیک میں گری پڑتی ہوں"

سب کے آگے لینا تہی اوسکے آگے صوبہ دار میجر۔ اور ان دونوں کے پیچھے جیک۔ اسلئے کہ دریا کے قریب کی پگڈنڈی بہت تنگ تہی اور مشکل سے اوسپر کوئی چل سکتا تہا۔

ہرور "لینا ابھی موقع ہے تم پل سے نکل جاؤ ہم لوگ دریا سے آوینگے"

لینا نے پل کیطرف دیکھا جو بالکل رسی کا اور بہت اونچا تہا حیرت ظاہر کی۔

ہرور "اگر ممکن ہوا تو میں اکیلا دونوں کا شیطان خدا کی مدد سے ابھی خالی کر دونگا۔ آؤ صوبہ دار تم کو اونسے مقابلہ کرنا چاہیے گولی ماریں اور تلوار ہاتھ میں لیکے ان پر حملہ کریں"

صوبہ دار "ہم لوگ سب تباہ ہوتے ہیں قسمت میں یہی لکھا تہا"

ہرورؔ ہماری قسمتونکا یہین فیصلہ ہونے دو۔ مین اسکی بالکل
پرواہ نہین کرتا ہون ۔ اگر ان سپاہ کتونسے بچگئے تو پہر
کیا ہوگا ۔ لینا پل کو پکڑے ہوئے۔ پل کو۔ اوس پار جاکے
ٹہر جاؤ جبتک ہم آجائین"

جبک کے چہرے پیاس آمیز بہادری کے آثار پائے جاتے تہے
دانت کٹکٹا رہا تہا۔ آخر اسنے اپنا گہوڑا بڑہایا۔ سہوانی لال
نے بہی لگام ڈہیلی کردی اور کہا۔ لیکن ہملوگ بارہ کے
مقابلہ مین تین ہی ہے"

ہرور بہت اچہا ہے جسقدر نزدیک اوسیقدر بہتر ہے۔ ابہی تو
ہملوگ دو تین سکے لئے ہین باقی پیچہے ہین۔ تین سوار دریا کو
کنارے دستے اور اونکے ۹ ساتہی پیچہے رہگئے جنکا ابہی کہین
پتہ نہتہا۔ جیسے ہی ہرور اونکے مقابلہ کو آگے بڑہا تو دو جو
بالکل سامنے ہی تہے اور دشمنونکے نام کے بڑے بڑے
ٹیکہ لگائے تہے غضبناک ہوکر جہپٹے۔ دونون نے ایک ایک
گولی چلائی اور تلوار لیکر بڑہے۔ گہوڑیکے ذرا ہٹا لینے سے
دونون فیر جوان لوگون نے سر کئے تہے خالی گئے۔ ایک
گہوڑیکی گردن پر پڑی۔ اور دوسرا گہوڑا بیتاب ہوگیا اور
ہرورکو مجبورًا چہوڑ دینا پڑا۔ چونکہ راستہ تنگ تہا اور تیسرا
سوار ابہی پیچہے تہا ہرور کا گہوڑا جاکر اوس سے لڑا۔ فورًا
ہرورنے ہوشیاری سے اوس سپاہی کی تلوار چہین لی اور
قبل اسکے کہ یہہ شخص اپنا بہالا نکالے صوبہ دارنے اوسکا
کام تمام کردیا اور ایک لمحہ بہی نہین گذرا تہا کہ اوسکی کاٹہی بہی
خالی ہوی اور گہوڑا بہاگا۔ ہرور چلایا۔ پل کو پل کو۔ لینانے
پہر دیکہا تو دو آدمی سخت گہمسان لڑائی مین مشغول ہین جنمین سے
کچہہ مردے کیطرح سے پڑے ہین ہرورکی تلوار اور کپڑے سب جا بجا
خون مین لتہڑے ہوئے ہین اور چہرہ ایسا تہا کہ شاید لینانے
کبہی ایسا چہرہ نہین دیکہا تہا۔ یہہ رسی کا پل سادہ تہا
چوڑائی مین کوئی تیس فٹ تہا رسی کا ایک کونا ایکطرف
ایک کہجور کے درخت مین اور دوسرا ایک پہاڑ مین بندہا
ہوا تہا اور اسمین ٹوکریان لگی ہوی تہین جنکے ذریعہ سے
مسافر اور ارد گرد کے گاؤن والے آیا جایا کرتے تہے۔ ہرور
نے لینا کو گہوڑے سے اوتار کے ٹوکری مین بٹہلایا اور لیجاتے وقت
کہا کہ اس رسی کو مضبوط پکڑے رہنا۔ جب اوسنی رسی
مضبوط پکڑی تو کہا اب چلے جاؤ۔ اسی قسم کے پل لینانے
دہلی مین شہر دواب پر بہی دیکہے تہے اوسکو اس جہولے مین
زیادہ تکلیف نہین ہوی۔ نازک ہاتہونسے رسیان پکڑے
پانی کی صورت سے ڈرکر آنکہین بند کئے ہوئے اوس پار
چلی گئی۔ لینا جیسے ہی اوس پار پہونچی ہرورنے جو پہر
گہوڑے پر سوار ہولیا تہا بلا تامل تلوار کے دو وارونسے
رسی کاٹ کے پہینکدی۔ رسی پانی مین گری اور جہولیکا
پتہ بہی نہ معلوم ہوا۔

لینانے ہرورکو دیکہکے سر جہکا کر عاجزی سے کہا۔ "ہرور
پیارے ہرور۔ مجہے یہان نچہوڑو مین چاہتی ہون کہ تمہارے
ساتہہ جان دون"

ہرورؔ لینا۔ میرا دل میری جان تمہارے ساتہہ ہے
(تلوار اوسکی طرف جہکا کے کہینچ لی اور اوسپر بوسہ دیا)۔
صوبہ دار میجر اب ایکبار اور ان پانڈون سے مقابلہ کرو
یا بہاگ چلو"

حوالدار رفیق اور دوسرے سپاہی گہوڑے بڑہاتے ہوئے
آرہے تہے۔ اسقدر نزدیک آگئے کہ جہاڑیون اور کہجور
کے درختونکے سایہ مین نظر آرہے تہے۔ یہہ لوگ بڑا شور و
غل مچاتے آتے تہے۔ چلو بہائی۔ چلو بہائی۔ اونکی زبانسے
باربار یہی کلمہ نکلتا تہا۔ اب اگر ممکن ہوتا تو ہرورکو مقابلہ
کی کچہہ ضرورت نہتی۔ لینانے دیکہا کہ ہرور اپنا گہوڑا
اوس پگڈنڈی کیجانب لئے جاتا ہے جہان وہ تین سپاہی
مردہ پڑے ہوئے ہین۔ اسنے دیکہا کہ ہرورنے دو فیر
کئے اور اپنا زخمی گہوڑا اوس جگہہ پر جہان زیادہ پانی
تہا لاکر پانی مین ڈال دیا۔ صوبہ دار میجرنے بہی ایسا ہی کیا

لیکن اوسکا گھوڑا اوچھلا اور اوسے بمشکل رکاب سے پاؤن
نکال لینے کا موقع ملا - یہہ اوسوقت کا ذکر ہے جب ننگ
ننگ کی آواز آرہی تہی - کیونکہ سوار دریا کے کنارے
کہڑے گولیان سر کر رہے تہے اونکی گولیان یا تو پانی پر
پڑتین - یا اوس پار چٹان مین لگتین -
لینانے دیکہا کہ ہرور کا گھوڑا تھوڑی ہی دیر کے بعد کچھہ
پہلے زخمونکے سبب سے اور کچھہ ایک اور گولی پڑجانیکی
وجہہ سے گر پڑا پہر دیکہا کہ صوبہ دار بیچارہ ہاتہہ اوٹھاتا ہے
اور چلاتا ہے کیونکہ اوسکے ایک گولی لگ گئی تہی آخر اوسنے
جان دی - صوبہ دار نے آخری مرتبہ کہا - ہیٹ - ہیٹ - ہیشر
اسکے بعد پہر گولیونکی آواز آئی اور ہرور نے پہر ایسا ہی جیسے
موت کی آواز بناکر اوس پانی مین غوطہ لگایا جسمین خون
ملا ہوا تہا اور جیسے ہی یہہ آواز نکلی اور اوسکے ساتہہ ہوا ن
[illegible] تہا لینا کو معلوم ہوا کہ پانی پر دو لاشین تیر رہی ہین -
صوبہ دار کی لاش تو چت ہے اور ہرور کی چت - ہرور
سر کے بہل تیر رہا تہا اوسکی مونچہین اور داڑہی
بہی ہوگئی ہفتہ سے بڑہگئی تہی نظر آرہی تہی - اوسکے چہرہ کا
رنگ بہی بالکل [illegible] ہوگیا تہا - لینانے کامیابی کا وہ نعرہ
سنا جس سے معلوم ہوا کہ سپاہیون نے ان دونون کی
لاشونکو دیکھہ لیا -
لینانے نظر دوڑائی - اور اوسکی آنکہونکے سامنے سارا نقشہ
پہر گیا - یہہ عالم دیکہتے ہی وہ بیہوش ہوکر ہاتہہ اوٹہائے
ہوئے زمین پر گر پڑی - بس اوسکا آخری خیال انتہا کی
کمزوری اور تباہی تہا - ایسا خیال شاید اوسکے ذہن مین
نہ آیا ہوگا " اور مین نے کیون کبہی اوس دوسرے شخص
ڈوکن سے محبت کی تہی - مین کس دل سے یاد کرون کہ
مینے ایسا کیا تہا - کس کمبخت کمزوری نے مجکو ایک لمحہ
بہر کے لئے بہی اس سے جہوٹا کیا جو ایسا پاک سچا اور شریف
تہا جو ایک ناخوشی کے عالم مین مجہسے ہمیشہ کیواسطے چہوٹ گیا

غریب جیک - پیارے پیارے جیک ہرور! ہائے وہ میرے
لیئے مرگیا! میرے واسطے مرگیا"
لینا بے حسی کے عالم مین بیہوش پڑی ہوئی تہی اور اب
یہہ سپاہی دو حصہ ہوکر کسی پل کی تلاش مین روانہ ہوئے
ایک گروہ مشرق کیجانب اور دوسرا مغرب کیطرف تاکہ
کوئی پل تلاش کرکے اوس پار جائین - اور لینا کو پکڑین
مگر شاید کوئی راستہ یا پل نہین ملا اسلیئے کہ ایک گہنٹہ
ہونیکو آیا کہ لینا کو بندرونکی آواز کے سوا اور کچہہ نہین
سنائی دیتا تہا - بندر ادہر ادہر خوخیاتے پہرتے تہے
اور معلوم ہوتا تہا کہ گویا اسکی مصیبت کو بخوبی سمجہتے ہین
گہڑی بہر کے بعد اوسنے خیال کرنا شروع کیا کہ نہین
معلوم ان مصائب کا کہان خاتمہ ہوگا بعد اوسکے ایک
حیرت مین ڈالدینے والی آواز تعجب کے ساتہہ سنی جو خوشی
سے ملی ہوئی تہی - وہ ہرور کی آواز تہی - اوسکے جسم پر
ایک زخم بہی نتہا اسنے صرف موت کا بہانہ کیا تہا تاکہ
سپاہی گولیونکی بوچہار موقوف کرین - لیکن [illegible]
صوبہ دار بیچارہ مرگیا تہا تین گولیان اوسکے جسم مین لگین [illegible]

چونوان باب

ایک مرتبہ اور جنگل مین

لینا " اے ہرور میرے پاس وہ الفاظ کہان ہین کہ تمہاری
خیریت پر مسرت ظاہر کرون تمہارا شکریہ ادا کرون کہ
اپنی جان اتنے بڑے خطرہ مین ڈالکر میری جان بچائی"
ہرور " ہائے مین کسطرح تمہارے اوس خیال کا شکریہ
ادا کرون جسکی وجہہ سے شاید تمنے یہہ خواہش کی تہی کہ مین
تمہارے ساتہہ جان دونگی"
لینا " سچ ہے - ہان شاید اوس قیامت خیز گہڑی مین خوف
سے مینے کہا تہا " ایسے وقت ہم لوگ خالی الفاظ کو
نہین پسند کرسکتے"
ہرور " بس [illegible] پہر آئندہ پر موقوف منہہ سے نکل ہی جاتا ہے - [illegible]

لینا۔"بس نہین جانتی"

ہرور۔"اچھا اب ہمین موت کا ذکر کرنا چاہیئے۔ کیا یہہ بہتر نہوگا کہ تم میرے لیئے زندہ رہو۔ لیکن آؤ۔ یہہ باتین ہم کسی اور وقت کرینگے۔ اسمین شک نہین کہ اون لوگون نے ابہی ہمارا پیچھا نہین چھوڑا ہمکو اونسے بچنے کے لیئے ہشیار ہو رہنا چاہیئے۔ پہر نہ ٹہیک"

ضرورت اور کسیقدر دور اندیشی کے لحاظ سے یہہ خیال اوسکے دلمین بہی پہلے سے پیدا ہو گیا تہا۔ ہرور کے کہنے پر اوسنے سر ہلا کر ہون کہا۔ اب لینا کے چہرے پر کچہہ رونق تہی اسلیئے کہ بہت بڑے خوف سے ابہی اوسکا سامنا ہوا تہا۔ اسوقت لینا کو ہرور کا چہرہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا تہا۔ لینا نے اپنے دلمین کہا "اگر مرتبہ یہہ مجہسے کہیگا تو منظور کرونگی سوا اور کچہہ جواب نہ دونگی" مگر اس امر کے متعلق جیک کی زبان سے ایک لفظ بہی نہ نکلا۔ لینا کے وہ آخری الفاظ ابہی تک اوسکے کانمین گونج رہے تہے

ہرور نے کہا "اس چہوٹے میدان مین پہنچکر گہنے درختونکا ایک باغ دیکہا تہا اوس مکانسے دور بہت نہین کوئی شخص نہین معلوم ہوتا۔ وہین چلکر آج رات کو ٹہرنا چاہیئے اور اسکے بعد کچہہ کہانیکا بندوبست ہونا چاہیئے"

لینا۔"لیکن ہرور پہر کہان پناہ ملیگی"

ہرور۔"جہان خدا پہونچادے۔ لیکن صوبہ دار کے مرجانیسے اب مجکو نہین معلوم کہ ہم لوگ کہان ہین سوائے اسکے کہ آگے تاریکی ہے تاریکی ہے۔ اونہون نے تمہارے بوڑہے صوبہ دار سیجر کا تو کام تمام کیا مگر ہم لوگون نے بہی چار بدمعاشونکا کام تمام کیا"

لینا۔"ہرور اسکا ذکر مت کرو"

ہرور۔"بڑا خود غرض تہا وہ قتیو جی لعین"

لینا۔"شاید وہ اسکے سوا کچہہ نہین کر سکتا تہا۔ اوسکو اون بودے اور بزدل آدمیونکے راضی کرنیکا خیال تہا"

ہرور۔"مین حیرت کرتا ہون کہ جب وہ یہہ سارا ماجرا سنیگا تو کیا کہے گا"

لینا۔"اوسے اپنے بہائی کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوگا"

ہرور۔"وہ اپنا چہرہ دشنو تلک سے خراب کریگا اوسکے بعد اپنے بندر دیوتا سے دعا مانگیگا اور پہر بہنگ اور حقہ اوڑائیگا"

لینا۔"ٹہیک۔ تو اب کوئی ہمدردی دیسیونسے نہین رکہو میرے دوست یہہ بہیگے کپڑے تو جان ہی لینگے"

ہرور۔"مگر مین انکو ابہی اوتار نہین سکتا۔ آفتاب کی گرمی سے جلد خشک ہو جائینگے"

ہرور کی یہہ خوش قسمتی تہی کہ اوسکا جسم مضبوط تہا ورنہ دریا مین غوطہ لگانا مشکل ہوتا۔

ہرور۔"جیسے ہی پانی سے نکلا مین تو سمجہا تہا کہ یہان مجہے ایک اور مصیبت سے دوچار ہونا پڑا"

لینا۔"کب ہرور۔ کب"

ہرور۔"وہ بدمعاش دریا کے دوسری طرف گہوم رہے تہے کہ مین دریا سے جنگل مین نکل آیا اور وہانسے یہان آیا مجہے ایک پہاڑ کے ٹکڑے سے نکلنا پڑا اوسوقت خیال کرو لینا مجکو کیسی مصیبت سے سامنا کرنا پڑا خوف تہا کہ مبادا کوئی پتہر کا ٹکڑا نہ گر پڑے۔ یہہ بہی ہیبت تہی کہ کہین مگرمچہہ کہا نجاے اور ہڈیونکے سوا کوئی اور چیز نظر آوے۔ پیاری۔ خدا کی قسم میری نبض گہڑیکے پنڈولم کیطرح چل رہی تہی ایسی تیز جیسے کہ عمر بہر مین کبہی نہین چلی تہی۔ ان سبیتونکا خیال کرکے مینے فوراً اپنے تئین وہانسے نکالا اور آہستہ آہستہ یہان چلا آیا

بیخوف و ہراس اور بغیر اسکے کہ زیادہ باتین کرون یہہ لوگ اوس وادی مین پہونچے جسکا ہرور نے نشان بتلایا تہا۔ یہہ بہت عمدہ مقام تہا۔ روئی کے درخت لگے ہوے تہے جنمین پہلے تو بسنتی پہول پہر برف کے ایسے سفید

نکلتے ہین - قریب ایک چہوٹی سی ندی تہی جو اسطرح چمکتی
ہوئی بالو سے بہری ہوئی تہی جسطرح چاند مین تارہ چمکتا ہے - اور جب
اوسپر آفتاب کی شعاعین پڑتین تو ایسا معلوم دیتا جیسے
اوسپر سونیکا کام ہے - اوسکے کنارے پر سنگ مرمر کا
ایک سفید شوالہ تہا جو کسی بوڑہے یورپین جنرل کا بنوایا
ہوا تہا جو شاہی کے زمانہ مین ہندوستان آیا تہا وہ
اپنے ملک کو اسقدر بہول گیا تہا کہ اب اوسنے وشنو کا
مذہب بہی قبول کر لیا تہا اور ہندوؤن کیطرح دعائین
مانگتا تہا - ہرور کو یہہ مقام بہت پسند آیا جہان وہ دونو
چہپ کے بیٹھ سکتے تہے - آفتاب اب ڈوبنے کو تہا اور
شام نزدیک تہی - ہیسن لایا تہا - کسطرح سے یہہ
اس امر سے نا امید تہا کہ وہان گنگا کنارے پہونچ کے
آٹہول کچہہ دہمکی اور رشوت اور حیل سے کشتی کرا یہ
کر لیتین گے اور وہانسے کسی ایسے مقام مین پہونچ جاتے
جہان کسی یورپین کے محفوظ قیام گاہ مین داخل ہوتے
لیکن اسوقت تو یہہ خیال تہا کہ کہانا کیا بندوبست
ہو کیونکہ بہوک شدت سے لگی ہوئی تہی - یہہ خیال کرکے
کہ شوالہ نزدیک ہے اسنے ارادہ کیا کہ وہان جاکے کچہہ
پکاوے لیکن خوف بہی لگا ہوا تہا کہ لینا کو ایکبار اکیلا
چہوڑ کر گیا تہا تو کیا کیفیت ہوئی تہی اور اب کیا ہوگی
مگر مجبور اوسنے بچہ لینا کے پاس چہوڑا اور اپنے ہاتہہ مین
تلوار لیکے روانہ ہوا - اور کہانیکی جستجو مین نکلا - شوالہ کے
قریب یہہ دو منزلہ مکان تہا - سفید استرکاری کی ہوئی
تہی اور گرد بنگلہ تہا جہان گرمی سے بچنے کیلیے خس کے
پردے پڑے ہوئے تہے - اب یہہ بہت قریب آگیا تہا
یہہ بیباک ہوکر اندر گیا جہان بہت سی پہول پہلیان
اور طرح طرحکے عجیب وغریب ہندوستانی
پہول نظر آتے تہے لیکن اب انکی کوئی جستجو اور تلاش
نہین کرتا تہا کہڑکیان کہلی ہوئی تہین اور سبز بہتی

اور خراب چکین پڑی ہتین - اگرچہ مکان لٹا ہوا معلوم
ہوتا تہا اور اوسکے پردے پہٹ گئے تہے مگر ہرور کا
دل دہڑکتا تہا - کمرونمین گدہ وجنگلی چڑیان رہتی تہین
ٹوٹی کہڑکیان ابہی تک سٹکیون پر لگی ہوئی تہین
اور انگریزی کتب خانہ کی کتابین اور زنانے پہننے کے
کپڑے ادہر اودہر اوڑتے پہرتے تہے - ایک کمرہ مین [illegible]
پڑی ہوئی تہین سنگینین اور تلوارین دکہائی دین -
معلوم ہوتا تہا کہ گویا سب ایکہی کمرہ مین جاکے مرے ہین
ہرور وہانسے پر افسوس اور متحیر پلٹا - ہرڑی خیرت ہوئی
کہ اوسنے آگے بڑہکے نہین دیکہا جہان بہت سے بیچین
سمیونمین ٹانگ دیگئی تہین اور چار و نطرف سے جمع
تہے - اور گدہ وغیرہ اوڑ رہے تہے جو اونکے بدن کے گوشت
نوچ نوچ کے کہا رہے تہے - اسی مکان کے قریب پانی
پت کے باغی دہلی گئے تہے جنہین زیادہ تر مسلمان سوار
تہے - اور یہہ اوس مذہب کے لوگ تہے جنہون نے
سب سے زیادہ انگریزونکو پریشان کیا اور عیسائی
عورتونکے ساتہہ انہین نے سخت بدسلوکیان کی تہین تو
ہرور کے دل مین ایک چوٹ لگی جب اوسنے دیکہا کہ
وہ مکان جو کسی زمانہ مین کسی شریف انگریز کے رہنے کا
تہا اب اس حالت کو پہونچا ہے - پہلے تو اسکے دل مین
آئی کہ وہانسے چلا جاوے لیکن یہہ خیال کرکے کہ کس
ضرورت سے وہ یہان آیا ہے یعنی لینا اسوقت فاقہ
سے ہے کچہہ اپنی دانشمندی سے بلکہ یہہ کہا اسکو یونہین
اتفاقاً خان سامان کے کمرہ مین چلا گیا - سپاہی
پیشتر ہی سے اس مکانکو صاف کر گئے تہے اونہون
نے کوئی چیز نہین چہوڑی تہی مگر خوش قسمتی سے
ہرور کو کچہہ کافی اور تہوڑی سی کہجور کی شکر ایک
کونے مین پڑی ملگئی تہوڑے بسکٹ اور چپاتیان جنکو
باغیون نے شاید ناپاک خیال کرکے نہین ہاتہہ لگایا تہا

بعد دوپہری میں — ایک بوتل شراب کی بہی ملی اور ایک —
شکار بندہ — ان سب چیزونکو اوسنے رومال مین باندہا اور
کسیقدر اطمینان سے گویا مردونکا مال چراکے آگے بڑہا
لینا نے کہا — یہہ چھکڑا وسنے کہا "یہہ لوٹ کا مال ہے
بڑے تعجب کی بات ہوئی کہ ہرور اسقدر جلد پہونچ گیا" کیونکہ
اسکے چند ساعت بعد اوسنے دیکہا کہ حوالدار کے لوگ
تلاش کرتے ہوئے پریشان ہوکر اپنے گہر — واپس جاتے
ہین یا شب کی — یہہ دن بہر کے تہکنے کے بعد کمند صون پر
کدالین رکہے ہوئے ہنکاتے گہوڑونکو چلے جارہے ہین ہرور
کے دلمین خیال گذرا کہ اگر لینا کسی محفوظ مقام مین ہوتی
تو ضرور تہا کہ وسے اپنی ذات تہا ہر گہڑی کچھہ موقع ملتا
اسی خیال مین خاموش اور غافل ہوگیا یہانتک کہ
لینانے بازو پکڑکے کہا "اسقدر غمگین کیون ہو"
ہرور کسیقدر شگفتگی سے بولا "اسطرح وحشت مین چند
روز گہومتے گہومتے ہم دونون کا شوق کے طرز معاشرت کیسے
قدر کہ بگین گے" لینا جواب دینے نہ پائی تہی کہ ایک
آواز آئی جسکو سنکر ہرور نے کچھہ بدبدا کے کہا" دوسری
آواز آئی تو اوسکا ہاتہہ تلوار پر تہا "پہلے تو ایک رسالہ
کے نقاریکی آواز تہی اور دوسری کتے کے بہونکنے کی
دیکہا یہہ لوگ ہمارے پیچہے ہین" اور ہمین کتونسے نچوانا
چاہتے ہین" یہہ خیال ہرور کا تہا اور اسیکے ساتہہ اوسنے
دلمین کہا اگر واقعی ایسا ہی ہے تو ہمین اب اپنی حفاظت
مین ایک گہڑی بہی نہ کہونا چاہئے — لینا سے کہا "لینا
اوٹہو میرے غریب ساتہی میرے پیارے — اوٹہو آؤ
ہملوگ پہر مستعد ہوجائین جیسے ہی کہ کتے کی آواز اور
نزدیک معلوم ہوئی اوسنے لینا کا ہاتہہ اپنے بغل مین
دبا لیا اور اوسے دریا کنارے لیگیا" وہ اسنے کہا چاہے
نزدیک ہو مگر کوئی انسان نہین معلوم ہوا" اس اندیشہ
مین ادہر اودہر ٹہلنا شروع کیا — آفتاب غروب ہوگیا تہا

دن نے راتکو جگہہ دی — اور موتی کا ایسا صاف چاند
نکل آیا — لیکن کوئی ایسی شی نہتی جسکا خوف ہو
تہوڑی دیر کے بعد یہہ آواز موقوف ہوگئی اسکے بعد
ہرور کو معلوم ہوا کہ یہہ لوگ باغی رسالہ کے سوار
سہارن پور سے دہلی کو جارہے تہے جنکا نقارہ
اس غرض سے بج رہا تہا کہ ادہر اودہر کے باغی آکے
شریک ہوجائین — مگر انکو ابہی تک اس بات کا خوف لگا
ہوا تہا کہ کہین گنگا رام کی فوج ابہی تو ہمارے تعاقب
مین نہین ہین — وہ دریا کے کنارے ہی کنارے — یہہ تین
میل تک چلے آئے تہے کہ پہر سون پت کے جنگل مین
داخل ہوئی جہانسے گنگا صرف کوئی تیس میل رہگئی ہوگی"

چھپنوان باب

ایک چہپنے کا مقام

تہوڑی سی شراب جو ملگئی تہی اوس سے لینا کی طاقت
عود کرآئی اور اب یہہ کسی اونچے گہنے درخت کی تلاش
مین نکلی تاکہ اوسکے نیچے ٹہرے کیونکہ اب اوس زیلود
پڑنے لگی تہی — سونا چاہتی تو انسانی آوازین جنگل
نسوتے دیتین اسلئے کہ اسوقت کسی انسان سے
مڈبہیڑ ہوجانا ہر حال مین خطرناک تہا —
ان دونونکا ساتہہ ہوجانا عجیب و غریب بات تہی —
یہہ دو عاشق کہ جنہین کسی قسم کی بدی کا خیال نہتا
اگرچہ دونون ساتہہ تہے مگر ابہی ملاپ نہین ہوا
تہا اور یہہ صرف جیک کی ہمت اور اوسکا مردانہ
سلوک تہا گویا معلوم ہوتا تہا کہ تباہ شدہ کشتی کے
بچے ہوئے دو مسافر ہین اور اب پانی مین اوسکی لہرونپر
ادہر اودہر بہہ رہے ہین — جیک مین تکلف بالکل
چہوٹ گیا تہا وہ بالکل ایک عملی آدمی تہا — وہ جیسے ہی
لنبی گہانس سے نکلا ایک آہ کہینچی اوس قسم کی
آہ جیسے کہ عموماً اکثر عشق حقیقی یا چرشہ نکلنے سے کہینچا

کرتے ہین — اوسے اسوقت فرخ پانڈے کی سٹک یاد آئی
اور اپنے دلمین کہنے لگا مین تعجب سے یاد کرتا ہون
کہ کیا کبہی مجکو بہی موقع ملیگا کہ اوس بدمعاش کو قرار
واقعی سزا دون — یہہ بہی کہاس بعض بعض مقام پر اسقدر
اونچی تہی کہ اوسمین ایک ہاتہی چہپ سکتا تہا اگر یہہ لوگ
بغیر کسی رہبر کے کسی ایسے مقام کی تلاش کرتے [illegible]
[illegible] داخل ہوتے —

ہرورڈ۔ مجہے اطمینان ہے کہ یہان جنگلی سور ملینگے
مین عرصہ تک اونکا شکار کرتا رہا ہون لیکن یہان ایک
سور ملا ۔

لینا۔ اس قسم کا خیال بہی نکرو مگر دیکہو وہ آواز
کیسی آرہی ہے۔

ہرورڈ۔ یہہ تو کسی آدمی کی آواز معلوم ہوتی ہے۔

لینا۔ اگر آدمی ہی کی آواز ہے تو بہت ہی فاصلہ پر ہے۔

ہرورڈ۔ بیشک یہہ تین رسالہ کے آدمی نمائین گے۔

تہوڑی دیر مین دیکہا تو چاندنی مین شبنم کے قطرے گہاس پر
موتی کیطرح جہلک رہے ہین — بندر اور لنگور ایک شاخ
سے دوسری شاخ پر کود رہے ہین جنگلی مور اور بہت
سی اور چڑیان اجنبی آدمیونکو آتے دیکہکر گہبرا گہبرا کے
پہڑکین — اور اب جو یہہ آگے بڑہے تو جنگل صاف نظر
آنے لگا ۔ بالکل سناٹا تہا لینا نے دونون ہاتہونسے
ہرورڈ کا بازو پکڑ کے کہا دیکہو وہان ایک جنگلی ہاتہی ہے
نہین نہین دو ہین ۔

وہان گہانس مین کہڑے ہوکر جو دو درخت اونچی اونچی تہی
اونہون نے دو سیاہ ہاتہی دیکہے ایک دوسرے کی طرف
منہہ کئے بالکل پاس کہڑے تہے اونکے دانت نکلے
ہوئے تہے اور کان جہولتے تہے —

ہرورڈ نے بڑی بیوقوفی سے وہ جنین ماردینا چاہا نہین معلوم
کیسکے کانون تک پہونچتا ہون لیکن بظاہر اسکا ادراک

ہر طرف بندر ونکو زیادہ فکر ہوئی — لیکن یہہ ہاتہی
اپنی جگہہ سے نہین ہٹا آگے جاکے دیکہا تو معلوم ہوا
کہ وہ پتہر کا مصنوعی ہاتہی ہے اور دونون ایک
دوسرے سے جڑے ہوئے ہین — اور آگے بڑہے تو مندر دیکہا
ایک [illegible] مندر [illegible] پہاٹک [illegible]
[illegible] تہا اوسے دیکہکر ہرورڈ نے (اگرچہ
بڑا مصور تہا [illegible]) کہا [illegible] کیسا
شاندار اور اونچا پہاٹک ہے۔

لینا۔ شاندار — بیشک لیکن اسکے ساتہہ اوسمین
کسیقدر سنجیدگی بہی پائی جاتی ہے۔

اسمین شک نہین کہ اس شاندار اور بلند عمارت مین کسیقدر
سنجیدگی ضرور تہی — ہزارون بندگان خدا کی ساری
عقلمندی اسمین صرف ہوگئی تہی — ساری دانشمندی کا
خاتمہ ہوگیا تہا — اسکی عمارت کل دنیا مین اب اس
تباہی کے زمانہ مین بہت بڑہی ہوئی ہے — ایک مصنف
لکہتا ہے — اسکے بنانیوالونکی تاریخ اور قصص بالکل
خاموشی مین ہین — لوگ اونکو بہول گئے اور انہین
کے ساتہ اونکی اعلی صنعت بہی دفن ہوگئی ہے اب
اونکے یادگار ہین جنکو انکو رونق دیتی ہین جنکو شاید
قدرت نے حقارت کرکے اپنی خوشی کیواسطے
بندگان خدا سے علحدہ رکہا ہے کیونکہ اونکا بنانیوالا
عجیب وغریب رنگ کے پہونچانیکے سبب ہرگز
نہین بہول سکتا —

اسوقت ایک ہلکا سا بادل کا ٹکڑا چاند پر آگیا تہا
جسکے باعث یہہ عمارت کسیقدر تاریک معلوم
ہوئی — جنگل کی جہلک رنگ کسیقدر [illegible]
گئی تہی اور تہوڑی دیر کے لئے بار وقفہ [illegible]
ہوگیا تہا شبنم زیادہ گر رہی تہی — لینا [illegible]
[illegible] چلی گئی — چاند پہر اپنی معمولی شان [illegible]

ـکے ساتھہ نکل آیا اور اب ان مصنوعی ہاتہونکے پیچہے چہ
شمع کے قطرے چمکتے ہوے معلوم ہوتے تہے - اسوقت
لینا بالکل گری پڑتی تہی - ہرورڈ نے اوسے پکڑ کے شوالہ
مین کر دیا - اسنے ایک گولی شوالہ کے اندر سر کی تا کہ کوئی
بیا نور ہو تو نکل جاے - اس بندوق کی آواز سے بہت سے
چڑیان پہر پہرا کے اوڑ گیئن - اونکے اوڑنے سے ایک
عجیب آواز پیدا ہوئی - یہہ سب چڑیان کانسو نمین ٹہی
ہوئی تہین - بہت سے آئینے ٹوٹے ہوے تہے اور اونپر
... جمی ہوئی تہی اندر جاکے ہرورڈ نے لینا کو ایک پتہر پر
بٹہلا دیا - اور خود آگ جلا کے گہر کی ... کو دیکہے
اوسکے چند روزہ قیام کیلئے یہہ مقام کیسا ہے - پہر
... اور گولی سر کی اوسکے ساتہہ ہی اسقدر آگ روشن
کی کہ یکبارگی بہت بڑا شعلہ بلند ہوا اور اس غارت
شدہ عمارت کا ہر ایک حصہ دکہلائی دینے لگا -
یہہ مندر اون بہت سے شاندار اور اعلیٰ مندرون
سے تہا جنکو محمد غوری نے اپنے بار ہوین صدی کے
حملو نمین غارت کیا تہا - بہت بلند بنا ہوا تہا -
اور اس آگ کی روشنی مین وہ سونیکا سا نظر آتا تہا -
تاہم یہہ خوف پیدا کرا دینے کیلئے کافی تہا -
ہرورڈ کے سے مستعد آدمی کو بہی وہان خوف معلوم ہوا
لیکن ایک چہوٹی سی کوٹہری علحدہ دیکہکر جسکی چہت
بہت ... پار پہر چڑہی ہوئی تہی اور جسکی بلندی آٹہہ
فٹ کے قریب تہی وہان سوکہے ببول کے ایک کوچ پر
لینا کو بٹہایا کیونکہ یہہ باہر کے مندر سے بہت علحدہ
تہا جہان بہت سا ایندہن رکہا تہا - اور پتہر کے
ایک ٹکڑے پر اچہی طرح سے خود اوسکے قریب بیٹہا - یہہ
... بایان ہاتہہ اپنے گالونکے نیچے رکہے - اور داہنا
... لینا کے ہاتہہ مین دئے ہوے - مگر ایک
دوسرے کی طرف سے خستگے بیٹہے تہے - ہرورڈ کبہی شوالہ
کیطرف نظر کرتا اور کبہی اوسکے ساتہہ ہی اون بتون
پر جنمین سے کچہہ ٹوٹ گئی اور کچہہ پڑی تہین - دشتو اور
جہادیو کی نشانیان اونپر معلوم ہوتی تہین - اسکے
بعد اوسکی نگاہ سیدہا لینا کی طرف گئی جہان چاندنی عجیب
جوبن دکہلا رہی تہی اس سین کو دیکہکر اور جو مصائب
برداشت کر چکے تہے اونکو یاد کرکے لینا نے اگرچہ ایک
ہاتہہ ہرورڈ کے ہاتہہ مین تہا مگر دوسرے ہاتہہ سے
اپنا چہرہ ڈہک لیا اور دوسرا اپنا برقعہ ڈال لیا -

چہپنوان باب

ملاپ

ہرورڈ نے ایک ہاتہہ اوسکے بازو پر رکہا اور فوراً ہٹا کے
کہا "لینا تم اسقدر روتی کیون ہو"
لینا "جیک - مین خود نہین جانتی"
ہرورڈ "نہین جانتی - لینا! اتنی مصیبتین سہین ہمت
اور بڑے استقلال سے برداشت کرنیکے بعد اسوقت"
لینا "شاید مجہے دہلی اور میرٹہہ کا خیال آگیا ہو - یا اون
لوگونکو یاد کر رہی ہون - جو اس مصیبت مین ضایع گئے"
ہرورڈ "لینا ٹہیر و تمنے نہایت استقلال سے سب سختی برداشت
کی ہے تمنے بڑی ہمت ظاہر کی ہے"
لینا "جیک - مین کوشش کرونگی - کیا ہم بہت سی مصیبتون
اور آفتون سے نہین نجات پاچکے ہین"
ہرورڈ "ابہی سے کہ مجہکو ملٹری ملازمت مین بہی کبہی خیال
نہوا تہا - خوف اور آفتین بہی وہ جنکے سبب مجہے کبہی
خواب مین بہی خیال نتہا کہ تمہارے ساتہہ برداشت
کرنا ہونگے"
لینا "جیک (ٹہیر کر اور نہایت آہستہ اور نرم آواز مین)
او جیک مین نے تمسے کبہی محبت کا نام لیا تہا - تمہین
میری باتکا یقین ہے"
ہرورڈ "لینا دوستین - ہان اگر تب ضرور کیا تہا"

لینا۔ ہاں اوس زمانہ سے پیشتر جب وہ شخص (ردوکن) ہمارے درمیان آیا اور ہمنے ایک بیوقوف کوئل کے بچہ کا ایسا کام کیا مگر بیشک یقین جانو جسطرح اب ولسے مجھے تمہارے ساتھہ محبت ہے ویسی کبھی نہ تھی۔

ہرور نے اپنا ہاتھہ اوسکے بغل میں ڈالکر اور اوسکے مونہہ کے پاس مونہہ جھکاکر خوب گرمجوشی اور خوشی سے کہا۔ لینا پیاری [illegible] سمجھین ہیں۔ کیا یہہ صحیح اقرار ہے۔ کیا آخر میں [illegible] [illegible] والی ہے۔

[illegible] پیاری اپنا ہاتھہ اوسکی گردن مین ڈالدیا اور [illegible] ہوا اونکے اپنے ہاتہہ سے اوسکے رخسار چھو لیئے [illegible] [illegible] تجھسے محبت کرتی ہوں۔ میری خطا معاف کرو [illegible] کبھی ایسی غلطی نکرونگی۔

اسکا دل ہرور کے دام الفت مین گرفتار تہا۔ وہ پھر ہرور نے اوسکے چہرے اور ہاتھون پر لگاتار بوسے لینا شروع کردیے دونون دل اب اور زیادہ محبت اور عشق سے بھرے ہوے تھے کل دنیا سے علحدہ اور تنہا ہوکر دل کی دوستی محبت اور وقت کا جوش تیز ہوا۔ وہ جوش جو لینا کے دل مین اسوقت [illegible] تہا اور ہمارے حضرت ہرور کے دل سے تو کہین گیا ہی نتہا اسلیئے کہ اس جوان کے دل سے کبھی محبت کم ہوئی تھی۔ اونکا عشق پرانا عشق تہا اور ایسا کہ یہہ مصائب [illegible] بہی مضبوط ہوگیا تہا۔ ایک عرصہ تک بڑے لطف کی خاموشی رہی۔ آخر ہرور بولا۔ پیاری لینا کیا آخرکار تم میری ہی ہوگی کیا جب یہہ خطرے اور خوف دور ہوجاوینگے تو میری پیاری میری ہی ہوگی۔

لینا۔ کیا یہہ کبھی ختم ہوجاوینگے۔

ہرور۔ ختم ہونگے۔ بیشک ختم ہونگے۔

لینا۔ لیکن شاید جب یہہ ختم ہوجائین تو ہم نہون۔

ہرور۔ ہم ہونگے خدا ضرور ایسا کریگا۔ لیکن لینا یہہ بتلاو کہ تم ضرور میری ہوگی۔ چپکے سے میرے کان مین کہدو۔ لینا اپنا پیارا اور نازک سر [illegible] طرف [illegible] کہو کہ تم مجھسے محبت کرتی ہو جسطرح تم اوس [illegible] کرتی تہین جب ہم دونون ہمارے وطن [illegible] تھے۔

لینا۔ تم [illegible] [illegible] ہوں [illegible]

ہرور۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باتین [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] محبت کرنی [illegible]

[illegible] [illegible] ہمیشہ کی

[illegible] افسوس [illegible] چہرہ [illegible]

[illegible] آخرکار [illegible] [illegible] ہرور کی [illegible] ہرور لینا کا ہوا۔

ان لفظون [illegible] [illegible] معلوم تہا کہ اونکو کمان [illegible]

[illegible] سکتے تھے [illegible]

اب بہی وہ [illegible]

وہ سوچتے [illegible] خاندان [illegible]

رنگین یہہ خیال [illegible] اور [illegible] کے جوش مین اپنے [illegible] دل اور عاشق [illegible]

[illegible] ہرور [illegible] [illegible] [illegible] لینا اور ہرور [illegible] [illegible] ردوکن کا نام نہ [illegible] [illegible] آگ روشن کرتا رہا۔ اگرچہ لینا [illegible] خیالات [illegible] [illegible] تہی مگر خوب باتون [illegible] [illegible] کرتا رہا۔ ہرور کو اسوقت معلوم ہوتا تہا کہ [illegible] بہت پاس ہے اتنا بڑا کہ کبھی نتہا۔

الغرض [illegible] [illegible] گذری۔

صبح کو ہردور نے قریب کے جنگل سے کچھ آم اور کیلے توڑ لئے - یہان
کیلونکی بہت سی گودین لگی ہوی تہین اور اونکے توڑنے مین
اوسکو تہوڑی ہی محنت کی ضرورت تہی باوجودیکہ گرمی انتہا درجہ
تہی مگر شمالی ہوا مین ٹھنڈک تہی کیونکہ یہہ ایک ایسا مقام تہا جسکے
قریب کوئی نہین جاتا تہا اوسمین سے ایک ایسا مقام تہا جسکے
[illegible]
[illegible]
اور پہونچ نہ جاتے تہین اگرچہ [illegible]
کوئی خطرہ بہی نہ تہا مگر یہان کوئی ایسی چیز نہ تہی جس سے اوسکا
دل بہل سکے یہہ اطمینان بہی تہوڑے ہی عرصہ تک رہا اسلئے کہ
قریب ہی تو پہلے بہت سی آوازین سنائی دین جنکے سبب سے
ان دونونکو پہر [illegible] دیوار کی آڑ مین پوشیدہ رہنا پڑا -
چونکہ ہردور اپنے عشق کا ہرگز ایسا خاتمہ نہ سمجہا تہا - ایک مرتبہ تو
وہ ڈر گیا [illegible] آنکہون سے [illegible] ملا تہا اور
یہہ ہرگز امید نہ تہی کہ کسی زمانہ مین ایسا ملاپ ہوگا - مگر قسمت
نے پہر [illegible] اور پہر کس مقام پر
ایک ہندوستان مین - دہلی سے بہت ہی دور سونپت اور
جہند کے جنگلون مین -

اونہین صرف لینا ہی کو نہین حاصل کیا بلکہ اوسکو زیادہ
عشق و محبت کے ساتہ پایا - اب ہردور کو صرف یہہ خیال
تہا کہ آیا وہ اسی سرزمین مین عیش و آرام سے زندگی بسر کر سکیگا
کہ جہان اور اوس حصہ دنیا مین جہان اونکے اور اہل ملک فتنہ
و غارت ہوے -

ہردور [illegible] دن پہر اس خیال مین گذرا تہا کہ بہوانی لعل کسی جانب
ہوکر بہاگنے کی تجویز کرتا تہا لیکن جب اوس مسافت کا
خیال کرتا تہا جو لینا کو پالکی گہوڑے یا کسی اور قسم کی سواری
کے جانا ہوگا تو گہبرا جاتا اور ابہی تک اسکو یہہ خیال نہ تہا کہ آیا
قلعہ ہی واپس جانا چاہئے کہ نہین - اگر یہہ صحیح ہے کہ بغیر کسی
قسم کی دشواری اور دقت کے جانیکی کوئی سواری نہین حاصل
ہوئی ہے تو ہردور کی اس سے بڑہکر کیا غرض ہو سکتی ہے
ہردور کو یہان اسوقت اپنی پیاری جان اپنی جوانی کی معشوقہ
جسکے قول و قرار ہو چکا تہا اوسکی حفاظت کی ضرورت تہی
دن [illegible] آواز [illegible] سنائی دیتی تہی [illegible] کسی
جانور کے غرانیکی [illegible] اگرچہ معلوم تہا کہ وہ آواز کہان سے
آتی تہی [illegible]
[illegible] نہ ہوگی -

ستائیسوان باب

ہردور کا قصہ

یہہ دونون واقعے جو یکایک سرزد ہوے اونکی وجہ سے لینا
نہایت پریشان ہوگئی تہی اور کسیقدر عمارت کی شانداری
اور عمدگی کے سبب بہی حیران تہی - کیونکہ اوسمین عجیب و
غریب مورتین اور تصویرین بنی ہوئی تہین - لینا کسیقدر
افسردہ ہوگئی - اور اوسکا دل بہلانیکے لئے ہردور کو یہہ مناسب
معلوم ہوا کہ کوئی با مذاق گفتگو شروع کیجائے تاکہ اسکا دل
بہلے - وہ کہنے لگا "یہہ مندر دیکہکر مجہکو ایک تصویر یاد آئی
ہے جو ولایت مین میرے پاس تہی - اوسکو میرے دادا
اوس زمانہ مین لائے تہے جب وہ کرناٹک مین جنرل اسٹوارٹ
کی ماتحتی مین کام کرتے تہے اور جب اونکو ایک زخمی فرانسیسی
سپاہی ملا تہا اور اگرچہ اوسکے بدن سے خون نکل گیا تہا
مگر آدمیون نے اوسکی جان بچائی تہی - اور وہی سپاہی بعد کو
شاہ فرانس ہوا - لینا تم خیال تو کرو کہ یہہ وہی سپاہی تہا
جو یورپ کے سب سے اول درجہ کے ملک کا بادشاہ ہوا -

لینا "ہردور یہہ تاریخی واقعہ ہے مجہے تو کہانی معلوم ہوتی ہے
شاید تم میرا دل بہلانیکے لئے بنا بنا کر قصے بیان کرتے ہو"

ہردور "نہین بالکل ٹہیک تاریخی واقعہ ہے - مین تمکو یقین
دلاتا ہون"

لینا "ٹہیک - آخر وہ شخص کیونکر ہوا"

ہردور "اوسکا حال مین اب تمسے بیان کرونگا" لینا کا ہاتہ [illegible]

آپنے بغل مین دبا کر یہہ سنہ عیسوی کا ذکر ہے کہ فرانسیسی
فوج نے مارکوئیس ڈی نوسی کے زیر حکمان ہمارے لشکر پر
حملہ کیا - اون دونون جنرل اسٹورٹ فوج کی حکمان کرتے تھے
کیونکہ جنرل سرایر کوٹ مرچکے تھے - اسٹورٹ جنوب کرناٹک
مین مقیم تھے - چونکہ دونون ملکون مین صلح ہوگئی تھی مگر
اوسوقت تک نہو صلح اور نہ جنگی جہاز تھے نہ تار تھا - اور نہ
مارسلیس اور قاہرہ کو جانیوالے جہاز تھے - اسوجہہ سے
بہادر اسکاچ لوگون کو ہنوز خبر بھی نہوی کہ صلح کہان ہوچکی
تھی - اور اونہون نے اسطرح اپنے بہادر گھنگریوالی پلٹنون
اور مدراس کی فوج پیدل کے ساتھہ تعاقب کیا اور تمام کو
گھیر لیا کہ چند سو آدمی مارے گئے - بہادر ڈی نوسی جو یورپ کو
سب سے اول خاندان کا تھا [illegible] مقام تھا بڑی مشکلون سے بچا
سکے دور کر [illegible] نکالا گیا ہے اور بہت نقصان اوٹھایا -
میرے والد جنکا نام میجر [illegible] تھا - اوسوقت کرنل ونگجن کے
زیر حکمان کام کرتے تھے - کرنل ونگجن بڑی فوج پر حکمان کرتا تھا
اور [illegible] میرے والد کی بہادری اور جوانمردی سے کئی شخص
نام آور عزت حاصل کی - اوسوقت جب پلٹن کی فوج پسپا
ہوگئی - آخر کار [illegible] کے سپاہی ایک [illegible]
گئے اور [illegible]
بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی اور میجر [illegible] ایک توپ [illegible] تھے
صرف اکیلے اپنی جان بچا سکے - پیاری لینا [illegible]
سپکے سب جوانمرد ہوتے آئے ہین - وہ [illegible]
جسکا ہم ذکر کر آئے ہین - اوس سے کرنل [illegible] پیارا میرے
پیاری جوان دوست تمہارا نام کیا ہے - جواب دیا - جوشی
سسی جوسن - اسکے سوا اور کوئی لفظ اوسکی زبان سے
نکل سکا - لیکن اسمین کرنل اور میجر دونونکو اسقدر دلچسپی
ہوئی کہ اونہون نے حکم دیا یہہ شخص ہمارے قیامگاہ مین لایا
جاوے - اور وہان اسکی پوری نگہداشت اور حفاظت ہو اور
اس جوان مرہٹہ نے بیان کیا کہ مین مرہٹہ ایک باشندہ

[illegible] تعلیم یافتہ بھی ہوا ہے - اور میرے والد مین مجھے قانون
دان بنانا چاہتے تھے میری دلی آرزو تھی کہ مین فرانس
کے پارلیمنٹ مین شریک ہون لیکن مین نے [illegible]
اور [illegible] کی فاسٹ کی بہادری اور سپاہ گری کی اسقدر
تعریف سنے تھے اور انہین لوگونکے [illegible] پیدا ہوا
تھا کہ مجھے سپاہ گری کا خوفناک پیشہ وکالت اور قانون
دانی پر زیادہ پسند کیا سولہوین برس: فوج مین بھرتی
ہوا اور [illegible] برس کے زمانہ مین سرجنٹ کا عہدہ ملا - جب
یہہ رخصت ہونے لگا تو اسنے کہا کہ مین کبھی یاد رکھونگا احسان
[illegible] جو کرنل صاحب اور میجر صاحب نے مجھپر
کیا اور مین [illegible] جاکر اپنی ماں سے کہونگا کہ اپنی دعا
مین وہ آپ لوگونکا نام بھی شامل کر لیا کرین - [illegible]
[illegible] کی بات ہے کہ تمہاری فوجون اب امن و صلح ہے
لیکن یہہ بھی شاید میرے اختیار مین ہو کہ اسکا [illegible]
مین آپکے کسی ہموطن کے ذریعہ سے ادا کرون - سالہا سال
کے بعد جب میرے باپ نے اپنی تلوار علیحدہ رکھی اور [illegible]
سے جدا ہوے تب اونہون نے پڑھا کہ ۱۸۳۰ء مین
جب فرانسیسی فوج جنرل بارنڈٹ کے زیر حکمان [illegible]
اس وجہ سے چڑھ آئی تھی کہ چارلس دوم سے [illegible]
جرمن کی آزادی اور [illegible] کو قبول و منظور نہین کیا تھا اور
جب [illegible] جنرل [illegible] کو جو
اوسوقت ایک [illegible]
اور سخت لڑا [illegible]
بنا [illegible] فرانسیسی جنرل نے اس بوڑھے جنرل سے
نہایت تپاک کے ساتھہ ملاقات کی اور بڑی توجہ سے
اوسکی طرف نگاہ کی - اور نہایت مہربانی سے کہا -
[illegible] جنرل مین [illegible] کرتا ہون کہ کتنے عرصہ تک ملازمت
کی ہے
مین نے پچاس سال سے شاہ گریٹ برٹن کی محافظت کی ہے

"وہ کہتے ہیں کہ آپ ہندوستان میں تھے"

"وہاں میں تو [illegible] رہا تہا لیکن اب اسکو بہت عرصہ سے زیادہ زمانہ ہوا"

"اور آپ کہتے ہیں [illegible] کے محاصرہ میں بہی تھے"

"جی ہاں مجھکو وہاں ملازمت کی عزت حاصل ہوئی تہی آپکو یاد ہے کہ آپنے ہندوستان کے مندر سے ایک فرانسیسی جرنیل کو اپنے کسی [illegible] کے [illegible] اسکا پیچ کہلوا دیا اور اسے بچایا تہا اور [illegible] آپ لوگ شہر کے جنوب جانب لیگئے تہے"

"ہاں ہاں [illegible] وہ شخص اور وہ واقعہ مجھکو یاد ہے ایک بہادر [illegible] آیا مگر [illegible] وہ شخص مجھے نہیں ملا"

"اوس فرنسیسی کو [illegible] بڑی عزت حاصل ہوئی [illegible] میں کہتا ہوں کہ میرے جناب بہی خوش ہوتا اگر کسیطرح اوس [illegible] ساتہہ [illegible]"

"کیا آپ جنرل [illegible]"

"جی ہاں [illegible] وہی لڑکا جو فرانس سے بہاگا تہا جس کا تذکرہ ہوا تہا۔ اوس زمانہ میں اپنا پورا نام نہیں بتلا سکتا تہا۔ جنرل صاحب آج میرے ساتہہ کہانے اور پینے کے کیونکہ ایک مہینے کے تہوڑے ہی زمانہ میں میں سپاہی سے جنرل ہوگیا"

جنرل ولنگٹن کی اس فرانسیسی جنرل نے بڑی عزت کی یہہ کہکر ہرورڈ نے کہا۔ آو لینا اب ہمارا تقن ہو۔ اور اوس گوشہ میں گیا جہاں اوسنے شراب اور بسکٹ رکہدیئے تہے تہوڑی دور چلکر وہ ٹہر گیا کیونکہ عجیب حیرت کی بات تہی کہ بسکٹ اور شراب بات کو کہسے اوڑادی تہی۔

اٹہاونواں باب

شراب اور چپاتیاں کیا ہوئین۔

یہہ واقعہ دیکہکر ہرورڈ کو نہیں ایک خوف اور حیرت اور سخت اتعجاب ہوا اور [illegible] سے نکل کے ہر [illegible] کے سوا کہیں گیا ہی نہیں تہا۔ اس عرصہ میں ہی اگر کوئی شخص آتا تو ممکن تہا کہ لینا کی نظر سے چہپ کر نکل جاتا۔

لینا نے خوف سے لرزتی ہوئی کہا "چپاتیونکو شاید چوہے لیگئی ہون"

ہرورڈ "مگر شراب کی بوتل بہی تو نہیں ہی"

لینا (اون سیاہ واقعون کیطرف اشارہ کرکے) "شاید ان بڑی چڑیون میں سے کوئی لیگئی ہو"

ہرورڈ "نہیں یہہ نہیں ممکن ہے کوئی شخص ضرور آیا تہا"

لینا "کسی کی روح آکر نہ لیگئی ہو"

ہرورڈ "نہیں لینا۔ بہوت پریت شراب نہیں چرائے"

لینا "اچہا یہان کیونکر اور کسطرح کوئی آدمی آسکتا تہا"

ہرورڈ نے اپنی انگلی لب پر رکہکر اشارہ کیا کہ چپ رہو۔ اسلئے کہ اوس طرف سے ایک آواز سی معلوم ہوئی یہہ آواز اس قسم کی تہی کہ گویا کسی نے دیا سلائی پتہر پر رگڑکر جلائی اسلئے کہ روشنی بہی معلوم ہوئی جسکو دیکہکر لینا کسیقدر گہبرائی۔ ہرورڈ نے اپنا تپنچہ ہاتہہ میں لیا اور کہا "مجہے یقین ہے لوگ ضرور ہماری فکر میں ہین اسلئے ہمہی اونکی طرف دیکہنا چاہئے"

"جبتک ہم اپنے قریب کی صفائی نکرلیں سامنے کے لوگوں سے محافظت نہیں کرسکتے"

لینا ڈر کر کہا "خدا ہماری مدد کرے۔ ہم جبتک سدمہ پر صدمہ اوٹہائینگے اور مصیبت پر مصیبت برداشت کرینگے ایک بلاٹل ہی جاتی ہے تو دوسری نازل ہوتی ہے"

ہرورڈ "اور کیونکر نہو۔ لینا۔ ہم اوس سرزمین میں ہین جہان ہر انسان ہمارے خلاف ہے اور ہر عورت ہماری دشمن ہو رہی ہے۔ اگر پائین تو لڑکے بہی ہماری ہی جانون کے ساتہہ کہیل کہیلین"

اطمینان دلانیکی غرض سے ہرورڈ نے لینا کا ہاتہہ پکڑا اور کہا "مطمئن ہو" اور ایک ہاتہہ میں تلوار لی دوسرے میں تپنچہ لیا اور اوسطرف بڑہا جدہر روشنی نظر آتی تہی۔ شیوجی کی مورت کے پیچہے سے جو کسیقدر ٹوٹ گئی تہی اوسے ایک راستہ نظر آیا جو ایک

کوٹھری کو گیا ہوا تہا اوس کوٹھری مین آفتاب کی روشنی تہی
شیوالہ کے اندر یہہ کوٹھری پجاریون نے نہین معلوم کس غرض سے
بنوائی تہی محمد غوری کے پہلے سینکڑون برس تک پوجا ہی
اوسمین پرستش کیجاتی ہو - ہررور نے جہانتک کہ دیکھا کوئی شیدائی
[illegible] تہا اور اسباب چٹان پر بیٹھا چرٹ
[illegible] بوتل رکھی ہوئی ہے - اور
[illegible] ہے - اسکی پگڑی مین [illegible]
[illegible] کا کام تہا - اور
[illegible] شخص [illegible] مارے نہین بیٹھا تہا جیسا
[illegible] انگلین پہلائی ہوئی تہا - ہررور کو اوسکی
چہرہ کا صرف ایک رخ نظر آتا تہا چہرہ زردی مائل سیاہ تہا اور
یہی جوگا ہندوستان کے اعلی سوسائٹی کے چہرہ کا رنگ ہے - وہ
اپنے تنیچہ کو بھی سینہ ناک ہوئے کہ اگر ذرا بھی کچھہ گڑبڑ دیکھے فوراً
تنیچہ سر کرے - ہررور نے سنا کہ وہ کہتا ہے جب درونا کس سنٹ بری
فٹ سم سال تک جنگلون مین رہا اور سے انسان سے کوئی علاقہ
نہین رکہا - لیکن یہان تو ایک ہنگامہ برپا ہے - جبتک یہہ کالے
غلام ادہر اودہر ہماری تاک مین ہین - مین کیونکر جا سکتا ہون -
نہین معلوم یہہ کتنے آدمی ہین - اگر دو ایک ہلے تو خیر - مگر (بوتل
سے ایک گہونٹ پی کر) شراب تو مزیدار ہے - شاید غلطی کہین یہان
قریب ہی رہتی ہون - میرے پاس اب صرف چھہ گولیان رہگئی
ہین" قبل اسکے کہ ہررور کا استعجاب بولنے کی اجازت دے وہ شخص
پہر کہنے لگا" یہہ ممکن ہے کہ اپنا دل بہلانے کیلئے مین کچھہ گاؤن - مگر
آواز سنکے کہین وہ وحشی جانور نہ آجاوین - حقیقت مین یہہ لوگ
غلام کافر اور ملعون ہین کہ جانورون کی ایسی شراب پیتے ہین -
مجھے تعجب ہے کہ اون لوگونکے پاس اور بھی ایسی شراب ہے یا نہین"
اب آخری گہونٹ جو بوتل مین رہگیا تہا پی کر اسنے ایک آہ
کہینچی اور چرٹ کو اپنے دانتون مین دبایا - ہررور نے آگے قدم بڑہا کر
پوچہا" اے میرے دوست بتاؤ تم کون ہو"
شخص نے کہا" یہہ شیطانی آواز ہے؟" اوس ہندوستانی نے یہہ

جواب دیا جو سامنے بیٹھا ہوا تہا اور جو فوراً اپنی تلوار اور پستول
لیکر اوٹھا ہی تہا کہ ہررور اوسکو پہچان کر زور سے ہنسا اور کہا
"کیا تم ڈویل سنٹ مارس ڈویل بنگال رسالہ کے ہو"
ڈویل" خدا تمکو برکت دے - تم بھی ہماری طرح یورپین ہو
مگر بہیس بدلے ہوئے"
جیک نے ہاتھہ ہلا کر کہا" جیسے تم - دوست کیا پہچانا نہین"
ڈویل" بالکل نہین"
ہررور" تم اسقدر جلد ہمکو نہین بہول سکتے - ہررور ۲۲ - وین ملٹن کا
مس وسٹین غریب پادری وسٹین کی لڑکی ہمارے ساتھہ ہے
ہملوگ اوس غضبناک ہنگامہ کے وقت دہلی سے نکلے اور اسیطرح
مارے مارے پہرتے ہین"
ڈویل" ہررور - جیک ہررور - یہہ عجیب اتفاقیہ ملاقات ہوئی -
خصوصاً اس سرزمین مین جہان اسقدر خون خرابہ ہوچکا ہے -
تم اور مس وسٹین اکیلے اس جنگل مین چڑیون کیطرح چہوڑ
دیے گئے ہو"
ہررور" ڈابل یہہ ہمکو مایوسی دینے کیواسطے کافی ہے"
ڈویل" لیکن تمنے مجکو اس پوشاک مین خصوص جب مین نے
ہوشیاری سے اپنے چہرے کو رنگ لیا ہے کیونکر پہچانا"
ہررور" ڈابل مین تو تمکو ہزار مین پہچان لونگا - تم خوب تیسر
مین بن سکتے ہو"
ڈویل" مس وسٹین تم یہہ کیسے کپڑے پہنے ہو؟ بس الف لیلہ
کی شاہزادی چین اور الہ دین معلوم ہوتی ہو مگر افوہ یہہ
داڑہی خوب بڑہائی"
مس وسٹین "ہنسکے" جنگل کی ایسی ہوگئی ہے"
ڈویل (ہنسکر)" بیشک بہائی جنگل کی ایسی - مین تم
دونون کو ہندوستانی ہی سمجھا تہا - اور تمہاری ہی شراب
مین نے چورائی ہے - کیا وہ کابلی تہی"
ہررور" نہین"
ڈویل" ہان - بیشک مجھے افسوس ہے - اب ہم اوسکی نسبت

یون گفتگو کرین وہ تو ہوچکی اب ایک قطرہ بہی نہین رہا۔

ہیرو۔ ہملوگ قتل عام کے زمانہ سے اس جنگل مین پوشیدہ تہے اور بنگال فوج پیدل کے ایک دیسی افسر نے یہہ پوشاک ہمکو دی تہی مگر کچہہ ایسی مفید نہین ثابت ہوئی۔

ڈویل۔ کیون؟

ہیرو۔ ہملوگ ہر گہڑی خطرہ مین رہے اور مین نہین جانتا کہ مس وسٹین اب تک کیونکر زندہ رہی۔

ڈویل۔ ہماری فوجون نے لکہنو- بنارس- کانپور- الہ آباد- اور اور مقامات [illegible] وہان ہزارون [illegible] ہزار کے [illegible] مارے گئے- خدا اونکو بخشے۔

ہیرو۔ ڈویل تم کہان سے آتے ہو- اور ادہر تنہا کیونکر [illegible] ہوا۔

ڈویل۔ مین میرٹہہ سے آتا ہون۔

میرٹہہ کے یہہ لفظ کیسقدر حیرت اور تعجب کے ساتہہ [illegible] کی زبان سے نکل گئے- مگر ڈویل نے اطمینان دلایا اور کہا کہ مین ملن کے سوا کسی دوست یا عزیز کی خیریت نہین بتا سکتا۔ اوسنے پنڈاریون کا حال اور میرٹہہ کے اور خبرین جو معلوم تہین سب جلد جلد بیان کین اور انہین باتون کے ضمن مین بیان کیا کہ پنڈاریون کے واقعہ سے چند ہفتہ کے بعد مین روبی ملن کے ساتہہ جسکو تمہارے خاندان والے عزیزون کی خیریت نہ معلوم ہونے سے بہت گہبراہٹ تہی دہلی کیطرف روانہ ہوا- ہم دونون نے زمینداروں کا بہیس کر لیا تہا اور پنڈاریون سے جو کچہہ لوٹ مار مین ہاتہہ لگا اوس سے گویا ہماری آرزو بر آئی- ہملوگ ساتہہ ساتہہ رہتے لیکن اپنے دشمنونکی طاقت بہی دریافت کرتے رہتے تہے کہ اونکے پاس کتنی فوج ہے- اسلئے کہ تعمیل حکم بہی ضروری تہا۔

[illegible] آنسو بہر کر پوچہا کہ آہ پیارے ملن- مسٹر ڈویل وہ اب کہان ہین؟

ڈویل۔ [illegible] دشمن کیمپ مین ہین- اگرچہ مجہے اندیشہ ہے کہ جو کچہہ مین تم سے بیان کرونگا کہین اوس سے تمہارا خوف بڑہ نجائے لیکن

لونا نے اپنے ہاتہہ جوڑ کر اور آسمان کیطرف نظر اوٹہا کر دعا مانگی

ڈویل نے دستور پور مین جبکہ ہملوگ بالکل دہلی کے قریب تہے گنگارام نامی ایک بدمعاش فقیر نے جو پہلے کنٹونمنٹ مین بہیک مانگا کرتا تہا ہمین پہچان لیا- اوسنے انگریزی بولتے سن لیا- اور پہر ہمکو باغیون کی طرف بہگا دیا- ہمکو اپنے گہوڑونکی تیزی پر اوسوقت بہروسہ کرنا پڑا مگر اون لوگون نے نہایت مستعدی کے ساتہہ ہمارا تعاقب کیا- رات کو آم کے ایک باغ مین ہملوگ ایک دوسرے سے جدا ہوے- مین خیال کرتا ہون کہ ملن بخیریت تمام دہلی مین داخل ہو گیا کیونکہ جتنے باغی تہے سب نے میرا ہی پیچہا کیا تہا- مگر مین اس حصہ سے ایسا آگاہ ہون کہ گویا مین اسکا مالک ہون اسلئے کہ کرنال سے لیکر دریاے گنگ تک مین نے بہرہا شکار کہیلا ہے- جو سامنے آیا اوسکی صفائی کی- اور سیدہا جنگل سے بہاگتا ہوا یہان پہونچا چورون نے میرے پورٹ منٹو کا اسباب لوٹ لیا- مگر مین سیدہا چلا آیا اگرچہ معلوم تہا کہ اوس کہنڈر مین دو چور میری تاک مین ہین- اور اونہون نے دریا تک پیچہا نچہوڑا۔

ہیرو۔ ہملوگ اوسی طرف تہے مگر تمکو نہین دیکہا۔

ڈویل۔ مین نے تمکو صاف دیکہا تہا- افغانی پوشاک پہنے ہوے تہے مین چاہتا تہا کہ دو ایک گولیان بہی سر کرون مگر خوش قسمتی سے اسکی جرات نکی- مین یہانتک چلا آیا- اس مقام سے خوب واقف تہا- یہان اکثر جنگل مین شکار کہیلنے کیلئے ملن کے ساتہہ نکل آتا اور پہرا کرتا تہا- کوئی ۲۴ گہنٹہ سے سو رہا ہون۔

ہیرو۔ تو شاید تم ہی ہوگے جنکے خراٹون کی آواز ہم سن رہے تہے۔

ڈویل۔ اسمین شک نہین کہ آج صبح کو مین یہان جنگل مین سیر کو نکلا تہا کہ دو افغانون کو دیکہا- ایک تو سو رہا تہا اور ایک جاگ رہا تہا- چونکہ تہک گیا تہا اور بہت پیاس لگی ہوئی تہی بوتل لیکر چلا آیا- سوتے وقت مین نے ایک پتہر ہلایا اور اپنے دل مین سمجہا کہ شاید تمہارا کام تمام ہوگیا- افسوس شاید

اون مہمانون اور دوستون کے ساتھ ایک فرودار دعوت ہوئی مگر
جب ہم یہہ خیال لاتے تھے کہ ہمارے دوستون سے بیان کرینگے تو یقین
ہے کہ وہ سب ہنسینگے وہ لوگ بہت سے قصے کہا کرتے ہین - یہہ
کپڑے جو مین پہنی ہون ہندوستانیونکی لوٹ مین ہاتھ لگے ہین"
ہرڈر جو اوسکی باتونمین بڑی شوق سے مشغول تہا پوچہنے لگا کہ تمہارے
پاس کوئی چیز بہی ہے"
جواب ملا کہ ہے - بس میرے پاس بہی ایک چیز رہگیا ہے جسکو کہ
چہینے والے سے یہہ چیز ہرگز نہین جدا ہوسکتی"
ہرڈر نے کہا نہین ڈوایل ایسا نہین ہے - اب خیال کرو کہ کسقدر
عرصہ سے ہمنے نہین ملا ہے"
ڈوایل نے ایک بڑی نگاہ سے لینا کی صورت دیکھکر جس سے اوس
وقت شاید ہرڈر کو غصہ پیدا ہوجاتا کہا کہ مجھی امید ہے کہ تم
معاف کروگی کہ مین نے تمہاری شراب چرائی - کیونکہ مین پیاسا
ہوا تہا - ایک تیر سے دو چڑیونکا شکار کرتا ہون - اول تو اپنی
جان بچاتا ہون اور دوسرے ایک ساتھی [illegible]

انتیسوان باب

نامبارک ملاقات

ڈوایل کی بامذاق گفتگو پر لینا مسکرائی جاتی تہی اور یہہ مسکرانا
اوس ہولناک معرکہ کی شب سے جب یہہ لوگ گرجا گہر سے
فلیگ ٹاور مین آئے تہے ہرڈر نے کبہی نہین دیکہا تہا - اس پر اوس
نے دل مین کہا ،، اگرچہ لینا کی آنکہین ابتک ویسی ہی ہین لیکن
وہ رسیلاپن اب نہین رہا شاید روز دہوپ کی وجہ سے لینا اس
حالت کو پہونچ گئی" اس افسر نے کوشش کی کہ لینا کا دل خوش
رکہے - باتون باتونمین کبہی کبہی کرنل رڈکن کا نام بہی آجاتا
اور رڈکن کے نام آنیکی یہہ وجہ نہتی کہ ڈوایل اصلی واقعہ سے واقف
نہ تہا بلکہ اسکا سبب یہہ تہا کہ ڈوایل کے نزدیک اسکی کوئی وجہ
نہتی کہ وہ نام نہ لیا جاوے - وہ بیان کرنے لگا" کرنل نے
سر دہنے پر چڑہائی کی اور وہان سے بیگم آباد پر جہان پہونچکر
بہت سے باغیون کو توپ سے اوڑادیا"

صرف اس خیال سے کہ کرنل کا ذکر ہو - لینا بولی "مسٹر ڈوایل
تو کیا فی الحقیقت تم چاندنی مین ہمسے خوف کہاتی ہو"
ڈوایل "ایمان کی تو یہہ ہے کہ ہرڈر اور پہر مسٹر [illegible] جو
دن بہر کا تہکا ماندہ ہو اوسکے نزدیک شاید مناسب نہوگا
کہ اون ڈاکوون کا سامنا کرے جنہین سے مین تمہین بہی بچہتا تہا"
لینا "لیکن ہملوگ تو انگریزی بولتی تہے"
ڈوایل "اس سے کیا ہوتا ہے - تم لوگ اسقدر آہستہ بولتی تہے
کہ مجہے سنائی بہی نہین دیتا تہا"
لینا نے ہرڈر کیطرف نگاہ اوٹہا کر دیکہا اور دونون مسکرائے
ڈوایل "مجہکو صرف اسقدر معلوم ہوا کہ کوئی دو شخص جو عجیب
قسم کی پوشاک پہنے ہوے ہین اور اس سے نہین واقف تہا کہ
وہ مجہسے بہت قریب ہین اور مین اونکے پاس سے بہی [illegible] بولنا
[illegible] گولی مار [illegible] کم تہی"
ہرڈر "عجیب [illegible]
کیا حال ہوا کیٹ کی تلاش مین [illegible]
خوف و خطر مین نہین [illegible] الحمد للہ"
ڈوایل "[illegible] دل مین بڑی حیرت سے یاد کرتا ہون [illegible]
پہر ہی اوسکی خبر سنین گے"
لینا "مسٹر ڈوایل مجہے امید ہے کہ تم ضرور سنوگے"
پہر ڈوایل سے اور بہی بہت سے دوستونکی نسبت گفتگو شروع
ہوئی کہ اونکا کیا حشر ہوا - مگر [illegible] خبر نہتی
لینا "کیا ہر گڈ گریوس صاحب بچگئے"
ڈوایل "بوڑہے گریوس صاحب - اور اب وہ [illegible] مین ہین
کہ دہلی مین فوج لائین - اسلئے کہ ساری فوج [illegible] نہین غارت
ہوئی جیسا کہ بیوقوف مغل سمجہے ہوے ہین"
ہرڈر "سم ۵ وین پلٹن کے ہورس ریورس [illegible]
سالم ہین"
ڈوایل "ہان وہ بخیریت ہین ہماری حضرت کو اگرچہ [illegible]
کی شراب ملتی ہے اور سب طرح کی تکلیف ہے مگر [illegible]

نکال لیا کرتے ہین۔

ہرور۔ اور ہماری فرنیک ٹپسل کا کیا حال ہی؟

ڈوایل۔ جسوقت مین وہانسے چلا تہا اوسوقت تو خیریت سی تہا
بڑا بہادر اور مستعد لڑکا ہی۔

اور بہی بہت سی لوگون کی حالات دریافت کئی گئی جنمین سی بعض
کی نسبت جواب دیتی وقت ڈوایل کی آنکہون مین آنسو بہر آئی
اور کہا مارے گئے۔ زخمی ہوگئی۔ زیست کی امید نہین۔ وہ
بالکل موت کے قریب ہونگے۔ ابہی ہم اونکو دفن کر آئی ہین
اور آخر مین کہنے لگا۔ مس وسٹین۔ خدا ہماری حال پر مہربان
ہو۔ ہم نہایت ہی تشویش اور خوف کی عالم مین رہتی ہین۔

ہرور۔ پرانی دوست ڈوایل۔ اب ہملوگ کیا کرین؟
اب ہمکو ایک جنگ کرنا چاہیے۔

ڈوائل۔ ایک کمپنی آمدنی و خرچ کی۔

ہرور۔ یہان پڑی پڑی ہملوگ بہوکون نہین مرسکتی ہین۔

ڈوایل۔ اگر آگی چلے تو غم کے سوا کہانیکو کوئی چیز نہین ہی۔

ہرور۔ کہان؟ اور کیونکر؟

ڈوایل۔ شاید ہملوگ راجہ صاحب جہینہ کے محل تک پہونچ سکین
جو ابہی تک سلطنت کے وفادار ہین۔

ہرور۔ اوس دغابازی کی بعد جسکی باعث ہم کو بوڑہی قنوجی لعل
کی مکان سی بہاگنا پڑا اب ہمین ہندوستانیون کا بالکل اعتبار
نہین رہا۔

ڈوایل۔ تو پہر ہم میرٹھ جا دین۔

ہرور۔ ہان یہہ تو جہینہ کے بہ نسبت کہین قریب ہی۔

ڈوایل۔ اور فوج بہی انبالہ کی فوج کی کمک کو گئی ہوگی۔ مگر
کہین ایسا نہو کہ راستہ کی ناواقفی سی ہملوگ باغیونکی ہاتہہ
پڑجاوین اور وہ لوگ ہمین نیست ونابود ہی کردین۔

ہرور۔ چارون طرف سی گہیری ہوی ہین کاش ہملوگ صرف
گنگا ہی تک پہونچ سکتے تو ممکن تہا کہ وہانسے کشتی کرایہ کر کے
داخل میرٹہہ ہوتے۔

ڈوایل۔ اور اگر کچہہ فوج راستہ مین ملجاوی تو خدا کا شکر
بجالائین اسلئے کہ مجہی امید ہی۔ وہ دن جب ہم اپنا انتقام لینگی
کچہہ زیادہ دور نہین ہی۔

لینا نی کسیقدر گہبراہٹ کی ساتہہ ہرور کیطرف دیکہا اسلئے کہ بدلا
لینے مین سخت جنگ ہونیکی ضرورت تہی اور لڑائی خوف کی چیز ہے
کیا اس مصیبت اور تکلیف کی بعد وہ میری ہاتہہ سی نکل جائیگا۔
ہائی ہرور کی عشق اور اوسکی محبت کی قدر خوشی اور اطمینان
کی زمانہ مین کیون نگی۔

ڈوایل نے ہماری فوج کیسا تہا [illegible]
کہ دہلی پر قبضہ ہوگیا ہوگا۔ اور وہانسے مس وسٹین! آرام
تمام کلکتہ پہونچ سکتی ہے۔ ہم ہملوگ۔

ہرور۔ ہملوگونکو قریب کی رجمنٹ ملی تو اوسمین
شامل ہولین۔

ڈوایل۔ کیا گنگا اس دریا سی نصف مسافت پر نہین ہے۔ اور
وہان ایک بستی مل سکتی ہی۔

ہرور۔ ہان سچ ہی۔ کیون مس وسٹین۔ لیکن مخالفونکا کیا؟

لینا۔ اوہ! مجکو اب اسکا خیال نہین رہا۔

ہرور۔ ہر جگہہ پہرے والے ہمسے پوچہین گی "کون؟" اور کہین
پہچان لیا تو فوراً موت نصیب ہوگی۔

ڈوایل۔ اچہا۔ گنگا ہی سہی۔ مگر کیونکر دریا تک پہونچین گے
مس وسٹین اتنی مسافت بہلا کیونکر طی کرین گی۔

لینا نی آہستہ سی کہا "ہائی مین اوسی رات کو مرگئی ہوتی تاکہ
تملوگ آج آزاد ہی چلی جاتی۔"

ہرور نی کرختی اور سختی سے جواب دیا ہُش ایسی باتین نکرو۔

لینا۔ اچہا تو اب چلنے کی فکر کرنا چاہیے تاکہ مین راستہ ہی
مین نہ مرجاؤن۔

ڈوایل۔ تمنے کاذکر نکرو مس وسٹین کیا تم دلگی کرتی ہو۔

مسٹر ڈوایل۔ میری دلین دلگی کی بہت کم جگہہ ہے۔

اتنے مین آفتاب غروب ہوا۔ چونکہ آدہی رات تہی۔ لینا

پتونکے بچھونے پر سو گئی - ہرور نے اپنے معاملہ کا سارا حال ڈوایل سے
بیان کیا جسکے ضمن مین تہروپ انڈلی کا بہی ذکر آیا اور کرنل کا
بہی حال بیان کیا "

ڈوایل نے ہاتہہ دباکر کہا " جیک مین تمکو تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہون
کیونکہ یہہ اور اوسکی بہنین ابہی تک سب سے بڑھ کر حسین ہین - مین
چاہتا تہا یہان کوئی سامان ہوتا تو تمہارا جام صحت پیتا - اور دیکہو
ہملوگونکو کسقدر برانڈی کا اشتیاق ہے "

ہرور " اگلو نوننے [illegible] اسقدر پیاس کی برداشت کی کہ اور کوئی ہوتا
تو پیاس سے مر جاتا [illegible] کیونکہ برداشت
کی اور زندہ بچی رہی "

ڈوایل " غریب لڑکی - ایک انگریز میم کو اوس مصیبت کی حالت
مین دیکہکر میرا دل پہٹا جاتا ہے - تمکو بوڑہے ڈاکٹر کا حال معلوم ہے "

ہرور " ہان ڈاکٹر "

ڈوایل " جس روز ہم اور ٹمن میرٹھ کو روانہ ہوے گرمی اور پیاس نے
اوسکا خاتمہ کر دیا "

ہرور " مین دل سے چاہتا ہون کہ قبل اسکے کہ موسم گرما بخوبی شروع
ہو مس وسٹن اپنے لوگون مین پہونچ جاوین "

ڈوایل " اپنے ایمان کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مجکو بہی یہی منظور ہے
ہاے جیک یہہ گرمی کے دن کیونکر کٹین گے جبکہ ہوا گویا دہونکنی سے
نکلتی ہے - میری سمجھ مین نہین آتا جن لوگون کو خاص اپنے گہرون
مین بخوبی مل رہتا ہے وہ اس آگ اور وبا کی سرزمین پر کیون آتی
ہین ؟ یہہ بڑی خراب ہوا ہے جو کسیکو بہی فائدہ نہین پہونچاتی -
ان پانڈوون کے بدولت مین کسقدر فایدہ مین رہا "

ہرور " کیونکر ؟ ڈوایل "

ڈوایل " بنک کا حساب وکتاب اور اوسکی رقمون کے جلا دینے
سے میرا بہت - قرضہ نادار ہو گیا - اور اس سبب سے جیل کی ہوا کہانے
سے بچ رہا "

ہرور جیل کا نام سنکر ہنسا کیونکہ یہہ مقام ہے جہان کلکتہ مین قرضدار
قید ہوتی ہین -

ہرور " [illegible] کیا اس سنسان جنگل مین - آرام نہین ملتی ؟ "

ڈوایل " یہہ خوفناک مقام ہے - لیکن دیکہو تو یہہ کوئی چیز اس
توڑنے والی ہے "

ہرور " کوئی چیز "

ڈوایل " ہان جنگل مین دیکہو آواز آئی - وہ لوگ نزدیک آگئے "

ہرور " اوٹہو اوٹہو چلو - اوس کوٹہری مین ہو رہین - مس وسٹن کو
جگاؤ - اور ہملوگ یہین چہپ رہین - ہاے دیکہو بیچاری کیسی غافل
نیند مین سو رہی ہے - ہماری پستول تو طیار ہے ؟ "

ہرور دیکہ رہا تہا کہ چاند جو شوالہ کے اندر اون مصنوعی ہیون کے
قریب نظر آتا تہا غائب ہو گیا - کیونکہ اوسپر ابر کا ایک ٹکڑا آگیا
جسکے اندر مشعلون کی چمک بخوبی نظر پڑتی تہی اور گہوڑی جو تہونکو
روند رہی تہی اونکی گہبراہٹ بہی سنائی دی - اور بہت سے
لوگون کی باہم ہنسنے اور باتین کرنے کی بہی آواز آئی - فوراً چالیس
پچاس ہندوستانیون کا گروہ سامنے آتا نظر آیا -

وہ لوگ گہوڑون سے اوترے - اور اوترکے گہوڑون کو کسی جگہہ باندہ
دیا اور ایک ساتہہ سبکے سب شوالہ مین داخل ہوے - ڈوایل نے
ہرور کی کان مین کہا " ڈکیت لوگ "

لینا جیسے ہی کلبلا کی مورت کے نیچے کہڑی ہوئی اور کرتی ہوئی گہری
سانس لی - ہرور بولا " میری پیاری مین عاجزی کرکے کہتا ہون
کہ میری پیاری اب ہمت نہ ہارو "

ڈوایل کہنے لگا " دیکہو ہملوگ کہان گڈہے مین پہنسے ہوے ہین - ایک
بچی کو بہی نکلنے کا موقع مل سکتا ہے مگر ہم نہین نکل سکتے "

اون لوگون نے آخر ایک انار چہوڑا جسکی روشنی مین شوالہ کے پرانے
کاریگرونکے نمونے چمکنے لگے - اون کاریگریون کے نیچے یہہ سب لوگ
جانگیان پہنے - ٹوپی دیئے یا پگڑیان لپیٹے - کمربند باندہے اور بہت سے
لوگ گہٹنون تک دہوتیان پہنے نظر آئے - انمین سے بہت مسلمان
معلوم ہوتے تہے اور بہت سے وشنو مذہب کے پیروان جو
ٹیکہ لگائے ہوے تہے - انمین بہیل - گوند - کشندل اور کئی درجہ
کے بہت سے لوگ تہے -

ساٹھواں باب
ڈکیتونکے مسکن مین

ایک ڈاکو جسیقدر زیادہ اچھے کپڑے پہنے تہا اور اوسکے گلے مین موتیونکا
ایک ہار پڑا ہوا تہا اور ہتیارون سے لدا ہوا تہا اور بظاہر اول درجہ کا
برہمن معلوم ہوتا تہا اوسنے کچھہ گفتگو شروع کی۔ ہرورڈ نے ڈوایل سے
پوچھا "ڈوایل یہہ شخص کیا کہتا ہے؟"

ڈوایل "اس شیطان کو ہمارا کچھہ حال معلوم ہے مگر کسی اور زبان مین
گفتگو کرتا ہے"

ہرورڈ "یہہ لوگ شاید کوئی مذہبی رسم ادا کرنیکو آئے ہین"

ڈوایل "تمہارا مطلب مذہبی انتقام سے ہے۔ گرو کہتا ہے یہہ زمانہ تہذیب
اور ترقی مین اسقدر بڑہا ہوا ہے کہ لوگ بذریعہ تار برقی کارک سے کلکتہ
تک روپیہ بہیجتے ہین اور اوسکے ساتہہ شادی کا پیغام بہی"

لینا نے جسیقدر گہبراکر کہا "خدا کا واسطہ چپ رہو۔ اونہون نے کہین
دیکھہ لیا تو"

ڈوائل "دیکھہ لیا تو پہر مجھسے اور میری ماں سے دوبارہ ملاقات
ہوگی جسکو آخری مرتبہ مجہے آگرہ مین ایک چک بہیجی تہی"

"قسم خدا کی بدمعاشونمین جو ٹہگ۔ چور۔ قزاق ڈکیت کے نام سے
مشہور ہین۔ ڈاکوؤن کی تو ولیم بینٹک نے بالکل بیخ کنی کردی ہے"

قزاق پالکی پر سوار ہوتے تو وہ راستون مین لوگون کو لوٹتے
اور ڈاکہ مارتے یا کسی خاص مقام پر جمع ہوکر قافلہ کا قافلہ تباہ کردیتے
ہین۔ چور صرف نقب زنی پر اکتفا کرتے ہین مگر انکا ایک سرگروہ
ضرور ہوتا ہے جو چوری اور بدمعاشی کی کسی جگہہ سبکو اکٹھا کرکے تجویز
کرتا ہے کہ رات کو وہ سب کہان ملین گے۔ اگرچہ ٹہگ بہی مختلف پیشہ کرتے
اور ٹہگون کی طرح بڑے ایماندار اور باامن جماعت ہوتے ہین"

ان ڈاکوؤن کے رہنے کے مقام عموماً پرانی قبرین۔ مقبرے کہنڈر ہوتے
ہین۔ ڈوائل اون لوگون کی گفتگو سے جو کچھہ دریافت کرسکا اوس سے
معلوم ہوا کہ یہہ لوگ چہند کسی مالدار مہاجن پر حملہ کرنیوالے ہین جو
جنگل مین کہین قریب ہی ہے۔ اونکا سردار جو انکی رہنمائی کرتا تہا وہ
گہنڈی کی صورت بنائے ہوے تہا۔ وہ ایک پرانے قسم کا بدمعاش تہا
اور اکثر فقط دہوکا دینے کے لئے گلیون مین بہیک مانگا کرتا تہا۔
یہہ افغان ٹوپیاں تلوار لئے تہا۔ سردار نے اپنے حملہ کی غرض سے اپنی
فوج تقسیم کردی اور ایک قسم کا سفوف پہونک دیا۔ جو بظاہر اسباب
ہر معلوم ہوتا تہا کہ سب لوگ مل لین۔ یہہ سب وحشی کام ہندوستان
مین اوسوقت ہورہے تہے جب فرنگیون کی مغربی تہذیب تہوڑی
بہت ہندوستان مین آگئی تہی۔ انکی تجویز ڈرنگ کے پوجا کے ساتھہ
ختم ہوئی۔ ایک پانی سے مٹی کہڑا جسمین تہوڑی گہانس ڈالدی
گئی تہی بیچ مین رکہا گیا اور ان برہمنون نے دعا مانگ کر وعدہ
کیا کہ لوٹ کے مال کا کچھہ حصہ دیوی کی نذر کرینگے۔ اب بہا لے اونکے
اور لوگ جنگل مین بہاگ گئے۔ گہوڑے دروازے پر یون ہی چہوڑ دیئے
دو آدمی گہوڑون کی محافظت کے لئے چہوڑ دیے۔ مگر شاید وہ دونون
بہنگ کے نشہ مین مست تہے کہ اونکے ساتہیون کا جانا تہا کہ سوگئے۔
جسطرح تہیٹر کی ایک تماشہ کے بعد سبز پردہ پڑجاتا ہے اوسی طرح
اب تاریکی کا پردہ پڑگیا"

ڈوائل "آخر اب جاکے مجہے آزادی سے سانس لینے کا موقع ملا"

ہرورڈ "اب اس سے جاکے معلوم ہوا کہ یہہ آواز کہانسے آتی تہی۔ یہہ لوگ
یہین رہتے ہین"

ڈوائل "ہملوگون کو اب اس مقام کو ترک کرنیمین دیر نکرنا چاہیے۔ چلو ان
لوگونکا شکریہ ادا کرین اور یہہ مقام انہین کے حوالے کردین"

ہرورڈ "شکریہ کاہے کا؟"

ڈوائل "اس بات کا کہ اونکے گہوڑون مین سے ایک کو پسند کرین۔

جیک "اب یہہ اونکی گہوڑے کی چوری ہمکو آرام اور مدد دیگی"

ہرورڈ "لیکن نگہبان"

ڈوائل "اونکو سرونکا ہم خاتمہ کرکے ایک ایک گہوڑا پسند کرلینگے
اور چلتے ہونگے"

ہرورڈ "خدا کی قسم بہت عمدہ رائے ہے"

ڈوائل "کیا؟"

یہی کہ گہوڑے کی چہڑانے کی"

لینا کو ہاتہہ دیکر باہر نکالا اور چاندنی کی روشنی مین آئے۔

اس وقت سین بالکل تاریکی تہی اور جنگل مین سناٹا تہا پستول چڑہا لی ڈوائل ان دونون نگہبانون کے پاس گیا دیکہا تو دونون تمام ٹہنڈے ہو رہے ہین اور سوائے ایک سانس لینے کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بالکل بے حس تصویرین ہین - اس بات کا موقع تہا کہ اپنی جگہ سے خود جنبش کیجاوے - ڈوائل کے چہرے سے معلوم ہوتا تہا کہ اگر انمین سے ایک بہی جاگتا تو جیسا اوسنے بعد اکر بیان کیا - وہ دونونکو گولی مار دیتا اور انکی روح کو پتیل کی مورتون کے ساتہہ ہی ختم کر دیتا۔

ایسی [illegible] نہین ہوئی ۔

[illegible] شیطانون کے چہرے ایسے ہین جیسے کہ بجلی کا پہول [illegible] معاف کرے کہ اس عمدہ پہول کے ساتہہ ان [illegible] دیتا ہون لیکن قسم خدا کی اگر انمین سے ایک بہی [illegible] خاتمہ کر دیتا کہ اونکی لاش بہی نہ جانتی کہ کہان گئے ؟

ہرورڈ نے ایک گہوڑا عربی کوئی سوا انچ کا اونچا پسند کیا اور کہا یہہ بہی اسکو لونگا مسٹر دستین پلگی بس ہم دونون ایک پر سوار ہونگے - مگر یہہ کسی امیر کا گہوڑا ہوگا اسلیئے کہ کاٹہی ایرانی ہے

ڈوائل نے اسمین کیا شک ہے اگر گہوڑے یا کاٹہی کی زبان ہوتی تو بتلاتے کہ ہم کسکے ہین ۔

ہرورڈ کے دل مین خیال آیا کہ اوسکے ایسے قوی ہیکل جوان کے لیئے یہہ چہوٹی رکابین بہت چہوٹی ہین مگر اتنی مہلت نہ تہی کہ اونکو بدل لے اوسنے لینا کو اپنے آگے گہوڑے پر سوار کیا - زین نے بہت آرام دیا کہ لینا کو جیک کی کمر مین ہاتہہ ڈال کر اپنے تئین سنبہالنا پڑا - جس انتظام مین جیک کو بالکل عذر نہ تہا بلکہ ہم خیال کر سکتے ہین کہ اوسنے اسکو پسند کیا ہوگا - ڈوائل نے اور گہوڑا پسند کیا اسکے بعد جسقدر گہوڑے تہے سبکی لگامین کاٹ دین کہ کاٹہیان گہوڑون پر سے گر گئیں ۔

ڈوائل نے چلو اس طرف چلنے کی صورت مین یقین ہے کہ صبح ہوتے ہوتے ہملوگ گنگا تک پہونچ جاوینگے ؟

ہرورڈ نے ہم کشتی پر پہونچ جائین بس پہر آگے کوئی اندیشہ نہین ہو سکتا پیارے !!

ڈوائل نے کیا عجب الہ آباد مین ہمین کوئی اسٹیمر ملجاوے !!

ڈوائل کی رہنمائی کی بدولت جسکو اس حصہ ملک مین کئی مرتبہ آمد و رفت کا اتفاق ہوا تہا یہہ سب بہت جلد جنگل سے باہر نکلے اور دہلی اور میرٹہہ کے گرد کے سبزہ زار اور میدان اور اضلاع طے - ہرورڈ اور لینا بالکل نہین بولتے تہے - اونکی زبان سے کوئی لفظ نہین نکلتی تہی - مگر ڈوائل کو کچہہ تو چاندنی رات اور کچہہ صبح کی سہانی ہوا نے ایسا مسرور کر دیا تہا کہ اکثر باتین کرتا ہنستا اور مسخراپن کرتا جاتا تہا

[illegible] اب اوسکو خیال آیا کہ [illegible] کو لپٹ کر جب اپنے گہوڑے پر باوڈی گارڈ [illegible] ہو گئے ۔

ڈوائل نے آئرلینڈ کا دستور ہے کہ ہملوگون کو موٹا بہاگنے - عیسائی ہونے مار ڈالنے اور شادی کرنے کے بعد جام شراب ملتا ہے مگر یہان گہوڑا چرایا - بہاگے اور شراب کا ایک قطرہ بہی نہ پایا !!

آدہی رات کو یہہ جلال آباد کے قریب بڑی سڑک پر نہر گنگ کے بالکل نزدیک تہے جہان سے شہر اور یا چالیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔

ڈوائل نے لڑکا ہرورڈ کی شکل پر دیکہا تو کہا نے عشق اپنی طور پر نہایت عمدہ شے ہے مگر اوسکے ساتہہ ہر وقت مین رکہی ہوئی شراب بہی ضرور ہونا چاہیئے ۔

ہرورڈ کا گہوڑا اگرچہ نہایت عمدہ اور عربی تہا مگر اسقدر بوجہہ اٹہانے کا عادی نہ تہا اب وہ غریب دونا بوجہہ پا کر کسیقدر دبا جس سے یقین تہا کہ چند میل سے آگے وہ نہ جا سکے گا اسی اثنا مین اونکو ایک باغ ملا - دن کی گرمی سے بچنے کے لیئے یہہ لوگ ٹہر گئے - کچہہ کیلے اور آم اور تہوڑا سا نہر کا پانی جو انکی معمولی غذا تہی کہ جبتک کہ شام ہو گئی اور یہہ لوگ پہر سوار ہو کر - اب یہہ [illegible] اور کہلے ہوئے میدانون مین تہے جسمین سڑک ہی سڑک تہی اور کہین کہین گاون اور مکانات مسجدین اور ٹیلیون کی کوہ تہے - سڑک پر انکو بہت مسافر ملے جو کچہہ تو گہوڑون پر کچہہ اونٹون - ہاتہیون اور پالکیون پر سوار تہے اور جنمین سے ہر ایک گرمی کے باعث پنکہا جہلتا جاتا تہا - بہت سے قافلے جو لوٹ کہسوٹ کا مال اور کہانے پینے کا اسباب دہلی کو لیئے جاتے تہے اسلیئے

وہان بہت زیادہ پچاس ہزار کی قریب فوج تہی - اور بہار دسپکو
ساتہہ دہلی کی وسیع آبادی تہی"

ان لوگون سے جابجا سوالات ہی کیئے جاتے تہے - اسوجہ سے
کہ انکی پوشاک عجیب وغریب تہی اور یہہ بات ہی نئی تہی کہ
مرد اور عورت ایک ہی گہوڑی پر سوار جاتے تہے - مگر وہ لوگ
یہہ کہکر کہ یہہ فرنگی غلام ہے نکل جاتے تہے - مسٹر ڈوائل کا بہیس
اونکو گونہ لگی ہوی قیمتی پوشاک کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اونہیں
سوای دو ایک مقام کے کسی کو شبہہ ہی نہ ہو سکا - وہ جواب
ہی صاف ہندوستانی زبان مین دیتا تہا اور بالکل انگریزی
کافر فرنگیون کی زبان نہ بولتا تہا - اوسکی پکی سیاہ مونچہہ
اور داڑہی دیکہکر کسیکو شبہہ ہی نہین ہوتا تہا کہ یہہ فرنگی لوگون
مین سے ہے"

غرض اسطرح بے روک ٹوک یہہ لوگ صبح ہوتی ایک گہاٹ پر
اوترے جہان پر وہ سڑک جو جلال آباد سے آتی تہی ختم ہو گئی تہی
دریا کی دوسری کنارے پر کوئی آٹہہ میل کی فاصلہ سے آغا پور کی گنبد نظر
آتی تہی - آغا پور ایک چہوٹا سا قصبہ ہے - اس مقام سے ۳۰ میل لوا آباد
ہی جہانکی شکر اور چاول مشہور ہین - اور اون دنون بغاوت کا
ایک خاص مقام تہا"

یہان پہونچکر بہاگنیوالون کا دل دہڑکنے لگا کہ اب تو دریا آگیا مگر کشتی
کہان سے لاوین کہ آگے جائین - متفرق قسم کی ڈونگیان پڑی
ہوی تہین جنمین پانچ چہہ آدمی آسکتے تہے - بعض کشتیون سے
لوگ اوترتے اور بعض مین سوار ہوتے - ایک آدہ کشتی مین اکیلا ملاح
بیٹہا پل کے پار سے نظر آتا تہا -

ایک کشتی نظر پڑی جسمین سبز ترکاریان تہین - وہ کشتی ہرور کو نظر
آئی - یہہ اونکی مطلب کی معلوم ہوی اور اوس قسم کی تہی جسکو وہ
خود چلا سکتے - ان لوگون نے اپنے گہوڑی ایک لکڑی کی کہمبے مین باندہی
اور لینا کو جسکے چہرے پر برقع پڑا ہوا تہا بٹہلا کر ڈوائل نے دو گہوڑے
ہوی ملاحون کے ہاتہہ مین کئی روپیہ رکہدیے اور کہا "ہمکو بہرپور
پہونچادو - جس سے وہ بخوبی واقف تہا"

پہلے تو اونکو کشتی کی لیجانے مین کسیقدر انکار ہوا اونہون نے گہوڑونکو
اور اس عورت کو جسکے مونہہ پر برقع پڑا ہوا تہا پہلی بہت شک
کے ساتہہ دیکہا - اسلیئے کہ یہہ زمانہ لوٹ مار کا تہا - لیکن جس شان
سے ڈوائل نے اپنی پستول نکالی اور روپیہ دیئے اور بخشیش کی
امید دلائی انکا سب خوف جاتا رہا اور تہوڑی ہی عرصہ مین
یہہ کشتی دریا مین بہتی نظر آئی"

اس چہوٹی سی کشتی کی کمری کے اندر لینا ایک چادر بچہا کر
لیٹی ہوی تہی - ایک آواز نے جو کسیقدر زور کی معلوم ہوتی
لینا کو جگا دیا کیونکہ اب کنارے سے کشتی ہٹتی تہی اور بیچ دہار مین
آگئی تہی - ہرور اور ڈوائل دونون اب کشتی کہیتے تہے اور
نہایت ہی خوش تہے"

لینا نے دیکہا اور پوچہا کہ "ملاح کہان ہین؟"

اصل مین یہہ ہوا کہ جیسے ہی یہہ کشتی اپنی مقام سے چلی اور
گہاٹ سے کسیقدر فاصلہ پر پہونچی ہرور اور ڈوائل نے عجب
چالاکی سے دونون ملاحون کو پانی مین ڈہکیل دیا - اسطرح
وہ کشتی پر خود قابض ہو گئے اور اوسکو اپنی طاقت اور مضبوطی
سے کہینے لگے - دریای گنگ مین اسطرح کی کشتی کہینا عرصہ
سے نہین نظر آیا تہا"

لینا نے دونون ہاتہہ باندہکر کہا "یقین ہے کہ اون غریبون کو ڈبو
نہ دیا ہوگا"

ڈوائل "نہین نہین مس سٹین - یہہ لوگ ڈوبنے کیلئے تو پیدا ہی نہین
ہوی ہین - دیکہو اب وہ کنارے پر شمال کی طرف پہونچ گئے -

ہرور نے ہنسکر کہا "اب ہم رفتہ رفتہ زیادہ سیکہتے جاتے ہین"

ڈوائل "تمہارا مطلب کیا ہے"

ہرور "گہوڑی کی چوری کی بعد اب تو بیچ دن دہاڑے کی لوٹ تک
نوبت پہونچا دی ہی"

ڈوائل "کیا یہہ چوری اور لوٹ ہی اوسکو روپیہ دیئے اور وہ دونون
گہوڑے دیدیئے"

ہرور "مگر گہوڑی بہی تو چوری کی تہی - آخر شاید شیطان افسوس کرتے"

ڈوایل نے اسکی شیطان خبر لی۔ لیکن عورتون اور بچونکی آہ وزاری کا خیال کرو جنکو سپیون نے سڑکون پر قتل کیا ہی۔ بچون اور عورتون کو تو یاد کرو جیک یہہ وقت کسی پاندی پر رحم کرنیکا نہین ہی۔

اور یہی نعرہ اوسوقت بلند کیا گیا تہا جسوقت فوج نے انتقام لینی کو چڑہائی کی تھی اور بغاوت دور کی گئی تہی۔

اکیسوان باب
گنگا مین

یہہ بجرا جسمین یہہ غریب فرار شدہ لوگ بیٹھے تہے اون ہزارون دیسی کشتیونکا ایک چہوٹا نمونہ تہا جو گنگا مین بہا کرتی ہین۔

یا جنمین زیادہ پانون سے کام لیا گیا تہا۔ ادہر اودہر دو کہڑکیان لگی تہین ان کہڑکیون مین ایسا کوئی گرہ دیگئی تہی کہ جب جی چاہے کہول کر سیر کریں اور جب چاہے بند کر لے۔ موسم بہی زیادہ گرم ہو گیا تہا اسوجہ کہ اسوقت دریای گنگا بڑہ بہی گیا تہا۔ تہوڑے سے اُبالے ہوے چانونکے سوا کہانے کا اور کوئی چیز نہ تہی کیونکہ ملاح لوگ۔ ایسی سادی خوراک کا بسر کیا کرتی ہین۔ انکو شام تک آفتاب کی گرمی کی تپش برابر کہینچنا پڑا۔ آفتاب کے غروب ہونے کے ساتہہ ہی چاند نکل آیا اور ڈوایل نے گانا شروع کر دیا۔

لینا اندر تہکی ہوی پتون کی ایک گدی پر پڑی ہوی تہی۔ اور ہرور کو اگرچہ اوسکے دلمین ہر وقت بسی رہتی تہی مگر اس کام کیواسطے لینا کو چہوڑنا پڑا کہ کشتی کے کہینچنے مین زور لگائے جو اوسوقت بہت تیز جارہی تہی ہرور ایک آدہ بار جب لینا کی پاس معافی مانگنے کی غرض سے گیا لینا نے کہا کہ میری پیاری جیک اسکا بہت زیادہ خیال نکرو۔ تاہم مین خیال کرتی ہون کہ ان ہوش و حواس کو بجا اور صحیح و سالم رکہکر مین ان خوفناک میدانون سے نکل آئی یقین ہی کہ کلکتہ تک مین بہت اچہی ہو جاونگی مگر اس شرط پر کہ مجہے ایک گہری نیند آجائے مگر صبح کو اوسکی نبض اور بہی تیز چلنے لگی اور بدن پہوکنے لگا خشکی سے نازک ہونٹون پر پپڑیان جم گئین۔ اوسے بڑی زور کا بخار چڑہ آیا تہا۔ انکہونسے شعلے نکل رہی تہی لیکن اپنی طبیعت کا حال اوسنے ہرور سے پوشیدہ رکہا اور کچہہ دیر اسمین کامیاب بہی ہوئے

اس عرصہ مین کشتی دو بار بڑے بڑے شہرون سے بہتی ہوی چلی اور بہت سی کشتیان برابر ہوکر گذرین جنکے سبب سے ڈوایل کو موقع مل گیا کہ تہوڑا سا شربت اور خوراک وغیرہ خرید لی۔

ہرور اسوقت اوس مقام کی کیفیت مین محو تہا۔ یہہ جیسی بہت ہی دلپسند بات تہی کہ یہہ لوگ بڑی بہاری دریائی گنگا مین کشتی پر سوار تہے۔ کیونکہ دریا جسکو ہندو یقین کرنے مین کہ بہشت کے درختونکی جڑ سے نکلا ہی اور اس سبب سے بعد ہی آسمان سے اترکر کچہہ اوپر ۱۵سو میل تک بڑے بڑے شہرون جنگلون اور گانون سے ہوکر گذرتا ہے انکا بجرا بڑے بڑے قلعون کے نیچے ہو کر گذرا۔ خوبصورت ہندو عورتین آکر صبح نہاتی دہوتین اور شام کو اندہیارے ہوتے ہین چراغ جلائے ہوے نظر آتی تہین۔ اور یہہ دریا مسجدون۔ گنبدون اور شوالون کے قریب ہوکر گذرا ہے جو کسی زمانہ مین ان مقامونکو بارونق بنائے ہوے تہا۔

قنوج مین جو دس میل کے فاصلہ پر ہی اور جہان دریای رام گنگا دریای گنگ سے آکر ملتی ہی اور جہان محمد غزنی کی قبر ہی وہان دریا کا پاٹ بہت بڑا اور عمیق تہا اور یہان ایک بڑی کشتی نظر آئی۔

یہہ لوگ بخیریت تمام ۱۵۰ میل نکل آئے تہی ایکدن شام کو ہرور اور ڈوایل اسقدر تہک گئے تہے کہ اپنے بجرے کو اور کشتیونسے علحدہ نرکہہ سکے۔ ایک کشتی بہت بڑی اور اونچی نظر آئی۔ اوسمین دو بادبان تہے اور بہت سے لوگ اسمین لدے ہوے تہے۔

جیسے ہی ڈوایل کے بجرے کا مستول دوسری کشتی سے ٹکرایا پہلے تو ہندوستانی مین اوسکے بعد انگریزی مین کچہہ سنا دیا ایک آدمی اس کشتی مین تو وہ ہندوستانی معلوم ہوتی ہین۔ ۔۔۔ ۔۔۔ کروو نا

دوسرے نے جواب دیا کہ مگر یہ تو ۔۔۔ کوئی فکر کی بات نہین

ہرور نے کہا کہ ہم لوگ انگریز ۔۔۔ چاہتے ہین کہ جسمین ڈوایل نے کہا کہ جیک تم اپنے تئین انگریز بتلاو مین آیرش ہون میری ایک بڑی آیرش ۔۔۔ اور انہین ۔۔۔

ایک افسر نے جو بیلی لولاتہا کہا تہا تمہاری بہائی ڈوایل ہین

ایک ہزار روپیہ کا انعام دیکے

کیا تم ٹی لیس بنگال فوج لیے سکے ہو

بیشک

یہہ تمہاری بڑی مہربانی تہی کہ ہم لوگون کو گولی

سے ٹہنڈا کر ہوائی تہی۔ تمکو شاید اخبار ہرکارہ مین کچہہ کہنی

کی فکر ہوگی

ایکہا افسر نے کسیقدر تحکم کے ساتہہ کہا تم لوگ کون ہو اور یہان

کیون آئے ہو

ہر دو نے جواب دیا [illegible] افسرون کی فوج کے لوگ ہین [illegible] جسکے

بعد بہت باتین شروع ہوئین

[illegible] بہت پیار [illegible] گورکہا [illegible] ہم یورپ [illegible] مین آئین

[illegible] بنگال فوج [illegible] کپتان [illegible] سکے

[illegible]

[illegible] آخر خدا نے مدد کی کہ ہم لوگ

بچ گئے

ہر دو نے لیناکو اوٹہایا اور [illegible] لیکن [illegible]

[illegible] کہا اللہ پیاری لینا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ ہماری [illegible]

[illegible] جب یہہ کشتی پر گئی تو گو کہون اور انگریز سپاہیون

[illegible] حیرت پیدا ہوگئی۔ ڈوایل چونکہ ظریف

[illegible] خوب مسخراپن کرنے لگا۔

[illegible] انگریزونکا معمول ہے۔ یہہ لوگ نہایت مستعدی۔ مہربانی

اور ہمدردی سے لینا کی [illegible] اسوجہ سے عورتون اور

بچون کی موت کی خبرین سنکر [illegible] ہوگئی تہے۔ خوب ہنسنے

[illegible] کو [illegible] کشتی مین گئی تہی۔

اوگون نی خوشی [illegible] ساتہہ [illegible]

پانسو ہوائی [illegible]

بچہڑی ہوؤن کی تلاش

[illegible] شاہزادگان اور خاص کر رعایای دہلی کو معلوم ہوگیا

کہ اونہون نے اس بلوی سے اپنی موجودہ یا آیندہ حالت مین کوئی

ایسا زیادہ تغیر نہین پایا۔ اونکو فقیرون درویشون اور ایلچیون

کی خبر دینی کی موافق کل فرنگی نہین غارت ہوگئی تہی اور اونہون

نے یہہ بہی سنا کہ انبالا اور میرٹہہ سے فوج آرہی ہے جو

گذشتہ واقعات کا بدلا لینے کی غرض سے بڑہتی آتی ہے

شمس الدین خان اور رجمنٹون کی درسواروں کی رای تہی

کہ میرٹہہ پر حملہ ہونا چاہیئے۔ لیکن پرشاد سنگہ اور فوج کی افسرون نے

رای دی کہ نہین ہمکو دہلی کی ایسی بانشان وشوکت شہر کی

محافظت کے لیئے کل فوج جمع رکہنا چاہیئے۔ دیوانخانہ مین

جو کونسلین ہوئین اونمین انبالہ کی فوج کی چڑہائی کی حالات

سنکر بہتونکے چہرے زرد پڑگئے جسکی نسبت وہ سنتے تہے کہ بڑہی

چلی آتی ہے اور راستے مین جو مل جاتا ہے وہ قتل ہوتا ہے اور

پہانسی دیجاتی ہے اور توپ پر اوڑا دیا جاتا ہے۔

مرزا مغل اور مرزا ابوبکر کو نتو کبہی قواعد سے سامنا پڑا تہا اور نہ کسی

قسم کی تعلیم ہوئی تہی اس باعث اپنے عہدہ کی ذمہ داریونکی باعث

دونون کو ولون بہت گہبرائے جنمین سے ایک تو کمانڈر فوج

اور ایک رسالہ کا افسر تہا۔ آخر یہہ حال ہوا کہ دہلی والے جنہون

[illegible] جانبداری مین یہہ سب افعال کئے تہے اونسے نفرت اور

[illegible] کرنے لگے۔ دیوانخانہ مین بڑی بڑی سخت مباحثہ ہوا کرتے

[illegible] کی مخالفت پر قران پیغمبر وید و برہما شہار ہونیکا نام

لیا جاتا مگر سب سی زیادہ تلوار اور بندوق نکلتی تہی۔ گہونڈیک

لوگ جو اپنی لڑکیونکو خدا کی نذر کر دیا کرتے ہین اور یقین کرتے ہین

اور اور دن کی نسبت خدا اونسے بہت نزدیک سمجہا تاہے

وہ لوگ ہمسے نفرت کرنے لگے۔ اسلیئے کہ سب باتونکا نتیجہ یہہ تہا

کہ ظالم یورپین تعداد مین چندہی ہین اون سبکو مار ڈالو۔ اور

آؤ قران اور گنگاجی کی قسم کہا ئین کہ ان سبکو مار ڈالینگے

شاہ دہلی کی زندگی مین جوابتک خاموشی کی ساتہہ انگریزی گورنمنٹ

کی پنشن دار تہی بڑا تغیر ہوگیا تہا۔ اب وہ کونسل مین نامرد اور

ذلیل شاہزادی کی گفتگو سے پریشان ہوئی۔ جو پندرہ تونسے

جھگڑ کرتے رہے - ایکطرف تو کیلون اور سکرٹریون سے اور دوسری
طرف بہی رسالدارون اور جمعدارون وغیرہ سے ذہین کہ بغیر کسی متوسط
کے شاہزادونکی گفتگو سمجھ سکتے تھے گفتگو کرتے رہے زبان نہ سمجھنے
کی یہہ وجہ تہی کہ انمین بہیل راجپوت [illegible] اور غرضکہ ہر قسم کے لوگ
شامل تھے اور اس سبب سے یہہ شاہزادے تنگ آگئے تھے [illegible]
کرتے تھے - اس زمانہ مین شہر مین اوسیطرح لوٹ کہسوٹ جاری
تہی اور جو کوئی دروازون سے ہوکر گذرتا تہا اوسکو محافظان شہر
لوٹ لیتے تھے اور وال شہر ہمیشہ دوسرے تیسرے روز لیا جاتا تہا اور
بہت سے سپاہی زیور اور روپیہ پیسہ اسقدر لدے ہوتے تھے کہ مشکل
سے قدم اوٹھا سکتے تھے - انگریزی کتابین اور اسباب سڑکون پر پڑا
رہا کرتا تہا اور بہیل اور دوسرے اور لوگ بہی جنکو سپاہیون نے مار ڈالا تہا
اور جو رات بہر بہاگنے والون کی تلاش مین رہا کرتے تھے اور اب ہر
چھوٹے اور اونچے راجہ اور زمیندار نے ہتیار لیکر لوٹ مار شروع
کردی تہی - دہلی کے حالات کے مطابق جب یہہ شاہزادے فوج مین
آئے تو انکے احکام پر مجمع مین ہنسی شروع ہوئی - بادشاہ سپاہیونکو لیکر
جو تنخواہ بہیجدیتا اوسکو لوگ پہاٹک ہی پر لوٹ لیتے سپاہی اکثر
اپنا مجلس نہ بجاتے تھے بیگمون اور شاہزادون نے اپنی پہلی خوشی کی پہیر
زمانہ پر اب افسوس کرنا شروع کیا - [illegible] بالکل ٹھیک ہے [illegible] بوڑہے
محسن جمشید جی نے کورٹ مارشل کے روبرو جو شاہ دہلی پر قائم
ہوا تہا کہا تہا کہ اگر مین لقمان کیطرح زندہ رہتا تو بہی ان حالاتکو
پوری طور پر نہین بیان کرسکتا جو ان دو جانورون کے زمانے
مین گذرے ہین ۔

جیک ہرور جو اس کورٹ مارشل کا جونیر افسر تہا اوسنے پوچھا کہ
اور لقمان کسقدر عرصہ تک زندہ رہا تہا ؟

جمشید جی نے صاحب تین ہزار سال ۔

یہہ حال مغلونکے خاص شہر دہلی کا تہا کہ جب روبی ملن مالدار زمیندار کا
بہیس بدلا اپنے چہرے پر تمباکو کا عرق ملو داڑہی مونچہہ منڈائے
گہوڑے پر سوار مشرقی کونے سے جمنا کی کاٹ والے پل سے ہوکر شہر
مین ڈوالی سے جدا ہونیکی دوسری شام کو گذرا یہہ عمدہ کپڑے پہنے
ہوکر اور مسلح تہا [illegible] بامحاورہ [illegible] اردو بول سکتا تہا اور
اوسکے دل مین ہر شی ایک امید یہہ تہا کہ ڈوالی شاید ابتک [illegible]
اور فقیر سے صحیح کرنش آیا [illegible] مین قدم رکہا غائب ہوگیا - اوسنے
خدابخش کے مکان تلاش کرنا شروع کیا تاکہ اوسکی زبانی کچھ
حالات معلوم ہون [illegible] اسنے اوسکو اس [illegible] سنا
کہ آج صبح لوگ ایک گوری عورت دہلی سے [illegible] لاش کے
ساتھ [illegible] ہوئی لادی گئی تہی اور [illegible] لاکر جمنا مین پہینک
دی گئی -

یہہ گوری عورت کون تہی ؟

ملن کا دل افسوس اور غصہ کے باعث دہڑکنے لگا اور کچھ زیادہ
حالات دریافت کرنیکی فکر ہوئی - خدابخش کے مکان پر پہونچکر
اوسنے بہت سے افسوسناک حالات سنے بڑہا خدابخش اب نہین
تہا کسی اتفاقی بیماری نے اوسکو دنیا سے اوٹھا لیا - اوسکے
چہوٹے بچون نے جنازہ [illegible] تہوڑی دور پانی مین [illegible]
کی وصیت کے موافق اوسکی لاش کو بہادیا - مگر کچھ [illegible]
جانورون کو خوراک ملی - [illegible] سب لوگ [illegible]
اور چپ اور علیحدہ رہتے لیکن ملن کو خوش قسمتی سے کچھ دیر انتظار
کرنیکے بعد بوڑہی دایہ صفایا ملگئی جو تالاب سے ہوتی آتی تہی ایک
ہاتہہ مین پانی کا گہڑا لئے تہی - جب ملن گہوڑے سے اوترا
کئی بار بوسہ لیا - اوسوقت ملن کے خیالات کا اندازہ کرنا چاہئے
جب صفایا نے کہا کہ اوسکی بیاہی دولہن کیسے نازک اندام اور
حسین کیسی پیاری کیسے اپنے باپ کے گہر مین قید ہے - اور [illegible]
سنگہ ۵۰ وین پلٹن کے سابق حوالدار کے [illegible] لونڈی کی طرح
رہتی ہے -

صفایا نے اوسکو وہان رہنے کا اور وہان سے [illegible] دروازے پر گرفتار
کیے جانیکا سب حال بیان کیا اور یہی دو دن ہوئے کہ
مین نے چاندنی بازار کے سوداگر [illegible] دکان پر سنا کہ حسین کیسے
پادری صاحب کے یہان ہین تو -

اوسنے یہہ بہی بیان کیا کہ ایک سو اشرفیون کا انعام کا [illegible]

شخص سے کیا گیا ہے جو اوسے زندہ یا مردہ لا آوے۔ اور شاہزادہ کا یہہ حکم کوتوال کو پہونچایا گیا ہے اوسکا اطلاعنامہ دہلی کے گیارہ پہاٹکون پر چسپان کیا گیا ہے۔ پرشاد سنگہ نے اوسکو ان شاہزادون سے کیون چھپایا ہے۔

کیون؟ اور اس خیال نے ملن کا خون خشک کردیا۔

وہ صفیا بہت کچھہ کرسکتی ہے کہنے لگا۔ اگر بن پڑے تو اوسکی رہائی کی کوشش کرو اور جو انعام چاہو اگر میری یا میرے دوستون کی امکان مین ہوگا تو دونگا"

صفیہ" انعام؟ مین کچھہ نہین چاہتی۔ سوای اسکے کہ مجھے میم صاحبہ اور پیاری سی چھوٹی کم سن پولی سے محبت ہے۔ صاحب مین کوشش کرونگی چاہے اس کوشش مین پرشاد سنگہ میرا پتہ لگا کر مجھے مار ڈالے مگر وہ ایسی جرات نہین کرسکتا۔

ملن بہت خوش ہوا کہ اسقدر جلد اوسے بچہڑے ہوے لوگون کی خبر ملگئی اور جب صفیہ سے اوسنے سنا کہ پیتا ہر ورکے ساتھہ جہنڈ کے جنگل مین سے آیا اوسیوقت ملن کے ساتھہ شہر کو گئی۔ اور شام تک یہہ جمنا کے پل پر پہونچ گئے جہان ملن کچھہ یونہی دم لینے کی غرض سے ٹہر گیا۔

قبل اسکے کہ جس کام کو آیا تہا وہ کام شروع کرے کہ آفتاب غروب ہوگیا تہا۔ اور کل سڑکون اور مکانون پر سونے کا سا ملمع کیئے ہوے تہا۔

اب اندہیرا ہوجانیکو کچھہ دیر نہ تہی۔ تہوڑی ہی دیر کے بعد یہہ بہی معلوم ہوا محلون کے مکان پر رنگ رنگ کی لالٹینین روشن ہوئین۔ صفایا ملن سے بہت فاصلہ پر پیچہے پیچہے چلی آتی تہی۔ اب یہہ عورت قلعہ سلنگڑہ کے قریب گذرا جہان تہوڑی دیر ٹہر گیا۔ پیدل فوج کے سپاہیون نے [illegible] سے بغیر کسی روک ٹوک کے ملن پر نگاہ ڈالی یہہ لوگ [illegible] ہندوستانی کتاب پڑہنے مین مشغول تہے جو اردو مین [illegible] اور [illegible] انگریزونکو اسقدر سخت گالیان دیگئی تہین [illegible] کل فوج مین بلوہ کرادینے کیلئے کفایت کی [illegible] ایک فقیر کو [illegible] آٹہ پیسے دیئے اور اسکے ساتھہ ہی تالی کی ایک گوشوارہ [illegible] صاحبہ سے دلگی کی تہی۔ اور ہندو زمیندار کی طرح [illegible] چوک مین داخل ہوا اوسکی صورت اب پہر دہلی مین نظر آتی۔ دہلی کے ہر در و دیوار پر نظر ڈالتے وقت اوسکو اپنے بچہڑے ہوے دوست یاد آتے تہے جہان وہ پیاری کیٹ کے ساتھہ عشق کی باتین کیا کرتا تہا۔ کیا اب بہی وہ نازنین دہلی مین ہے؟ کیا اب بہی یہہ وہی کیٹ کا چاہنے والا ملن ہے؟

اوسکو ایک بات کی ہر جگہہ شہادت ملتی تہی یعنے یہہ کہ جھوٹ اور فضول مبالغہ کے ساتھہ رنگ کر باغیونکی قوت اصل سے زیادہ بتائی گئی ہے۔

ترسٹھوان باب

پہر چاندنی چوک مین

یہہ بنا ہوا زمیندار چاندنی چوک مین گہوڑے سے اوترکر آیا کے ساتھہ پارسی کی دوکان مین بابو بلی سنگہ کے بازو بہ بازو ہوکر گیا جو بہت سے ہتیار لگائے اور اسباب لدا یہہ ظاہر کرتا ہوا دوکان سے نکلا کہ اوسکے پاس بہت سا روپیہ ہے۔ ملن نے فورًا اپنا حال پارسی پر ظاہر کیا اور بتلایا کہ وہ کس غرض سے وہان آیا ہے۔

محسن کو اپنے ملاقاتی کی سلامتی اور پہر اپنی جان کی نسبت بہت خوف ہوا۔ سپاہیون کا قاعدہ تہا کہ رعایا کو اس بہانے سے کہ اس شخص نے اپنے یہان فرنگیونکو چھپایا ہے لوٹ لیا کرتے تہے۔ اور اس قسم کی تاخت و تاراج کا شاہ دہلی نے بہی حکم دیدیا تہا۔ اس خبر نے کہ انبالہ سے فوج آرہی ہے پارسی کو اور بہی مستعد کیا کہ وہ ملن سے یارانہ پیدا کرے۔ ملن کو اوسنے یقین دلایا کہ پرشاد سنگہ کے یہان گذر ہونا بہت مشکل ہے سپاہی اوسکی محافظت کرتے ہین اور [illegible] سپاہیون مین بدمعاش بہرے رہتے ہین۔

پارسی تہا یہ بدمعاش ہندوستانی (ایک بار ہنسکر) وہ وہان ہے"

ملن" میرے پاس سونا دینے کو موجود ہے" یہہ کسیقدر تامل کرکے کہا

پارسی" یہہ سپاہی دولت اور سونے سے اسقدر لدے ہوے ہین کہ ہم یہہ اوسیطرح بہلاے جاوین جسطرح سے شیطان نے ہماری پیغمبر کے ساتھہ کیا تہا۔

ملن" تو ای میرا نے دوست پہر تم کیا مشورہ دیتے ہو؟"

پارسی - "کل کرنل لوگونکی دعوت کریگا اور وہان سب موجود ہونگے۔"

ملن "کس قسم کے لوگ ہونگے؟"

پارسی "وہ لوگ جنکو اوسنے نایک اور حوالدار بنایا تھا۔ ناچنے والی عورتین اور بدمعاش ہونگی اور اس اثنا مین ہمکو کچھ ایسا کرنا چاہیئے کہ لیڈی کو بھگا لین اور - اور -"

"کیا"

برہمن سپاہی کے خوف سے ذرا توقف کرکے "یہان لے آوین"

ملن "کل تک بہت کچھ ہو جائیگا - جب سے وہ مجھسے بچھڑ گئی ہین بہت نقصان اوٹھایا - چند گذشتہ کی مصیبت یقین ہے کہ اوس طوفان مصیبت سے کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ شب کل مین انکے گھر پر جاؤنگا اور ملاقات کرونگا۔"

لیکن اس چالاک عورت نے اپنی ایک علیحدہ تجویز سوچ رکھی تھی۔ بغاوت کے زمانہ مین سب سے زیادہ بھاگنے مین وہی لوگ کامیاب ہوئے جنہون نے ہوشیاری سے دیسیون کا بھیس بدلا اور یہی ایک ایسی ترکیب تھی جسکے بدولت وہ اس مکان سے بھاگ سکتے تھے۔ ہندوستان مین اسقدر متفرق قومین ہین کہ چہرے کو ذرا سیاہ بنا لینے اور کچھ ہندوستانی بول لینے کی حالت مین یہہ مشکل نہ تھا کہ ایک فوج کے ہاتھون سے گذر کر دوسری فوج مین ملجاوے۔ صفیہ اس سے بخوبی واقف تھی۔ اس سبب سے اسنے ملن سے کہا کہ پوشاک کا معاملہ اوسی کے اختیار مین رہنے دے۔ وہ ناچنے والی عورتون کے ساتھ گھر مین گئی۔ ہر ایک کمرے کے راستہ اور کھڑکیون اور دروازون سے واقف تھی اسلئے کہ پانچ برس تک اوس مکان مین بطور رقاصہ کے رہچکی تھی۔ اور اگر وہ ایکبار بھی مسی پاکیٹ کے پاس پائی جاوے تو یقین تھا کہ لوگون کے ہاتھون سے اوسکی رہائی ہو جاتی۔ زیادہ مشکل اس چالاک آیا کو کپڑے اور پوشاک کی تلاش کرنے مین پڑی۔ پارسی کے پاس ہر ایک قسم کی پوشاک تھی۔ لیکن یہہ مشکل تھا کہ کونسا لباس کر دیا جاوے۔

اگرچہ طرح طرح کی پوشاکین اور ساریان وغیرہ تھین لیکن صفیہ نے مسلمان عورتون کی پوشاک عربی اور فارسی وضع کی پسند کی - گھیردار پائجامہ اور کرتی ان سبکو اسنے اپنے کپڑون مین چھپا یا اور اون لوگونکو مجمع مین ملگئی جو کرنل پرشاد سنگھ کے مکان اور بنگلہ مین تھے جو ۵۴ وین فوج پیدل کے سپاہیون وغیرہ کے ساتھہ گھوم رہا تھا

ملن نے امید کے ساتھہ اپنی باہمت آیا سے کہا "ہملوگ ذرا شہر کے باہر ہو کر اور جا کر صحیح و سالم نکل گئے۔ اب اگر اس رسالہ کے سوارون سے سابقہ پڑا تو ہملوگ ملکر اونکا خاتمہ کر دین گے"

صفیہ نے کہا "مگر ملن صاحب اسکی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہملوگ شہر کے دروازے سے ہو کر کیون نکلین؟"

ملن "تو پھر آخر کیا کرین"

آیا نے آہستگی سے کہا "کیا آپ بھول گئے کہ ایک دریا بھی ہے جو بہتا ہے [illegible] روا [illegible] ہے اور وہان کشتی کرایہ کر کے [illegible] سوار ہولو [illegible] صاحب کو لانے مین ناکامیاب رہی تو اکیلی آکر سب جان کے [illegible] جاؤنگی"

یہہ ترکیب ایسی سیدھی اور امید سے بھری ہوئی معلوم ہوئی کہ ملن نے شکر گذاری کے جوش مین آیا کو گلے لگا لیا - جو ہر طرح سے طیار ہو کر آئی تھی - کیونکہ اوسکے سینہ مین پرانی وضع کا ایک خنجر بھی تھا -

یہہ دیکھکر کہ آیا بخوبی طیار ہے ملن نے اپنے تئین کھینچا اور اپنے تئین مسلح کیا - اور ایک تلوار کمر مین لٹکائی اور غروب آفتاب کے بعد شہر سے باہر گیا - کہین روک ٹوک نہین ہوئی وہانسے نکلکر دریا جمنا کے کنارے گیا -

اب آفتاب نے شب کو جگہہ دی تھی مگر ابھی تک مغرب کی طرف کسیقدر سرخی معلوم ہوتی تھی جو کہ پہرہ دارون اور سوارونکی آواز کے سوا سب طرح سے خاموشی تھی - دیکھا کہ بہت سی کشتیان دریا مین پڑی ہوئی ہین - ایک کشتی اوسنے پسند کرلی - بوڑھا ملاح [illegible] لوگونکی سیر کے [illegible] جواب بالکل لاوارث [illegible] دیکھے ایک اور کشتی [illegible] لین اور پادری صاحب کے مکان کے پیچھے [illegible] کشتی لگا دو [illegible] جب [illegible] بخوبی واقف تھا - ملن [illegible]

دونون عاشق معشوق ملاکر ذہتی - اوس چہت اور سڑک کو دیکہکر
سارا سماں اوسکی نظر کے سامنے پہر گیا - اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا
یہہ محل بہی کا واقعہ ہے کہ کیٹ سے وہ باتین کیا کرتا تہا - شادی کے بعد
جہان ہوکر دونون پوری ہوئی کی تجویز اور صلاح ہوتی تہی
وہی مقام تہا جہان وہ پولی اور لڑکی کو غلیل سے جنگل کی طرف
پہینکتے دیکہا کرتے تہے -

ابہی تک چاند نہین نکلا تہا اور یہہ کامیابی کا ایک عمدہ شگون
خیال کرتا تہا -

اسکی نگاہ پادری صاحب کے اوس عالیشان محل پر لگی ہوئی تہی
جسمین کہ ناگہان اوسنے دیکہا ایک کہڑکی کہلی اور ایک یا دو ہندو
عورتین نکلین - ملن شہر پناہ سے اونکا انتظار کر رہا تہا جہان کہ ہر
[illegible] مین خوف تہا کیونکہ ذرا سے شبہہ یا آہٹ پر ان دونون کی جان
ولی چلا جاتے تہے - یہہ بہی معلوم تہا کہ پہاٹک کے اندر سب پاسبان
مسلح بیٹہے ہوئے ہین کیونکہ دن بہر اس غرض سے یہہ شہر مین گہوما
پہرتا تہا کہ پہر کوئی یہہ میجر کیواسطے یادداشت طیار کرے -

ہر گہنٹہ کے بعد جو گہنٹہ آتا تہا وہ اور بہی شک پیدا کرتا تہا - پہاٹک
[illegible] جب کوئی جاتا وہ خیال کرتا کہ کہین اوسکو اور رصافیہ کو دیر
ہوگئی ہو - اور اگر بچا بہی لائی تو کیٹ کی زبان سے کس قدر دردناک
[illegible] تنشا پڑین گے - اوسکی پیاری کیٹ جو ایک زمانہ مین کچہ
[illegible] پوجنے کے قابل تہی -

[illegible] اسکو اس بات کے دیکہنے کا بہی موقع ملا کہ پرشاد سنگہ
[illegible] دعوت پادری صاحب کے محل مین کیونکر ہوتی ہے جو چند ہی
[illegible] روز ہوا اعلی درجہ کے یورپین سوسایٹی کا مقام اور مسکن تہا
[illegible] بالکل رنگین کاغذ کی لالٹینون سے روشنی کیگئی تہی
[illegible] ہر کہڑکی اور دروازہ اس روشنی سے جگ مگ کر رہا تہا
[illegible] تہوڑی عرصہ کے بعد ناچنے والیون کی سریلی آواز سنائی
دیتی تہی - باغ مین کیوڑا اور نارنگی کے پہول مہک رہے تہے اور
[illegible] خوشبو آرہی تہی یکایک ایک اور آواز آئی جسکو سنکر
[illegible] سہم سا گیا -

پہر کسینی پہاٹک کہولا تہا - اوسنے مستعدی سے کشتی دریا کے کنارے
لگائی ویسے ہی دو عورتین تیزی سے آئین - ہر ایک ایک کاغذ کی
لالٹین لئے ہوئی تہی جسکو آتے ہی اونہون نے بجہا دیا -

بہری ہوئی آواز سے ملن نے کہا کیٹ او کیٹ! [illegible] اور
خوشی کی بہدی آواز مین جواب ملا او ملن ملن

اسطرح سے کیٹ کو پرشاد سنگہ رسالدار اور نقیبہ کے ہاتہون سے
نجات ملی - یہہ ایک [illegible] حفاظت تہی جو ایسے ہاتہون سے ہوئی کہ
گویا وہ خدا کی حمایت مین تہی -

ملن نے کبہی شادی ہونے کے بعد پہلے کیٹ کو اسقدر زور سے اپنے
بغل مین نہین دبایا تہا جسقدر اسوقت جب معلوم ہوا کہ گویا موت
کے بعد ملاقات ہوئی ہے -

آیا کی آنکہون سے خوشی کے آنسو جاری تہے - اور وہ کیٹ کے قدم پر
پڑی ہوئی تہی - ملن نے زاری خوشی کے کشتی کو تیزی سے ہٹایا -
اور پل سے نکل گیا - اوسکی ہاتہ لگنے پر اسقدر مسرور ہوا کہ اونکے
بہاگنے کا قصہ بہی نہ سن سکا جو مختصر یہہ ہے -

سنتری جو پہاٹک پر تہا اوسنے صاف یہہ کہا زکے وقت بخوبی دیکہا
بہالا - اور آخر اپنے تئین اطمینان دلاکر ہندوستانی زبان مین
اوس سے یہہ کہدیا کہ جاؤ اور چلتے وقت کہا کہ ای اچہی عورت
پر بہا کا نام لیکے داخل ہو

اسطرح سے اجازت لیکر یہہ دونون اور ناچنے والیون مین ملگئی اور ان
لوگون کی نگاہ سے بچکر آیا نے مکان بہر کی سیر کی - پرشاد سنگہ
کے سب عزیز و اقارب عورتین بہی تہین سب نظر آئین - لیکن
کیٹ کا پتہ کہین نہ لگا - اب اوسکے دل مین خیال پیدا ہوا کہ کہین
اسے بہگا تو نہین دیا - لیکن آخر کہان ہے - آخر کار جب یہہ سب
لوگ باہر کوٹہے پر نکل آئی تاکہ آتشبازی دیکہین اوسوقت وہ
سونے کی کمرے مین گئی جہان سینکڑون مرتبہ اوسنے اون تہی
لڑکیون ولی اور پولی کو سلایا تہا اور خوبصورت کیٹ کو کپڑے
پہنائے تہے - آہستہ آہستہ یہہ اوس کمرے مین گئی - دیکہا تو کہڑکی
مین پاؤن لٹکائے بیٹہی ہے گویا گرنے پر آمادہ ہے - اسخوف سے

کہ نہین معلوم کون شخص اوسکی ملاقات کو آیا ہی۔ آیا وہ بہت پٹ
دو وایک باتین اطمینان دلانیکی غرض سے کہین۔ کپڑا پہنا اور
سب کی نظرون سے چھپا ایک پوشیدہ راستہ سے
باغ مین نکل گئی اگرچہ اوسنے یہہ سب حال۔ ملن سے بیان کیا
لیکن ہمارے حضرت کیٹ کو ملنے سے اسقدر خوش تہے کہ اونہون
نے بہت کم سنا۔ یہہ سب کہکر اوسنے ایک کشتی دریا مین ڈالدی
جو اوسنے طیار کی تہی۔ ہیرا سنگہ شمس الدین خان اور گنگارام کو
تعجب ہوا جب تلاش کیا اور دیکہا کہ وہ چلدی۔ ملن وغیرہ لگاتار
پل کے قریب گئے اور وہان سے پاپیادہ میرٹہ کو روانہ ہوئے جس
سڑک پر مشکل سے ہنوز تین ہی میل گئے ہون گے کہ گہوڑونکی ٹاپونکی
آواز سنائی دی۔ ملن کو معلوم ہوا کہ کسی گارڈ کا پٹرول کسی
افسر کی ماتحتی مین تیس آدمیون سے آیا ہے۔ یہہ تینون مسافر ...
سیٹی کی غرض سے ... پر باغی سوار ... نکلین کہ انگریز
مایوس ... ملن نے ... کوشش کیا کہ اپنا حال ... کر کے
بیان کرکے۔

جب اون سپاہیون نے ... ایک انگریزی
لیڈی اور ... کہ ... مسٹر ملن اوکی
حفاظت مین ہیتا اونہون نے زور سے نعرہ خوشی بلند کیا۔

ملن نے اینا اور جیکے ... کا حال ... بیان کردیا تہا کہ وہ روز
اوس رات کی آفتون سے بچ گئی ہین۔ لیکن ابہی تک غریب پولی کی کیچکو
خبر نہین۔

افسر نے شاہ حذان کی گانون مین جو قریب ہی تہا ایک یکہ بہم پہونچایا
یکہ والے نیون ہی کسیقدر غدر کیا لیکن پہر ایک گوی کی ٹپہ پر لیجانے پر
وہ راضی ہوا کہ آیا اور کیٹ کو سوار کرکے لیجائے اب لطیف مسمار
شہر دہلی تک پہونچایا جہان اب ملن کو شہر دہلی کے حالات اپنے افسر
سے بیان کرنا تہے۔

اوسنے اپنے ذاتی مشاہدہ سے جو کچھ دریافت کیا تہا اور جو کچھ اوسکو
معلوم ہوا تہا سب اوسنے بیان کیا ہم رجمنٹین باغی بنگال فوج
پیدل کی۔ آٹھ نکر سوار کے جنمین خاص کر مسلمان ہین۔

۲ ہزار ۶ سو دو سری باغی اور ایک سنٹرل تعداد گولہ انداز
کی ہے۔

چونسٹہوان باب

کوہ المو ڑہ کے قریب

اوس سیدہ ہی شخص نپٹ ڈو وائی نے اپنے ملک کی رسم کے موافق
اس امر کے بیان کرنے مین غلطی کی تہی کہ فوج برگیڈیر گریوز
کی ماتحتی مین انبالہ کو ... گئی ہے۔ یہہ
لوگ میرٹہ ہی مین رہتے تہے جہان انہون نے اس امر
مین کوئی کوشش اوٹہا نہ رکہی تہی اپنے مقام کو غیر کے
حملون سے محفوظ رکہنے کے لیئے خوب مضبوط بنائین۔
میرٹہ مین آنے کے بعد ملن اور کیٹ کو صرف دو روز
آرام کرنا نصیب ہوا۔ لیکن یہہ دو دن پچہلے تمام تینون
کے خوش مین کافی تہے کیٹ کے نظر کے سامنے ... وقت
وہ خوفناک خواب رہتا تہا جسکے بہول جانے کی وہ کوشش
کرتی تہی ... سڑک پر تہا گہومنا۔ شاہجہان کی
مسجد والی خوفناک رات مین محسن جی کے گہر مین رہنا۔
... کو بہاگنے کی کوشش کرنا۔ اب یہہ باتین بہولنے
کو نہین کہ اوسنے اپنا سر ملن کی چہاتی پر رکہا اور دیکہا
تو اوسکا بازو اپنے گرد پایا۔
مگر افسوس وہ پہر جدا ہونے سے نہ بچ سکی تہی۔
جو فوج انبالہ سے آرہی تہی ... برگیڈیر گریوس جسکی
کمان کرتے تہے ... میرٹہ سے چلی اور
باغیون کی بہت بڑی جماعت پر حملہ آور ہوئی جو دہلی سے
۵ میل اوس جانب جمع تہی۔ ملن اوس فوج مین شامل
ہوا جسمین بہت سے فوجی اور سول دونون قسم کے لوگ
شریک تہے وہ کیٹ سے رخصت ہوا اور لیڈیون کے
ساتہہ اسکو بہی خیمہ مین روتے دہوتے چہوڑا کہ ہمین
ایسا نہوا ان لوگون پر اور کوئی آفت نازل ہو۔ ملن
چار توپین ایک اسکوارڈن اور ... سپاہیون کو لیکر آگے

پڑا جسمین حکم تہا کہ جب تک ایک ہی گولی باقی رہے برابر سر کیئے جائین اوسے شام کو پہلی پہل کشمیری دروازہ کو جہ اپنے سپاہیون کے ساتہ بڑا ایمان دہوکہ باز باغیون سے مقابل ہوا۔

اسمین شک نہین کہ سپاہی بڑی ہی مضبوط دشمن تہے اسلیئے کہ بہادر انگریزی افسرون سے قواعد سیکہے ہوئے تہے وہی افسر جنکو اونہون نے مار ڈالا تہا۔ یہہ لوگ سپاہ ہوتا کیطرح لڑے۔ اوسے کسیکو جگہہ نہین دی اور کسیکو چہوڑا اوس سے ان باتون وہ ہندون پہ تہوڑے تہوڑے عرصہ کے بعد ایک آدہ گولی داغتا تہا۔ اور پہر ایک اور قتل اور انتقام کا زمانہ شروع ہوا۔

سپاہیون کی کمان بابو بلی سنگہ۔ نورالدین ہشرف اور نقلقدار کرتے تہے۔ انگریزی سپاہیون کا خوف جوش کہار ہا تہا۔ خون کا بدلہ لینے کا نعرہ جو بہت ٹہیک نعرہ تہا جسکے دلوسے نکل رہا تہا۔ ہزارون عزیز دوست بیویان مائین بہنین اور سب سے زیادہ چہوٹے بچے ہندوستان مین مارے گئے تہے اور ہمارے سپاہیونکے زخم تازہ تہے اسبات کا پورا اطمینان پیدا ہو گیا تہا کہ خدا اونکو اسقدر طاقت بخشیگا کہ ان لوگون کو سزا دیسکین گے۔ اور اون لوگون پر کامیاب ہونگے جنہون نے اس بیرحمی سے عیسائی بچون کو قتل کیا ہے۔ ہندوستان کی طرف سے برابر دین دین کی آواز آتی تہی جو تعجب ظاہر ہوتا تہا کہ اوسوقت بہت سی بیمعاش فوج نکل آئی ہے۔

یہہ شہر کی عورتون کا یہہ نعرہ تہا "عورتون کو یاد کرو" "بچونکو یاد کرو" اور ہزارون آدمی اسمین کا ضائع کیا گیا تہا یہہ لوگ جیسے غازی الدین نگر سے نکلے یہہ ایسی غضبناک فوج تہی کہ باغیون کے ہزار سپاہی اور اسکے صرف چالیس سپاہی اور ایک افسر کام آیا۔

لیکن نوج علی پور مین ٹہری جو دہلی سے ایک دن بہر کا راستہ پر ہے اور تین دن کے بعد رولی ملن جسکو ابہی تک کوئی زخم نہین پہونچا تہا بیمار ہو گئی بہت سی ڈولیون کے ساتہہ میرٹہہ بہیجا گیا جسمین زخمی اور بیمار لوگ تہے۔

کیپٹن جیسے ملن کو جاتے دیکہا تہا جب پہر واپس آئے دیکہکر اوسکے پیار کو یاد کر کے بس سے وہلی آئے تہا ہوا مصیبت اور درد بہی اٹہانا پڑے زخم سہنا پڑے جنکو ایک سپاہی کی بیوی برداشت کیا کرتی ہے۔ اپنی واپسی نے پر وہ خوش ہوئی۔

بہت دن گذر گئے ایک روز علی الصبح اوسوقت کہ ملن خیمہ مین تہی اور وہ گذشتہ قصہ لیٹی ہوئی پڑہکر رہا تہا اوسکے کان مین طبل جنگ کی آواز آئی جسکو سنکر سب سپاہی چالاکی سے اوٹہے اور اپنے اپنے ہتیار اوٹہا لیئے جسوقت یہہ معلوم ہوا کہ نووارد فوج ایک گورکہی سپاہیونکی پلٹن ہے کہ دو کمپنیان جنکے ساتہ ہین تو بہت اطمینان پیدا ہوا مگر وہ اطمینان خوشی اور تعجب سے بدل ہو گیا جب دیکہا اگے آگے مشعل ہے اور ہر ورا اور ڈوائل دونون وردی پہنے ہوئے چلے آتے ہین اور ایک ڈولی مین کوئی لیڈی لیٹی ہوئی ہے لینا کئی میل سے ایک قفس مین سوار آتی تہی جسکو چار کہار لیئے ہوئے تہے کہار فرنگی مین اپنی تائین اوتار رہے تہے —— بہت عرصہ تک یہہ دونون بچہڑی ہوئی بہنین ایک دوسری سے لپٹی رو یا کین اون لوگونکو آجانیکی وجہ سے ملن کو فوج مین شریک ہونے مین کسیقدر دیر ہو گئی۔ آخر ایو رسلی بریگیڈیر دستن کا یہہ حکم لیکر آیا کہ چونکہ دہلی کی لڑائی عرصہ تک رہیگی اس سبب سے سب عورتون اور بچون کو نینی تال بہیجدینا چاہیئے۔ ایک گورکہون کا مقام دامن کوہ الموڑا مین جو میرٹہہ سے ایک سو بیس میل سے زیادہ فاصلہ پر شمال کیجانب ہے۔

ملن "اب جیک چڑہائی کیواسطے"

ایسی بشاشت کے ساتہہ جو بہادر سپاہی کے چہرے پر عموماً ہوتی ہے جیک نے جواب دیا "ہان رولی اور جس روز ہم دہلی پر قبضہ کرینگے وہ ایک معنی سے ایسا دن ہوگا کہ سرخی سے تاریخ ہند مین لکہا جائیگا"

ڈوائل "لیکن ملن تمہارا بنگلہ کہان ہے۔ ہملوگ بیچارے ہرٹ اور کرڈی شراب کیلیئے مرے جاتے ہین۔ قسم ہے کہ خوب وقت پر گورکہون کی کشتی ملگئی اسلیئے کہ دونون بہت تہک گئے ہین اور اگر تہوڑی دیر اور ہوتی تو شاید ہم راستہ بہی بہول جاتے

غرض عجیب و غریب حالات ایک دوسری سی بیان کرنی
لگی تہی۔
یہہ بہت مشکل اور سخت معلوم ہوتا ہی کہ کیٹ اپنی
خاوند سی اور لینا اپنی عاشق سی جدا ہو۔ یہہ لڑکیان
جانتی تہین کہ فوج اون مقامات پر بہت محفوظ ہو گی۔
قبل اسکی کہ یہہ بہنین اچہی طرح سی اپنا حال [illegible]
دوسری سی کہہ سکین کہ گورکہا اور بنگال فوج کی سپاہیونکی
قاصدانہ آواز معلوم ہوئی اور رفتہ رفتہ آواز ڈہول
دوری کی باعث جاتی رہی۔ لینا اور کیٹ دیگر بہت
سی عورتون اور بچون کی ساتہہ جنمین اکثر بیوائین اور
یتیم تہی ایک سپاہیونکی پلٹن جسمین زیادہ تر بیمار اور ضعیف
لوگ تہی زیر حفاظت ہر طرح یہہ ڈولیون گاڑیون گہیو
پالکیون ہاتہیون گہوڑون بیل گاڑیون چہکڑون
شہیلہ متفرق قسم کی سواریون پر سوار تہی۔
کیٹ نی اوس لڑکی کی جو فلپ ایڈر کشمیری دروازہ
سی قتل عام والی روز لایا تہا خاص نگرانی کی اور اسکی
پرداخت مین نیک دل صفایا نی بہت مدد دی۔
لینا اور کیٹ کو اب ہر ایک قسم کی آرام تہی بہت سی
لوگ خدمت اور بیل گاڑی سواری کو حاضر تہی۔
کئی روز کی سخت سفر کی بعد یہہ نینی تال پہنچکر بآرام
رہی کہ جس مقام کا نام سب افسر سول اور فوجی
نہایت شکریہ کی ساتہہ لیتے ہین۔ کیونکہ یہان اونکی
بیویان اور لڑکیان نہایت آرام سی اوس عرصہ مین
رہین کہ جب یہہ لوگ دہلی لکہنو اور کانپور مین باغیون سی
لڑ رہی تہی۔
لینا اور کیٹ بہی دوسری عورتون کے ساتہہ ایک
عرصہ تک نینی تال مین رہین جہان درمیان مین کبہی
کبہی انکو فسادات کی خبرین معلوم ہوا کرتی تہین حالانکہ
اس عرصہ مین دو دفعہ بار اون لوگون کے خطوط ملے
کہ جنمین اونکو محبت اور انس تہا اور جو اسوقت فوج
کے ساتہہ محمد شاہ دہلی پر ضرور فوج سے لڑ رہے
تہے۔
ایک خط [illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک [illegible]
عورتین اور بچی [illegible]
دوسری [illegible]
باعث [illegible]
راستہ [illegible]
گئے [illegible]
تہگ پستہ قد [illegible]
والی اور جبتک [illegible]
والی تہے۔
پس اس طرح سے یہہ بیبیان نینی تال مین [illegible]
بہت مسافت پر [illegible]
حال نہ معلوم تہا کہ کب ختم ہو گی۔
برسات آئی۔ برف پڑنے لگی اور [illegible] کی سیر
وہان کے کہیت میدان سے نظر آتا تہا۔ جنگل
پہول رہے تہے یہہ لڑکیان [illegible] کیونکہ
اب اون سے کہہ دیا گیا تہا کہ وہ اپنے باپ اور
بہائی کو مردہ خیال کرین۔ چونکہ یہہ اپنا وقت شغل
نہ صرف کرتی تہین اس باعث بہت سی لیڈیان
متعجب ہوتی تہین۔ یہہ ہمیشہ کپڑے [illegible] کے سینے مین
مصروف رہتی تہین۔
دو مہینہ گذر گئے تہے کہ لینا کے پاس [illegible] کا خط
آیا۔ اسمین مختصر عبارت مین لکہا تہا کہ وہ [illegible]
بخیریت ہے اور ڈیوائل زخمی ہوا ہے اور ریچل [illegible]

و پادری صاحب کے نسبت خبر ملی ہے کہ دونون بخیریت ہین
پہولی شاہی محل زنانہ مین ہے اور پادری صاحب یا تو
محل یا قلعہ مین قید ہین جنرل کانپر کو امید ہے کہ دونون
کو وہ آزاد کرلین گے۔
لیکن ابھی تک کوئی خبر ڈکی ریورس کی نہین ملی اس
باعث ہم اوسکے نسبت خیال کرلین کہ وہ اب زندہ
نہین ہے۔ ہم لوگون نے جیسے کہ رخصت ہوتے
ہین ایسے ایسے معرکہ دیکھے ہین کہ خدا ایسون کے
بجائے ہمارے عزیز اور اہل قوم اسطرح سے پر حمی سے
ساتھ مارے گئے ہین کہ پیاری لیشا ہمارے دلونمین بار
بار یہ جوش بلند ہوتا ہے کہ مارو مارو مارو دشمکو مارو

پینسٹھوان باب

سزا دینے والی فوج

جون کے اول ہفتہ مین یہ سزا دینے والی فوج جنرل
سر ہنری برنرڈ کے سی بی کے زیر کمان کہ جنہون نے جنگ
کریمیا مین شرکت کی تھی دہلی مین آئے لیکن یہ
مشترک فوج تعداد مین بہت کم تھی اور اس باعث
ایسے وسیع شہر پر حملہ کرنے کے بالکل ناقابل کہ جو اسقدر
قواعد دان اور ہوشیار سپاہیون سے محصور تھا
اور جو لوٹ کھسوٹ کے باعث مست مذہبی جوش مین
پاگل اور محمد شاہ سے لیکر ایک ادنٰی ہندو تک کا یہ خیال
تھا کہ وہ ایک قومی دشمن سے لڑ رہا ہے۔ ہربرٹ نے
اپنا خیمہ پرانے پریڈ گراونڈ کے قریب ڈالا۔ کہ
جس کا حال شروعی بابون مین بیان ہوچکا ہے۔ ملن
اور وڈاس اپنی رجمنٹ کے ساتھ تھے۔ ہیرو چونکہ
۶۰ وین پلٹن کے ساتھ تھا اس باعث اوسکا قیام
ہندو راؤ کے مکان کے قریب تھا۔ ان سب حالات
اور واقعات کے وقت جیک کی رجمنٹ برگیڈیر انگلش
کے زیر کمان لکھنؤ مین کام کر رہی تھی کہ جہان وہ
کمانڈر سے اوس شہر کی جو دہلی سے دو سو اسّی میل
کے قریب ہے محافظت کر رہا تھا۔
ہربرٹ کے کیمپ مین داخل ہوتے ہی بہت شور و غوغا
ہوا کیونکہ یہ اپنے سپاہیون مین ہر دل عزیز رہتا تھا
ہر ایک مسٹ ... نیگلے مین اوسکی شرکت ...
کچہ انوالہ مین اسقدر کامیابی حاصل کی تھی کہ لوگ
اوس سے محبت کرتے تھے۔ بہت سے لوگ مبارکباد
دینے آئے جس مین کرنل رڈکن بھی تھا کہ جس کی
سنجیدگی و مسکراہٹ معمولی تھی اور جس سے
ہاتھ ملاتے وقت ہربرٹ کے یہ دل مین گذرا کہ اب
اسکی دغا کو بھول جاؤن اور معاف کردون
توجہ مین اوسوقت تک جب تک کہ سپاہیون نے
بار دلاسرائے مین غنیم سے مقابلہ کرکے توپین نہ چھین لین
کوئی توپ نہ تھی گولہ اندازون کو قتل کر ڈالا تھا۔ اور
اونھین توپون سے حملہ کرنے کے وقت کام لیا۔
وڈاس تھوڑے سے فیزلیر لوگون کے ساتھ غنیم
کا کابلی دروازے تک پیچھا کیے چلا گیا اور اوس
بہادری کے صلہ مین بائین ٹانگ مین اوسکے ایک
گولی لگی۔ ایک مورخ کا بیان ہے وہ یہان ایک
گاڑی ملی کہ جسکی نسبت خیال تھا کہ یہ گولی و بارود
سے بھری ہوئی ہے لیکن بخوبی دیکھنے پر معلوم
ہوا کہ اوسمین عیسائی لڑکون اور بچون کے اعضا
کٹے کاٹے پڑے ہوئے ہین۔ یقیناً یہ گاڑی وہی
تھی جو کرنل رڈکن کو ایک مہینے قبل چھوڑنا پڑی
تھی اور جسمین ۴۵ وین پلٹن کے افسرون کی لاشین
تھین۔
ہفتون اور مہینون تک دہلی کے محاصرہ کی تدبیر ہوتی
رہی۔ گرمی۔ دھوپ۔ مینھ۔ بخار۔ زخم اور موت نے ہین

اسکی فکر رہی ہو رہی تھین - یہ خوشنما شہر مع اپنی سفید
سنگی منیارون کے ویسا ہی تھا کہ جبکہ چاندنی
اب بھی اپنا ویسا ہی لطف دکھا رہی تھی - دن بھر
گولون اور گولیون کی آواز آیا کرتی اور سیکی ساتھ بندوقونکی
آواز وائین ؛ انکی رنز ہوا کرتی - یہ بدلہ لینے والی فوج بھی
ہٹتی جاتی - ایک دو کام بہادری کے اس فوج سے روز
ہوا کرتے تھے - دہلی گزٹ کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ جب بغاوت
دغا بازی سے ہندوستان کے سب سے عمدہ صورتون مین
ہو رہی تھی جب ایک رجمنٹ کے عہدہ دو سری رجمنٹ
بغاوت اختیار کرتی تھی جب بہادر سپاہی مارے جاتے
یا وہ اپنے ہی افسرون سے علیحدہ کئے جاتے جب بچے
پیدل کئے جاتے یا کمرے کرسے اونکے اور اڑائے جاتے
جب انسانیت کی بے عزتی اور حکومت کی اہانت ہوتی
اوسوقت یہ چھوٹی سی فوج دہلی کے سامنے پڑی ہوئی
اپنی جگہ پر مضبوطی سے کھڑی باغیونکو اطمینان دلاتی کہ
کوئی سزا ضروری ہے - ریورسلی نے جواب اسٹاف
سے ہیڈکوارٹر کو جو ہندو راے کے مکان کے قریب آیا
تھا کہا "کل پہلی تاریخ ہے اور جیسا جنرل امید کرتے ہین
شہر مین یہ لوگ کوئی بہت بڑا جلسہ کرین گے کل فوج
مسلح ہتھیار رہیگی اور اسواسطے سب لوگ تیار رہو"
نزنگ ہمیل نے پوچھا "اور خاص کل شہر کی"
"کل عید کا تیوہار ہے اور یہ مسلمان بدمعاش باغی
کل ضرور کچھ نہ کچھ کرین گے" یہ کہکر ریورسلی گھانس پر
لیٹ گیا کہ جو اب ہرروز کا خیمہ یا گھر یا جھوپڑے یا جو کچھ
ہوتا بین تھی -
ہمیل نے کہا "اگر یہ لوگ دہلی سے اوسوقت کے پہلے
کہ مدراس اور بمبئی سے یہان فوج آوے یورپ کا ذکر
نہ نکلے تو ایک بات ضرور ہے کہ ہمکو گنکا بخار اور گرمی
بالکل بار [illegible]

لیکن فوج بہت جلد آرہی ہے ہم ؟ ، ویں ہائی لینڈر فوج
کا انتظار کرتے ہین"
"ہائی لینڈر یہ نہین معلوم کہ وہ کیونکر ان سخت مہینون
کی گرمی برداشت کرین گے"
ہرورسٹ "اگر ہم رات کو اپنا حملہ کرین تو پھر خوب تماشہ ہو
مجھکو کبھی امید ہے تم واقف ہو کہ ہم دہلی کو ایک جانب
سے گھیر سکتے ہین اور دوسری طرف سے اپنی اور فوج
کا انتظار کرسکتے ہین - ایک مرتبہ داخل ہو جاوین تو
پھر جنرل کا حکم نہ لیوین گے"
ہرورسٹ "ریورسلی - مین نے وہ حصہ بخوبی یاد کر لیا ہے
کہ جسمین اونھون نے لکھا ہے "کہ میجر جنرل کو فوج
سے یا وہ لانے کی ضرورت نہین ہے کہ باغیون کو
بالکل جگہہ نہ دیجاوے اور سبکے ساتھ اپنی ملک
اور انسانیت کی عزت ہم لوگون کو چاہیے کہ عورتون
اور بچون کو بچاوین - لیکن مین کہتا ہون (دل تو
نہیں تال مین ہے بلکہ یہ قتل اور مار پیٹ ختم ہو اسقدر
ہندوستانیون اور یورپین لوگون کی لاشون
سے جتنی ہاے گرد پڑی ہوئی ہین میری سپاہ
ابھی ہمکو کام کرنا پڑے گا"
ریورسلی "سخت کام ہین اسی واسطے یہ لگائے
اور بوٹ پہنے سوتا ہون"
"ہم سب یہی کرتے ہین"
ریورسلی "ہان لیکن مین خیال کرتا ہون کہ شکسپیر
نے کسی موقع پر لکھا ہے "چونکہ مین ہمیشہ زندہ
نہین رہ سکتا اس سے بہتر ہے کہ برابر تکلیف
اور مصیبت مین رہ کر خاک مین ملجاؤن" اور سچ
ہے لیکن اب پریشان ہوگیا ہون سواے خوف کے
نہ کچھ فائدہ نہ عزت"
[illegible] یاد رکھو [illegible] ہم سزا دینے والے ان دونون کے

ایک کی بھی دعوت نہیں کرتے۔
دو اچھا دوست ایک گلاس شراب اور دو کباب ہم پیالہ
کیونکہ ہمکو کچھ شب کو بھیڑیوں اور سیاہ دو مکھو
بہت سا گوشت اور ہڈیاں نذر کرنی ہیں۔
ریو ہسلی نے خبر دی کہ دہلی کی راہ ایکطرف سے
کھلی ہوئی ہے - پانچ رجمنٹیں رسالہ کی ظالم باغی
مرادآباد - بریلی - شاہجہانپور کے جمنا سے اوس پار
شہر میں سبز جھنڈا اوٹھائے جاتے ہوے
دکھلائی دیئے -
دہلی کی سڑکیں خصوصاً وہ جو کرنال کو گئی تھیں
بھیڑیوں اونٹوں اور دوسری جانوروں سے بھری
ہوئی تھیں گری ہوئی مکانات مسجدیں یا پرانی قبریا
ولیوں کے نشانات افسوسناک حالت بتلاتے
تھے - کھجور انبہ اور پیپل کے درخت شہر کے گرد
بالکل ماتم کرتے ہوے نظر آتے تھے کیونکہ گولیوں
نے انکی پتیوں [illegible]ن کو خراب کر دیا تھا - جنرل
بہادر سر ہنری برنرڈ مر گیا اسکے بعد اوسکا قائم
مقام ریڈ بھی بیماری کے باعث مجبور ہوا اور
کل کمان اب سر ولسن کو لینا پڑی -
اب کل فوج آگئی تھی اور جیک نے ایک عجیب
صورت بنائی تھی روز بروز فوج کے آنے سے
بشاشی زیادہ ہوتی جاتی تھی - کچھ ڈھیلی پوشاک
پہنے ہوی پٹھان اور دیگر ہندوستانی
ولسن کی فوج کے ساتھ یا تو دولت کی لالچ
سے یا دوسری موقعہ دغابازی کی انتظار میں تھے
شب ہوگئی تھی اور سوائے اسکے کہ وہ کہار کسیقدر
غل کرتے تھے جو بیماروں یا زخمیوں کو لیجاتے تھے بالکل
سناٹا تھا -

چھیانسٹھواں باب

شب عید

باغیان دہلی میں اودھ دوآب بلکہ بندیلکھنڈ سیالکوٹ
بریلی اور روہیلکھنڈ کے باغی بھی شامل تھے کہ جہان کی
رانی جہانسی نے انکو بھیجا تھا جنھے اپنے سامنے چالیس
گوروں کو قتل کرا دیا تھا - پانی پت جو کرنال اور
دوسری جگہوں سے قریب تیس ہزار پیدل اور
سوار کے جمع ہو گئے تھے حالانکہ انگریزی سپاہیوں کی
مشکل سے ایک ثلث تعداد ہوگی -
ایک روز شاہ دہلی نے اپنے خاص پسند و مقبول زینت
محل سے جب دہلی میں بریلی کی رجمنٹ داخل ہوئی
تھی کہا کہ دعا ہے انگریز کافر لوگ ہی کی سڑکیں اور [illegible] کے
گرد اگرد گھوڑی بنا سکتے ہیں لیکن ہندوستان
ایک کا دو تو ہو کے باعث نکل گیا [illegible]
سمجھے۔
بعد عشرہ محرم کے انتظار میں تھے اہل اسلام بہت تیزی سے
تھی جبکہ لوگ سالانہ خوشی اوس قربانی کی کرتے
تھے جو کہ ابراہیم نے اسمعیل کی کی تھی - اسمعیل
جیسا کہ مورخوں کا بیان ہے آدم کا اکیلا
لڑکا تھا جسکو اوسنے خدا کے حکم سے تین بار بطور
انسانی قربانی کے نذر کر دیا - یہہ شب پہلی اگست کی
تھی - موسم برسات کی گرمی کے خاتمہ کا دن کہ
جس روز باغیوں نے چاہا کہ جنرل ولسن کی فوجکو
ہٹا کر ہم لوگ عید کریں -
نپیل نے کہا ضرور طیار ہو (بگل کی آواز سنکر)
یہہ لوگ اب چل رہے ہیں۔
دو کیا ہو وین رفل لڑ رہی ہے۔
وہاں اور ہماری تھوڑی سی لوگ بھی سب سامنے
ہیں - ہائے اگر اسوقت پوری بیڑی ہوتی تو کیا
مزے سے یہہ رات گذرتی۔

"بہت اچھا فریڈک ایک منٹ مین تمہارے ساتھ ہونگا"
اوسنے نہایت ہوشیاری سے ایک خط پر مہر لگائی اور
بند کیا جو عرصہ سے لکھہ رہا تھا کیونکہ اوسکو بہی مثل
ہر ایک بہادر شخص کے خوف تہا کہ کہین مین لوٹکر نہ
نہ آؤن۔ یہہ خط لینا کے نام نینی تال کے پتہ سے تہا
اوسنے فوراً تلوار اور بندوق اوٹہائی اور اپنی فوج کے
سرغنائی کو پہونچا۔ نامردی نالایقی یا بدمعاشی
کے باعث بڈھے شاہ دہلی نے مجبوراً اپنے لڑکونکو
فوج کی کمان سے ہٹالیا تہا یہہ سردار باغیان بریلی کی
سپردگی جنے مستعدیسی کام شروع کیا۔ اسنے ارادہ
کیا کہ چہوٹے پل ہو کر توپین نکال لیجاوین کہ ولسن
کے قریب جاکر گولہ سر کرین لیکن پانی کے زور شور
اور دھاری کے باعث وہ پہر رہا جس باعث اوسکو
دوسری گولیون سے کام لینا پڑا۔

رات بہر خوب جنگ رہی۔ جلتی بلتی گولیان و گولے
ایک جانب سے دوسری جانب کو جاتے تہے مسلمان
ہند و نعرۂ افسوس اور ہر سے انگریزی نعرہ خوشی مارتے
تہے لیکن ایسی بے موقع گولیان چلائی گئین کہ صبح ۱۲
آدمی ولسن کی فوج کے مارے گئے اور زخمی ہوے حالانکہ
دو سو غنیم کے کام آئے۔

اسطرحسے شب عید گذری۔

ہندو راؤ کے مکان کے قریب ہرور کے سپاہی رات بہر
گولیان چلایا کیئے اوسکے کارتوس سب خرچ ہوگئے
اس باعث صبح کو یہہ اپنے مقام سے ہٹے اور انہون
نے گولیون کا سر کرنا بند کیا کہ اتنے مین ایک سو
آدمیون سے ایک جماعت جسکا سرغنہ کوئی بدمعاش
اردلی تہا۔ انکے قریب آیا۔ یہہ سرغنہ ڈہیلی ڈھالی
پوشاک پہنے چلا رہا تہا۔ محمد بہادر شاہ کی فتح!
اللہ اب بہی ان ملعون کافرونکو غارت کرے۔

جیک نے اپنی تلوار میان سے نکال کر اوس مقام سے
جہان کہڑا تہا اپنے سپاہیون کے جانب مخاطب
ہو کر کہا "جوانو اپنی تلوارین لیکر مستعد ہو۔
(اوس بدمعاش کیطرف جہک کر) لڑکون اور
عورتون کو یاد کرو گو وہ ایک کو پانچ ہین مگر چلے
آؤ یارو چلو بدلا لینا ہے اور وکٹوریہ کراس تمغہ"
یہہ درد بیشک اب بہاگ رہا تہا کہ ریڈر کی ایک
کندہ بندوق نے اسکو اودہمرا کر دیا اور خیال کیا کہ مرگیا
لیکن یہہ لوٹ کر چاہتا تہا کہ پیرون پر گر پڑے۔
ریڈر۔ اگر ایک بہی کارتوس ہو تو بدمعاش کے گولی
مارو۔

"تلوار مارو تلوار مارو"

"مارو" ایک گولی اور اس بدمعاش پاجی کا خاتمہ
کرو" تین مرتبہ اسکی طرف چلائی گئی لیکن یہہ بچکر
بچگیا۔

ہرور نے کہا "ٹہرو جوانو مین اس بدمعاش کو
جانتا ہون پڑا رہیگا یا اوٹھکر کچھ کہیگا (ذور سے
ایک ٹہوکر مارکر) کیا تو اسم اعلی ہی ہے نہ جو پادری
وسٹین کا خدمتگار تہا۔

"ہان صاحب" سپاہیون نے اسکو گہسیٹا اور سب ہتیار
چہین لیئے۔

ہرور نے پوچھا "بول اب کیا تجکو کہنا ہو کہ مین تجکو اس نیم
کے نیچے مین نہ ٹانگ دون"

دونون ہاتھہ جوڑکر "مجکو عرض بہت کچھ کہنا تہا جسکو شاید آپ
سننا پسند کرین گے"

"جو مین سننا پسند کرونگا کیون رے اچھا کہا"

"مین تمکو بتلا سکتا ہون کہ پادری وسٹین جنا اور مس پالا
پولی اسوقت کہان ہین"

متعجب ہو کر "تم بتلا سکتے ہو"

سلم علی نے سلام کیا اور ہاتھ اپنے اور بھی مضبوطی
سے بند کیے۔

نے پستول نکال کر جس سے یہ خدمتگار گھبرایا"
تو پھر کہاں"

"جان بخشی کیجیے"

میں کچھ وعدہ نہیں کرتا۔ اس بدمعاش کے ہاتھ پیر
باندھ کر زندہ وہاں لیچلو (سوچ کر) اچھا بیگم فوراً
بتاؤ وہ کہاں ہیں؟ ہو تو ورنہ میں ابھی خاتمہ کردونگا"

"محل ہی میں"

"محفوظ"

"بالکل محفوظ صاحب"

"کیا ثبوت اسکا ہے"

"درویش سے جو وہاں پڑا ہے پوچھو۔ اگر وہ مر گیا
ہوگا تو اسکی تصدیق کریگا حافظ فلاح الدین کبھی جھوٹ
نہیں بولتا ہے"

درویش جسکے قریب گولی ہو کر نکلی تھی اور جسکا صرف
اسیقدر نقصان ہوا تھا کہ اوسکا عزیز سانپ اوس سے
چھوٹ گیا تھا اوٹھایا اور خدمتگار کے ساتھ رسی میں
باندھا گیا اور دونوں ہندو راے کے مکان تک گھسیٹے
گئے کہ جہاں ہرو جنرل کے روبرو ان دونوں کو
لے گیا کہ ان سے سب حال سنے۔ انکے اظہارات ڈرائنگ
روم میں ہوئے

اس کمرے کا گو سب اسباب غارت کر دیا گیا تھا لیکن
دیواروں کی تصویریں سب اوسی طرح سے تھیں جیسی پہلے
تھیں ایک تصویر ایک بنگال کے شیر کی وشنو کی صورت
کنول کے پھول میں بنی ہوئی تھی۔ اس وشنو کی
تصویر کے گرد بہت سے بندروں اور سوروں کی
تصویروں کا مجمع تھا۔

یہ رتما از خدمتگار جسکا حال ہمنے ابھی تک نہیں لکھا ہے

ایک لمبا مضبوط آدمی تھا بڑے بڑے پنجہ بڑی ناک
آنکھیں بڑی بڑی اور بالکل سیاہ داڑھی سفید اور
اب کندھے تک خبر لیتی تھی۔ سبز پگڑی دیے تھے
اس باعث کہ یہ رنگ پیغمبر کو پسند تھا کل چہرے سے
ظالمانہ اور باغیانہ وحشت مجذوبی ظاہر ہوتی تھی جب
اسکی شہادت شروع ہوئی۔ اوسنے ملن ہرو اور
اور بہت سے افسروں کو جو کان لگائے سن رہے تھے
(کیونکہ جو کچھ ابتک دہلی میں ہوا اوسکے حالات سے
کوئی واقف ہی نہ تھا۔) کہ پادری صاحب اور اونکی
لڑکیاں اوسی روز شاہی محل میں داخل ہوئیں کہ جب
میرٹھ سے باغی داخل دہلی ہوے میں انگوٹھا کر لیتا تھا
کہ بابو بلی سنگھ نے پانچ سو آدمیوں سے آکر محل میں
پہونچایا۔ اپنے مالک کے بچانے میں اوسکے
تین زخم لگے (جن زخموں کے دکھلانے کو وہ
طیار تھا۔ حالانکہ زخم ایک لڑائی میں لگا تھا جو شہر
میں ایک شرابی سے مڈبھیڑ ہو گئی تھی اسکے سوا
اوسنے اپنے اوس رنج اور افسوس و صدمات کو بہت سے
حالات بتلائے جو اوس مشفق اور پیارے مالک کے
قید ہونے سے اوسکو پہونچے جو قلعہ سلی پورٹ
میں اب قید تھا اور مس پولی صنو ابو بکر کے زنانہ
میں تھی۔

ان حالات کو سنکر افسروں میں غصہ بھی پیدا ہوا
خاندان تیموریہ کے اس قائم مقام پر ایک آدھ طعن بھی
سنائی گئی۔

جنرل نے حکم دیا "اس شخص کو لیجاؤ اور تا حکم ثانی نگرانی میں
رکھو اور درویش کو لاؤ"

حافظ فلاح الدین گو ایک مذہبی فقیر تھا لیکن جیسا کہ
شروع لفظ اوسکے نام کا ظاہر کرتا ہے پورے قرآن
کا حافظ تھا اس دو ماہ کے فساد میں کچھ

زیادہ مالدار نہین ہوا تھا اوسکی تاریخی ورنہ ابھی تک
اوسکے ناپاک جسم کو ڈھکے ہوئے تھی اوسکے بالون مین
اوسی طرح تیل پڑا ہوا تھا۔ لیکن اوسکے رخسارون پر
گڈھے پڑگئے تھے۔ اوسکے ہاتھ پ ہتیلہ کی طرح ہلتے
رہتے تھے۔ اوسکی آنکھین سرخ تھین۔ اسنے اسکی تفسیر
کی۔ پوچھا پادری اور اوسکی لڑکی ابھی تک محل مین زندہ
ہین۔ کہا ہان دونون کو اوسنے دیکھا ہے۔ پادری
کمزور اور بیمار ایک چارپائی پر پڑا ہوا ہے پولی کو اوسنے
دیکھا تھا کہ زنانہ باغ مین ایک غلام پر تاتی تھی جیسی
بیگم ہی۔ درویش نے نہایت حقارت سے دریافت کیا
ایک لڑکی کے بھگانے مین کیا جرم۔ کیا پاک قرآن مین پیغمبر
نے نہین بتلایا ہے کہ امیرون سے پانچ سو سال پہلے غریب
لوگ بہشت مین داخل ہونگے (اسی باعث ہمکو تمکو اور
تمکو اطمینان ہے) اور جب پیغمبر نے جہنم کیجانب نگاہ کی
تو معلوم ہوا کہ دوزخ مین زیادہ تر عورتین ہی ہین
یہی انکو بھی معلوم ہوا اور یہی ہوگا۔"

جنرل نے کہا "اچھا اسکو بھی لیجاؤ۔ مسٹر جنٹ رئیدر اور
اوسکی بیوی محافظت ہو اور تمنے ہمکو دھوکا دیا ہے تو
مین تمکو اور تھوڑے سیاہ ملعونون کے ساتھ توپ پر
رکھ کر اوڑا دونگا۔"

درویش نے مستعدی سے کہا "ہماری کالے رنگ کی حقارت
نہ کرو۔ کیونکہ اوسکا فرق تم واقف نہین۔ جب خدا نے زمین
بنائی تھی تو اوسنے تین فرشتون یعنی جبرئیل میکائیل اور
اسرافیل کو بھیجا تھا کہ سات مٹھی مٹی سات حصہ دنیا اور
سات طبقون سے لاوین۔ اس مٹی سے اوسنے آدم کو
بنایا اور اسی باعث متفرق رنگ کے لوگ ہین۔"

ہرورنے پوچھا "لیکن اوسوقت ایک باپ اور بیوا ور [illegible]
محبت کہان تھی کہ جب تمنے معصوم بچون اور لڑکیون کے
مارنے کا عام اعلان کیا تھا۔"

"تصویر والو تم مجھسے ایسا سوال کرتے ہو؟ مین نے یہی
کہا کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہ بت پرستون کی ہویاتن
اونچے ہین اور یہ انکی موت کا وقت آگیا تھا حضرت
پیغمبر کا قول ہے کہ ہر ایک قوم کا ایک وقت غارتگری ہے
جو نہین آل سکتا اور مجھے معلوم ہوا کہ تمھاری قوم کی
حکومت ہندوستان سے گذر گئی تھی۔"

جنرل نے بے صبری سے کہا "ہان شیطان۔ ہان وقت
گذر گیا ہم اسکو دیکھین گے۔ اچھا اس بدمعاش کو
لیجاؤ اور مسٹر ... ہم لوگ مشورہ کرین کہ اس خبر
پر جو ہمنے سنی ہے کیا کرین۔"

ہرورنے کہا "کیا مین ایک مشورہ بتلاؤن جنرل
جنرل صاحب سے قریب جو قلعہ ہوا اوسپر ہم لوگ سبز
جھنڈا کھینچین اور کہین کہ یہ لوگ ہمارے سپرد کیے
جاوین۔ اور اگر یہ آپ کام میرے سپرد کرین۔ تو
مین تیار ہون"

ملن نے آگے بڑھ کر کہا "نہین میرے دوست پادری
کے داماد ہونے کے باعث یہ کام میرے سپرد ہونا
چاہیے"

ہرورد کا رنگ بدلا اور قبل اسکے کہ جنرل کچھ کہہ چکے کرنل
رڈگون نے کہا "شریفو اگر ایسا خوفناک کام ہونا چاہیے
تو مجھکو اسکی عزت حاصل ہونا چاہیے"

ملن نے بھوؤن کو چڑھا کر پوچھا "کیون"

"تم سے زیادہ مرتبہ اور افسری کے باعث۔"

جنرل نے کہا "یہ کام بہت خوفناک ہوگا۔ کیونکہ مجھکو
امید نہین کہ یہ لوگ اس سبز جھنڈے کی بھی حرمت
کرینگے اور پھر سفید جھنڈے کی تو بالکل نہین
اور اس سے مجھکو کیا سروکار مین تو صرف لیجانے والا
ہونگا"

ہرورنے کسیقدر چہرہ غصہ مین بنا کر کہا "آپ جائیگا

کرنل صاحب"

"کپتان صاحب مین بالکل ناواقف ہون کہ کیون مین ٹی وڑیکا
صاحب اور اونکے خاندان کے کام نہ آؤن"

بیگم کی زبان سے نکلا "آپ" کہ رڈکن نے فوراً اسکو ٹوکا
کہا "مقبل ہمارے پرانا اور قیمتی دوست"

حضور نے کچھ نہین کہا اسکو حرکت ہوتی تھی لیکن کچھ
زبان سے نہین نکلا کہ جنرل نے فوراً کہا "ہمن حکم
ہندوستانی زبان سے بخوبی واقف ہوا ہے پیغام
شاہ دہلی کے نام لکہو کہ فوراً ان دونون قیدیون کو حوالہ
کرین۔ اگر وہ دونون ہم آدمیون کی جان بچانا چاہتے ہین
جو ہمارے ہاتھون مین ہین کہ کل توپ پر رکہکر اوڑا دیئے
جاوینگے"

کرنل رڈکن نے پوچھا "کس دروازے پر جاکر مین پیغام
دونگا"

"کسی نزدیک والے پر ہملوگ اب وقت نہین
کہو سکتے"

"اچھا تو پہر کابلی ہی دروازے پر دیدونگا"

ایک آدھی گھنٹہ اور جب ذرا دہوپ ڈہلی اور جتنے سب
ٹفن کہاکر حضور اور رلن نے کسقدر حسد کے ساتھ دیکھا
کہ کرنل رڈکن جہنڈا لیکر اگر ایک بگل بجانیوالے کو لیکر سفید دستانے
پہنے بہالا لگائے ہوئے گیا"

گولیون اور گولون کا چلنا بند ہوگیا تہا اور شہر پناہ سے
دوپہر کی گرمی کے بعد معلوم ہوتا تہا کہ آگ نکل رہی ہے
یہہ دونون شخص کابلی دروازے کیطرف خاموشی
اور اطمینان کے ساتھ بڑہے گرد سیاہ دشمن برابر تاک
جہانک مین تہے اور بہت سے لوگ قہقہہ لگا رہے تہے
"چلے آؤ صاحب۔ چلو صاحب۔ اہاہا"

جب ایک گولی کی تپہ پر ہوئی تو کرنل نے لگام اوٹہاکر
باآواز بلند کہا "حضور بادشاہ محمد بہادر شاہ دہلی کے نام
ملکہ معظمہ کیجانب سے ایک خط ہے"

کرنل نے یہہ صاف ہندوستانی زبان مین کہا۔ بڑا
کابلی دروازہ کہلا اور بہت سے سپاہی وردیان پہنے
ہوئے نکلے تلوارین آفتاب مین چمک رہی تہین۔
یہہ لوگ سالٹان پلٹن یا تیسرے بنگال رسالہ کے تہے
اس فوج نے کرنل کے ساتھ گجرات مین کام کیا تہا۔
اس باعث پوری امید مین آگے بڑہا اور جیسے ہی
کہ خط نزدیک کے افسر کو دیا کہ ایک سپاہی نے پیچہے سے
انکے سر کے قریب گولی ماری اور گرادیا۔

اسطرح سے بدقسمت رڈکن گرا اور گہوڑا کرشن گنج کی
طرف زقند بہرتا ہوا چلا گیا۔ ادہر یہہ بگل بجانیوالا
گولیون کی بوچہار سے اپنے گہوڑے کے تیز کرنے سے
بچگیا لیکن پیچہے پہر کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ لوگ
تلوارون اور سنگینون سے غریب رڈکن کی لاش
کاٹ رہے ہین یہہ کابلی دروازے کے باہر پہینکدی
گئی اور وہ بند ہوگیا۔

حضور کی زبان سے ایک نعرہ اس ظلم اور غضب کو
دیکہکر نکلا کہ جس ظلم کو اسنے دور ہی سے دیکہا تہا"
"غریب رڈکن۔ ہم دونون بہت بچے"

خط وہان بہیجا گیا لیکن کبہی کوئی جواب نہ آیا اور
اوسوقت سے کوئی جہنڈا صلح یا امن کا دہلی کو نہین
بہیجا گیا۔ اس واقعہ سے فوج کا غصہ مثل بخار کے
تیز ہوا اور اونہون نے نہایت جوش سے ۱۴
اگست کو فوج کی آمد منائی۔ ۷ دین کو پنجاب کی
فوج پیدل آئی۔ اور ۷ کو جیک نے لینا کو لکہا۔
"دو بیٹریان سب کام کر رہی ہین دو گھنٹہ سے کم مین
امید ہے ہملوگ صفایا کر دین۔ دیوارین گر رہی ہین
اور اوسوقت لینا امید ہے کہ کہوئے ہوؤنکو
ہم پائین۔"

سترھوان باب

ایک شہید

پولی کو غور کرنے پر بہت افسوس معلوم ہوا کہ اوسنے
ناحق ابوبکر کو اپنی جہان کی خبر دی کیونکہ اوسی وقت
اوسنے اوسکو اطلاع دی تھی کہ تمہاری بہنین اور وہ نینا
صاحب اوس جھوٹے سے دریا کے پار جہان لڑائی ہوئی تھی اوسکے
سپاہی اونکا پتہ نہ لگا سکے سوا اسکے خبر کو پورا اعتبار
ہے کہ صاحب دریا مین ڈوب گیا۔"
اسیقدر پولی کی اون لوگون کو خبر لگتی تھی کہ جو اوسکو
پیار کرتا اور عزیز رکھتے اور ابوبکر نے یہہ بھی بتلایا کہ وہ
افسر جو نینا کو پکڑنے گیا تھا کل کوتوالی میں لایا گیا
پھانسی چڑھا دیا گیا کہ وہ نینا کو نہین لایا تھا
اس امید سے کہ شاید پولی کے دل سے دردناک
خیالات دور کرے ابوبکر نے اوسکو زنانہ کی دیگر عورتون
کے ساتھہ رہنے کا حکم دیا زنانہ مین جانے سے اون
تمام ولیڈیون مین بہت تعجب پیدا ہوا کہ جو تعلقدارون
زمینداران دہلی و اودھ کی لڑکیان تھین یہہ لوگ
عمدہ عمدہ زیورات سے لدی ہوئی تھین جنکا زیادہ
حصہ گلے اور ہاتھون کے گرد تھا لیکن پولی کے
پاس کوئی دوسرا سوا اوسکے سنہلے بالون کے
نہ تھا۔ دھمکیون و خوشامد مین ناکامیابی ہوئی کہ یہہ
بھی وہی زیورات پہنے جنکا ملازمین ابوبکر نے پورا
ڈھیر سامنے لگا دیا تھا۔
ان زنانہ کی عورتون نے سمجھانا اور ریجھانا شروع
کیا خوشامد و درآمد سے اوسکے حسن دلفریب کی
تعریف کرکے غرضکہ ہر ایک کوشش کی۔
شاہزادے نے بہت سی عیسائی عورتونکو اسباعث
ذبح نہین کروا ڈالا کہ اون سینکڑون سے ایک بھی
اوسکی محل مین داخل نہین ہوا چاہتی تھی۔"

ان عورتون نے جب "نور محل" نام رکھکر پولی کو پکارنا
شروع کیا اوسکو بہت غصہ پیدا ہوا۔
اپنے دل مین کہتی "نور محل" یہہ نام کوئی عربی
قصہ کا سا مہیبت سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے"
کیا اب یہہ وہی پولی وسٹن ہے۔ ایک زنانہ کی
تمھین اور اچھی لڑکی تھی جسکی ہر ایک شخص تعریف و
محبت کیا کرتا اور جو دہلی کے سب کمسن سپاہیون
سے مانوس تھی۔ بیگمون نے ماری سوالات کے
اسکو دق کر دیا۔ کیا یہہ صحیح ہے کہ وہ گھوڑے پہ
سوار ہوتی ہین؟ پڑھ سکتی ہین؟ مردونکی بغل مین
ہاتھہ ڈالکر چلتی ہین؟ مردون سے گفتگو کرتی ہین؟
عمدا مردون کے ساتھہ ناچتی ہین کہ جو ہماری یہان
طوائفین بھی نہین کرتین۔ کیا ہر ایک فرنگی مرد صرف
ایک فرنگی عورت کا خاوند ہوتا ہے یا کئی کا؟ ۔ وہ
تعجب کرتین کہ کسی انگریز سے ابھی تک ملاقات
نہین ہوئی۔ کشمیری عورتون تک نے اوسپر
قہقہہ لگایا کہ وہ اسقدر گوری ہے۔ ایک نے اوسین
پوچھا کیا انگلستان بڑا شہر ہے اور اوسکے
کتنے دروازے ہین۔ کیا اوس سرزمین کی بیگم سب
اپنے ہی ہاتھہ سے کارتوس بناتی ہین؟ کس قدر
وہ ایکدن مین سر تن سے جدا کرتی ہین؟ اس قسم کے
سوالات ہوتے بعض اوقات ایسا ہوتا کہ پولی
کے قریب قالین بیٹھکر ابوبکر اپنا حقہ گڑگڑاتا کہ جسمین
گلاب کا پانی بھرا جاتا اور پولی کو ان سوالات پر پریشان
اور جواب نہ دینے پر قہقہہ لگاتین۔
ان حالتون مین اسکو پوری اطاعت تھی پولی نے
اجازت دی کہ اوسکے سنہلے بالون مین تیل ڈالکر
کنگھی ہو اور مانگ بھری جاوے۔ لیکن اوسنے مخالفت
کی کہ اوسکے ناخن سب حنا سے مثل مونگون کے

لعل کیئے جاوین کہ جیسا وہ بنانا چاہتی تھین - اوسنے
اون کپڑون کو علیحدہ پہینکدیا جو ابوبکر کے نذر پیش
کرنیکو اوسکو پہناننے کی خواہش تھی - اوسنے بیگانہ
جوتیون کے لینے سے انکار کیا جنپر سونے چاندی کی جڑاؤ سے
اور سب سونے کا کام تہا اوسکو اوتنی ادنی تہی کی
جو تی بخوبی یاد تہی "

رفتہ رفتہ وقت پولی کو بہت آرام معلوم ہوتا - جب وہ اکیلی
چھوڑ دیجاتی کہ بیٹھکر دعا مین مانگتی یاد کرتی - اوسکا
باپ زندہ ہے جیسے کہ ابوبکر نے اطلاع دی تہی کہ جو
کہتا " جبتک کہ وہ زندہ رہیگا یہہ تہا - تیرا ہاتہون
ہی تمہاری محبت زیادہ کر سکتا ہے "

چہوٹی پولی کو اکثر حیرت ہوتی کہ اوسکی مان جو اب
آسمان پہ ہے ان حالات کو دیکہتی ہے کہ اونکی تینون
لڑکیان اور خاوند بعیت جیل رہا ہے - اکثر مرتبہ
اوسنے قبر کے پاس کیٹ اور اپنا کرا ساتہہ بالکر پہولونکے
افسوس ملی ہوئی خوشی کے ساتہہ ڈہکا کر اس سے
اونکی روح کو خوشی پہونچتی ہے جب باپ دعائین
مانگتا یہہ تعجب کرتی کہ آیا وہ آسمان سے انکو سنتی ہے
یا نہین ؟ اوسکی پچہلی اور موجودہ زندگی مین اسقدر
فرق ہوا کہ اوسکو معلوم ہونے لگا کہ ہندوؤنکا کرم
والا مسئلہ بہت ٹہیک ہے -

سستی بیماری وحشت افسوس سب اوسکے
چہرے پر پایا جاتا تہا اس باعث کبہی کبہی ابوبکر
اوسکو باغ مین لیجاتا جہان ابہی تک شاہجہان
کے وقت کا سنگ مرمر کا تالاب تہا کہ جسمین
ملکہ شاہجہان اپنی سہیلیون کو کہانا دیا کرتی - گو یہہ
باغ ہندوستان مین سب سے بڑا اگر تہا - بس بہشت
کے باغ کے مقابل کا - لیکن پولی کو اسمین کوئی
لطف حاصل نہ تہا کیونکہ تنہائی مین کوئی آواز اوسکو

نہین پہونچ سکتی تہی - وہ تتلیون کو پسند کرتی کہ
جو سبز زرد رنگ کی اوڑا کرتین - یہان پولی اکثر
متفکر دل کو بہلاتی اور ایک خادمہ بالون کے
پنکہے سے اوسکا چہرہ جہلا کرتی -

ایک روز ابوبکر تنہائی مین محل سرا جسنے اگر پہلی دفعہ
غلام سے کہا کہ تو جا بعد اسکے ایک آہ پولی کے سینہ
سے نکلی جسپر خوف کہایا کہ کہین میرے نوکر سُنے
یا تہون کو یہہ چہونہ لی اپنے کپڑے مین چہپا لیے - یہہ
شخص اسکی ثابت قدمی کی تعریف کرتا اور اسنے
اون عورتون اور لڑکیون سے اسکو بچایا
کہ جو غدر مین ماری گئی تہین اور اب جنکو معلوم
ہوتا تہا کہ کئی برس گذر گئے - وقت تہا کہ جب
اسکی بیکسی بجائے افسوس پیدا کرانے کے
اسپر دوسرا اثر پیدا کرتی -

ایکمرتبہ انگریزی قیدیلنے کہا " ابہی تک یہہ خود کئی
مرتبہ مین تمسے کہون کہ یہہ بے سود و بیفایدہ ہے
اور تم دہلی مین ہو کہ جو دل اس بڑے بہاری
سلطنت کا کہلاتا ہے کہ جو اب ہماری ہمالیہ کے
کیپ کامورن تک اور دریای برہم پتر سے لیکر اٹک
تک ہوگا کیونکہ کل ہندوستان تیموریہ خاندان
کے وارثون کا ہوگا - کیا مین یہہ بہی کہون کہ جو
ابہی تک نہین کہا ہے - مجکو معلوم ہوا تہا کہ
ایک نئی ملکہ دہلی درحقیقت دوسری نور محل تخت پر
جلوس کریگی - ملکہ کہ جو میری بغل مین سونے کے
لائق ہے اور بعد وفات مقبرہ ہمایون مین میرے
ساتہہ سونے کے قابل " "

" اوہری لارڈ تم بہولتے ہو تمہاری ایک بیوی ہے جو
" مین درحقیقت اور بیاہی اولاد عزیزون کو نہین بہولنے کا
" اور تم یہہ بہی بہولتے ہو کہ تم شاہ کی دوسری لڑکی ہو

”اور اولاد اکبر کی اولاد اکبر ابھی تک زندہ ہے“
ابوبکر نے قلعہ سلی فورٹ کی طرف دیکھکر کہ جہان
ایک بہت بڑا معرکہ اوسکے خاندان کا ہوا تھا کہ جب
وہ بچہ ہی تھا اور بڑا ارادہ اپنی نیت اپنے برادرزادہ
کے نسبت ظاہر کرکے کہا“ لیکن شاہزادہ اکبر
جلد مرنے ھین۔ اپنے باپ کا گھر اور اوسکے نوکرونکو
بھول جاؤ۔ وہ صرف ایک کافر مولوی ہے اور باقی
کافر بے ایمان۔ تمہارا افسوس بالکل بے معنی ہے
اور پہر جو شادی تھی وہ ہوئی اب اوس خوشی اور
آرام کا خیال کرو کہ جو مین تمکو دے سکتا ھون۔ ریشمی
کپڑے۔ جواہرات۔ شان و شوکت۔ غلام۔ نوکر اور
روپیہ جسکا ڈھیر مین تمہارے روبرو کر سکتا ہون
خیال کرو کہ اوس وقت لوگ تمہارے حسن اور
نیکی کی تعریف کرینگے کہ جب ابوبکر کی تمسے اولاد
ہوگی“
اوسنے چہرہ اپنے ھاتھون اور بانون سے چھپا کر“ یہہ اھانت
بہت ھوی“
”ابھی تک رو رہی ہے۔ شاید تو کلکتہ اور آہنی گاڑی
کے واسطے روتی ہے کہ جو آگ کے زور پر الہ آباد سے
سے جاتی ہے۔ لیکن قسم چار پیغمبر کی کہ اب تمکو کون
سے نہین دکھلائی دیگی تھوڑی دیر اور صبر کرو کہ
مین تمسے نفرت کرنے لگونگا“
”اچھا میر کرلارڈ“
”ہان اب لوگ اس باعث مجھسے نفرت کرتی ھین“
”تم جانتی ہو کہ تم خوبصورت ہو“
”نہین“
”کیا کبھی آئینہ بھی نہین دکھلایا کہ تم ایسی ہو“
”نہین“
”کیا وہ سست کافر اسقدر کاھل ہے کہ کبھی اوسنے
نے تمسے نہین کہا“
”ہان بہتون نے مجھسے ایسا ہی کہا اور مجھپر اونکا اعتبار
تھا کیونکہ مین دل سے محبت کرتی تھی“
(آنکھہ نیلی کرکے) ”اور یہہ کون لوگ تھے؟“
”میرا پیارا باپ۔ میرا محبتی بھائی۔ میرا بھائی ڈوکی
ریورس اور بہت سے لوگ (یہہ کہکر رونے لگی اور
پہر اب آسانی اور لعنت سے سخت گھبری کرکے)
اب یہہ ظلم ہو چکا۔ اھانت میر کرلارڈ بہت
ہو چکی۔ اب صرف ایکمرتبہ اس بندہ عشق کا اور
ذکر کیا تو مین بتلادونگی کہ مین کیسی عورت
ہون اور اپنی ملامت گوارا کرونگی“
گھر مین اپنے بولی کے نسبت یہہ خیال تھا کہ بہت
غریب عورت ہے اور بالکل مخصوص نہین سمجھا ہے
مگر اسکا بھی وقت ہوتا کہ جب وہ اسقدر ہوا دیکھا
مستعد ہوئی۔ اپنے باپ کے گھر تھی وہ ایک سیدھی
سادی چہرہ کی تھی وہ اپنے اور بھائیون کی طرف
سے [illegible] شیپلی [illegible] ڈوائل سب سے
محبت کرتی مگر زیادہ محبت ریورس کے ساتھہ
تھی ہزارون مرتبہ وہ اپنے دل مین کہا کرتی“ پیارے
دوست ڈوکی ریورس کا نہین معلوم کیا ہوا اور
چھوٹی لڑکی ولی کہان ہے۔ بلاشک اب یہہ دونون
مرگئے ہین“ یہہ کہکر وہ دلکو اطمینان دیتی کہ خدا کی
فضل سے سب مصائب انکے ختم ہوگئے ہے
اور اب ہم ڈوکی ریورس کا حال لکھہ کر اس باب کو
ختم کرینگے کہ جسکا حال بولی کو کبھی نہین معلوم
ہونیوالا تھا۔
ہندوستانی بغاوت مین ڈوکی ریورس کے ایسے
دو ہی تین واقعہ ھین کہ جو تعجب پیدا کرائینگے۔
دھلی سے بھاگنے کے وقت شب کی اندھیاری مین

وہ سب سے جدا ہوگیا تہا اور بیفائدہ یورپین ساتہی اور
دوست کی تلاش کرکے اپنا سب سامان پہینک کر
کہ اوسکو چلنے مین آرام ہو شالا مار باغ مین جمنا کے
اوس پار پہونچا اور بحفاظت تمام آگرہ بڑہا خود نہین معلوم
کہ کہان جاتا ہے۔

بہت سی جہگڑون اور تکالیف اور مصیبت کے بعد
جسمین اوسکو بہیک تک مانگنا پڑی جنگلون مین
چہپتا۔ درختون کی آڑ مین نکلتا اور کبہی مرتبہ بہیڑیون
سے بچنے کیخاطر درختون پر چڑہتا ہوا یہہ دریائے
گنگ کے قریب پہونچا کہ جہان سے اسکا احمد گڈہ
سے پادری دستین کے واعظ کا ساتہہ ہوگیا تہا
اس پار دریا پر ایک بڈہے ملاح نے اسپر مہربانی
کی اور رحم کہایا جسکو اسنے معقول رشوت دی
کہ یہہ الہ آباد اسکو اسکی رجمنٹ مین پہونچا دے
جہان پلٹن نے بغاوت کرکے کل افسرون کو مارکے
اسٹیشن پر چہوڑ دیا ہے اور دہلی کو گئی ہے لیکن
ریورس کی قسمت مین الہ آباد تک پہونچنا نہین تہا
کیونکہ اوس دریا مین کہ جو کانپور ہوکر گیا ہی اسنے
نانا صاحب کے گولون کی آواز سُنی اور ملاحون نے
اسکو خوف کے مارے تنہا چہوڑ دیا اور بہاگ گئے
ریورس اور اونکا ساتہی مجبور ہوا کہ اون بہاگی ہوئی
انگریزون کا ساتہہ دے کہ جو فتحگڈہ سے آئے تہے
اور جو ایکسو ۲۶ تعداد مین اپنے لڑکونکے ساتہہ دریائے
گنگ کے راستہ کی تلاش مین پریشان تہے۔

نانا نے اسکی طرف توپ کا رخ کرکے کہا کہ یا تو اوسکو
رحم پر اپنے تئین چہوڑ دے یا وہ دریا ہی کے اندر
خاتمہ کر دیگا۔ بہت سے بہاگے بہت سے غارت
ہوئے۔ بہتون نے اوسکی محافظت قبول کی جنکا بہی
وہان خاتمہ ہوگیا۔ عورتین تو اوسیوقت بہیجدی

گئین۔ مرد جو نکلو ایک قطار مین کہڑا کرکے اونکے
حتیار اونسے چہین لیئے اونکو پریشان کرکے
رسالہ کے سوارون سے اونکے سر تن سے جدا
کرائے۔ ایک ایک کی گولی مارنا اور اسطرح سے
گہنٹون بیرحمی اور ظلم کے بعد انکے سر تن سے
جدا کیئے گئے بعد اوس واعظ کے ملاح سے یہہ
دونون موت کا بہانہ کرکے مرگئے جو ساتہی پکڑے
بیٹہے ہوئے تہے اونکا خون انپر گر چکا تہا کہ جسکا نام
ہوتا کہ یہہ دونون بہی مر گئے ہین پیچ گئے اور رسی کہ
جسمین نانا نے انکے ہاتہ باندہ دیا تہا پہونچ کہ ڈہیلی ہوگئی
تہی اس باعث یہہ بچکر بہاگ رہا تہا کہ دو مسلمان
سپاہیون نے انکو پکڑا کہ جن دونون سے حافظ
فلاح الدین کی صلاح سے کہ اسوقت کانپور مین نانا
صاحب کے پاس بادشاہ کی جانب سے ایلچی بنکر آیا
تہا کہا کہ۔ سامنے لاؤ کیونکہ اسنے ان دونون مین
سے ایک کو پہچانا کہ بائبل کا واعظ ہے اور دو
باتون مین کہا کہ ایک قبول کر یا تو مسلمان ہو یا بیرحمی
سے مارے جاوین۔

ڈکی ریورس نے بخوبی نہ سمجہکر پوچہا "کیا ہنوز
واعظ" یہہ ہمسے چاہتے ہین کہ پگڑی پہنین اور
مسلمان ہون"

ڈکی نے کہ جسکی آنکہین آگ سے جل رہی تہین
کہا " ان غلامونکو مین ہندوستان کے گرم
موسم سے نکال کر قبول کرونگا"

واعظ" اپنی زندگی اور میری زندگی کا خیال کرو"
ڈکی" مجکو اپنی زندگی کا کوئی خوف نہین اونہون نے
اون لوگون کی جانین لین کہ جو میرے دوست
تہے اون سبکی کہ جنسے مین محبت کرتا تہا علاوہ
اسکے مین اسقدر عرصہ تک جنگل مین رہا ہون

اوراس باعث مجسے سب تہذیب نکل گئی ہی اور یہ
قسم زندہ جہنگر کی کہ مین اب اوسیقدر وحشی ہوگیا
کہ جسقدر وحشی یہ لوگ ہین —
قرآن کی چند آیتین پڑہکر یہ حون کافر اگر تمکو پیغمبر
کی آواز مین اعتبار نہین تو تمکو کوی معجزہ یقین نہین
دلا سکتا ''
(چہرہ زرد کرکے) سن اور پاگل بڈہے گفتگو کم کرین
تیری ہندوستانی زبان بہت سن چکا ہون ۔ ۔ ۔
واہیات بت پک کہ جو ہم سمجہہ نہین سکتے (سپاہیون
کی طرف دیکہکر) اور اب ای ملعون بدمعاشو ٹیپو
صاحب حیدر علی اور تیمور بار بار جو چاہو سو تم اپنی نیتون
کہو اب خاتمہ کرو ''
'' او کافر تیری پیدا ہونے کیوقت اور (واعظ کی طرف
دیکہکر) ملعون موسوی کی وفات پر خواہ وہ کافر
بت پرست ہو یا مسلمان عزرائیل فرشتہ موت
موجود تہا اور ہماری پیشانیون پر موت کا وقت
لکہدیا ہے پس یہہ ہماری اختیار مین نہین ہی کہ اپنی
زندگی زیادہ کرین - لیکن شاید یہہ ہو کہ تمہارا ابہی
وقت نہ آیا ہو - اگر تم اپنے جہوٹے مذہب سے دست
بردار ہو اور ہمارا پسند کرو - اس دنیا مین
اب مرتبہ نصیب ہو لیکن اوس دنیا کی
خوشی اور آرام بہت کچہہ ہے اور وہی لوگ جو اس
خوشی اور مسرت کو حاصل کیا چاہتے ہین خدا اور
اوسکے پیغمبر مین یقین کرسکتے ہین ''
اب اس لڑکی مین حیرت انگیز تبدیلی ہوگئی تہی کیونکہ
اوسکو خیال پیدا ہوا کہ میری زندگی خاتمہ پر آگئی
ہے ۔ ۱۷ سال کی عمر کا سب حال اوسکی آنکہون
کے روبرو گذر گیا اوسکو لڑکپن کے خیالات وغیرہ
سب چیزین یاد آگئین ۔

درویش نے مسجد کیطرف اشارہ کرکے کہا '' چہوڑ
لڑکی اس مذہب کو چہوڑ ''
وہ کبہی نہین '' لڑکی کا جواب تہا کہ جسنے واعظ کیطرف
دیکہکر کہا -
'' میری ماں نے یہہ آیت مجہی یاد کرائی تہی کہ جسکو
یقین نہ ہوگا کہ اے جو شخص اس دنیا مین مجکو چہوڑتا ہی
اوسکو باپ آسمان کے روبرو آسمان پر نہ چہوڑونگا ''
سلام تہوڑی دیر کیواسطے جدائی (ہاتہہ واعظ
سے ملاکر کہ جو کچہہ شاید جان بچانیکے واسطے اعانت
کرتا) مین دل سے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے
میری مدد کی لیکن مجکو کسی مدد کی اب حاجت نہین
ہے مین ہمیشہ وفادار اور مستقل مزاج آخر دم تک
رہونگا کہ جواب نزدیک آنیوالا ہی اور کوئی لالچ دنیا
کی مجکو اوس استقلال کے راستہ سے نہ
ہٹائیگی ''
اسکے بعد بڈہا رو دیا اور کہا '' میری دوست ٹہیک
ہی تمہارا دل میری دل سے مضبوط ہے تمکو صرف
اوسی مین امید کرنا چاہیئے کہ جسکا تمنے نام لیا ہی
اور اس خوفناک آفتون سے اچہی طرح سے ہملوگ
کامیاب ہونگے ''
'' دو جہان محمد موسم مین بہی ہم حاصل کرینگے اگر
کمزور نہو جاوین - اے خاموش شیطانون اب
جو کچہہ تم سے ہوسکے کرو مین تمہاری جہوٹے پیغام رسان
پر تہوکتا ہون اور تمہاری اہانت کرتا ہون ''
لیکن یہہ جملہ بمشکل زبان سے نکلا تہا کہ '' وحشیون
چلاتے ہوئے تیس تلوارون سے اسکا خاتمہ کردیا
خاتمہ ہوگیا اور بہادر لڑکے کی روح کو آرام ملگیا
بڈہا واعظ بہی زخمی ہوا اور بطور مردہ کے چہوڑ
دیا گیا لیکن یہہ آخر کو جیتے ہی کہ یہہ گو لنہ اٹہ سکے

ارسٹھوان باب

پولی کا رقعہ

اوس چھوڑ بچے دلی کی پوری تلاش کیگئی لیکن کہین پتہ نہین لگا گو مرزا ابوبکر نے کسی انسانیت کے خیال سے نہین بلکہ محض پولی کے خوش کرنیکو حکم دیا تہا کہ اوسکے متعلق تحقیقات کیجاوے کیونکہ یہہ بیان کیا گیا تہا کہ ہندوون نے ۲ لڑکیونکو پوشیدہ رکہا ہے کہ تو مہورت دریائے گنگا مین انکو چڑھاوین۔ پادری وسٹن ابہی تک زندہ ہین گو بالکل چارپائی سے لگا ہوا اور سُست بار روشنی کے سلیپورٹ کے قلعہ مین کہ جہان وہ اوس وقت سے رکہا گیا تہا کہ جبسے وہ مجروح ہوا اور ابہی تک زندہ اس باعث کہ شاید اوسکی لڑکیان یا لڑکے کو خوف دلانے سے ابوبکر اوسکو خوش کرین۔ اور وہان شب و روز تنہائی اور مصیبت مین دعا مانگا کرتا کہ اوسکے بچے صحیح و سلامت رہین کیونکہ یہہ اون لوگون سے تہا جنکو یقین تہا کہ زندہ لوگون کی دعائین مردون کو واسطے اثر رکہتی ہین۔

اکثر وہ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر کہا کرتا کہ '' افسوس مین دنیا سے بالکل مایوس ہون۔ فقیر جو امیر کے دروازہ پر بیٹھا ہے یا جو راکھ مین سوتا ہے مجھسے زیادہ مصیبتکا برداشت کرنیوالا نہین۔ کسکا رنج میری موافق ہے میری پیاری لڑکیان میری بچی میرا چھوٹا ہوا گھر۔ رحم خدا کا رحم بہت بڑا ہے اور مجکو بہی صلیب پر اوسیطرح چڑہنا ہے جسطرح مجھسے پیشتر وہ بڑا چڑھا تہا لیکن اے میری بچے اے میری بچی '' اسکے بعد معلوم ہوتا کہ کوئی مارنے کیواسطے کہڑا ہوا ہے۔

پولی کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا کئی بار یقین دلایا گیا کہ وہ ابہی زندہ ہے اور اس باعث اوسنے کبہی اس عاجزی سے گریز نہین کیا کہ ابوبکر سے خواہش کرے کہ اوسکی اوسکے باپ سے ایک گہڑی بہر کو ملاقات کرا دیجاوے لیکن ہمیشہ یہی اوس سے کہا گیا کہ کوئی شخص اوسکو اب نہین دیکھہ سکتا کہ ایکروز جب اسنے گہٹنون کے بل ہوکر عاجزی کی اور ابوبکر نے کہا اچہا تم رقعہ لکھہ بہیجو جسکا جواب پادری صاحب لکھین اس سے یہہ ثبوت ملیگا کہ وہ ابہی زندہ ہین۔

جلد مین گڑبڑا کر پولی نے فوراً اس خلاف امید اجازت سے فائدہ اوٹہایا۔ اوسکے رقعہ مین تہوڑے سے الفاظ صرف اس مضمون کے تہے کہ وہ ابہی تک محفوظ ہے گو کسیقدر بیمار ہے اور عاجزی کرتی ہوکر آپ لکہین کہ بخیریت ہین یا کوئی نشانی بہیجدین۔ آپکا دستخط کافی ہوگا۔ یہہ رقعہ بابو بلی سنگہ کے سپرد ہوا کہ پادری کے حوالہ کرین آجکل بلی سنگہ کو برابر روز فوج کا کام کرنا پڑتا تھا۔ رقعہ کا یہہ جواب سلیپورٹ کے قلعہ سے لایا اور جواب لاکر ایک خدمتگار کو دیا کہ وہ اندر جاکر حوالے کرے۔ اسنے اگرچہ خوب جہک کر قدمبوس ہوکر سلام کیا اس عرصہ مین بےصبری سے پولی نے رقعہ اوسکے ہاتھ سے چہین لیا یہہ رقعہ اوسکے باپ کا تہا کہ جسمین علاوہ دستخط کے بس ایک ہی سطر اور مضمون کی ہتی '' میری پیاری بچی مین ابہی تک یہان زندگی گہسیٹ رہا ہون لیکن معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ عرصہ تک نہین کرسکتا روز بروز ضعف و ناتوانی بڑہتی جاتی ہے میری واسطے دعا کرو ''

دہلی ۲۹ مئی ''

اس خط کے دیکھتے وقت وہ گہبرائی ہتی اور کسیقدر چہرہ تبدیل ہوگیا تہا مگر پڑھکر اسنے کئی بار اوسکو

بوسہ دیا اپنی چہاتی سے لگایا اور کئی بار پڑھ پڑھکر
بوسہ دیا اور بعد اسکے ابوبکر کے پیرون پر گرکر
اوسنے نہایت عاجزی سے درخواست کی نہایت
عاجزی سے کہا کہ ایچرتیہ مجکو اوسکی آواز سنا دو
مین ابہی یہان وہ ہے - اگر تیہ اوسکا چہرہ
دیکھے سلیمنے دی اوسنے پہر کہا کہ او میرے پیارے پاپا او
میرے پیارے پاپا مین ابہی تک نہین جانتی تہی کہ کسقدر
تم سے محبت کرتی ہون مین دراصل تمسے
محبت کرتی ہون اب اگر اس دنیا مین پہر
ملاقات نہوئی تو دوسری مین ضرور ہوگی کہ جہان
سے نہ تو پہر جدائی ہوگی اور نہ کوئی غم لئے
اس خط سے جو خوشی اوسکے دل مین پیدا
ہوئی اور اس عاجزی سے جو چہرے کا رنگ
بدلا تو ایک عجیب تازیانہ ابوبکر کی خباثت پر
ہوا اور اوسنے حکم دیا کہ بابو بلی سنگہ اسکو
وہان بہی لیجاوین کہ جہان اسکا باپ ہے
اور ہندوستانی مین کہا لئے اوس بڑہے کافر
کُتے کے پاس اسے لیجاؤ لیکن تہوڑی ہی دیر
ملاقات کراکے واپس لاؤ - اس کتے کا لفظ
مجکو اوس ملعون کپتان ڈگلس کی یاد دلاتی
ہے کہ جسکی بروح محل کی بہوت ہوئی ہے قسم
چارو پیغمبر کی اگر یہہ فرنگی لڑکی اسطرح سے
ضد کریگی تو مین اسکے ملعون باپ اور اسکا
سر جدا کرونگا - اوسکی اسکے سامنے گردن
ماردونگا کہ اب قبول کرو ورنہ تمہارا خاتمہ ہے
واہ واہ شاباش! اچہا جاؤ -
گو کمزور تہی لیکن جیسے ہی ابوبکر نے اجازت
دی یہہ اوسکی پیرون پر گر پڑی اور بابو
بلی سنگہ بسکے ساتھ باغ اور شاہی دیوانخانہ
ہوکر بینا رسلپورٹ مین گئی - اوسکی نبض تیز
چل رہی تہی - دل دہڑک رہا تہا اور معلوم
ہوتا تہا کہ گویا خواب دیکہہ رہی ہو خواب
جو کہ افسوس اور رنج سے ملا ہوا تہا اوسکی
آواز مین ایک عجیب خوشی تہی کہ جو سابق
ڈہنگ سمجہ نہین سکتا -
او پاپا میرے پیارے پاپا - مین یہان ہون اپنی یہان
ہون! مین تمہاری بچی پاس تمکو کہا -"
لیکن یہہ زیادہ دیکہہ نہ سکی کیونکہ ایک چیخ
مایوسی سے نکلی اور اوسنے بابو کا کپڑا
پکڑ لیا کہ گرنہ پڑے -
چارپائی - بالکل سانچا ہی سا تہا غم افسوس
سے پگہلی پاوڑی صاحب کا رہ گیا تہا
اور وہ اب مردہ پڑے ہوئے تہے - پونی کا
خط اپنے سینہ پر رکہے ہوئے - شاید یہہ خوشی
مرگ ہوئی - اوسکو جیسے ہی معلوم ہوا کہ
اوسکی ایک لڑکی زندہ ہے دل کو خرمت
ہوئی کہ جسکو یہہ کمزور برداشت نہین
کرسکا کیونکہ اوسیوقت دم نکل گیا جیسے ہی
کہ ایلچی خط لکہہ کر لیگیا تہا -
یہہ بدقسمت لڑکی نہایت مایوسی سے
عالم ناخوشی سے دیکہہ رہی تہی - اسکا دیکہنا
کہ اسکا باپ ایک چادر لپیٹے پڑا ہوا ہے اور ایک
آفتاب کی کرن اوسکے چہرہ کو روشن کیے
ہوئے ہے یہہ کرن کہڑکی سے آتی تہی اور
جمنا سے جو ٹھنڈی ہوا آتی تہی اوس سے
اسکے بال پریشان تہے - موت مین زرد چہرے
سے جہریان مٹ گئی تہین اوسکے گال بالکل
بہرے ہوئے معلوم ہوتے تہے -

اسنے اوسکا جھرلوں پڑا ہوا ہاتھ پکڑا۔
اس سے اوسکے دلمین عجیب خوف پیدا ہوا۔ اسکے بعد ایک اور
آہ اوسکی زبان سے نکلی اور یہ خوشی سے زمین پر گر گئی اور
وہانسے اسکو زنانہ کی عورتین اوٹھا کر پھر مکان مین لیگئین۔

اوسترھوان باب

محل مین

یہ بچہ بخار مین مبتلا ہوئی اور اپنے تئین ایک جاہل عورت کے سپرد کیا
جو خیال کرتی تھی کہ اسکی پوری طور سے تیمارداری ہوتی ہے۔ آیتین
لکھکر قران کی اسکے گلے مین باندہی جاتین اور پلائی جاتین کیونکہ
اب اوسکو ایک چاندی کا پلنگ ملگیا تھا جسکے پائے وغیرہ
سب اسیکے تھے کرسیان اور گدی کشمیری شال کی تھی
اب یہ سب اوسکی آنکھونکے روبرو خواب تھا سواے اسکے کہ ایک سخت
حقارت ابوبکر سے پیدا ہو گئی تھی جو بالکل جنون مین مست تھا
کیونکہ اسنے دیکھا کہ اکثر ابوبکر اوسکے پلنگ کے سامنے پلنگ پہ
بیٹھتا اور شراب پیتا دو سیاہ عورتین انگوٹھیان و چھلون
و بالیون و بالونسے لدی ہوئی کچھ اوسکی نسبت باتین کرتی
مین جب یہ چلی جاتی تو پولی صرف یہ خیال کرتی کہ اوسکا خواب
گذر گیا۔ لیکن دو سیاہ عورتین اور کوئی نہ تھین سلطانہ زینت
محل اور عزیزن ابوبکر کی خاص بیویان تھین کہ جو مشورہ کر
رہی تھین کہ ہم کیونکر ابوبکر کی غیر موجودگی مین پولی کو یہان
سے رسالہ کی مدد سے بھگا سکتی ہین۔ کیونکہ نہ تو حسد سے
بھری ہوئی عزیزن کو اور نہ زینت محل کو اسمین کوئی
دلچسپی تھی کہ یہ رہے۔

ایک نزدیک کے نوسن مارچ مین ۱۸۵۶ع مین محمد بہادر شاہ کا
بڑا بیٹا فتح الدین ایک خوبصورت نوجوان مرد کسی خفیہ سازش
سے مارا گیا تھا کیونکہ حکام کلکتہ مین مشہور تھا کہ شالامار باغ مین اسکی
سوتیلی مان زینت محل نے ایک عجوبہ زہر کا اوسکو دیا اس غرض سے
کہ اپنے بیٹے کیلئے جگہ کرے کہ جس لڑکے سے بہادر شاہ کو بھی محبت
تھی کیونکہ شیر سوتی وقت کا لڑکا تھا۔ ان لیندلون کے ہاتھ مین

پولی کی کیا قسمت ہوئی یہ کسیقدر دریافت کرنا مشکل ہے لیکن
چونکہ دونون نے دیکھا کہ یہ مریضہ ہی ہے ساعت کوئی ضرر نہ پاتا
لگا سکتی نہین پھر بھی خیال تھا کہ اگر ابوبکر کو دغابازی کا شک
ہوا تو کچھ نہ لگے گا۔ اسکا ارادہ تھا کہ پولی کو خوش
کرتا ہوا ایک شطرنج اوسکی کھڑکی کے سامنے بچھے جیسا کہ
اکبر نے کیا تھا کہ ۱۶ زندہ غلام عورتین تھین جو شطرنج بازی مین
تھا اونکو لیتا تھا۔

کھڑکی سے بیٹھی ہوئی جہان کل میدان و سینٹ جیمس گرجا کا گنبد نظر
آتا تھا۔ انگریزی گورنمنٹ گری ہوئے دکھلائی دیتی کہ جسوقت
اکثر امیدین دیکھائی کہ کوئی نشانی انگریزونکی دکھلائی
دے کیونکہ اسکو بھی خبرین جو بار بار محل مین پہنچائی جاتی تھی
بالکل اعتبار نہ تھا کہ انگریز بالکل مار ڈالے گئے ہین محل کہ اوسکے
سامنے تھا اوس سے سواے نفرت کی اور کچھ خیال نہ پیدا ہوتا تھا
ایک مسافر کہتا ہے "یہ ایک عالی شان عمارت سنگ سرخ و پتھر کی
بنی ہوئی ہے جس سے ایک مبالغہ آمیز نقشہ تیمور تاتاری کا ثابت ہوتا ہے"
ایکروز اسنے دیکھا کہ پورا گورنمنٹ مین جہان جنگل اسی سے اتنک انگریزی
چھاونی تھی وہ میدان جنگ جاری ہے بالیندرون بھی کامیابی حاصل کی ہے اور سنتے
ہتیارونکی چمک دیکھی اور سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے انسان ادہر ادہر گھومتے
نظر آتے تھے۔ یہ لوگ اپنے کام قائم کرتے تھے جسکے بعد دھوان اور گرد چھا گیا اور
بگل کی آواز بھی آتی تھی کیونکہ یہ جون تھی جب ہماری فوج دہلی کو روک رہی تھی
سنگ گذار ایسے آنسو اس لڑکی کے گرنے لگی خوفناک خیالات کے جگہ اب خوشی
اور جوش گئے آئی اوسنے گھٹنون کے بل ہو خدا سے دعا مانگی کہ یہ لوگ کامیاب
ہون جو یہان چھوڑانے کو آئی ہین کیونکہ ہر ایک سپاہی کو جو سامنے آتا
نجات دہندہ خیال کرتی۔ اسکی خوشی مین ابوبکر اسکے نزدیک
آیا اور کہا۔ واہ واہ اونکے ڈہول بجے اور اونکی توپ کی آواز
آوے۔ کیا تمکو معلوم نہین کہ ہمارا کہ چڑیا جو بجتے نہین اور تری محمد شاہ
کی سر پر گرتی ہیں ساعت ضرور منجانب ہونگی یہ کہہ رہی تھے کہ
۶۰ ویں پلٹن کے گانے کی آواز آئی اور شہر سے زیر مکان
سب فوج کشمیری دروازے کی طرف آ رہی تھی۔

ستروان باب

محاصرہ دہلی کے آخر چند دنون مین دہلی کے دونون
شاہزادے مشرقی حصہ شہر مین آتش گیر ہوتے پر
بھیجے گئے تھے۔ مگر جب سے گولے چھوٹے تھے کمپنی پوری
حکومت جو دو صد سال کی بنی ہوئی تھی کہ جسکا پہلا بانی
گھوڑیون کی نسل سے ہین لیکن فوجی قابلیت و جرأت
اور اولوالعزمی ایسی تھی کہ دشمن کے سپاہی مرعوب
ہو جاتے تھے۔ اور لڑکون کی طرح تعجب سے خالی چھوٹے
ہوئے گولون کیطرف دیکھتے تھے

جب سے کہ دہلی کے باغی داخل شہر ہوئے اور جب
شہر کی محافظت انکے سپرد ہوئی۔ شاہزادے بالکل
کام سے نکال دئے گئے۔ اور ابوبکر کو اب بہت کم پولی
کے ساتھ وقت صرف کرنے کو ملتا تھا۔

اور گولون اور بگل کی آواز سے اب پولی کے دل مین امید
پیدا ہوئی کہ اب بھی شاید آزاد ہو سکے اس امید
اور بھروسہ نے جسم کو طاقت دی اور اسی باعث اسکی
خوبصورتی اور بھی بڑھی۔ لیکن اس سے ابوبکر کو اور
بھی ستانے اور دق کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک روز
طلوع آفتاب کے وقت بابو بلی سنگھ سے گفتگو کرتے
وقت اسنے کہا۔ کوئی حور بہشت کی اس چھوٹی فرنگی
لڑکی سے زیادہ خوبصورت نہین ہو سکتی۔

شاید ایسا ہو۔ بلی سنگھ سمجھا کہ یہ شاہزادہ محاصرہ
اور انگریزون کی قیدی نہین بنا چاہتا۔

اوسکی آنکھین جنھون نے آپکو فریفتہ کیا ہے اگر مین تشبیہ
دیکھون تو مثل کشمیری کنول کے ہین اور اوسکے عجیب بال
مثل کرن آفتاب کے۔

شاہزادے نے لیکن ایسی لڑکی کیونکر اس فرنگی بابکو ملی۔
ہر ایک شخص جو اوسپر نگاہ کرتا ہے اوسکے دل سے آہ نکلتی ہے
سوائے میرے اب کوئی شخص اوسکو نہ دیکھے گا اور نہ نعرہ
بلند کریگا۔ لیکن قسم ہے روح سلیمان کی اگر میرے ساتھ
اب پولی نہین بیاہ کریگی تو مین ضرور توپ پر رکھکر اوڑا دونگا
جیسے ہی یہ کہہ رہا تھا کہ ایک گولہ قدسی باغ کے توپخانہ سے
آیا جو شہر پناہ سے کوئی سوا میل ہوگا یہ باغ ہی مین ٹوٹا
اور پتھرون کو مجلس دیا۔ اور دیوار توڑ دی۔

ابوبکر بالکل پیلا آسمان کا سا ہو گیا۔

اسنے نزدیک۔

ان حضور کے حکم سے مین اپنے سپاہی انکے روکنے کو
بھیجونگا۔

بابو بلی سنگھ اوسیوقت کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی پستول سنبھالا
اور اوسکا اٹھایا اور سلام کرکے چلا گیا۔ ابوبکر یہ سمجھا
کہ اوسکو یہان پہنچے ہوئے بہت عرصہ گذرا ہے اوٹھکر
پولی کے کمرے مین چلا گیا۔

اسکی نرم زیر پاؤن سے کوئی آواز نہ ہوئی کہ یہ ہوشیار
ہوتی کوئی دروازہ کھولتا نہ تھا۔ صرف ایک ریشم کا پردہ
تھا۔ پس یہ پولی کے بالکل قریب آگیا کہ جو پیچھے تو تیپی اور
کچھ بیٹھی ہوئی تھی اور ان گولون اور گولیون کی آواز کیطرف
دیکھ رہی تھی۔ اب تو مین نزدیک سے آ رہی تھین کیونکہ
قدسی باغ ڈیڑھ ہی میل کے فاصلہ پر تھا۔

اسکے خوبصورت سیاہ سنہلے بال اوسکی پیٹھ تک پڑے
ہوئے تھے۔ اور صاف نرم شبکے سونے کے کپڑے سے
اوسکا جسم دکھلائی دیتا تھا۔ ایکایکی ابوبکر کے آنے کی
اطلاع ہوئی اور اسنے اپنے تکیہ پر گر کر اپنے چہرہ کو چھپا لیا
اور کہا۔ آدمی آدمی وہی آدمی کہ جو دق کرتا ہے۔

یہ ملاقات کرچہ ایک بیہودہ نگاہ سے دیکھی جاتی تھی جیسی
معلوم ہو لیکن ایشیائی آنکھ کے سامنے کسیطرح سے
خراب نہ تھی۔ اسنے اپنا چہرہ کا رنگ بدلکر کہا۔ ان توپون
کی آوازون کیطرف دھیان نہ دو کہ قلعہ مین تھوڑے

اور ابھی غارت کر دئیے جاوینگے - یہ دھوان گولونکا
آنکھون مین لگتا ہے اسواسطے کھڑکی کے اسجانب دیکھو
مین خیال کرتا ہون کہ باغ بہشت بھی اس سے زیادہ عمدہ
ہوگا - لیکن اسے میری پیاری چھوکری مین تیرے
خوش کرنے کو ہندوستان بھی اور ہر جواہرات فوراً لاونگا
اور تیرے قدمون پر رکھون گا - !"

"اچھا تو میرے باپ ہی کو زندہ کر دو"
"تم مجھ سے وہ بات چاہتی ہو جو ناممکن ہے"
"اچھا مجھکو میرے ایک اہل ملک کے حوالہ کر دو وہ
جو سامنے ہین"

"یہ غیر ممکن ہے -"
موافق عادت کے یہ چاہتا تھا کہ پولی کا ہاتھ
پکڑے - لیکن آج اسنے ہاتھ ہٹایا - کیونکہ آج چہرے پر
نیچا اور آثار تھے - اب توپ کے گولے اور گولیون کی آواز برابر
سنائی دیتی تھی - اور قریب لوگ آگئے تھے - گو یہ منتظر
تھی تب بھی کمزور تھی - اپنا پلنگ چھوڑ نہین سکتی تھی
لیکن ابوبکر کے واسطے صرف ایک تھوڑا سا خیال مخالفت
ہی غصہ کے پیدا کرانے کے واسطے کافی تھا - خواہ اور
چاہے جیسا ہو - اپنا ہاتھ اوسکے کندھے پر رکھکر کے
اور اوسکو زور سے اپنی طرف کھینچکر کہا " اب مجھ سے
کہو"

غصہ غرور تکلیف مایوسی کی جگہ آتا جاتا تھا - اوسکا
چہرہ اب انسانی تکالیف سے دور تھا - اور جب ایک
دھماکہ گولہ کر دیوانخانہ کی چھت پر پڑا - یہ ہنسی اوس
کی پہلی مرتبہ تھا کہ یہ جب اوس شادی کے ہنسی تھی -
ابوبکر جسکے دل مین غصہ اب پیدا ہوتا جاتا تھا
کہا " تم نے سنا مین نے کیا کہا - اگر ہر ایک پتی مین
کہ جو سامنے ہے زبان ہوتی تو مین بیان نہین کرسکتا کہ
کسقدر مین تمکو چاہتا ہون - اے فرنگی چھوکری سنتی ہو

ہان میرے لارڈ"
"تمھین یاد ہے کہ مین نے اکثر آپ کہا ہے"
"مین سچ بچ ہی یاد رکھتا ہون"
"اور جواب تمھارا یہی ہے کہ تم مجھ سے محبت نہ کرو گی"
"اسے میرے لارڈ مین ان تمھارے الفاظ کو پھر کہتے ہوئے
ڈرتی ہون کہ جو مین نے کبھی یہ کہے کہ کہین آپ کو غصہ
ہو - مین جیسا کہ تم دیکھتے ہو ایک سیدھی لڑکی ہون -
مین نہ تو تم سے محبت کرسکتی ہون اور نہ کرونگی"
"لیکن اس سے یہ نہین نکلتا کہ مین بھی تم سے محبت نہ کرونگا"
"اے میرے لارڈ (اس عرصہ مین ابوبکر کا چہرہ غصہ
سے لال ہوگیا) سوا اسکے کچھ مجھ سے کہو"
"بیوقوف بیوقوف کی لڑکی - اور کیا مجھ بہادر شاہ کا
بیٹا ایک فرنگی لڑکی سے مانگ سکتا ہے"
"اگر میری جان لینے مین تمکو خوشی ہے تو مین آرام
مر جاؤن"
"اطاعت قبول کر ازروے کہ مین ہاتھ ڈالکر دبایا
اور منہ سے حقہ کی بدبو آنے لگی" اپنی مرضی کو میرے
مطیع کرو ورنہ یاد کرو کہ کیونکہ سب مرتے ہین - سوچ
کیونکہ یہ بہت خوفناک ہے"
"تم اسطرح سے مجھ سے گفتگو کرتے ہو اور جرأت گفتگو کی کرتے
ہو کہ محبت کرتے ہو -
"جرأت !"

"ہان سلطان جرأت" آواز بہت بھاری ہوگئی
اسنے اپنے ننھے ہاتھون سے ابوبکر کی پگڑی کھینچکر پیچھے
پھینک دی اور زور سے پکڑ کر کھینچ لی کہ جس سے بہت
سے بال ہاتھ مین آگئے اس سے بہت زیادہ درد ہوا -
اہانت جو ہوئی وہ کہین زیادہ اسکی آنکھین جلتی ہوئی
چہرہ لال تھا - یہ لڑکی مٹھی بھر بال لئے ہوئے
ایک جانب زرد اپنی جگہ پر پڑی ہوئی تھی -

"کافر فرنگی - اطمینان رکھ اسکا بدلہ میں کہیں بہتر لونگا -

اسوقت آواز اور قدموں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی یہ بابو بلی سنگھ تھا کہ جو نہایت غصہ سے شاہزادے کو پکار رہا تھا - یہ صوبہ دار شہر پناہ سے آ رہا تھا اور حقیقت اسکی گاڑی جلد اسکی آیا - کیونکہ یہ کرنیل شہر بیس کے سب گھوڑوں پیادہ اور دلیسیوں کیطرح سے قابض ہو گیا تھا یہ چلا رہا تھا - "جہاں پناہ حضور شاہ کہاں ہیں - شاہزادہ [illegible] کہاں - سب ہاتھ سے گیا - اور کافروں کی فتح ہوئی"

"سپاہیوں میں [illegible] کیا ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کیونکہ تمکو [illegible] اسکی جرأت ہوئی - لیکن تم اسقدر خائف کیوں ہو"

"میں خائف نہیں ہوں" مرزا ابوبکر کی حالت دیکھ کر اسکو تعجب پیدا ہوا -

"اچھا - تو اوس رحیم خدا کا نام لیکر کچھ کہو"

"او حضور یہ وقت زنانہ میں گھومنے کا نہیں ہے گولنداز کشمیری دروازے کے سامنے آتے ہیں اور ایک گھنٹہ کے اندر دلی میں ہونگے - ہمارے آدمی ہر ایک جگہ اطاعت کر رہے ہیں - لاہوری دروازہ تھوڑی دیر میں خالی ہوا چاہتا ہے حضور اور مرزا مغل کو باہر نکلنا چاہیئے ورنہ ہر ایک چیز تھوڑی دیر میں ہاتھ سے نکل جاویگی"

"ہونے دو" (اب اپنا چہرہ اوس یتیم بے ہوش لڑکی کیطرف کر کے) شاباش آخر کار او بدمعاش فرنگن لڑکی میں تمکو بتلاؤنگا کہ اپنے مالک کی جسکے ہاتھ میں تیری جان ہے بُرے برتاؤ کی کیا سزا ہے - دیکھو بابو محمد بخت خان آغا توپخانہ سے ایک تازہ توپ لاؤ - اسکا منہ [illegible] باندھ دو -

اور گولندازوں سے کہو کہ شیو پوری تک [illegible] گھسیٹ کر لیجاویں اور وہاں بدمعاش اور گنڈے شہر کے اسپر چھوڑ دیئے جاویں کیونکہ یہ اب مرنا نہیں چاہتی تمکو اپنے سر کا خوف دلایا جاتا ہے بھی کر دو"

اور ایک خوفناک نعرہ کے ساتھ یہ چلا گیا - گو یہ لڑکی ایک لفظ بھی نہ سمجھی - لیکن ایک آواز [illegible] زبان سے نکلی کہ جب اسکے کپڑے پھاڑ ڈالے گئے اور یہ ننگی کی گئی اور اسکے بعد سفید سنگ مرمر [illegible] چھاتیاں پر گھسیٹی گئی -

اکتیسواں باب

توپ پر رکھ کر اوڑا دیا

کرنل ڈوکن کے مارے جانے کے بعد دوسری صبح کو جب آفتاب طلوع ہی ہو رہا تھا کہ [illegible] ایک خوفناک تماشہ دکھلا دیا گیا - ایسا تماشہ جو دلی میں خاصکر اور شمال ہند میں عموماً ہوا کرتا تھا فسیل مقید باغیاں اور اونکے ساتھیوں کی - گرم اور گرمی آفتاب نے کہ جو اپنی روشنی برسا رہا تھا نصف ہی دیتا تھا اپنی روشنی میدان میں چڑھاتی اور جس سے شہر دہلی مع اپنے کنگرہ اور منار اور مسجد کے چمک رہا تھا - سب بالکل نیل کا سا رنگ نظر آتا تھا - دور پر جمنا اپنے سبز کناروں میں بہ رہی تھی جہاں رسالہ گورکھا پلٹن اور سکھوں کو حکم ہوا کہ اپنی سنگینیں آفتاب کیطرف جھکائے ہوئے رکھیں فوجی قیدیوں کے بائیں جانب قبرستان تھا - ایک مقام کہ جسمیں حال میں بہت سے مسافر دفن کیے گئے تھے - [illegible] اسی جانب ایک چھوٹا سا قصبہ [illegible] تھا اور قریب ہی نجف گڈھ جھیل تھی اور اوسکے ساتھ

صاف میدان نظر آتا تھا اور یہاں [illegible] کے لوگ محافظ تھے۔

سب کے چہرے سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ ایک بادشاہ اور ایک خواہش سے جمع ہوئے ہیں کہ جہاں یہ لوگ مغلوں کا [illegible] خاندان [illegible] وارث تخت لینے والے تھے جیسا کہ کبھی بادشاہ کے زمانہ میں نہیں ہوا۔

بہت سے ہمارے چہرے اب یاد پڑتے تھے۔ بہت سی [illegible] سو گئی تھیں۔

[illegible] قوت کا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگی [illegible]

[illegible] عرصہ میں [illegible] یہ لوگ تعداد میں ساٹھ کے قریب [illegible] توپوں کے آگے لاکر [illegible] گئے۔

[illegible] پہلے ان شیطانوں کو لاؤ اسمیں کتنی دیر [illegible] صاحب۔

[illegible] شیر خان جمعدار اودھ ملٹری پولیس۔ ہیرا سنگھ [illegible] فوج پیدل۔ [illegible] پانڈے سپاہی۔ حافظ علاء الدین ایک تاجر [illegible] سوار رسالہ۔ [illegible] علی خدمتگار [illegible] فرخ پانڈے خدمتگار [illegible] علی [illegible] توپخانہ۔ [illegible] دونوں سوار [illegible] ثابت ہوا [illegible] انھوں نے [illegible] افسروں [illegible] وغیرہ کی چوری کی اور مارا کہ جو سب جرائم سخت ہیں اور [illegible] قانون ۱۶ [illegible] کے جلسہ [illegible] قانون یہ لوگ جان سے مارے جانے کے قابل ہیں۔

سزا یہ ہے کہ ہر ایک شخص توپ کے سامنے باندھ کر اڑا دیا جاوے۔

گو اس سزا کی یہ لوگ بھی امید کرتے تھے کہ جو انگریزوں نے [illegible] وغیرہ کے ساتھ کیا۔ لیکن ان آوازوں سے خوف پیدا ہوا۔ اور اس سے [illegible] سب [illegible] ہو گئے اگر گولی یا تلوار سے مارے جاویں تو لاش عزیزوں کو مل سکتی ہے۔ اور یوں اگر مسلمان ہیں تو دفنا دیے جاوینگے۔ اور اگر ہندو ہیں تو اونکے عزیز ہر رسم کے ساتھ جلا دینگے۔ لیکن اڑا دیے گئے تو [illegible] کون [illegible] سے تلاش [illegible] باعث ان لوگوں [illegible] بہت [illegible] پایا جاتا۔

اسوقت سب ذات برادری کا خیال جاتا رہا۔ یہ لوگ خیال کرتے تھے کہ یہاں ہم لوگ یوں ہی غارت ہونے کو ہیں اور دوسری دنیا میں بھی کوئی ٹھکانا نہ ملے گا۔

کسی شخص کو ذرہ افسوس نہ تھا۔ گو [illegible] ہنستے تھے۔

جب اونھوں نے رسیوں سے ان دونوں کو اپنی توپوں کے منہ پر باندھا۔ منہ سامنے رکھا اور پیٹھ توپ کی طرف کہ یہ لوگ سب دعائیں مانگتے تھے۔

فرخ پانڈے نے جو ابھی تک سرور کی پرانی وردی پہنے ہوئے تھا کہا۔ او برہما میں نے شراب پی اور بیف کھایا۔ ذات گئی۔ اور گناہ کئے۔ اور اب اگر کافر کے ہاتھوں سے نجات پاؤں تو دریائے گنگ اور اندس تک میں ہزاروں مرتبہ زمین پر لوٹ کر اپنے گناہوں کو دھو ڈالوں۔

حافظ [illegible] الدین آپ زور سے گا رہا تھا۔ اور اب میجر کی طرف [illegible] ہوکر کہا "خدا ہر ایک کے گناہ ایک بار معاف کرتا ہے۔ اور ایک بار وحشی بھی قصور معاف کرتا ہے۔ واہ واہ [illegible] انگریز کیا تو خدا سے بھی بڑھ کر ہے کہ بالکل معاف نہیں کرتا"

فرخ پانڈے اور دوسرے ہندوؤن نے کہا "او جنا ہمکو زمین
مین نہ گاڑنا - بلکہ دریا مین ڈالدینا"
لیکن ہمین سے کسی شخص کو اپنے افعال پر افسوس نہ تھا
صرف یہ خیال تھا کہ ہم لوگ اپنے نمک کے سچے نہین رہے
کیونکہ وہ لوگون کی راے کے موافق نمک ہی ہے کہ جسکے
بنانے والے اور انسان مین تعلق ہے"
"تو پخانہ کے سپاہی نے کہا - سب تیار ہے"
"اچھا اپنا کام کرو"
گولنداز اپنی جگہون پر گئے - فلیتے جلائے گئے - لیکن کسی
نے افسوس اور رحم نہ کیا [illegible] اوسوقت
سخت تھا اوسنے کہا [illegible]
ہین - پھر تھا - وشنو اور شو ہندوؤن [illegible]
ہین - اور اگر انکو اس دنیا مین سزا دیجاوے اور [illegible]
دنیا پر چھوڑے جاوین جیسا کہ یہ کہتے ہین تو ہم [illegible]
بچا سکتا ہون"
اور سٹ مارشل نے حکم دیا "فیر کرو"
دس فلیتے دس جگہ جلائے گئے اور دس آدمی اور [illegible]
ایک سفید دھوان سامنے سے نکلا - سفید کہ جس قدر [illegible]
قابل سفید تھا - اور گولیون کی ایسی بارش ہوئی کہ جس سے
لوگ دب گرپڑے -
پھر ورنے کہا "اب دس آدمی اور لیکر آؤ" اور اسی طرحسے
اوسوقت تک موت کا کام جاری رہا جب تک کہ ان ہاتھون
اور پیرون کا ڈھیر نہ ہوگیا جو گڑھون مین پٹوا دیے گئے -

بہتروان باب

آخر اگست کی شام کو ایک بہت بڑا نعرہ خوشی انگریزی سپاہ
بیتس مین سنائی دیا اور پرورنے اپنے بنگلہ سے جو ابھی [illegible]
جگہ پر اب جھٹ پٹے درستہ ہوگیا تھا آدمی بھیجکر اس
باعث دریافت کیا اوسکو معلوم ہوا کہ وجہ خوشی یہ ہے
کہ ایک یورپین لیڈی کمپ مین آگئی ہے [illegible]
تہ خانہ مین جاکر چھپی تھی کہ جہان وہ اب تک [illegible] رہی
اور یہ ماجرا تھا کہ جس سے کل فوج مین کسیقدر زیادہ خوشی
ہوئی تھی"
پھر ورنے [illegible] اور چند [illegible] جب نوکری
نہین ہوتی آیا کرتے کہا "تو ہمکو پھر ایسی خوشی پر ایک
جام اوڑانا چاہیے - اس سے مجھکو [illegible]
کے بچانے کی ہوتی ہے"
[illegible] نے جسکے چہرہ کا رنگ بدل گیا ہے اور جسکے چہرہ کو
[illegible] کہا "ہان ایک مرتبہ ہم لوگ
[illegible] فوراً محل اور [illegible] ایک وردی توپ سے
بچا [illegible] اسی وقت کل [illegible] مین
[illegible] ہین"
[illegible] گولنداز جسوقت [illegible] لیکن [illegible] بھی
انکی [illegible] کے ساتھ ہونگا - لیکن مجھے امید ہے کہ
کم سن چھوکری [illegible] کو اسکے پورے حسن مین سمجھینگے
ہر ایک شخص کی کمپ مین خواہش تھی کہ [illegible] کا
خاتمہ کیا جاوے - کیونکہ یہ افواہ معلوم ہوئی ہے کہ [illegible]
باغی خان بہادر خان [illegible]
کی ملازمت ہمیشہ گستاخی کے واسطے [illegible]
بادشاہ روہیلکھنڈ مشہور کر لیا ہے اور اپنے [illegible]
خوفناک ماجرے کے بعد تخت پر بیٹھکر ارادہ کیا ہے کہ
اوس محفوظ مقام مین نینی تال پر چڑھائی کرے [illegible]
کہ ہر ایک یورپین مرد و بچے کو مارڈالے

* [illegible]

اسوقت دہلی میں پنکھو لگا دئے گئے۔ اس ساعت نہایت گرمی تھی اور لوگ اب نہایت اشتیاق سے اپنی ٹوپیوں کی پنکھے بنائے اور جھلتے اور کہتے کہ دہلی اور خیمہ میں بس ایک کاغذ کے تختہ کا فرق ہے کشمیری شراب کا ایک گلاس پی کر کہ جو تالاب میں ٹھنڈی کی گئی تھی وہ انگل نے کہا "ہان ہان اب جب یہ سب مصیبتیں ختم ہو جاوینگی تو پھر اچھی آرام اور خوشی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں گے۔ پنکھا ہمارے سروں پر۔ تر ٹٹی درمیان میں گرمی عمدہ پردہ ہے۔ برف امریکہ کی۔ سالمن اسکاٹلینڈ سے کروی تیز شراب ٹمس سے سرخ ہیڈی ٹرنیں سے۔ اور اسکے علاوہ اور کیا انسان خواہش کر سکتا ہے۔ ہان پرانے اور پیارے آپ لیڈ کے آلہ بھی ٹھیک ہو نگے"

"تو لوگ کسوقت حملہ کرینگے" فرینک نے جو ایک بہت مستعد سپاہی تھا۔ یہ سوال کیا۔ نہ تو پایا اور نہ شک سے ڈر رہا تھا

"وہ حملہ کرینگے۔ آخر کسواسطے"

"کشمیری دروازہ پر حملہ کرنے کو"

"قسم خدا کی میں بھول گیا۔ اس عرصہ میں اسقدر ہم لوگوں نے حملے کئے کہ اب یاد نہیں ہے"

"ہم پیچھے سپاہی" فرینک ہیل نے جو ایک سنجیدہ افسر تھا کہا۔ "کل صبح قبل آفتاب نکلنے کے حکم تیاری ملتا۔ تو ہم لوگ چار کالم بنا حملہ کرینگے۔ برگیڈ صاحب خود کمان کرینگے"

"ڈوانگل نے یہ کہا "اچھا فرینک اب بالکل ایک چلتی ہوئی آندھی ہے۔ اے جوان شکر اچھا ذرا برانڈی کی بوتل تو ادھر ٹھکا دینا میں سواے برانڈی کے کبھی کوئی دوسری شراب نہیں پیتا ہوں۔ ہان ایک عمدہ جام وسکی میں ہرج نہیں ایک حصہ پانی اور تین حصہ برانڈی سے عمدہ جام بنتا ہے۔ اور اگر ایک قطرہ بھی ٹپکتا زیادہ برانڈی کا کم ہوا تو مزہ جاتا رہتا ہے مگر شہر میں تمہارے واسطے ۔۔۔ بہت عمدہ نقشہ ہے" کہ جسنے بجاے جواب دینے کے پوچھا "آج شام کو کیمپ میں کیا ہے"

خاصکر کلکتے کے ماجرے کے واسطے طیاری"

"وہ واقعہ تو حدث آفتاب کے ہوتے ایک بنگلہ گر گیا۔ کہ جس ایک گورکھا مر گیا۔ ایک شخص کو پھانسی ملی۔ نہیں معلوم کیونکر اور شخصوں میں کسقدر تضاد ہوا کہ ۱۰۶ ویں پلٹن کے سپاہی نے ایک گاے کنٹونمنٹ کے قریب ذبح کی"

ہر ورسٹ نے کہا "اسوقت ایک موٹی چٹائی پر پڑا ہوا تھا پگڑی آپ کے ایک کان تک پہٹ کھسک آئی تھی۔ دانتوں ایک چرٹ دبا ہوا تھا اور ایک ہاتھ پر کتنا ہارے ہوئے تھے) بھنگ اور انگریزی شراب میں مست یہ لوگ آج گر جینگے۔ لیکن سب ۔۔۔ کو ۔۔۔ معلوم [illegible] نگاہ رکھیں۔ کیونکہ [illegible] معلوم ہوسکے ہیں معلوم [illegible] رہتا ہے کہ جہان جگنو جہاں [illegible] ہیں۔

فرینک ہیل نے کسیقدر ٹھہر کر کہا "تو کیا کل ڈوانگل تم آگے بڑھو گے"

"ہان میں ضرور بڑھوں گا۔ زخمیوں کو اپنے پیچھے چھوڑ جاؤنگا۔ آپکی مجھکو کچھ پرواہ نہیں"

رائل و پنجاب فوج پیدل سکھ و سرمور و کمایون کے گورکھے سب اشتیاق میں تھے کہ دہلی کے اوپر حملہ ہو۔ ہر ورسٹ اور انکے تھوڑے سے سپاہی اول کالم کے مددگار تھے کہ جسکو حسب الحکم برگیڈیر نکلسن حکم تھا کہ کشمیری دروازہ پر آویں۔

رسالہ کے لوگ زیر حکم جنرل گرانٹ لینس میں بیماروں وغیرہ کی محافظت کرتے تھے۔

جسوقت فوج مسلح ہوکر تیار ہوئی تھی۔ ہوا میں آواز آتی تھی "دہلی برگیڈ کے گولا انداز و ۶۰ ویں فوج پیدل کے دوہنی جانب اور اول کالم اندھیارے میں عمدا خاموشی کے ساتھ کنٹونمنٹ سے بڑھو جتنے لوگ سونے بھی نہ پائے تھے

لیکن یہ لوگ شہر والے تھا جگہ وہ تھے وہ چلا گئے۔

پھر شام کے بعد فوج پہنچا اسکے [illegible] - وہ بھی جا رہی تھی [illegible] [illegible] مارتے ہیں شہر کی [illegible] کو [illegible] بالکل بے جھجھک [illegible] جھانکا ہو گیا - انگریز سپاہیوں میں وہ مال غنیمت سے لطف ہونا کہ ہر ایک جنت سے پیشتر ہی اور منصوبوں کے انتہا کیا - سونے چاندی کے بندے تھے اور یہ دکھلا دیتا تھا کہ ہر ایک کا دل اور خلاف انسانیت قتل جو ہوتا تھا گیا جو معصوم بچے اور عورتوں کے قسمت بچھڑ چکے ہیں - اس جنگ کے وقت کوئی رحم نہ ظاہر کیا جائیگا -

ہاتھ بندوقیں ڈینائل ہنستے ہوئے چلے اور ایک سے زیادہ اسکا اپنا قصہ سنائی دیا - مگر اسکو چھوڑ کر سپاہیوں کو دیکھ رہا تھا - پھر انگریز وہ چہرہ اور گرد دیکھ کر کہا "ڈینائل تم کو بھی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے یہاں نہیں"

"لیکن میں اس وقت اپنے سپاہیوں کے ساتھ کے سوا کہاں جا سکتا ہوں - اور اسکا میں اطمینان دلاتا ہوں کہ ڈاکٹر کا روز نسخہ پڑھتا ہوں"

"کس ڈاکٹر کا"

"یہی امام الکا جسکا خاتمہ ہو گیا ہے خدا اوسکے روح کو بخشے"

"لیکن وہ نسخہ کیا ہے"

"یہ شیطان جانتا ہی نہیں معلوم کون زبان میں لکھا ہے"

"ہش! - اچھا سلام وہ دیکھو توپیں جا رہی ہیں"

اس وقت ایک اتفاقی روشنی ہوئی کہ جس سے وہ حصہ شہر چمک اوٹھا - ہا ہا ہا - یہ تو میں مورچے میں تیار ہوئیں انکا قدیر کے سپاہیوں کی طرف چھوٹ گولیاں آئیں کہ جیسے ایک گولی کی بدولت تو غریب بیچارہ ڈینائل کا خاتمہ ہو گیا - !

جما اور حصہ فوج جیسے ہی کہ قدسی باغ سے نکل رہی تھی کہ نعرے بلند ہوئے کہ "عورتوں اور بچوں کو بچاؤ یاد رکھو بالکل مہلت نہ دینا" اس نعرہ کے جواب میں جو بلیش سے بند

سپاہیوں نے کہا کہ [illegible] اور اس بنیاد کے باعث سے غصہ سے [illegible] اور [illegible] [illegible] خوشی [illegible] کرکے کشمیری دروازے [illegible] [illegible] قریب [illegible] کہ دروازے کے [illegible] اور [illegible] دیوار [illegible] [illegible] نقصان [illegible] [illegible] تک ہو چکا ہے۔

ہر [illegible] اور اب [illegible] ہو گیا تھا [illegible] کہ ایک چھوٹی سی [illegible] [illegible] [illegible] لیکن بہادر انجینیر آخر کار گولیوں [illegible] پہنچ ہی گیا کہ جو دروازے [illegible] اسکو خوب بارود سے بھر دیا اور جلدی طرح سے سرنگ لگا دی — اب صبح ہو گئی تھی اور بندوقیں [illegible] باغیان کو کوئی ہوا اٹھتے تھے - بہت انگریزی سپاہی تھا ہو لیکن ایک لفٹننٹ نوجوان پھیل کر فلیتہ لگانے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی کہ فلیتہ لگانے والا تھا دو گولیوں نے کام تمام کیا اور ہر وقت اوسکو وہاں سے گھسیٹ لیا اسکے بعد ایک بہادر اور مضبوط سپاہی ہرکس نے جو نیچے پڑا ہوا تھا دیا سلائی لگائی تو وہی اور نیچے شمن پر شہید کیا - جیسا [illegible] کے اور اس کے ساتھ ہی بہت سے باغی اوڑ گئے - کسی کا ہاتھ کسی کا پیر کہیں بندوق پڑے کہیں توپ اور اسکے بعد وہ آسمان تک اور [illegible] پیروں کو اوڑا لیگئی -

تیسرا کالم جو اب کرنل کیمبل کے زیر کمان ہو چکا تھا آیا اور بیرکانات کی گلیوں اور [illegible] گولیوں کی بوچھار ہونے لگی - یہ لوگ چاندنی چوک ہو کر جب گئے تو بالکل سپاہی عورتوں اور بچوں کے مارے جانے سے پاگل ہو گئے تھے -

اس وقت سیاہ دھوئین آسمان تک چڑھتے جسمین
موت کی خوفناک آوازین شور و غل توپون کے چھٹنے کی آوازیا
گولون کا اڑنا دیوارون کا گرنا۔ اور دوسرے گولا
اور گولیون سے کان پھٹنے کی آوازین سنائی دیتی تھین
سپاہیون کی مذہبی آوازین دین دین۔ آسمان تک
پہنچتی تھین۔ ایک مقام پر تین ہزار سپاہی باغی
دشمنون کا تک لگائے مضبوطی سے ٹھہرے رہے لیکن
۷۵ وین پلٹن کے سپاہی سنگینون کے ساتھ
آگے بڑھے کہ اتنے مین جوش سنائی دیا "تم گنگا جی
کی سوگند کھا چکے" ۶۰ وین کی ایک کمپنی کو جمع کر کے
اپنے آدمیون کو لیکر ہڈسن نے چاندنی چوک سے آدمیون کو
ہٹایا کہ جہان پر ایک ہندوستانی مرد بلا پوچھے پاتا تھا
کے فوراً نیچے رسی سے مارا جاتا تھا۔ جہان سے وہ محل
کی طرف بڑھا کہ جسکا عمدہ سنہلا منار دھوئین سے
چمک رہا تھا۔ اور ایک تھوڑی سے دیسی فوج پیدل
اور سوار کے لوگ بہادری کے ساتھ لڑے بہت
سے مارے گئے۔ گھوڑون۔ آدمیون و ہاتھیون کا
ہجوم لگا دیا تھا کہ کوئی بڑھ نہ سکے۔

ایک شہزادہ سوار کہ جو مرصع تلوار ہوا مین گھوما رہا
تھا۔ ہڈسن نے سمجھا کہ وہی شہزادہ ابو [illegible] الدین
ابالاشرہ (؟) ہے کہ جو [illegible] چلاتا تھا اور چلا رہا تھا "اے
وفادار [illegible] انگریزون کے حامیو اور ان کا فرون کو اب
بھی غارت کر دو" — "بہت اچھا اے وفادار غدارو بڑھے
چلے آؤ"۔ مگر ۶۰ وین پلٹن کے سپاہی نے وہین جسکو
ترکا خاتمہ کر دیا۔

ہڈسن نے اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ کندھا سنگینین
اٹھائے ہوئے چلین کہ جس سے لوگ جو آگے کھڑے تھے
بالکل ہٹ گئے۔ ایک شخص اب بھاگا جاتا تھا کہ ہڈسن نے
چوٹی پکڑ کر اوسکو وہین ٹھہرایا۔ چوٹی اسقدر لمبی تھی کہ

جس سے یہ باندھا جا سکتا تھا۔

یہ حضرت کرنل پرساد سنگھ صاحب تھے کہ جنکا سنگینون
سے خاتمہ کر دیا گیا۔

شام ہونے تک [illegible] سپاہی صرف ایک تھوڑے سے
حصہ شہر پر قابض [illegible]
[illegible]
اور زخمی ہو [illegible]
جا سکتا تھا۔ حالانکہ سکھ وغیرہ نے بہت [illegible]
کو مارا کہ جو ایشیائی خیالات کے موافق بادشاہ کی موت
سے کم [illegible] انہین خیال کرتے تھے۔

اسقدر لشکر گری اور [illegible] دن کو بھی [illegible] چھ سو سوار
بچا پڑا۔

چار دن اور رات جنگ رہی ۲۰ وین تاریخ کو شہر
اپنے محافظان سے خالی ہوا۔ محل کے دروازے اور ا
دیے گئے۔ اور معلوم ہوا کہ شاہی خاندان کے لوگ خالی
کر گئے ہین۔ اسکے بعد حکم ہوا کہ سپاہی اب اوسکے خزانہ
مال و اسباب کو لوٹ لین۔ جواہرات ریشمی و مخملی کپڑے
سایبان۔ مرصع کا [illegible] ہودے۔ کام کیے ہوئے
کپڑے۔ موتی سے ٹنکے ہوئے قالین۔ مرصع [illegible]
چاندی اور سونے کے کھلونے۔ زیورات۔ اشرفیان
روپیے اور جواہرات کی تھیلیان حتے کہ تخت شاہی
سب لٹ گیا۔ انگریزی سکھون۔ گورکھون ہمراہیان
کیمپ کہارون وغیرہ کو جو کچھ ہاتھ لگا لوٹ لیا۔
اور اسباب کیا۔

۶۰ وین پلٹن کے سپاہیون نے زور شور سے
بگل و طبل کامیابی کا بجایا۔ اور دیوان خاص
مین جنرل اور دوسرے سپاہیون نے بیٹھ کر
جام سلامتی ملکہ معظمہ کا پیا۔

تہتروان باب

ہاڈسن کے سوار

محل کے اندر کوئی پتہ بڈہے شاہ کا نہین ملتا تھا نہ اوسکا حال سلطانہ زینت محل اور دو شاہزادون و پوتون یا عزیزونکا ملا کہ جو اسقدر اس ظلم مین شریک تھے کہ جسکا ہمنے ذکر کیا ہے نہ بولی نہ اوسکے باپ کا گو تلاش خوب کی گئی۔ لیکن بابو بلی سنگھ کا جو باغیان مین سب سے زیادہ زندہ رہا بھاگتے ہوئے پکڑ لیا گیا۔ گو اچھی طرحسے گھوڑا اگر کائے چلا جاتا تھا لیکن میجر ہاڈسن نے اوسکا پورا تعاقب کیا اور اپنے چیدہ پچاس سوارونکے ساتھ معہ جیک ہرور کے تعاقب کیا جسکو معلوم تھا کہ اس سے معلوم ہوگا کہ ممبران شاہی خاندان کہان ہین اور وہان اسکو شک نہ تھا کہ اگر بادری نہین تو اوسکی لڑکی ضرور ملجاوے گی۔

جیسے ہی کہ یہ آگے بڑہے میجر ہاڈسن نے فوراً ہی آکر ہرور کو اطلاع دی کہ اونھون نے بڈہے شاہ او زینت محل و عزیزن بیگم کو گرفتار کیا اور سب کو قطب مین جو ۹ میل دہلی سے ہے بھیجدیا۔ اور اوسنے کسیقدر سپاہیان کی غصہ کو تیز کرکے محمد بہادر شاہ کی جان اوسکے بڑہاپے اور سفید بالون کو دیکھکر بخش دی ہے۔ لیکن قطب مین نہ تو وہ دونو شاہزادے اور نہ ادن دو قیدیون کا کہ جو اوسکے ہاتھ مین تھے پتہ معلوم ہوا

اس موقعہ غارتگری سے ہوتے ہوئے یورپین جنگلونسے نکلکر جہان چلے گئے تھے کابلی دروازہ جیلخانہ پورانے دہلی یا فیروزآباد ہوتے ہوئے بھاگنے والے کا تعاقب کئے ہوئے تھے۔ آفتاب کی دہوپ مین بابو بلی سنگھ کی مرہٹہ ٹوپی چمکتی تھی۔ لیکن اوسکے گھوڑے نے جو بہت تیز تھا اوسکو تعاقب کرنے والون سے دور کردیا تھا اور یہ اب نظرون سے اوجھل ہوگیا تھا۔ ہرور نے کہا۔

"اوسنے اپنے تئین ان مقبرون مین کہین چھپا لیا ہوگا"

میجر ہاڈسن "اچھی رفلین رہاو۔ اور ادھر ادھر تلاش کرو اور اگر ممکن ہو تو زندہ لاو"

جب دیکھا کہ سوار تعاقب کرنے والے نہین مین یہ اکیلا چرہا ہوا چلا آتا تھا اور اوسکے ہاتھ مین چار ہاکہ جو ۱۸۵۷ء مین محمد شاہ نے ایک عجیب غرض سے بنائی تھی کہ ہرور کو اوسکی ٹوپی کی چمک معلوم ہوئی۔

جیک نے فوراً گھوڑے کو تیز کیا اور اوسکا تعاقب کیا گو کوئی اور شخص ہوتا تو اسقدر عرصہ کے برابر کام چھوڑ گیا ہوتا لیکن اسنے اور بھی جوش کے ساتھ بلی سنگھ کا تعاقب کیا کیونکہ خیال تھا کہ اس شخص سے ضرور پورا پتہ ملجاوے گا کہ بولی کہان ہے۔ اسکو خوف تھا کہ بابو بلی سنگھ مرنا پسند کریگا لیکن کبھی نہ تبلاوے گا کہ یہ کہان ہین۔

بابو بلی سنگھ نے جب دیکھا کہ اسقدر قریب تک اوسکا تعاقب کیا گیا ہے اور اب کوئی بھاگنے کی جگہہ نہین ہے سوائے اسکے کہ پیچھے لوٹکر پھرون پر جان دے کہ جہان اب ہاڈسن کے سوار آگئے ہین جسنے بلی سنگھ اور ہرور دونو کو دیکھ لیا تھا۔

غصہ سے اندہا ہوکر اور اپنے دل مین خود اپنے تئین اوس ہونی پر گالیان دیکر اوسنے ایسا انتقام اپنے چھپنے کا پسند کیا۔ بابو بلی سنگھ ٹھہرا اور جب ہرور کو قریب آتے دیکھا تو دو گولیان سر کین پہلی گولی تو دور سر گری اور دوسری ہرور کے پگڑی سے ہوکر نکلگئی کہ جن دونو کو ہرور نے جانے دیا۔ اب یہ شاید پھر قسمت مین بھروسہ کرکے آگے بڑہا۔ ہرور نے خیال کیا "اگر ایک انچہ اور قریب آتی تو مین جلگیا ہوتا" اب صوبہ دار کو وقت نملا کہ وہ پستول بھر سکے اسنے اپنے تعاقب کرنے والے پر پستول کھینچکر ماری کہ جس سے ہرور نہایت ہوشیاری سے بچگیا۔ پھر یہ اور بھاگا اور دہلی دروازہ ہوتے ہوئے مینار تک پہونچا کہ جہان

آخری مرتبہ اسنے دم لیا اور تلوار میان سے نکال لی ہرور
بھی پیچھے پیچھے گیا اور اب اسقدر قریب ہوگیا تھا کہ اگر
چاہتا تو گولی سے وہان ہی خاتمہ کردیتا مگر خیال یہ تھا
کہ اس سے حال دریافت کرنا ہے۔ یہ اور قریب گیا اور
جیسے ہی کہ یہ نزدیک جاتا تھا یہ دیکھتا کہ اس مسلمان کے
چہرہ کا رنگ بدلتا جاتا ہے اور یہ شخص اپنی قسمت مین
بھروسہ کرکے اپنی جان گران قیمت بیچتا تھا۔ ابھی کچھ
زینے دونون کے درمیان رہ گئے تھے کہ ہرور نے کہا۔

"مین تمکو جان ایک شرط پر بخش سکتا ہون"

"مین تیرے ہاتھ سے او کافر اپنی جان بخشی نہین چاہتا"

"مین گولی سے تیرا ابھی خاتمہ کرسکتا ہون مگر ایک
شرط پر نہ بولون گا"

"اگر بات ہی تو کہہ"

"بتلاو کہ شاہزادے کہان ہین۔ وہ لونڈے شاہزادے کہ
جنھون نے اسقدر بہادر آدمیون کو بہکا کر غارت کرایا
اور تنہا مرنے دیا"

"شاباش سچ کہتے ہو سچ"

"تو اب کہان ہم اونکو تلاش کرین بتلاؤ کہ مین ملکہ معظمہ کا
نام لیکر تیری جان بخشی کرون سب غارت گیا ہو۔
ورنہ اس پستول سے"

"اونہہ اونہہ۔ اپنی پستول ہٹا۔ یہ سیسہ کی طاقت
مین نہین ہے کہ مجھ سے کوئی بات قبولوائے۔ لیکن یہ
کیون یہ شاہزادے جنھون نے شمشیر یا خدا کا نام لیکر
ایک گولی بھی نہین داغی کہ جب اسقدر لوگ مرگئے
ہین اور اسقدر مروائے ہین (غصہ سے) وہ ہم کو
وہ مقبرہ ہمایون مین ملین گے" اور وہ یہ کہہ کر
قبل اسکے کہ اور کچھ کہہ سکے پیچھے کو ونڈ ۱۱ ور میجر
ہاڈسن کے پیرون کے قریب جاکر گرا کہ جس سے
سہ ار و ا۔ ہین بہت خوشی سدا ہوئی۔ ہرور میجر کی
شرکت کو دوڑا گیا کہ جو بہت خوبصورت جوان لمبا اور قد آور
تھا۔ اوسنے مسکرا کر پوچھا۔ "کپتان ہرور۔ یہ کیونکر شیطان
اوس پانڈی کو اوپر ہرا کر پھینکا۔ تمکو کچھ تو دیر نہین لگی"

"نہین میجر صاحب اوسنے اپنا کام خود ختم کیا"

"کیا شیطان نے خودکشی کی"

"ہان قریب قریب اوسکے"

"کیا اوس سے تمسے گفتگو ہوئی"

"ہان لیکن بالکل معماسی"

"کیونکر۔ شاہزادے ——"

"مقبرہ ہمایون مین ہین"

"زندہ یا مردہ"

"یہ اوسنے نہین بتلایا"

"اچھا مجھکو اون کا پتہ لگانا چاہیے۔ وہ مقبرہ کہان ہے
کوئی شخص جانتا ہے"

"یہان سے کوئی میل بھر مغرب مین ہوگا۔ اعمارت دیکھنے
کے قابل ہے"

"اچھا تو سپاہیو تیار ہو" ہرور نے رہنمائی کی اور سب مقبرہ
ہمایون کے تلاش مین کہ جس سے ہرور بخوبی واقف تھا
چلے"

چھٹروان باب

مقبرہ ہمایون

سوارون نے جو کچھ عمدہ کپڑے وغیرہ بلی سنگھ کے تھے سب
چھین لیے اور اوسکو بھیڑیون کے نذر کردیا۔

اوس بڑے اونچے مینار سے گذر کر جسکو قطب الدین نے بنوایا تھا
اور جو سب سے اونچا اور شاندار تمام دنیا مین ہے۔ یورپ کے
سنگ مرمر اور عمدہ پتھرونکی بنی ہوئی ہے۔ یہ وہی قطب الدین
تھا کہ جو غلامی سے بادشاہ دہلی ۱۲۰۶ء مین ہوگیا تھا۔
خسرو الدین کے باغ سے گذر کر ہاڈسن ہرور و سپاہی تماشہ
قدرت کا دیکھتے ہوئے فیروزآباد اور اوسکے [illegible]

ہوے چلے کہ جسمین اب بالکل تاریکی تھی اور جو شاہان پٹنہ کے رہنے کا مقام تھا جو ہمیشہ مکانات مضبوط اور جواہرات سے مرصع بناتے تھے ۔

ایک نہ تو گولی کی آواز آتی تھی اور نہ گولے کی لیکن یہان اور وہان سے گھرون سے دھوان نکل رہا تھا کہ جو نوٹل نکر اوپر چڑہتا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گورے اور سکھ کہان کہان لوٹ کھسوٹ مین حسب دلخواہ پڑے ہوے ہین ۔

اب شام ہوگئی تھی اور بستی اور وہ قطب منار کا سایہ پورانے شہر فیروزاباد پر پڑ رہا تھا ۔ اور اب سپاہیونکے روبرو مقبرہ ہمایون نظر آیا ۔

مربع میدان مین ۱۶۸ [illegible] جو اونچائی مین بہت سی اور چھت پر ایک بہت بڑا [illegible] گنبد ہے اور کل مقبرہ زرد و سیہ رنگ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے ۔

یہ قبر اوس ہمایون کی ہے جسنے گجرات [illegible] اور افغانون سے [illegible] دہلی اور اگرہ کو از سر نو فتح کیا اور [illegible] ان کی تاریخ [illegible] اور انگریز ایک [illegible] کی کھوپڑی [illegible] کے عہد مین توڑتے تھے ۔ اکبر اوسکے بیٹے نے یہ مقبرہ بنوایا تھا اور اسکے قریب مقبرہ ہے کہ جو غلطی سے بیان کیا جاتا ہے کہ اوسکے وزیر اعظم کا ہی کہ جو بعد جنگ گورس یہان دفن کیا گیا ہے ۔

شام کا سایہ بڑہتا جاتا کہ جب ہرور کے سپاہی کہ جو خوب مسلح اور مستعد تھے نکل آئے اور وہ مستعد انگریز سپاہی مع بہت سے مسلح آدمیونکے بھاگے ہوئے سپاہی [illegible] دہلی تباہ و برباد زمینداران و کاشتکاران ۔ بدمعاش اور شہدے ہر ایک قسم سے ہوکر گذرے ۔ یہ لوگ اب نظر آکے باعث خوف زدہ ہوگئے تھے ۔ یہ وقت ہرور اور اوسکے افسر کیواسطے کہ جو اوسکے ساتھ تھا نہایت کڑا تھا کیونکہ کوئی بھی حرکت اگر خلاف ہوئی ۔ اگر ایک بھی گولی اوسکے ہاتھ سے نکلگئی تو ان دونو کی قبل از وقت موت کا سامان

تھا ۔ ہرور نے نہایت ہوشیاری سے ہر ایک کونا مکان کا دیکھا ۔ ولیکن امید سے بھرا ہوا کہ کہین عریب بولی کا پتہ ہے ایک دفعہ اوسکا حال سنا اور بدلا لیا ۔

گو یہ مجمع باہر دہلی کے بہت بڑا تھا مگر یہ لوگ سب سہمے ہوئے تھے ۔ میجر نے منہہ کسیقدر نیلا کرکے حکم دیا کہ یہ خلوگ سب ہتیار رکھدو جس حکم کی سب لوگون نے تعمیل کی اور کسی نے کچھہ نہین کہا ۔ میجر اور ہرور گھوڑون سے اوتر اب مقبرہ کے اندر گھسے ۔ قبر ہمایون پیشتر سے نظر پڑی کہ جسپر قیمتی کپڑا پڑا ہوا تھا اور گرد چند چاندی کے فانوس اور شمعدان اور تازہ پھول رکھے ہوے تھے ۔ یہان ہی وہ دو آدمی تھے کہ جسے [illegible] کے باقی سمجھے ۔ دو شہزادگان دہلی اور [illegible] کہ جو ان بچانے کو ایک مردہ شخص کے سایہ مین پوشیدہ تھے ۔

جیسے ہی کہ انکو آتے دیکھا کہ یہ شہزادے گھبرا کر اوٹھ کھڑے ہوئے ۔ اونکی بیش بہت آنکھون مین غصہ معلوم ہوا ۔ رخسارے خوف سے زرد ہوگئے اور اونھون نے اپنا دہنا ہاتھ سلام کو اوٹھایا ۔ انہین ایک جو کمسن بدمعاش تھا جسکا نام گو بہت کم مشہور تھا سوائے اسکے کہ بہت سے ظلمون کا بانی ہوا اسنے زمین پر بیٹھکر آرام کی ۔

لیکن ان تازہ حالات کے بیان کرنے مین ہم کو خصوصاً چاہیے ۔

سیاہ فام گارڈ جو قریب تھے اونھون نے ایک خوشنما ہتیار رکھدیا کیونکہ ان دو افسرونکے چہرہ سے اونھون نے اسباب اور پائے ۔ ہرور گرمجوشی سے ادہر اودہر دیکھتا تھا اون سب چہرون مین جو گرد تھے سب خاکی رنگ کے تھے ۔ انہین دونو کے گورے رنگ کے تھے ۔

بڑے بھائی مغل نے جسکی نبض خوف سے چل رہی تھی کہا کہ صاحب جسطرح سے تم امید کرتے ہو کہ اوس روز آخر کو تمہارے اوپر رحم کیا جائے گا کہ جب پہاڑون سے آگ

نکلے گی جب دنیا کا خاتمہ ہو جاوے گا۔ اوسیطرح سے
مین تمسے چاہتا ہون کہ تم بھی رحم کرو"
ابوبکر نے سر زمین پر رکھکر کہ جسکی طرف حقارت سے ان دونو
افسرون نے دیکھا کہا " رحم کرو" میجر نے کہ جسکے دونو
ہاتھو مین پستول تھا تعجب سے کہا " رحم تمہارے اوپر!"
وزیر نے جواب دیا " ہان ہم غریبون کے اوپر کہ اسطرح
ذلیل ہوئے ہین"
ہرور نے اردو مین پوچھا " اور ہم کیون کرین"
ابوبکر نے جھک کر ایک گہرے سلام کے بعد جواب دیا
" تمکو بھی اوس خوفناک دن معافی مانگنا ہے۔ کیونکہ
اوس روز جیسا قران شریف مین لکھا ہے کہ پہاڑیان
بھی مثل روئی کے خدا کے روبرو اوڑین گی"
بہت سے سپاہیون اور بدمعاشون نے کہ جو گنہگارا سے
فقیر کے الفاظ سے جوش کھائے ہوئے تھے اپنے ہتیار
اوٹھانے لگے اور اندر سے گولیون کے بھرنے اور طپنچہ
کے چڑہانے کی آواز معلوم ہوئی مگر ناڈین اپنے ارادہ
مین مضبوط تھا اور ڈگمگانے والا نہین۔
مغل نے پھر عاجزی کی " رحم"
" ایسا رحم کہ جیسا تم نے ہمارے بے مدد عورتون اور بچون
کے ساتھہ کیا ہے تم ہم سے بھی پاؤگے" یہ کہکر ناڈین
نے کہ جسکو معلوم ہوا کہ اب ان لوگون کی مدد ہوئی
چاہتی ہے تینون شاہزادونکو یکے بعد دیگرے گولی مار کر
ختم کر دیا۔
مرزا مغل اور اوسکے بھتیجے کے گولی تو سر پر لگی اور وہ دونو
ہمیشہ کے واسطے ایک جگہ سوئے اور پھر نہ اوٹھے لیکن
وبکر کے منہ سے ایک آواز نکلی جسکے گولی کلیجہ پر لگی۔ ابھی تک
ہیجان پڑا ہوا تھا منہہ سے خون نکل رہا تھا اور اب
بھی انگریزی بھولکر اردو ہی زور زور سے تھوڑے تھوڑے
عرصہ کیواسطے بولرہا تھا۔ " اوسیان مغل آپ دنیا مین
کوئی شئے افسوس کے قابل نہین ہے اور پھر ہم کیون افسوس
مقبرہ ہمایون مین کرین۔ سچے پیغمبر کی طاقت کم ہوگئی
اور اوس جھوٹے دیوتا برہما کی بھی جو ہماری مدد پر تھا
ہمارے دوست۔ ہمارے اقارب۔ ہماری اشرفیان۔
ہمارے زیورات کہان ہین۔ ہم ٹکڑے ایک دوسرے
نوچ گئے ہین وہ وقت قریب ہے کہ جسوقت ہمارے
قسمتونکا لکھا پورا ہوگا اور وہ گھنٹہ آگیا"
ناڈین نے کہا " کپتان ہرور بہتر ہوگا کہ اس پاک
بدمعاش سے پوچھو کہ وہ کہان ہے"
ہرور نے ابوبکر کے کان مین پوچھا " وسٹن صاحب کی
چھوٹی بیٹی کہان ہے۔ بولو۔ جھوٹ بول کر مت مرو۔
بتلاو کہان ہے"
" تلاش کرو اوسے تلاش"
" کہان۔ کہان"
" کلکتہ دروازہ کے اندر" یہ کہکر اوسکے منہہ سے اور
خون نکلا اور وہان ہی اوسکا خاتمہ ہوگیا۔
اب مقبرہ مین آواز معلوم ہوئی۔ ناڈین کو خیال ہوا کہ شاید
کوئی بدلا لینے کو آیا ہے لیکن اخر کو یہ معلوم ہوا کہ یہ آواز
اوس انبوہ کی ہے جو باہر جمع ہوا ہے اور جواب اعانت
چاہنے کیواسطے کامیاب قوم کی خوشامد کو نعرہ مار
رہا ہے " شاباش شاباش واہ واہ خوب اچھا ہوا۔
اوسکے جرمونکی اچھی سزا ہوئی"
بدطینت سلطانہ زینت محل بھی شاید اسطرح سے نہ چاہتی
کہ تخت دہلی کے اور دعویدار مارے جاوین جسطرح سے
ناڈین نے صفایا کیا۔
میجر نے حکم دیا کہ ان لوگونکو معہ شاہی پوشاکونکے اوٹھاؤ
اور وہان بالکل ننگا ٹانگو کہ جہان اسکے حکم سے اسقدر
عیسائی بچے اور عورتین ماری گئی ہین"
قبل اسکے کہ ہرور کلکتہ دروازہ کیطرف گھوڑا دوڑاتا ہوا

[illegible] اوسکے دلمین دھڑکن ہو رہی تھی - ایک محل کے [illegible] کے نیچے کہ جو ایک گولی کے زور سے پھٹ گئی [illegible] اور جسمین گولیوں کے باعث بہت چھید ہو گئے تھے لڑکی کی لاش پڑی ہوئی تھی بالکل برف کی سی سفید [illegible] [illegible] ہاتھوں اور [illegible] [illegible] [illegible] ہوئین [illegible] [illegible] [illegible] بالون کے جو خدا کے عشیہ سے [illegible] [illegible] سے جدا علیحدہ پڑا ہوا تھا کہ جسکی روشنی کے بجائے اب شب کے [illegible] نے جگہ دی - لیکن قبل اسکے کہ آفتاب قطب مینار کے اوس جانب چھپے کوتوالی مین واقع چاندنی چوک کے [illegible] مین ہر تک تنگی [illegible] [illegible] سے بکھری ہوئی [illegible] [illegible] بڑے تیمور مغلیہ کے اولاد سے نکلی ہوئے تھے اور [illegible] کے [illegible] جسنے فارس اور افغانستان فتح کرکے اپنے تئین شہنشاہ ہند بنایا تھا -

تین دن اور رات یہ لوگ اوسی جگہ ٹنگے رہے اور [illegible] کام غارتگری کا ختم ہوا -

چھٹواں باب
انگلستان کو سفر

[illegible] واقعات اور حالات سے ہم خوشی کے ساتھ ارکٹ نامی [illegible] زمین سے منتقل کر سکتے ہین جو پینشلر اور اورینٹل کمپنی [illegible] ایک بہت عمدہ جہاز تھا اور جو بعد فتح دہلی [illegible] شاہ [illegible] اور اوسکی بیگم زینت محل کو جلا وطنی کے حکم کے بعد کورٹ [illegible] رنگل کے جنگل مین مسافر کو سوار کر رہا تھا - [illegible] مسافرون اور اسباب سے لدا ہوا جہاز ارکٹ [illegible] [illegible] بھرا ہوا چل رہا تھا کہ جسکا بادبان پانی اور زمین کو [illegible] سایہ سے ڈھکے ہوئے تھا - کرسیون پر کچھ [illegible] [illegible] بیٹھے ہوئے سرور اور ملن اونکی بیویان اونکے [illegible] [illegible] عین - اسمین سب خوش تھے کہ اوتھون نے بہت سی صیبت اور تکالیف اوٹھائی ہین مصائب کہ جو [illegible]

دنیا مین اونکو نصیب ہونگی - اور لینا کے قریب ہی آیا صفیہ لیٹی ہوئی تھی جسکے گود مین وہی بچہ تھا کہ جو میرٹھ مین کیٹ کو ملا تھا -

ارکٹ جہاز اب آگے بڑہا - گارڈن ریچ ہوتا ہوا اٹھا [illegible] بار کو پہونچا بنگالیون نوابون اور مالدارون کی چونگی و قلعہ فورٹ ولیم و شہرپناہ سب مثل خواب کے گذرے -

[illegible] مثل خواب کے سندربن کا جنگل نظر سے گذرا کہ جہان سے [illegible] [illegible] اور وحشی جانورون کی آواز آتی - کوئی چڑیا تک نہین بولتی تھی اور [illegible] [illegible] ایک آدھ [illegible] [illegible] [illegible] جھنڈا یہ بتلاتا تھا [illegible] [illegible] آدمی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] -

[illegible] بھری کشتیان اور جہاز [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کشتیان ایک آدھ ادھ جلی لاشین جسکو [illegible] [illegible] اوسکے وارث نہ جلا سکے نظر آتین -

اسیطرح سے راجاؤن اور مغلون کی زمین نظر سے گذری - اوس شب کو ہمارے دوست زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیبون مین بیٹھے رہے -

وقت کے اثر تبادلہ اور موقعون کے تبدیل ہوتے [illegible] ملن اور لینا سرور کے رسم یہان اونکے پورے نام لکھین گے) رخسارے تیز چمک اوٹھے - گو لینا زرد رنگ کی تھی جب کہ سرور نے کہا اوسکے اور ساتھی مسافر اونکے طرح سے خوش ہونگے کیونکہ اوسی جہاز مین بہت سی بیوائین بیمار اور زخمی آدمی تھے کہ جنکا پورا خاندان ایکسال پہلے کی بغاوت مین غارت ہو گیا تھا -

رولی ملن اور جیک سرور صورت شکل مین بخیک تھے اونھون نے داڑھیان مونڈوا ڈالی تھین اور رولی نے اپنے موافق مذاق کے اپنی لمبی لمبی موچھین بڑہالی تھین -

اب جہاز ارکٹ خلیج بنگال مین داخل ہوا - دہوان

سفید سی بادبان نکل رہا تھا - نیچے کے کمروں سے کئی کمروں
تک تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد عجیب طرح کی روشنی نکلتی
تھی اور پانی کے سطح پر تارے اور چاند چمک رہے تھے -
بہت سے بیمار مسافر جہازرانوں کے ساتھ پاؤں میں
جا رہے تھے - امیدیں تباہ ہوئے جوانوں کے دل میں بھری
ہوئی تھی -

گو انکی شادی ہو گئی تھی مگر اب بھی ہرور اور لینا کو بہت
کہنا ہے - لیکن اب خیالات بیان کر نیکو سطح جمع ہو رہے تھا

لینا نے کان میں کہا "اور جیسے جو کچھ ہم پر وہ اشتہار گذرے ہیں
وہ شش خوفناک خواب کے ہیں"!

ہرور نے جواب دیا "گذر لیا خدا - اب جو گذر گیا - پیاری
بہت پیاری لینا اور ہم لوگ پر آرام و امن اب آخر کار
پورے انگلستان کو جاتے ہیں - اور تم میری بغل میں
ہو لینا - میری بھلی - میری بھولی بھالی پیاری اور اپنی معشوقہ!

ختم شد